آصف اللغات

جامع الفاظ مفردہ و مرکبہ اصطلاحی و استعمال فارسی و امثال و مقولہای عجم ملتزم باسناد

متقدمین و متاخرین و معاصرین عجم و برای ہر یک لفظ ترجمہ با محاورہ

زبان اردو و مع اسناد کلام زباندانان ہند

جلد سیزدہم

مؤلفہ خان بہادر شمس العلما مولوی احمد عبد العزیز نائطی (نواب عزیز جنگ بہادر) وظیفہ یاب حسن خدمت

سرکار آصفیہ

۱۳۴۳ ہجری مطابق ۱۳۳۴ ف

عزیز المطابع حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

للہ الحمد کہ نوبت بسیزدہمین جلد این کتاب رسید ـ خداوند کریم فرمانروای سلطنت آصفیہ را سلامت دارد کہ بحسن انتظام نایابی کاغذ الی الآن مانع طبع این کتاب نشد والا ممکن نبود کہ ما در اشاعت این کامیاب شویم حالا ذخیرۂ کاغذ تا ختم چہاردہمی جلد بدست ماست ـــ

عزیز جنگ مؤلف
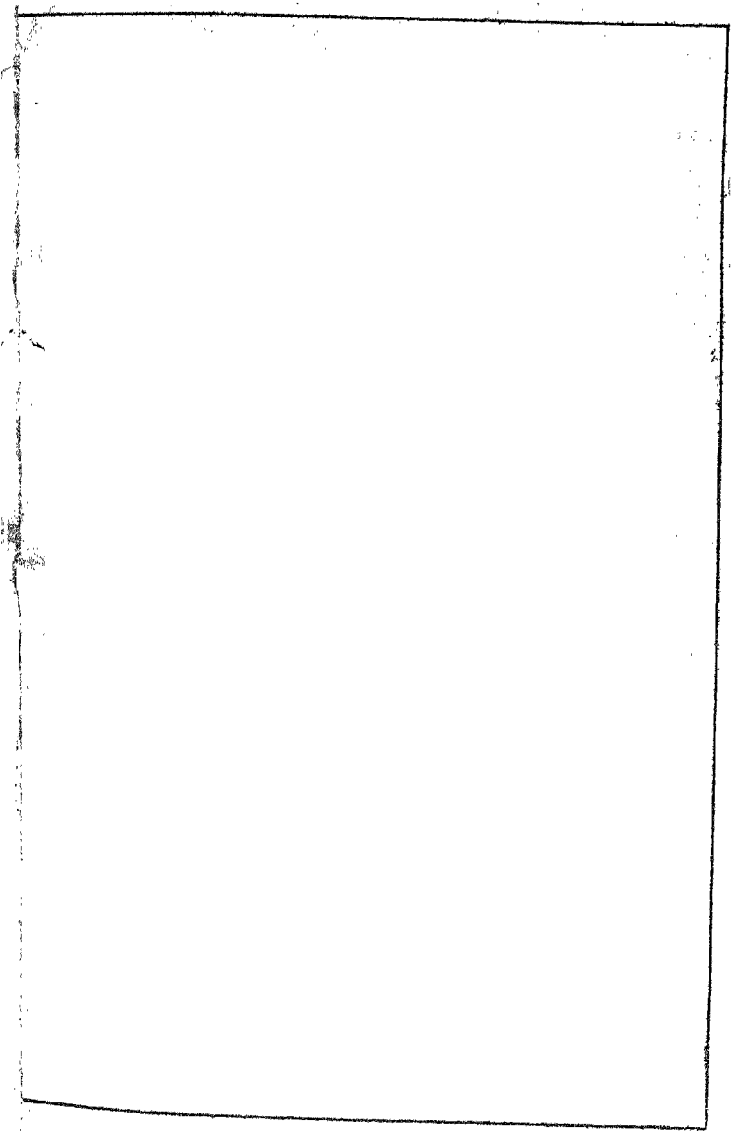
اعزاز | (۱) مین اپنی اس تالیف کی اعلی کامیابی پر خداوند کریم کا شکرگزار ہون اور یہہ بات میرے لیے باعث افتخار ہے کہ اس کا نام نامی میرے آقاے ولی نعمت حضور پرنور بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے مبارک تخلص کو اپنے سر پر لئے ہوے ہے اور اس کا آغاز آپ ہی کی مبارک جوبلی چہل سالہ کی تقریب مین ہوا۔

(۲) مین ہزاکسلنسی لارڈ منٹو بالقابہم گورنر جنرل ہند کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپ نے براہ عنایت مجھکو اجازت عطا فرمائی کہ مین اس کتاب کا ڈڈیکیشن آپ کے نام نامی سے کرون۔

صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد بذریعہ مراسلہ نشان (۴۳۵۸) مورخہ ۲۴ جون ۱۹۰۹ء مجھکو اطلاع دیتے ہین کہ ہزاکسلنسی آپ کا شکریہ ادا کرتے ہین کہ آپ نے انکو ایسی عالمانہ تالیف مین اُن کی یادگار قائم ہونے کا موقع دیا۔

اعانت | (۳) مین ہزاکسلنسی ویسراے موصوف کا دل سے شکرگزار ہون کہ آپ نے باجلاس کونسل

یہ حکم فرمایا کہ مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس طرح وہ شائع ہوتی جائیں پانسو روپیہ کا انعام بصلۂ تالیف عطا کیا جائے

(۴) میں اپنے آقائے ولی نعمت اعلیحضرت والی سلطنت دکن **حضور پر نور سرکار نظام ادام اللہ اقبالہ** کا شکریہ بجان و دل ادا کرتا ہوں کہ سرکار ممدوح نے حکم فرمایا کہ سلطنت آصفیہ کے شاہی خزانہ سے بھی مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس طرح وہ شائع ہوتی جائے سات سو اسی روپیہ کی امداد عطا کی جاسکے گی

(۵) حیدرآباد کے امرائے عظام سے جناب نواب فخر الملک بہادر معین المہام صیغۂ تعلیمات و عدالت و کوتوالی و امور عامہ کی علم دوستی کا بھی شکر گزار ہوں کہ آپ نے اپنے خانگی خزانہ سے اس تالیف کی ہر ایک جلد پر سو روپیہ کا انعام مقرر فرمایا

شکریہ عملی

(۶) اگرچہ اس کتاب کی ہر ایک جلد کے پانسو نسخوں کی طبع کا حقیقی صرفہ بقدر الثلاث سکۂ عثمانیہ ہے اور معاونین بالقابہم کی امداد کا مجموعہ بھی اسی کے قریب قریب ہے۔ لیکن محض اس خیال سے کہ پبلک کو نفع پہنچے میں نے جملہ نسخہ ہائے مطبوعہ کو بلا لحاظ اپنے نفع کے مع حق تالیف کتاب بلا کسی معاوضہ کے پبلک یا مدارس اور بعض شائقین و معاونین زبان فارسی کے لئے وقف کر دیا ہے۔ معزز ناظرین کتاب پر روشن ہے کہ یہ ۲۸ جلد کی کتاب ہے اور مؤلف کی ضعیفی کی وجہ سے کمال اہتمام کے ساتھ سال بھر میں ایک اور کبھی دو جلدیں شائع ہوتی ہیں اور بظاہر مجھکو صرف خداوند کریم سے توقع ہے کہ میں اس کتاب کی تکمیل اپنی باقی ماندہ عمر میں کر سکوں۔ وھو علیٰ کل شئ قدیر۔

پبلک کا فدائی

احمد عبدالعزیز نائطی

(خان بہادر شمس العلما نواب عزیز جنگ بہادر)

بہرہان ذکر معنی اوّل ہم کردہ خان آرزو در سراج
و جوائم محققین بالانقل ہر سہ معنی متقدم الذکر کنند
مؤلف عرض کند کہ وجہ تسمیہ این بتحقیق نپیوست
و درین شک نیست کہ مرکب است از بہرام و ہای
نسبت و تعلق داشتہ باشد با معانی بہرام یکی از قلندران
معاصر عجم گوید کہ گویند جامۂ سبز لباس بہرام گور
بود۔ باشد کہ ہمین وجہ آن را بہرامہ گفتہ باشند و
بخیال ما جا دارد کہ این معنی اوّل مبدّل بہرامن
معنی دوّش باشد یعنی بتبدیل نون بہ ہای ہوز۔
(چنانکہ گران و گراہ) مخصوص کردند برای جامۂ
سبز و ہمچنین برای معنی دوم ہم از تبدیل کا گرفتہ باشند
با حقیقت ابریشم بہ (ابرشم) بیان کردہ ایم و حقیقت
معنی سوم بہ معنی ششم بان مذکور شد کہ در روی زبان
بہرامج مشہور است و آن معرب ہمین بہرامہ باشد
و معنی چہارم را باعتبار صاحب سروری کہ از محققین انگریزی
تسلیم کنیم وجا دارد کہ از معنی سوم بہرام کہ مریخ
است موی سرخ را بہ ترکیب ہای نسبت بہرامہ
نام کردہ باشند واللہ اعلم (اردو) (۱) بہرا
کپڑا مذکر۔ (۲) دیکھو ابریشم (۳) دیکھو بان کے چھٹے
معنے (۴) لال بال مذکر۔

بہرامی بقول ہفت و مؤید بفتح اوّل و کسر
میم بمعنی دلاوری و خونریزی **مؤلف** عرض کند
کہ اگرچہ دیگر محققین فارسی زبان مثل سروری و ناصری
و جامع و برہان ازین ساکت اند لیکن یای
مصدری موافق قیاس است متعلق بمعنی سوم و
چہارم لفظ بہرام کہ یای مصدری بہ وزنہ باید کرد و
بدین معنی استعمال کردہ اند (اردو) دلاوری۔
خون ریزی۔ مؤنث۔ صاحب آصفیہ نے دلاوری
پر فرمایا ہے۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ شجاعت
بہادری۔ جوانمردی۔ جرأت۔ دلیری۔

بہران بقول ملحقات برہان بضم اوّل با میم سوم را گویند **مؤلف** عرض کند کہ مشتاق سند استعمال
باشیم کہ معاصرین عجم بہ زبان ندارند و دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت (اردو) سموم

بقول آصفیہ۔ عربی۔ مؤنث۔ زہریلی ہوا۔ لو۔ گرم ہوا۔

بہرای بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر وسکون ہا لغت فارسی است بمعنی (۱) عاقل ونیک رای صاحب شمس بمعنی (۲) دلاوری وخونریزی نوشتہ مؤلف عرض کند کہ مرکب است از بہ ورای کہ معنی حقیقی این رای بہ دارندۂ حکم ناعمل نیکی است وکنایہ از عاقل بمعنی اول وبمعنی دوم بہرامی است کہ گذشت صاحب شمس بہ بی تحقیقی تصحیف کردہ میم را حذف کرد یا کاتبش دست تصرف دراز کرد (اردو) (۱) عاقل نیک عقلمند۔ صفت (۲) دیکھو بہرامی۔

بہربودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت وسندی کہ پیش کردہ متعلق بہ بہرباشیدن است مؤلف گوید کہ بہر مخفف بہرہ وبہرباشیدن بمعنی حقیقی حصہ ونصیب بودن است (قاسمی گنابادی ؎) کسی را نباشد ز انصاف بہرہ کہ شاہد ناجم ہند نام زہر۔ (اردو) بہرہ ہونا۔ حصہ ہونا۔ فائدہ ہونا۔ آصفیہ نے بہرہ پر فرمایا ہے۔ نصیب۔ حصہ۔ بہرہ قسمت۔ فائدہ۔

بہر پنجگام اصطلاح۔ بہار وانند گویند کہ بہر گام وبہر دوگام وبہر پنجگام کنایہ از مسافت قلیل (شامی ؎) بہر پنجگامی زندان عزرا بہ پیدا شدہ چشمۂ خوشگوار ؛ مؤلف عرض کند کہ موقوف قیاس است کنایہ باشد از قریب ومتصل (اردو) ہر قدم پہ۔ دو قدم پہ۔ ہر پانچ قدم پہ۔ یعنی قریب قریب

بہر دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ حصہ دادن است بمعنی حقیقی کہ بہر مخفف بہرہ گذشت (جامی ؎) گوش کنیزان ترا داد بہر ؛ از زر دریوزہ گی زبان شہر ؛ (اردو) حصہ دینا۔

بہر دو ماندن چیزی مصدر اصطلاحی بقول خان آرزو در چراغ ہدایت کنایہ از کمال نایابی (سلیم ؎) چوب گل بہر دو ماند بہ گلزار زمانہ

تجهم با اتفاق دارند و بمقابله (الف) (ب) را
پسند می کنند (اردو) (الف و ب) دونوں
ہاتھ سے سر پکڑ کر بیٹھ جانا یعنی کسی کام میں ناکام
ہو جانا۔ اور تھک جانا (یہ دکن کا محاورہ ہے)

ہر دو دست و دہان نگاہداشتن
اصطلاحی۔ بہار و آنند ہر دو ذکر این کردہ اند
بمعنی ساکت (یحیی کاشی سہ) گردیش از کمال
نخواری پہ بد و دست و دہان نگہداری نو
مؤلف عرض کند کہ از سند یحیی مصدر (ہر دو
دست و دہان نگہداری کردن) پیدا ست ہر چند
محققین بالا بر موضوع خود غور نکردہ اند و معنی
این بمعنی بلیغ نگہبانی کردن است (اردو)
ہر طرح پہ حفاظت کرنا۔

ہر دو گام اصطلاح۔ ہمان کہ صراحتش
بر ہر پنج گام گذشت (اردو) دیکھو ہر پنج گام

ہر زام اصطلاح۔ صاحب سفر نگ بشرح
پنجاہ و ششمی فقرہ (دساتیر آسمانی بفرزاباد و خشور)
وخشور) گوید کہ بفتح ہای ابجد و سکون ہای ہوز و را
مہملہ و زای معجمہ با الف و میم از قبیل ہر زام
است کہ ملائک موکل را گویند یعنی رب النوع لعل را
ہرزام نام است و رب النوع یاقوت را ہرزام
مؤلف عرض کند کہ فارسی قدیم است و فرق
تا نکرد لعل و یاقوت بجایش می آید (اردو) وہ فرشتہ
جو کان لعل کا موکل ہے۔ مذکر۔

ہر زمین کہ رسیدیم آسمان پیداست مثل
۔ صاحب احسن ذکر این کردہ بمعنی و مثل استعمال
ساکت **مؤلف** عرض کند کہ (۱) فارسیان این
مثل را بجی بالای و تشبیہی می زنند کہ انسان را
نگذارد و ہر جا کہ رود با او باشد و (۲) ہر زمین را
آسمانی بمعنی حقیقی یعنی ہر جا کہ زمین است آسمانی
ہم بالای سر است (اردو) دکن میں کہتے
ہیں (۱) جہاں جاؤ آسمان سر پہ ہے یعنی مصیبت
جدھر جاتے ہیں وہاں اپنے ساتھ ہے (۲)
ہر جگہ آسمان ہے۔

بهر سه نوع اصطلاح - بقول ملحقات برهان و بحر و هفت یعنی کانی و نباتی و حیوانی مؤلف عرض کند که موافق قیاس است که کنایه باشد (اردو) کانی - نباتی اور حیوانی بیای نسبت یعنی منسوب بکان اور منسوب به نبات اور منسوب به حیوان -

بهر فلان را استعمال - بقول بهار و آنند بمعنی برای فلان - فرماید که فراهانی علیه الرحمه در شرح این بیت انوری (ب) زبان سوسن آزاد و چشم نرگس مست * بخواص نطق و نظر داد بهر اتهی را * گوید که درین ترکیب ناچار است از حکم بزیادتی یکی از کلمهٔ بهر و کلمهٔ را مگر آنکه رای کلمهٔ بهر را ساکن خوانیم و مکسور تا مفاد آن شود که نفس نباتی نطق و نظر سوسن و نرگس انصیب داد اتهی را یعنی از برای اتهی و مع ذلک) حکم بزیادتی را و یکی است چه رای زائد در کلام هیچ یک از قدما نیست که نیست و در عصر ایشان در محاورات جمع بیان را که بهر متعارف بوده و در اکثر مواضع از کلام ایشان که توجیهه ممکن نیست مارا بزیادتی را قائل می باید شد و در همین قصیده رای ردیف قافیه (حقی را) از انجمله است و این بیت خسرو دهلوی نیز ازین مقوله (ب) بجرم اگرچه تحقیق خون بود گناه * تو خون من بنه برای ثواب را * مؤلف عرض کند که همین مضمون بر (بهر فلان را) گذشت و با خیال خود راهمه را نیز ظاهر کرده ایم (اردو) دیکهو (برای فلان را)

بهرک بقول برهان بر وزن نفرک (۱) پوست دست و پا و اعضا که بسبب کار کردن سخت شده و پینه بسته باشد و (۲) بمعنی چرک و ریم هم - صاحب سروری ذکر معنی اول بحوالهٔ فرهنگ کرده بعد معنی دوم بحوالهٔ تحفة السعاده گوید که چرکیکه ببدن باشد صاحبان جهانگیری و رشیدی و جامع و هفت ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج گوید که اغلب که معنی اول مجاز است از معنی دوم مؤلف عرض کند که این مرکب است از بهر مخفف بهره که می آید و کاف تحقیر و کنایه از معنی اول و دوم

مجانست و بدین ہر دو معنی اسم جامد فارسی زبان باشد صاحب شمس این را بہای مختفی در آخر نوشتہ کہ موافق قیاس نیست (اردو) (۱) جسم کا گٹھا جو کسی عضو پر کثرت کار کی وجہ سے پڑ جاتا ہے اور اُس کا پوست سخت ہو جاتا ہے۔ مذکر (۲) چرک بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مذکر۔ پیپ۔ ریم۔

ہر کاریکہ ہمت بستہ گردد
اگر خاری بود گلدستہ گردد مقولۂ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مال سعدی شیرازی است و فارسیان در محل سعی بکاری استعمال این می کنند مقصود آنست کہ در ہر کار ہمت شرط است کہ نتیجۂ خوشی پیدا می شود از ہمت (اردو) دکن میں کہتے ہیں "ہمت کرے پار" اور اس فارسی مقولہ کا بھی استعمال ہے۔

(الف) **ہر کہ خواہ**
(ب) **ہر کہ خواہی** استعمال۔ بہار ذکر الف کردہ از معنی ساکت و صاحب انند ذکر ب کردہ ہیچ شعر نقش نکردہ و سند ہر دو از ملا وحشی است (ع) ہر کہ خواہ نشین گرچہ آشنا شکست شیوۂ تست ٭ کہ از تو در دل من راہ بدگمانی

مؤلف عرض کند کہ (ہر کہ) بمعنی حقیقی (با ہر کہ) باشد کہ موحدہ افادۂ معنی معیت می کند ہمین اشارہ بر (با ہر کہ خواہی) کردہ ایم کہ گذشت و لیکن چیزی کہ لائق بیان است ہمین کہ وحشی (ہر کہ خواہ) را بمعنی (ہر کہ خواہی) استعمال کردہ است و این تصرف محاورہ باشد (اردو) جس کے ساتھ چاہے۔

ہر کیف استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح کاف و سکون تحتانی و فای زدہ بمعنی بہر حال و بہر صورت **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) بہر کیف بقول آصفیہ۔ فارسی۔ تابع فعل۔ بہر حال۔ جس طرح ہو سکے۔ جس طرح بنے۔ بہر طور۔ بہر صورت۔

ہر گام اصطلاح۔ بقول بہار مرادف بہر گام کہ ذکرش گذشت۔ ما حقیقت این را بہمانجا ذکر کردہ ایم

(اردو) دیکھو بہرہنگام - ہر قدم پر - قریب قریب

بہرہ گرفتن | صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی
... مؤلف عرض کند کہ بمعنی بہرہ ور شدن
... درین مصدر مخفف بہرہ باشد کہ می آید (نظامی)
... شدند انجمن کاردانان شہر + ز فرہنگ خسرو
گرفتند بہر + (اردو) بہرہ مند ہونا - بہرہ ور
ہونا - فائدہ حاصل کرنا -

بہرگی | بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح و
... کاف بمعنی (۱) مال و دولت و (۲) دولتمند
و مالدار - مؤلف عرض کند کہ در ہر دو معنی مارا
اختلاف است - ترکیب خلاف معنی بحرین نیست
کہ یای مصدری با بہرہ مرکب کردہ اند و بقاعدۂ
فارسی ہای ہوز را بدل کردند با کاف فارسی
ہمچون سادگی و خیرگی معنی لفظی این قسمت مندی
و جادارد کہ بمعنی مالداری و دولتمندی
گیریم و برای ہر دو معنی بالا طالب سند استعمال
می باشیم و بدون آن تسلیم نہ کنیم (اردو)
(۱) مال - مذکر - دولت - مؤنث (۲) دولتمند
مالدار - صفت اور ہمارے معنوں کے لحاظ
سے مالداری - دولتمندی - مؤنث -

بہرم | بقول ملحقات برہان بر وزن ادہم (۱) مخفف بہرام و بقول صاحب انند (۲) گل عصفر
است کہ کاجیرہ باشد و حنا صاحب محیط ذکر این کردہ بحوالۂ عصفر مسیہ و عصفر ہرچہ نوشت ما ذکرش
بہ احریض کردہ ایم کہ گذشت (اردو) دیکھو احریض -

بہرمان | ہمان بہرامن کہ ذکرش گذشت صاحبان برہان
و سروری و جہانگیری و ہفت و رشیدی و جامع ذکر این کردہ اند مؤلف
عرض کند کہ ما تحقیقات این ہمہ انجا بیان کردہ ایم (شمس
فخری ہے) تا بود خورشید و مہ بر آسمان + تا بود در کان
تحقیق و بہرمان + پیش تیغ خسرو گیتی بود + کوہ خارا
بہ مثال بہرمان + (امیر خسرو ہے) اندران خاشی
بود بیہوش + بہرمان نقش کردہ بدوش + (امامی
ہروی ہے) آن نگر کز تاب لعل و آب یاقوتش شدی

یعنی آب گردون آتش ونیلوفر او بهرمان ہے (اردو)
دیکھو بهرامن ۔

بهرمن بقول برہان بروزن اہرمن (۱) بتخانہ
را گویند و (۲) بمعنی یاقوت سرخ ہم صاحب
جہانگیری سند استعمال این نوشتہ (ب) ناخنکسار
جوشنی و در بر بہرام شب ہے از افق بهرمان در
شفق بهرمن ہے صاحبان جامع واشند وہفت ہم
ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مخفف بهرامن
بحذف الف بمعنی دوم ومعنی اوّل مجاز آن کہ
در بتخانہ ہم بربتان استعمال یاقوت می کنند وجا
دارد کہ بمعنی اوّل مرکب باشد از بہرام بہ نون
نسبت وحذف الف (اردو) (۱) بتخانہ بتکدہ
(۲) یاقوت دیکھو بهرامن کے پہلے معنے ۔

بهرمہ بقول برہان بفتح اوّل وثالث ورابع
افزاریست کہ درودگران بدان چوب وتختہ سوراخ
کنند بعربی ثقب خوانند صاحبان سروری وناصری

وجامع واشند وہفت ذکر این کردہ اند **مؤلف**
عرض کند کہ با حقیقت (برمہ) کہ بہ ہمین معنی آمدہ
بہ (برماہ) بیان کردہ ایم ودرینجا این قدر
اضافہ کنیم کہ اگر برمہ وبرماہ را مفرس ومأخوذ
از برمای سنسکرت نگیریم مخفف ہمین باشد
بحذف ہای دوم واین را اسم جامد فارسی دانیم
گوئیم واین بہتر از انست کہ مزید علیہ (برمہ)
دانیم بہ زیادت ہای دوم (اردو) دیکھو برمہ ۔

بهر نامش کہ خوانی سر برآرد مثل
صاحب خزینۃ الامثال ذکر این کردہ از
معنی ومحل استعمال ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ این بمعنی حقیقی صفت خداوند کریم است
ولیکن فارسیان این را بحق صاحب کمال
(اردو) دکن میں کہتے ہیں کہ جس نام
سے پکارو جی اٹھے یہ اس شخص کے حق میں مستعمل ہے جو
جامع الکمال ہو اور ہر علم اور فن سے واقف ۔

(الف) **بهروج** بقول برہان الف با واو مجہول وجیم بروزن بہروز نوعی از بلور کبود است

(ب) بهروجه در نهایت لطافت وصافی وخوش رنگ وکم بها ر ۲) کند رهندی رانیز گویند

(ج) بهروز و ب و ج و د را مرادف الف می دانند صاحبان جهانگیری و رشیدی و ناصری

(د) بهروزه وجامع وسراج هم ذکر این کرده اند مؤلّف عرض کند که مرکب است از به بمعنی خوش و روز بمعنی روشن وکنایه از معنی اول پس متحقق شد که (ج) اصل است و (د) مزید علیه آن چنانکه خونخوار و خونخواره و (الف) و (ب) مبدل (ج) و (د) چنانکه سوز و سوچ (مولوی معنوی ؎) چنان مستم چنان مستم من امروز ٭ که پیروزه نمیدانم ز بهروزه ٭ (وله ؎) شاهیم نه شهروزه لعلیم نه بهروزه ٭ عشقیم نه سردستی مستیم نه از سیکی ٭ صاحب محیط بر بهروزه می فرماید که اسم بارزد است وگویند در خواص نزدیک بکندر لیکن در بهروزه قوّت تحقیق زیاده بود وچون زن از ان شافه بردارد فرج را از رطوبت وریم پاک سازد وبچه را از سقط محفوظ دارد وبقول بعض بهندی بیرجا ست وآنچه بر بارزد نوشته ما حقیقتش را بر برزه و بارزد عرض کرده ایم وهم او بر کندر هرچه نوشته ما ذکرش بر بستج کرده ایم وحقیقت آنست که اینها متعلق به معنی اوّل نیست و هرچه بر بستج گذشت متعلق است با معنی دوم وآنچه صاحب محیط بر بهروزه نوشت آن چیزی دیگر است ومتعلق نباشد با معنی اوّل وخیال ما این است که از هر چهار لغت بمعنی اوّل فیروزه مراد است که مبدل پیروزه می آید واین مبدل بهروزه به تبدیل موحّده با بای فارسی وبه تبدیل های هوّز به تحتانی چنانکه اسب واسپ وشاهگان وشایگان وصاحب محیط بر فیروزه گوید که پیروزه اسم فارسی این است به بای فارسی ومعرّب این فیروزج وبه یونانی سافروس وبهندی برگ تمن وآن سنگی است مائل به زرقت سرد در اوّل وخشک در سوم و

مفرح یاقوت تریاقیہ وگویند سرد وخشک ومنافع بسیار دارد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال تعریف پیروزہ
وپیروزہ کہ بجای خودش می آید اطمینان کامل نمی بخشد کہ مرادف این است بمعنی اوّل مخفی مباد کہ در
معنی دیگر ہم دارد کہ ذکرش بہ (بہروزی) می آید (اردو) (الف) و (ب) و (ج) و (د)۔
(۱) فیروزہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ پیروزہ ایک مشہور جواہر کا نام جو رنگ مین سبز
زنگاری یا نیلگون یا آسمانی ہوتا ہے کہتے ہین کہ اگر آدمی صبح کو اُسے دیکھ لیا کرے تو آنکھون مین
مین فرق نہ آئے (۲) دیکھو بسیج۔

(۳۵۹)

بہروزی اصطلاح۔ مرکب است از بہروز و یای مصدری۔ بہروز بمعنی حقیقی خودش روز بہ از قبیل خوش وقت است و بہروزی کنایہ باشد از خوش اقبالی (انوری ؏) ای رفتہ بہ فرخی و فیروزی یا بر آمدہ در زمان بہروزی (ولہ ؏) ایکہ او دست و دولت راسبب روزی کردہ و درگہت را در پیروزی و بہروزی کردہ (اردو) خوش اقبالی۔ خوش بختی۔ طالع مندی۔ خوش نصیبی۔

بہروان بقول برہان بکسر اوّل بر وزن دہقان نام سکندر ذو القرنین است۔ صاحبان رشیدی وجہانگیری وجامع وہفت وسراج ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ وجہ تسمیہ بجز این نباشد کہ نظر بر بہرہ مندی و بہرہ وری سکندر را بدین اسم موسوم کردہ باشند یعنی واو و نون نسبت بر بہرہ زیادہ کردند کہ مخفف بہرہ است و جاوارد کہ ابجد واو نسبت نون زائد باشد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال اختلاف اعراب چیزی نیست کہ تغیر اعراب ولہجہ مقامی است۔ (اردو) سکندر ذو القرنین کا نام بہروان بھی ہے۔ مذکر۔

بہرہ بقول برہان وجہانگیری وسروری ورشیدی وناصری وجامع وغیاث بفتح اوّل بر وزن دہرہ (۱) بمعنی حصہ ونصیب وحظ وقسمت صاحب

سفرنگ بشرح چہل وچہارمی فقرۂ (دساتیر آسمانی بنفرزاباد وخشوران وخشور) ذکر این کردہ بہاسند کر این گوید کہ بالفظ بر داشتن و بردن ودا شتن بصلہ از مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ استعمال این بترکیب فارسی در لغات می آید وتحقیق است کہ اینہم اسم جامد فارسی زبان است بدین معنی و بہر گذشت مخفف این (نظامی سے) عراق از ربع مسکون ہست بہری ٭ وزان بہرہ مدائن ہست شہری ٭ (اردو) دیکھو بہر کے دوسرے معنے

(۲) بہرہ ۔ بقول برہان وجہانگیری وسروری وجامع بضمّ اوّل نام طائفہ الیست کہ مولد ومسکن ومقام ایشان در گجرات است ۔ **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار سروری وجامع این را لغت فارسی دانیم وعجبی نیست کہ این طائفہ متعلق باشد از ولایت بہر کہ ذکرش بہ معنی اوّلش گذشت فارسیان بزیادت ہای نسبت در آخر بہر اسم جامد قرار دادہ باشند برای این طائفہ (اردو) بہرہ ۔ ایک قوم کا نام ہے جس کا مسکن اسوقت گجرات مین واقع ہے اور یہ عجیبون سے ہین ۔ مؤنث

(۳) بہرہ ۔ بقول برہان وجہانگیری وسروری وجامع بالکسر نام قصبہ الیست کہ از لاہور تا آنجا شش ست کروہ است **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار جامع کہ از محققین اہل زبانست این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) بہرہ ایک قصبہ کا نام ہے جو لاہور سے سات کوس اُس طرف واقع ہے ۔ مذکر ۔

(۴) بہرہ ۔ بقول ناصری مرادف بہر بمعنی برای صاحب فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود بذکر بہر وبہرہ این معنی را مخصوص کند باہر **مؤلف** عرض کند کہ تسامح صاحب ناصری می دانیم کہ بہرہ بدین معنی نشنیدیم معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند وصاحبان سروری وجامع ہم ازین ساکت اگر سند استعمال بدست آید با نظر باعتبار صاحب ناصری این را اسم جامد فارسی زبان

تسلیم کنیم فرید علیه بهر بمعنی دوش دانیم یا آن را مخفف این (اردو) دیکھو بہر کے دوسرے معنے

(۵) بهره ـ بقول سفرنگ در هشتادم فقرهٔ (دساتیر آسمانی بفرزآباد وخشوران وخشور) بالفتح وفتح رای مهمله وهای هوز در آخر بمعنی ثواب چنانکه "چه آنها بار رفته وگذشته خونریز وکشنده بوده اند وبیگناهان رامی کشتند ـ سزادهنده اینها را بهره باشد" مؤلف عرض کند که مجاز معنی اوّل واسم جامد فارسی قدیم می دانیم (اردو) ثواب بقول آصفیه عربی ـ اسم مذکر ـ مزد ـ بدله عذاب کا نقیض ـ نیکی کا بدله جو عاقبت میں ملیگا

بهره بر اصطلاح ـ بقول برهان وبحر وناصری وجامع وهفت وانند بفتح بای ابجد بر وزن رخنه گر ـ شریک وانباز مؤلف عرض کند که موافق قیاس باشد اسم فاعل ترکیبی است (اردو) شریک بقول آصفیه عربی حصه دار ـ بتی دار ـ ساجھی ـ

بهره برداشتن مصدر اصطلاحی ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که فیض حاصل کردن مجاز معنی اوّل بهره باشد (اردو) بہرہ یاب ہونا ـ فیض حاصل کرنا ـ

بهره بردن مصدر اصطلاحی ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف بهره برداشتن است (واله هروی ع) از فیض وجود بهره بیره ها برند بلبلان سایه از خوش است (صائب ع) زخواب امن کسی بهره می برد صائب که پشت پای به دنیای بی وفا زده است (اردو) دیکھو بہرہ برداشتن ـ

بهره بود اصطلاح ـ بقول ناصری وانند بمعنی علت وسبب چیزی که واسطهٔ بودن او باشد صاحب سفرنگ بشرح بست وهفتمی فقرهٔ (دساتیر آسمانی بفرزآباد وخشوران وخشور) ذکر این کرده مؤلف عرض کند که بهره درینجا متعلق بمعنی اوّل است ومرکب اضافی است وبفتح فک اضافت

مستعمل (اردو) کسی چیز کے وجود کا سبب۔ مذکر۔

بهره بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بهره درینجا بمعنی اول است که معنی حقیقی است یعنی حظ حاصل بودن (جامی) ز جان تا بود بهره تا پرورش را ز شیر خویش شستی شکرش را (اردو) حظ ہونا۔

بهره جستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی تلاش حصه و فائده کردن متعلق بمعنی اول بهره۔ (عرفی) زین باغ مجو بهره که هر میوه که چیند بی آبی ایام مکید است و قناعی است (اردو) فائده ڈھونڈنا۔ حصه چاہنا۔

(الف) بهره دار (ب) بهره داشتن استعمال۔ صاحب انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بذکر (الف) گوید که بمعنی حصه دار است و صاحب آصفی بذکر (ب) از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که الف اسم فاعل ترکیبی است از (ب) و (ب) (۱) بمعنی حصه داشتن و سهیم بودن و (۲) بمجاز بمعنی واقف بودن (صائب) سر نهالی دارد از دریای رحمت بهره‌ها نیست غیر از اشک خود آبی دگر در پای شمع (وله) صائب از اشک ندامت چون نداری بهره‌ها شست و شوی نامه را بر ابر احسانش گذار (اردو) (الف) حصه دار۔ واقف (ب) (۱) حصه رکھنا۔ حصه دار ہونا (۲) واقف ہونا۔

بهرهٔ دیدن مصدر اصطلاحی۔ بهره حاصل کردن و فیضی و حصه یافتن (انوری) هر تن که از کرامت تو بهرهٔ ندید گل چهره نقشهای بلا کرد روزگار (اردو) بهره یاب ہونا۔ فیض حاصل کرنا۔

بهرهٔ رسیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که نصیبی و فیضی حاصل شدن است (ریز فیض

(۴۹۹)

قزوینی رہ) مگر بخار وخس از آفتاب بہرہ رسد
وگرنہ بہ رخ گل بہرہ کی توان دیدن ۔ (اردو)
فیض حاصل ہونا فیض پہنچنا۔

بہرہ طلبیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی
حصہ ونصیبی وفائدہ خواستن (ملا جامی رہ)
چون طلبیدند ازان گنج پاک ۔ بہرہ خود خانہ بحر [illegible]
خاک ۔ (اردو) حصہ طلب کرنا چاہنا فیض چاہنا

بہرہ کردن مصدر اصطلاحی۔ بہرہ حاصل
کردن (ظہوری رہ) ندارد گفت ترا بہرہ
کرد ۔ خوشا رندی کہ علمش بی عمل نیست ۔
(اردو) بہرہ یاب ہونا۔

بہرہ کشیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت وسندی
پیش کردہ (ابوالمعانی رازی رہ) از کمالش
منصفت بہرہ بگیرم چو کشد ۔ زر دفامی خمیدہ
قدی ونالہ زار ۔ مؤلف عرض کند کہ
این بمعنی بہرہ یاب وبہرہ مند شدن است وبہرہ بردن
معاصرین عجم مستعمل ولیکن سندی پیش کردہ اش بہرہ
گرفتن) راست کہ می آید بمعنی شعر سکندر بیگ خوشنود
کہ گشتہ را متعلق بہ بہرہ کرد (اردو) دیکھو بہرہ گرفتن

بہرہ گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ فرا
بہرہ کشیدن است (ناظم [illegible] رہ) ہر کہ را با تو
کار در گیرد ۔ بہرہ از روزگار در گیرد ۔ مخفی
مباد کہ از سند انوری (بہرہ درگرفتن) پیدا است
[illegible] ندارد کہ (درگرفتن) مترادف (گرفتن)
و بہرہ یکی است (اردو) بہرہ یاب ہونا بہرہ مند ہونا

(الف) بہرہ مند اصطلاح ۔ بقول بہار در اف
بہرہ ور۔ مؤلف عرض کند کہ بمعنی بہرہ یاب
است از قبیل دانشمند (ابوطالب کلیم رہ)
چون مخالف ہر کسی کہ باشد بہرہ مند از راستی ۔
زیر دست خلق شد محکوم تا بیا فتاد ۔ (ظہوری
رہ) زکوہ گوشہا باید برون کرد ۔ زبان در

داستانش بهره منداست ٭ وازہمین است ـــ

(۱۰۰۴)

(ب) **بهره مند افتادن** مصدر اصطلاحی
بمعنی بهره مند و بهره یاب شدن (ظهوری ے)
بهم دنبال حرف این وآن بیهوده چند افتد ٭ نشد
روزی که روزی ازخموشی بهره مند افتد ٭ ـ
(اردو) (الف) بهره مند ـ صاحب نصیب ـ
فائده اٹھانے والا ـ دیکھو بہره ور کا نمبر (۱) (ب)
بهره یاب ہونا ـ بہره حاصل کرنا ـ

بهره ور اصطلاح ـ بقول بہار مرادف بهره مند
که گذشت **مؤلف** عرض کند که ازقبیل دانشور
وسخن ور که کلمهٔ ور بالفظ بهره مرکب شده افادهٔ
معنی صاحب کند (سعدی ے) ازان بهره ورتر
در آفاق کیست ٭ که در ملک رانی بانصاف زیست
٭ (ظهوری ے) از وصال شمع کی پروانه گردد
بهره ور ٭ تا زداغ شعله خیزیا نخواهد ٭ (اردو)
دیکھو بهره یاب ـ

(۱۰۰۵)

بهره ور گشتن استعمال ـ مرادف بهره مند

افتادن است (ظهوری ے) بی فنا نتوان
ظهوری بهره ور گشت ازبقا ٭ کو چنان مرگی
که منت ها نهد بر جان ما ٭ (اردو) دیکھو
بهره مند افتادن ـ

بهره یاب اصطلاح ـ بقول بحر بمعنی کامیاب
ومحظوظ **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل
ترکیبی است مرادف بهره مند و بهره ور ـ
معاصرین عجم بر زبان دارند (قاسمی گونابادی
ے) تگاگون سپر برکشان بهره یاب ٭ برو
قبهٔ چون شفق آفتاب ٭ (اردو) دیکھو
بهره ور اور بهره مند ـ

بهره یافتن استعمال ـ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند که فیضیاب شدن و فائده حاصل کردن
مرادف بهره ور گشتن که گذشت و بهره یاب
که گذشت ازهمین مصدر است (ظهوری
ے) بهره یابم ازبر ودوشت ٭ سبقیم آب

اگر در آغوشت بہ (اردو) دیکھو بہرہ در گشتن

بہر یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف و مخفف (بہرہ یافتن) است کہ گذشت و بہر درینجا مخفف بہرہ باشد کہ بجایش مذکور شد (خسرو دہلوی ؎) چون زچنین فتح جہان یافت بہر * دست بدی برد سپہدار دہر * (اردو) دیکھو بہرہ یافتن۔

بہر یک گل زحمت صد خار می باید کشید مثل۔ صاحبان تجربۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این مثل را بجائی می زنند کہ برای حصول نعمتی زحمت کشیدن مقصود باشد (اردو) دکن میں کہتے ہیں "شہد لینا ہو تو مکھیوں کا شکار ہونا" یہ قریب قریب اسی فارسی مثل کا ہم معنی ہے مقصد یہ ہے کہ مصیبت جھیلو تو فائدہ حاصل ہو۔

بہزاد بقول ناصری بوزن بہرام (۱) نام یکی از پسران جمشید حکیم و فرزانہ شوئی (۲) بمعنی نیک نژاد و خوش فطرت و (۳) نام اسپ (حکیم اسدی ؎) برانگیخت شبرنگ بہزاد را * بکنجا نشتی روز نگ باد را * خان آرزو در سراج گوید کہ نام اسپ سیاوش و (۴) نام نقاشی کہ در عہد شاہ اسمٰعیل صفوی بود در نقاشی ید طولی داشت۔ صاحب غیاث بمعنی چہارم قانع۔ صاحب انند ہم ذکر ہر چہار معنی بالا کردہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی بمعنی کسی کہ پیدائش او خوش است و کنایہ از ہر چہار معنی بالا صاحب غیاث این را بالکسر نوشتہ و باعتبار ماخذ ہمین صحیح است آنچہ صاحب ناصری بالفتح گوید تصرف لب و لہجہ باشد (اردو) (۱) جمشید کے بیٹوں سے ایک کا نام جو حکیم اور عقلمند تھا۔ مذکر (۲) خوش فطرت شخص (۳) سیاوش کے گھوڑے کا نام۔ مذکر (۴) ایک مشہور نقاش کا نام۔ مذکر

بہست و بود معاملہ کردن مصدر اصطلاحی۔ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت و

و صاحب انند گوید که اکتفا به چیز موجود کردن شفیع اثر (۵) آنکس که هست و بود نه بیند زیان چه سود گویا نابود معامله او به هست و بود به؛ مؤلف عرض کند که از سند شفیع اثر تحریر هست و بود پیدا است	که بمعنی موجودات دنیوی است اگرچه این مصدر موافق قیاس است ولیکن سند بالا متعلق باو نیست (اردو) موجودات دنیوی کے ساتھہ معاملہ کرنا۔

بهشش | بقول برهان بفتح اوّل و سکون ثانی و شین قرشت (۱) نام میوه درختیست که صمغ
آن را مُقل گویند وقتیکه تر و تازه باشد و چون خشک شود و مُقل خوانند و بسیار لذیذ است
صاحبان ناصری و هفت و انند هم ذکر این کرده اند. صاحب سفرنگ بشرح شصت و پنجمی فقره
از دساتیر آسمانی به فرزاباد و خشوران و خشور گوید که (۲) بکسر بای ابجد و کسر های هوّز و شین
معجمه بمعنی بهی و نیکی. صاحب محیط نسبت (۱) گوید که اسم شاه بلوط است و مقل تازه را نیز گویند
و بر شاه بلوط می فرماید که اسم فارسی است و آن را بالعربی بلوط الملک و نزد بعضی قسطل و
معنی آن ملک الارض و آن بلوط ماده است و این را بیونانی قاسطامانی و برومی قسطل و
بسریانی بلوطا نامند و آن ثمر درخت غیر بلوط است و گفته اند که آن اگرچه از قسم بلوط است لیکن
آن مخالف اوست در شیرینی گرم در اوّل و خشک در دوم بقول گیلانی گوید که شیرین آن مائل به
گرمی لطیف است و خشک در اوائل اوّل و در آن حلاوت و مفتح است اگر برگ تازهٔ آن خورند
منع شیب غیر طبیعی گرداند و شرب آن تحسین لون کند و منافع بسیار دارد؛ مؤلف عرض کند که در
معنی دوم شین معجمه در آخر لفظ به زیاده کرده اند بقاعدهٔ حاصل بالمصدر یعنی اوّل اسم جامد فارسی
زبان باشد و معنی دوم موافق قیاس است (اردو) (۱) شاه بلوط ایک پهل کا نام ہے۔ مذکر

صاحب آصفیہ نے شاہ آلوبالو پر فرمایا ہے۔ فارسی۔ مذکر۔ سیتا سپاری۔ ایک قسم کا آلوبالو جو نہایت شیریں ہوتا ہے۔ (۲) بہتری۔ نیکی۔ مؤنث۔

بہشت بقول ملحقات برہان (۱) دار الجزاء نیکوکاران کہ بعربی جنت خوانند و (۲) ماضی گذاشتن هم۔ صاحب سروری گوید کہ بکسر ثانی معروف و بمعنی گذاشت نیز (سعدی رحمۃ اللہ علیہ) قیامت کسی باشد اندر بہشت ٭ کہ معنی طلب کرد و دعوی بہشت ٭ صاحب غیاث اللغات بہ معنی اول می فرمایند۔ نام باغ پرکاخی است در جہان دیگر کہ جای نکوکاران است و مردم را نوید دادہ شدہ کہ آن جای پاداش درست آئینی پس از مردن بایشان دادہ خواہد شد و آن جای خوشی و آسایش و آزادی است (رہ) بہشت آنجاست کازاری نباشد ٭ کسی را با کسی کاری نباشد ٭ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان و بمعنی دوم ماضی مطلق مصدر ہشتن با بای زائد۔ (اردو) (۱) بہشت۔ فارسی۔ مؤنث۔ باغ جنت فردوس بیکنٹھ (دیکھو ادیبستان خانہ) (۲) مصدر ہشتن کا ماضی مطلق۔ (چھوڑا دیکھو ہشتن)

بہشت آنجا کہ آزاری نباشد مقولہ۔ صاحب خزینۃ الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این مقولہ را بہ تبدیل خفیف کہ بہ بہشت گذشت استعمال می کنند مثلاً اگر قیام کسی بمقامی واقع شود کہ سامان ہیئت المجموع ذرائع آسائش در انجا حاصل باشد ہوا کہ [illegible] آنجا مقام [illegible] بہشت است [illegible] این مقولہ را ہم زنند۔ (اردو) کسی جب کسی کا مقام ایسی جگہ ہوتا ہے جہاں ہر قسم کا آرام نصیب ہوتا ہے تو کہتے ہیں کہ آپ کا مقام کیا ہے بہشت ہے آپ کا گھر کیا ہے بہشت ہے۔

بہشت بریں استعمال۔ صاحب فرہنگ

گوید که (۱) چون بهشت را هشت در است بهشت
برین آنست که از همه برتر است مؤلف عرض
کند که تعریف خوشی نکرد مرکب توصیفی است و معنی
آن همین بالائین گذشت صفت بهشت است
(۲) فارسیان چون مقام و خانهٔ کسی را بسیار بلند و عالی
و من حیث المجموع آرام بخش بینند گویند که آن خانهٔ
او بهشت برین است یعنی بسیار بلند و آرام بخش است
(صائب ؎) ز خانهٔ پدری کی شوند فارغ فرزند
ز ما دریغ ندارد خدا بهشت برین را (اردو)
(۱) بہشت برین اردو میں بھی انھی معنوں میں بہشت کو کہتے
ہیں۔ مؤنث — (۲) جس شخص کا مکان نہایت اونچا
ہو اسکو اعلیٰ و کن استعارةً بہشت برین کہتے ہیں

بهشت خوردن | مصدر اصطلاحی بقول
بحر و بہار و آنند منتفع شدن از تمتعات بهشت
(سعدی ؎) بهشت تن آسانی آنگه خوری
که بر دوزخ نیستی بگذری (۲) مؤلف عرض کند
که بهشت تحقیق بالا در تعریف این بگذری خود
شاعر در کلام خود تن آسانی را بهشت گفته بغیر
آسانی و بمقابلهٔ آن نیستی را دوزخ قرار داده
مقصودش درین شعر از (بهشت خوردن)
داخل بهشت شدن است و پس معنی منتفع
شدن از تمتعات بهشت اصلاً درین بیت
مقصود آنست که چون نیست شوی تن آسانی
نصیب و داخل شود دیگر هیچ (اردو) بہشت
پانا بہشت میں داخل ہونا ۔

بهشت در پای مادر | مثل صاحبان
تفرقة الامثال و امثال فارسی ذکر این کرده اند
و از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض
کند که فارسیان با ظهار بلندی مرتبگی مادر این
مثل را زنند مقصود آنست که درجهٔ مادر
بلندتر از بهشت است یعنی بهشت برابر
پایهای اوست صاحب امثال فارسی بعوض
مادر — مادران نوشته غلطی ندارد و معاصرین عجم
استعمال این بالفظ مادران می کنند یکی از علمای

معاصرین عجم (خدایش بخشد) با ما گفت که این
مثل قرار یافت از بسکه جنین در زندان مادر
آنچنان است چنانکه انسان به دوزخ و چون تولد
شود از حبس دوزخ زندان نجات می یابد گویند
که از بند بهشت و طفل وقت میلاد در پای
مادران می باشد زنان عجم از همین سعد شئی
می گویند که بهشت در پای مادران است و کنایه
اظهار علوی مرتبت مادران هم (تم کلامہ بحیاله)
ما ناصر این مثل همین باشد که قیاس آن را تسلیم
کنند (اردو) دکن میں کہتے ہیں ۔ جنت
پاؤں کے قدموں سے لگی ہوئی ہے ۔ مؤلف
عرض کرتا ہے کہ وجہ مثل سے ہندیان ناواقف
تھے اسلئے انھوں نے بہشت کی عوض جنت
کا استعمال کیا ورنہ کبھی ایسا نکرتے ۔

بہشت دنیا اصطلاح ۔ بقول ملحقات
برہان و بحر کنایہ از سغد سمرقند ۔ صاحب مؤید
می فرماید که نام ولایتی است قریب سمرقند که
آن را سغد نیز گویند (کذا فی القنیہ) مؤلف عرض
کند که معریب سغد به سین مهمله و غین معجمه بکسیش
می آید و این کنایه باشد نظر بر خوبیهای شهر سغد ۔
(اردو) سمرقند کے قریب ایک شہر ہے جسکو
سغد کہتے ہیں ۔ نہایت خوش آب و ہوا فارسیوں
نے اسکو (بہشت دنیا) نام رکھا ہے ۔ مذکر ۔

بہشت رو اصطلاح ۔ بقول بہار و آنند
کنایه باشد از خوبان ساده روی (ظہوری سے)
دل زیاد بہشت رو دارد ۔ که تماشای بہشت رو
دارد ۔ مؤلف عرض کند که این کنایه از
جمال روی یار است که هر که رویش ببیند باغ
باغ شود (اردو) یار ۔ مذکر ۔

بہشت زار اصطلاح ۔ بہار و آنند کنایه
این از معنی ساکت ۔ مؤلف عرض کند که از
قبیل گلزار یعنی جائیکه در انجا بسیار بہشت ہا
باشد (عرفی سے) بہشت زار تمام مناقب
است [illegible]

(اردو) وہ مقام جہاں بہت سے بہشت ہوں۔ صرف مبالغہ ہے۔

(۱) بہشت سرشت
(۲) بہشت سواد
اصطلاح بقول آنند مرادف بہشت زار (عرفی ط) بعد مضائقہ نازی قبول می کردم * ز شاہدان بہشتی سرشت حور نژاد * (نظامی ط) عجب ماندشہ زان بہشتی سواد * کہ چون آورد خندہ بی مراد * مؤلف عرض کند کہ محقق ہند نژاد سکندر رمی خورد کہ این را مرادف بہشت زار نوشت و اسنادی کہ پیش کرد برای (بہشتی سرشت و بہشتی سواد) است کہ می آید و بعد تحقیق مہدرا نگاہ کنیم (اردو) دیکھو بہشتی سرشت اور بہشتی سواد۔

بہشت سیما اصطلاح۔ بہار و آنند ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف بہشت رو کہ گذشت (میرزا صائب ط) نظر بزلف و خط آن بہشت سیما کن * شکستہ قلم صنع را تماشا کن * (اردو) بہشت سیما یا کہو۔

لکھ سکتے ہیں۔ دیکھو بہشت رو۔

بہشت صبوحی اصطلاح۔ بقول بحر شراب بامداد است صاحب شمس ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ صبوح در عربی بمعنی شراب صبح را گویند پس معنی لفظی این لقب اینست شراب بامداد بہشت باشد یا بترکیب تشبیہی شراب بامداد کہ مثل بہشت باشد کہ بہشت صبوحی صبوحی است اگرچہ موافق قیاس است ولیکن مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) صبوحی۔ دیکھو بادۂ شبگیر۔

بہشت گنگ اصطلاح۔ بقول برہان بفتح کاف فارسی و سکون نون و کاف دیگر (۱) دار الملک افراسیاب و (۲) نام قلعہ کہ ضحاک در شہر بابل ساختہ بود صاحب سروری ہم ذکر معنی اول کردہ (حکیم سوزنی ط) باز اہشت تست بکار و بکار نیست * سر بریدن ز خاک بہار و بہشت گنگ * صاحب جہانگیری می فرماید

گر بمعنی گنگ بهشت است (سراج الدین سگزی)
ای گر طالب بهشت خدائی چرا نهی * دل بر
نگارخانهٔ چین و بهشت گنگ * صاحب رشیدی
بحوالهٔ نزهة القلوب گوید که موضعی است در
حدود مشرق که شب و روز دران یکسان
است و بعضی او را قبة الارض گویند و فرماید
که بحث این در گنگ بهشت می آید صاحب جهانگیری
بذکر معنی اول با برهان متفق (فردوسی ؏)
از آن جایگه رفت به بهشت گنگ * بجستار
پر از مردم جای جنگ * و نسبت معنی دوم
بذکر قول برهان می نویسد که ما منظور او
از گنگ دژ هوخت باشد که بیت المقدس
است صاحب جامع که محقق اهل زبانست هم
معنی با برهان متفق صاحب بحر هم ذکر هر دو معنی
کرده خان آرزو در سراج می فرماید که حقیقت
این است که در ترکستان شهری گنگ نام ساختهٔ
افراسیاب است که دار الملک او بود و بعد قتل
خون سیاوش و رفتن رستم به ترکستان و گریختن
افراسیاب خراب شد و باز وقت مراجعت
افراسیاب آن را معمور ساخت و (گنگ دژ)
قلعهٔ آن شهر است و غالباً مراد ازین جزیرهٔ یمان
خواهد بود ولیکن در کتب علم هیئت مرقوم است
که بهشت گنگ و دژ هوخت گنگ جائی است
که شب و روز در انجا برابر است که بعربی قبة الارض
خوانند مؤلف عرض کند که گنگ بهشت هم لغتی
برهان نام شهری و قلعهٔ است که بجایش مذکور شود
و گنگ بقولش نام شهری در مشرقی خطا که
شب و روز آن یکسان می باشد و هوایش در
نهایت اعتدال و همیشه بهار و گنگ دژ همان
است و گنگ بمعنی نیکو و خوب و زیبا هم مستعمل
(الخ) پس این مرکب توصیفی است بمعنی بهشتی که
نیکو و خوب است یا قلب اضافت گنگ بهشت
بمعنی شهر بهشت و کنایه از معنی اول و معنی دوم
مجاز آن یا بحذف یا این را با عقبا به صاحب جامع

بہر دو معنی بالا تسلیم کنیم (اردو) بہشت گنگ (۱) ایک شہر کا نام ہے جو افراسیاب کا پایۂ تخت تھا۔ مذکر۔ (۲) ایک قلعہ کا نام جو ضحاک نے شہر بابل مین بنایا تھا۔ مذکر۔

بہشت نشین اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ از عالم صحرا نشین و مسند نشین۔ **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان استعمال این بحق مرحوم کنند بطور تعظیم چنانکہ بہشت نشین سعدی می فرماید ؎ حالا پدرم بہشت نشین است ؎ (اردو) بہشت نصیب۔ دکن مین مرحوم کے لیے مستعمل جیسے "بہشت نصیب سعدی کا کلام عجیب حکمت آمیز ہے"۔

بہشت نعیم اصطلاح۔ مرکب اضافی۔ برای ممدوح مستعمل (عرفی ؎) بیا بیا کہ ز اقبالت ای بہشت نعیم ؎ زمانہ برتر از امید کامران آمد ؎ اگر ہوای چمن داشت نوبہار رسید ؎ وگر امید ثمر داشت بوستان آمد ؎ (اردو) ممدوح کو فارسیون نے بہشت نعیم کہا ہے اردو مین بھی اسی کا استعمال ہوسکتا ہے۔

بہشت وجود اصطلاح۔ کنایہ از معشوق۔ مرکب اضافی است یعنی بہشتی کہ در عالم وجود است یار باشد (صائب ؎) بکن ملاحظہ از آہم ای بہشت وجود ؎ کہ عود مجمر آزادگان نزار دود ؎ (اردو) بہشت وجود فارسیون نے معشوق کو کہا ہے اردو مین بھی کہہ سکتے ہین۔

بہشتہ بقول ملحقات برہان ترجمۂ فارسی موضوع است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است یعنی اسم مفعول مصدر ہشتن بزیادتی موحدہ بمعنی فرو گذاشتہ و رہا کردہ شدہ کنایہ از وضع کردہ شدہ (اردو) موضوع بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ وضع کیا گیا۔ رکھا گیا۔ علمی اصطلاح مین وہ شی جس کا بیان اس علم مین ہو۔ مدعا۔ مضمون۔

بہشتی بقول برہان (۱) کنایہ از خوش خلق و خوش صورت

وخوبروی۔ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید
کہ (۲) منسوب بہ بہشت و (۳) بمعنی بگذاشتی
و (۴) مردمان مومن خداجوی (حکیم دقیقی ؔ)
در افگندای صنم ابر بہشتی ٭ چمن را خلعت اردی
بہشتی ٭ **مؤلف** عرض کند کہ معنی دوم حقیقی
است بزیادت یای نسبت بر لفظ بہشت و
معنی اوّل و چہارم مجاز آن و بمعنی سوم صیغۂ
واحد حاضر ماضی مطلق ہشتن بزیادت موحدہ
در اولش صاحب جامع بمعنی اوّل قانع
(اردو) (۱) خوبصورت۔ خوبرو (۲) بہشتی
بہشت سے نسبت رکھنے والا جیسے بہشتی حور۔
بہشتی نہر۔ بہشتی مرد۔ صاحب آصفیہ نے اپنے
مضمون میں بہشتی کا ذکر فرمایا ہے۔ (۳) تو نے
چھوڑا۔ چھوڑنا کے ماضی مطلق کا واحد حاضر
(۴) مومن۔ اللہ والا۔

بہشتی چہرہ اصطلاح۔ مرادف بہشتی رو
کہ می آید کنایہ از خوبصورت و مراد از معشوق

(انوری ؔ) باحدیث آن بہشتی چہرہ گر دود وجود
٭ ہمچو خاتونان در بین قبر و زندہ مرقدی رود ٭
(اردو) خوبصورت۔ معشوق۔ مذکر۔

بہشتی رو اصطلاح۔ صاحب برہان ذکر
بہشتی روی کردہ گوید کہ کنایہ از خوش صورت
وخوبروی باشد صاحبان جامع و انند و ہفت
ہمرانش صاحب بحر ذکر بہشتی رو بدون تحتانی
زائدۂ آخر کردہ گوید کہ سادہ روی بی ریش و
امرد و خوبصورت (صائب ؔ) بہر محفل
بہشتی رو نما من منزل کجا گیرد ٭ کہ از رضوان بہشت
جاودان را رونما گیرد ٭ بہار این را مرادف
(بہشت سیما) گوید و ذکر بہشت رو ہم کردہ از شیخ
شیراز ؔ) نہ آنچنان بتو مشغولم ای بہشتی روی
کہ یاد خویشتنم در ضمیر می آید ٭ (صاحب جہانگیری
در ملحقات) و صاحبان رشیدی و ہفت و (جہان
آرزو در سراج) ذکر این بمعنی خوبرو کردہ اند
مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است

بمعنی روی بہشتی دارندہ و کنایہ از خوبرو و معشوق وپیچ خصوصیت با سادہ روو بی ریش و امرد ندارد (صائب) بہر محفل بہشتی روی من منزل کجا گیرد٭ کہ از رضوان بہشت جاودان را رونما گیرد٭ (ولہ) ای بہشتی رو ز عاشق رو نگار پوشیدن چرا٭ گل نمی گردد بچیدن کم ز بستان بہشت٭ (اردو) دیکھو بہشت سیما۔ خوبصورت معشوق۔ مذکر۔

بہشتی بہشت

اصطلاح۔ بہار گوید معروف ۔

بہشتی سواد

مانند بہشت بہشت و بہشت سواد کنایہ از محبوب نوشتہ و سرو و اسنادیش کردہ اش کہ در اینجا مذکور شد متعلق ہمین است و با اشارۂ این ہمہ را اینجا ذکر کردیم ہر دو اسم فاعل ترکیبی است و کنایہ از یار (اردو) فارسیون نے معشوق کو بہشتی بہشت اور بہشتی سواد کہا ہے۔ اردو مین بھی استعمال کر سکتے ہین۔

(الف) بہفت آب شستن

مصدر اصطلاحی۔ بقول ملحقات برہان و بحر بہ نہایت احتیاط شستن۔ بہار صراحت مزید کند کہ کنایہ از شستن بمبالغہ و چون مقرر است کہ اکثر و بر زیادت لفظ زیادت معنی می باشد استعمال این شد (کمال اسمٰعیل) دہان و شست بہفت آب خاک و توبہ کند٭ بدست تو کہ نگوید چنین سخنہا باز٭ و بطریق افادہ گوید کہ فارسیان چون خواہند از عدد قلیلی کنایہ کنند یکی از اعداد احاد می آرند و منتہای آن دہ است و چون عشرات و مآت و الوف ذکر کنند مراد ازان عدد کثیر بود و گاہی از عدد مرکب بلکہ از عدد یکی از احاد نیز عدد کثیر مراد می باشد و فرماید کہ بہر تقدیر عدد احاد اعم از انکہ مفرد بود یا مرکب یعنی ہر دو جز احاد داشتہ باشد یا زیادہ ازان اطلاق آن بر عدد قلیل حقیقت است و بر عدد کثیر مجاز و ہمچنین اطلاق عشرات و مآت و الوف بر مطلق عدد کثیر نیز مجاز است (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ بیچارہ قوت بیان ندارد حق آنست کہ استعمال احاد مبالغہ است چنانکہ ہمین مصدر اصطلاحی (بہفت آب شستن) و غایتش تا نُہ باشد تا دہ چنانکہ بہار گفتہ و استعمال عشرات مبالغہ از ابلغ

ازان چنانکه ------

(ب) **بهفتاد آب شستن** | و استعمال تا آنجا مبالغه زائد تر ازان چنانکه (بهفصد آب شستن) وعلی هذا بیشتر ازان (بهفت هزار آب شستن) وقس علی هذا زائد ترین ازان. فارسیان استعمال

(ج) **بهفتاد و هفت هزار آب شستن** | هم کرده اند (خواجه نظامی (ب ــه) بشویانیم گر بهفتاد آب * پُر ز آتش وز شعله احتساب * (بابا فغانی ب ــه) از داغهای لاله برافروخت صد علم * پیشینه ام که عشق بهفتاد آب شست (زلالی ج ــه) چو مجنون خضری بین طرف جوی * بهفتاد و هفت آب لب را بشوی * مخفی مباد که در ملحقات برهان و بحر (بهفتاد و هفت آب لب را بشوی) اصطلاح مستقل قائم کرده و شعر نقش کرده اند. معنی صلاحیت طهارت و پاکی بهر سان و کمال احتیاط بر خود لازم دار. **مؤلف** عرض کند که ضرورت نداشت که این را بطور مقوله جا دهند حقیقةً متعلق است به مصدر (ج) که بالا گذشت (اردو) دکن مین کہتے ہین ستر پانیون سے دھونے پر پاک نہین ہوتا یعنے دھوتے ہین اس قدر مبالغہ کرنے پر بھی پاک نہین ہوتا پس (ستر پانی سے دھونا) کا مصدر بطریق مبالغہ ظاہر ہے اور مصادر بالا کا ترجمہ (الف) ساتھ پانی سے دھونا (ب) ستر پانی سے دھونا (ج) ستہتر پانی سے دھونا۔

بهشت گنگ | اصطلاح. بقول شمس مراد از بهشت گنگ که گذشت دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده **مؤلف** عرض کند که غیر از تقلید کار صاحب شمس نباشد (اردو) ناقابل ترجمہ۔

بهک | بقول برهان بفتح اول وثانی بروزن ملک نام مرضی و علتی است که پوست بدن آدمی سفید می شود و معرب آن بهق است صاحبان سروری و جهانگیری و رشیدی و ناصری و جامع ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج گوید که دو قسم است (۱) بهک سفید و (۲) بهک سیاه

وچون مطلق مذکور شود مراد ازان اوّل است **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است

وبس (کمال غیاث ـــہ) صد لعنت خدای بر دان دبر یزید باد کہ داشت علّت برص و زحمت

بہک باد (اردو) بہق ایک مرض ہے مثل برص کے جس کے عارض ہونے سے انسان کے

جسم پر سفید یا کالے دھبّے پڑ جاتے ہیں ۔ مذکر ۔ صاحب غیاث نے اس کا ہندی نام چھیپ کہا ہے

بہکش بقول شمس و مؤید بذیل لغات فرس بالفتح زن جوان و تازہ ۔ صاحب اسد بحوالہ الارب المنتہی

ببہکن گوید کہ بفتح اوّل و ثالث لغت عرب است یعنی جوان پر گوشت و نازک اندام و بہکنہ

مؤنث بہاکن جمع آن **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان استعمال لغت عرب کردہ اند نساخ محققین

اوّل الذکر است کہ این را لغت فارسی خیال کردند (اردو) جوان عورت جو نازک اندام و ترو تازہ ہو

بہکل بقول مؤید مطبوعہ مطبع نولکشور بذیل لغات فرس بالفتح پوچی باشد کہ باندام پنجہ دست دوزند و پنجگیران با بدان دست کشند و باز دستانہ پنجگیر را نیز گویند **مؤلف** عرض کند کہ در دیگر	قلمی ہمین معنی بہ بہلہ نوشتہ کہ بجایش می آید و ضرور نیست کہ تصرف کاتبان مطبع لام را نیز یاد دہیم کہ ناسخ کاف کرد (اردو) دیکھو بہلہ ۔۔

بہکت بازی اصطلاح ۔ بقول اسد و غیاث بفتح بای عربی مخلوط التلفظ بہا و فتح کاف فارسی

و سکون تای فوقانی و بای موحّدہ بالف کشیدہ و زای معجمہ و بہ آخر مرکب است از جزو اوّل ہندی و

جزو ثانی فارسی فرقہ ایست در ہندوستان کہ امردان را می رقصانند **مؤلف** عرض کند کہ استعمال

این لغت فارسیان ہند این را مرکب فارسی زبان و اسم فاعل ترکیبی و اسد و غیاث

بسیاری از الفاظ خود را ہمچین قاعدہ فارسی استعمال کنند چنانکہ بہ نیز باید امثال آن (اردو) بہگت باز

بقول آصفیہ۔ مذکر۔ ہندوؤں کا وہ فرقہ جو لڑکوں کو نچاتا اور سوانگ وغیرہ بھر کر تماشا دکھاتا ہے

بگزیدہ اصطلاح۔ وارستہ گوید کہ موقوف زاخریان ؎ صاحب جہانگیری ہم ذکر این کردہ۔ بکاف عجمی (۱) رنگی است سرخ مائل بہ بنفشہ (استاد فرخی ؎) بر طالعی بلیغ در آمد کہ آسمان مانا بہ لکہ داری کہ آن را بناخن زدہ باشند ؎ از چندگاہ باز چنین کردہ بگزین ؎ صاحب بحر گوید گزیدہ باشد۔ (حاجی سابق ؎) تریاق صبر کہ بمعنی انتخاب یافتہ باشد۔ خان آرزو در سراج گوید چارہ و درد نمی کند ؎ وآن رنگ بہ گزیدہ کہ اغلب کہ بدین معنی مجاز باشد۔ **مؤلف** عرض کند دلم را گزیدہ است ؎ بہار ہم ذکر این کردہ کہ اسم مفعول ترکیبی است دیگر ہیچ (اردو) منتخب۔ وصاحب بحر ہم آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ برگزیدہ۔ چنا ہوا۔ منتخب کیا ہوا۔ دیکھو انتخاب آوردہ بدین معنی بہ فتح کاف فارسی است و (۲) بمعنی حقیقی (۲) **بہ گزین**۔ بقول بہار منتخب را گویند کہ یعنی منتخب و مرکب از بہ و گزیدہ (اردو) چیزہا را انتخاب کند و سیم را سرہ سازد و او را (۱) ایک رنگ جو مائل بنفشہ ہو۔ مذکر (۲) منتخب کیا ہوا بعربی نقاد و ناقد خوانند صاحبان سروری و ناصری

بہ گزین بقول برہان و ناصری و جامع بکسر وجامع ہم ذکر این کردہ اند۔ بقول صاحب بحر اول و فتح کاف فارسی (۱) انتخاب بر انتخاب کنندہ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی نقاد وگزیدہ شدہ را گویند یعنی چیزہای سرہ و نیکو کہ از ہم نوشتہ اند **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی چیزہای سرہ برگزینند۔ صاحب سروری گوید کہ بمعنی است بمعنی حقیقی یعنی چیز خوشی را انتخاب کنندہ و کنایہ مختار و گزیدہ (خلاق المعانی ؎) چون سپہر از نقاد و صراف کہ انتخاب اصل از نقل کند (اردو) مراتب علیاہای بہ گزین ؎ جز بہ گزین چہ آید ست آخر پرکھنے والا۔ صراف۔ مذکر۔

(۴۳) بہ گزین ـ بقول برہان و جامع بمعنی
برگزیدن و انتخاب کردن ہم آمده ـ صاحب سروری
ہم ذکر این کرده (ابن یمین ـ ه) شاہا سپہر اگرچہ
کہ فرق می نہد بپا اند ـ میان اہل ہنر گاه بگزین
(ولہ ـ ه) بہ دگر اختیار بود دین و ملک را بہ
دربگزین بغیر تو مختار ملک و دین ۞ **مؤلف**
عرض کند کہ حاصل بالمصدر (برگزیدن) است
نہ مصدر (اردو) انتخاب منتخب کرنا کا حاصل
بالمصدر ـ برگزیدگی ـ

(۴۴) بہ گزین ـ بقول برہان و جامع امر گزیدن
و انتخاب کردن **مؤلف** عرض کند کہ محققین بالا
از موضوع خود بی خبر اند ـ این امر حاضر (برگزیدن)
است نہ گزیدن و انتخاب کردن لفظ را گذاشته اند
بمعنی کار می گیرند و این طریقہ تحقیق نیست (اردو)
منتخب کر ـ منتخب کرنا کا امر حاضر ـ

بہل ـ بقول برہان بکسر اول بروزن خجل امر
بر گذاشتن است یعنی بگذار ـ صاحبان سروری و
جہانگیری و رشیدی و جامع و ہفت ہم ذکر این کرده اند
(سعدی ـ ه) بہل تا بدندان برد پشت دست
تنوری چنین گرم نانی نبست ۞ صاحب ناصری
گوید کہ عرب نیز بدین معنی استعمال کرده اند تا بتحقیق
بلکہ مقلوب بہل است و فرماید کہ بدین قیاس
بہشت و نہشت و نمی ہلد و امثال آن خان آرزو
در سراج گوید کہ بکسر تین و با از اصل کلمہ نیست
و این مشتق است از ہلیدن بمعنی گذاشتن پس آوردن
این کلمہ درین باب خطا ست مگر آنکہ بسبب کثرت
استعمال بیاورده اند **مؤلف** عرض کند کہ ہلیدن
بکسر تین بمعنی ہشتن مصدر یست سالم التصریف کہ
بجائش می آید و باید بحل بحث این ہم کرده ایم و نہ بجا
ہمین قدر کافی است کہ معنی امر حاضر دلالت کند
برین کہ این مفرس ہل عربی نیست کہ بقول صاحب
منتخب بالفتح بمعنی نفرین کردن و چیزی اندک
گذاشتن است بلکہ مزید علیہ ہل است بزیادت
موحده در اولش و درین صورت بکسر تین صحیح

باشد چنانکه محققین نوشته اند و آنچه بهشت نهشت
را بر همین قیاس گوید سکندری می خورد که بهشت
ماضی مطلق هشتن به بای موحّده و نهشت منفی
آن (اردو) چھوڑا ۔ ہلیدن کا امر حاضر ۔

بهلستان اصطلاح ۔ بقول آنند و غیاث
نام ملکی که به بهلسه مشهور است مؤلف عرض
می کند که دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت
و بهلسه هم نام ملکی نیست اگرچه بهلستان بقیاس گلستان
و بوستان مرکب است لیکن در وجه تسمیه این ملک
بهل را چه تعلق است هیچ وضوح نپیوست باقی حال این
سند استعمال تسلیم کنیم (اردو) بہلستان ایک ملک
کا نام ہے جسکو بہلسہ بھی کہتے ہیں ۔ مذکر ۔

بهله بقول برهان با لام بر وزن قهوه (۱) پوستی باشد که باندام پنجهٔ دست دوزند و میرشکاران
بر دست کنند و چرغ و باز و شاهین را بدست گیرند ۔ صاحب سروری هم ذکر این کرده (مولانا کاتبی
ـه) زهره ابریشم دهد از چنگ تا دوزد سهیل ٭ از برای بازداران تو بهله بلغار گل ٭ صاحب جامع
این را دستکش پوستی مرد شکاری گوید صاحبان ناصری و هفت و آنند هم ذکر این کرده اند بهار
گوید که همین دستکی جانوران شکاری نیز گویند ۔ خان آرزو در سراج گوید که مشهور بکسر است مؤلف
عرض کند که اسم جامد فارسی زبان باشد و وجه تسمیه این چیز غیب است که بر لغت بهل یای نسبت
زیاده کرده اند معنی لفظی این منسوب به ترک یعنی پرندگان شکاری را برای شکار رها کردن است چون
بهله که سلسلهٔ کمر پای پرند با این ملحق می باشد با همین دستکش پوستین و وضع این چیز برای حفاظت دست
باشد از ناخن پرند شکاری که او را هم بواسطهٔ این آرامی بهم رسد نوجه کاتبی چیزیم ۔ مشاهده کرده ایم
که چون پرند شکاری را بر دست غیر بهله نشانند بوجه نرمی گوشت دست بی قرار و دایم استقرار برکف
دست می زند (صائب ــه) نیست در بست و گشاد خویش یارا اختیار ٭ چو بهله دست قضا سیر کند

تدبیر باست ﴿ (ولہ ﮧ) دستم زکار وکار من از دست رفتہ است ﴿ تا بہلہ دست و کمر یار کردہ است ﴿ (ولہ ﮧ) کوتاہ بود دستم تا داشت اختیاری ﴿ قالب چو کرد خالی شد بہلہ بیانش ﴿ مخفی مباد کہ بعض از معاصرین عجم گویند کہ بہلہ (۲) بمعنی حقیقی رشتۂ کمر و کمر بند جانوران شکاری را نام است و بمجاز برای دستکش چرمین ہم مستعمل شد و تصدیق قولش از کلام صاحب ہم می شود و با خذی کہ ذکرش بالا گذشت تائید این می کند و (بہلہ دار) کہ می آید از ان ہم تائید این پیدا است واللہ اعلم (اردو) (۱) بہلہ ـ بقول آصفیہ ـ فارسی ـ وہ چمڑے کا دستانہ جو میر شکار اپنے ہاتھ میں پہنکر اُس پر باز و شاہین وغیرہ کو بٹھاتے ہیں (۲) وہ ڈوری جو شکاری پرند کی کمر میں بندھی رہتی ہے اور شکار کے وقت کھولدیتے ہیں ـ مؤنث ـ

بہلہ دار اصطلاح ـ بقول بہار و انند (۱) دست صفات کمر مستعمل (میرزا معز فطرت ﮧ) دست طمع بریدہ نخل حیات خویش ﴿ ہر کس کہ دور از ان کمر بہلہ دار ماند ﴿ (صائب ﮧ) مگذر ز حسن ترک کہ در گوشمال دل ﴿ دستی دگر بود کمر بہلہ دار را ﴿ (ولہ ﮧ) اگرچہ دست بتاراج دل ہر خویش کمر دارد ﴿ میان بہلہ دار و ترک ما دستی دگر دارد ﴿ مؤلف عرض کند کہ فارسیان (۲) بہلہ دار پرند شکاری را گویند کہ بہلہ (بمعنی دومش) در کمرش می باشد ہمین است تعریف (بہلہ دار) کہ سر و محققین بالا آن را بر عالم بالا گذاشتند (اردو) (۱) شکاری پرند کی کمر ـ مؤنث (۲) شکاری پرند جسکی کمر میں بہلہ ہو ـ مذکر ـ

بہم بقول برہان و جامع و ہفت و سوار و کبیر اول بر وزن شکم ترجمہ نعم و بلی باشد ـ صاحب شمس گوید کہ (۲) بفتحتین بمعنی زیر و زبر و (۳) غم و غصہ و بالضم (۴) سواران و لشکریان و بفتحتین (۵) ستوران خورد چون برہ و بزغالہ صاحب انند صراحت کند کہ بمعنی اول لغت فارسی است

و بمعنی چہارم و پنجم لغت عرب است صاحب (مؤید مطبوعہ) بذیل لغات فارسی بذکر معنی دوم اینقدر صراحت مزید می فرماید که زیر و زبر شدن از غم و غصہ باشد و (۶) ہمان باہم و در دیگر نسخ قلمی مؤید بمعنی اوّل و ششم قناعت شدہ **مؤلف** عرض کند که شک نیست که معنی اوّل و دوم و سوم و ششم لغت فارسی زبان است و معنی ششم مخفف باہم که موحدہ بمعنی با آمدہ و حقیقت این بر باہم مذکور شد ما اہل فارسیان معاصر استعمال بمعنی اوّل نمی کنند و استعمال این بدیگر معانی در تحقیقات می آید (اردو) (۱) ٹھیک۔ بجا۔ درست۔ (۲) زیر و زبر۔ بقول آصفیہ فارسی۔ تہ و بالا۔ اوپر نیچے۔ درہم برہم۔ اُلٹ پلٹ۔ تتر بتر (۳) غم۔ دیکھو بند کے آٹھوین معنے۔ غصہ دیکھو آرد کے پہلے معنے۔ غم و غصہ بھی ابتر فارسی لکھ سکتے ہین (۴) سواران اور لشکر۔ مذکر (۵) چھوٹے چارپائے جیسے بکرے (۶) باہم بقول آصفیہ فارسی۔ تابع فعل۔ ساتھ۔ بایکدیگر۔ آپس مین۔ دیکھو باہم۔

بہم آمدن — مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار (۱) فراہم آمدن و بہم پیوستن دو چیز یا دو انسان صاحب انند نقل نگارش صاحب بحر گوید که (۲) ملاقات کردن (شوکت ـــه) وصل تو بے خون جگر وا وه بہم دست نگو یا لب زخم است بہم آمدن ما کو ۔ **مؤلف** عرض کند که (۳) بمعنی بدست آمدن و دستیاب شدن دگیر آمدن ہم بزبان معاصرین عجم است و (۴) بمعنی باہم آمدن ہم یعنی بایکدیگر

(اردو) (۱) فراہم آنا۔ باہم مل جانا (۲) ملاقات کرنا (۳) دستیاب ہونا۔ ملنا (۴) باہم آنا۔ ایک دوسرے کے ساتھ ملکر آنا۔

بہم آمدن آب — مصدر اصطلاحی۔ از دو جانب آب روان شدن و داخل یکدیگر شدن۔ سند این از صائب بر (بہم آمدن زخم) می آید (اردو) دونوں جانب سے روان پانی ملجانا۔

بہم آمدن چشم — مصدر اصطلاحی۔ بخواب آلود

شدن چشم است کہ ہر دو غلاف چشم در خواب بہم می آید و برای مجرد بند شدن چشم ہم استعمال می توان کرد اگر قرینۂ خواب نباشد (صائب ؎) چشم آئینہ گر از خواب بہم می آید ٭ دیدۂ عاشق بی تاب بہم می آید ٭ (اردو) آنکھ بند ہونا (نیند سے یا اور کسی وجہ سے)

بہم آمدن دیدہ مصدر اصطلاحی - مرادف (بہم آمدن چشم) کہ گذشت و سند این از صائب ہمدر انجا مذکور (اردو) دیکھو بہم آمدن چشم

بہم آمدن زخم مصدر اصطلاحی - بقول بحر الجواہر التیام جراحت **مؤلف** عرض کند کہ مقصود معنی حقیقی این بند شدن لب ہای زخم است بر قیاس (بہم آمدن چشم) کہ گذشت و کنایہ باشد از التیام (صائب ؎) در دل صاف نماند اثر تیغ زبان ٭ زخم این آینہ چون آب بہم می آید ٭ (اردو) زخم بھرنا - بھر جانا - بقول آصفیہ زخم کا اندمال پذیر ہونا برابر ہو جانا - (غالب ؎) دوست غمخواری میں میری سعی فرمائینگے کیا ٭ زخم کے بھرنے تلک ناخن نہ بڑھ جائینگے کیا ٭ دکن میں زخم ملجانا کہتے ہیں یعنے دونون جانب سے لب ہای زخم بذریعۂ التیام مل جانا

(الف) بہم آور اصطلاح - الف

(ب) بہم آوردن بقول بہار داشتہ (۱) تالیف کردہ شدہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم مفعول ترکیبی است از (ب) و اسم فاعل ترکیبی ہم یعنی (۲) بہم آورندۂ دو چیز و (ب) بقول بہار (۱) بہم آوردن دو چیز یا زیادہ از ان (مرزا بیدل ؎) حاصل جمعیت ابنای دہر جز عبرت نبود ٭ سخت با بیدل کہ غافل بہم آوردہ ٭ (ظہوری ؎) برگل و سنبل شکست طرفۂ خواہد فتاد ٭ عارضش خوش لشکری از خط بہم آوردہ است ٭ **مؤلف** عرض کند کہ (۲) بمعنی بہم بست کردن ہم کہ موافق قیاس و ہمین است محاورہ و برای معنی اول بیان کردۂ بہار من وجہ ہر دو استعمال بالا بکار می خورد و معاصرین عجم بمعنی دوم را

جز زبان دانند (اردو) (الف) (۱) تالیف
مؤنث (۲) دو چیزون کا جمع کرنے والا (ب)
(۱) دو یا دو سے زیادہ چیزون کا جمع کرنا (۲) حاصل کرنا

بهم آیے | استعمال - بقول سفرنگ بشرح
سی ای فقره ۹ دساتیر آسمانی بفرزآباد وخشوران
وخشور) بسکون تحتانی ملتیم والتیام پذیرنده -
مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است
از مصدر (بهم آمدن) که بمعنی عام است و تفسیر سفرنگ
مخصوص کند برای التیام پذیرفتن زخم بهم و تجری
(بهم آیے) بمعنی واصل است (اردو)
چنگا ہونے والا - باہم ملنے والا -

بهم افتادن | مصدر اصطلاحی بقول
بہار و آنند (۱) کنایه از مردن و (۲) پریشان
شدن (انوری ؎) وسیلی چه پیری و جوانی بهم
افتاد ۹ اسباب فراغت بهم افتد جهان را چه
مؤلف عرض کند که هر دو محققین سکندری
خورده اند از معنی شعر (۳) جمع شدن پیدا شدن
و پریشان شدن بدون وجود سند دیگر هر دو معنی بالا
را تسلیم نکنیم (اردو) (۱) مرنا (۲) پریشان
ہونا (۳) جمع ہونا -

بهمان | بقول جهان بر وزن مهمان مرادف و تابع فلان است که چیزی مجهول و غیر معلوم باشد
صاحبان جهانگیری و سروری و جامع و هفت ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج گوید که بالفتح
آنچه رشیدی کنایه از شخص مبهم گیرد چون فلان این خطاست بلکه بهمان لفظی است مترادف
فلان و اعم از شخص و چیز و صاحب رشیدی هم بالفتح آورده (حکیم سنائی ؎) تو بر آورده دست
بهمان ۹ که چرا دست می نبارد آن ۹ (انوری ؎) که از عشق بت بهمان ندارم ۹ که گوید فلان
کس فلانست بهمان ۹ **مؤلف** عرض کند که ذکر این به (باهمان) گذشت که فرهنگ علیه بهمان است
(اردو) فلان دیکھو (باهمان)

(الف) بهمان و فلان
(ب) بهمانی و فلانی
اصطلاح بهار هر دو گوید که مرادف یکدیگر است و بالعکس کنایه از دو چیز یا دو شخص غیر معین که آن را (باستار و بیستار) به بای فارسی هم گویند و (ب) ظاهرا اماله اولست نه لغتی علیحده و فرماید که لفظ بهمان را صاحب رشیدی بفتح اول آورده اما مشهور بکسر است و اغلب که همین صحیح باشد (انوری ؎) در نسبت شاهی تو همچون شه شطرنج ٭ نام است دگر هیچ به بهمان و فلان را ٭ (عرفی ؎) دعای تو به هم بحث اندیشان نمی گوییم ٭ که یارب تا فلان باشد تو بهمان و فلان بیتی ٭ (سراج الدین راجی ؎) جائیکه بود چشم سخن سنج تو آنجا ٭ چه بود فلان و بهمان ٭ (سنجر کاشی ؎) تخلص نتوان بسری من کردن ٭ چه اگر نام فلانی شنود با بهمانی ٭ و فرماید که بهمان که بزیادت تحتانی بعد بای موحده آید شیخ آن صاحب بحر هم ذکر الف و ب کرده و صاحب انند نقل بهار برداشته

و (باستار و بیستار) به همین معنی در همین باب گذشت **مؤلف** عرض کند که (الف) جامع دو لفظ مرادف یکدیگر است بر سبیل عطف بمعنی (فلان و فلان) و که استعمال هریکی جدا جدا هم درست باشد چنانکه بهمان و باهمان گذشت و (ب) بزیادت یای نسبت و محل استعمال هر دو از اسناد بالا پیدا است چنانکه فارسیان گویند (الف) این مال فلان و فلان است ٭ و (ب) این مال فلانی و فلانی است پس در الف (مال فلان) مرکب اضافی است و در (ب) (مال فلانی) مرکب توصیفی و حق آنست که اصل این (بهمان و فلان) است و موحده در بهمان زائد و لیکن در استعمال جزو کلمه می نماید و فی التحقیق نیست (اردو) الف فلان اور فلان (ب) فلان فلان کا یعنی فلان فلان سے منسوب ہے

بهم برآمدن مصدر اصطلاحی بقول برهان کنایه از در غضب شدن صاحب جهانگیری در ملحقات ذکر این کرده و صاحبان فدائی و بحر و بهار و هفت

وانند و سراج ہم ذکر این کردہ اند مؤلف
عرض کند کہ (۱) بمعنی حقیقی با یکدیگر بیرون آمدن
است و (۲) کنایہ از خشمناک شدن صاحبان
رشیدی و غیاث و شمس و مؤید ذکر ماضی مطلق
این بمعنی دوم کردہ اند و (۳) بمعنی اشتداد و
شدت کردن و (۴) بمعنی تنگ آمدن و دق شدن
و پریشان شدن ہم و (۵) موافق شدن و یکدیگر [illegible]
کردن (ظہوری ؎) بہم تاکی برایم ہر زمان از
طعنہ مردم ٭ ندارم آن گوارائی دریغا شیری
تابی ٭ (ولہ ؎) بہم برآمدہ درد امی طبیب
وقت آنست ٭ کہ صاف گرد بپیمانہ دوا چشم [illegible]
(ولہ ؎) از بس بہم برآمدہ ام شاید ار کشند
زلف تو طرح تفرقہ روزگار من ٭ (ولہ ؎)
گر یگانہ در آشفتگی کنی خود را ٭ بہم برآمدن طرہ
دوتا می گوئی ٭ (نوری ؎) دل گم نشود در
آن چین زلف ٭ کہ رفتہ جہان بہم برآمدہ (ولہ
[illegible]) ز ان ناز تو بہ نباید ہم کار ٭ کہ گر کار جہان

بہم برآید ٭ (اردو) (۱) باہم دیگر نکلنا باہم
باہر آنا (۲) خفا ہونا دیکھو خشم شدن (۳) شدت
شدت اختیار کرنا۔ (۴) تنگ آنا۔ دق ہونا پریشان
ہونا (۵) موافق ہونا۔

(الف) بہم برآمدن از طفلی
مصدر اصطلاحی

(ب) بہم برآمدہ آید

(الف) کنایہ باشد از باہم پرورش یافتن دو کس از طفلی۔
از (مخلص کاشی ؎) جدا ز ہم چہ تمتع برند چون دندان
کہ جا عشق کہ ز طفلی بہم برآمدہ اند ٭ بہار نسبت (ب)
گوید کہ بعضی از خورد سی یکجا بزرگ شدہ اند و فرماید
کہ این از اہل زبان بتحقیق پیوستہ مؤلف عرض
کند کہ ماضی قریب الف باشد بحذف (از طفلی)
اگر سند استعمال این بدون (از طفلی) بدست
آید گوئیم کہ محقق آنست معاصرین عجم ازین ساکت
و لیکن ذوق زبان این را تسلیم کند حیف است
کہ از تحقیق مزید قاصر ماندیم (اردو) (الف)
دو شخص کا بچپن سے ایک جگہ پرورش پانا۔

(ب) بچپن سے ایک جگہ پرورش پائے ہیں۔

بہم برستہ اصطلاح۔ بقول بحر مرادف (بہم بستہ) (۱) بمعنی بہتان و افترا صاحب ملحقات برہان ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ (۲) بمعنی حقیقی اسم مفعول (بہم بربستن) است یعنی دو چیز را باہم بستن (اردو) (۱) بہتان۔ دیکھو بہتان (۲) باہم باندھی ہوئی دو چیزیں۔ مؤنث۔

بہم برخوردن مصدر اصطلاحی۔ درہم برہم شدن و این کنایہ باشد (ظہوری ؒ) گو شہر بہم برخورد و گو روز سیہ باش ٭ آشفتگی کاکل و مندیل ہمانست ٭ (اردو) درہم برہم ہونا۔

بہم برزدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) شتاب کردن در کار و (۲) تند مزاج بودن **مؤلف** عرض کند کہ (۳) بمعنی مستحکم بستن و وابستہ چیزی کردن (ظہوری ؒ) حال خود را چو سر زلف بہم برزدہ ایم ٭ برگ سبز ز نوک مژہ نشتر زدہ ایم ٭ و (۴) پریشان ساختن و کردن (دولت ؒ) کس بہم برزدہ تفرقۂ عقل مباد ٭ جمع گردیدہ دلم زلف پریشان نازم ٭ (انوری ؒ) ہر کرا عشقت بہم برمی زند ٭ عاقبت چون حلقہ بر در می زند ٭ مخفی مباد کہ معنی اول خلاف قیاس است و نسبت معنی دوم خیال ما این است کہ ہر دو محققین بالا تعریف خوشی نکردہ اند و ہمان معنی چہارم است کہ آن را بہ رنگ معنی دوم نوشتہ اند پس معنی سوم حقیقی است و معنی چہارم مجاز آن و اول و دوم ہیچ (اردو) (۱) کام میں جلدی کرنا (۲) تند مزاج ہونا (۳) مستحکم اور مضبوط باندھنا۔ وابستہ کرنا۔ (۴) پریشان ہونا۔ پریشان کرنا۔

بہم برکردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و آنند زیر و زبر کردن و خراب و پریشان کردن (سعدی ؒ) بہم برمکن تا توانی دلی ٭ کہ آہی جہانی بہم برکند ٭ (اردو) پریشان کرنا۔ تہ و بالا کرنا۔

(الف) **بہم بستن** مصدر اصطلاحی۔ بہار

(۴۰۹)

(ب) **باہم بستہ** | بہ کرد (الف) گوید کہ (۱) دو چیز یا زیادہ ازان را باہم بستن و تہمت او نسبت (ب) گوید کہ بہتان و افترا **مؤلف** عرض کند کہ (الف) بمعنی (۲) افترا کردن ہم و (ب) بمعنی (۲) دو چیز باہم بستہ ہم کہ اسم مفعول الف بمعنی اوّل اوست صاحب بحر ذکر بمعنی اوّل (ب) کردہ و (۳) ماضی مطلق الف بزیادت ہای ہوز در آخرش (لا اوری الف) یار زلف دوتا باہم بستہ صد کند بلا باہم بستہ جعد مشکین او بہر حلقہ صد دل مبتلا باہم بستہ (اردو) الف (۱) دو چیزوں کو باہم یکدیگر باندھنا (۲) تہمت کرنا (ب) (۱) بہتان دیکھو بہتان (۲) باہم باندھی ہوئی چیزیں (۳) الف کا ماضی مطلق۔ باہم باندھا۔

باہم پیچیدن | مصدر اصطلاحی بمعنی (۱) باہم پیچیدن دو چیز و (۲) پریشان شدن و کردن (ظہوری ...) راہ پنہانیت باہم پیچیدہ و ریم قصہ ہای تقریری (صائب ...) خط سبزی کہ گرد رخ او گردیدہ است دفتر دعوی خورشید باہم پیچیدہ است (اردو) (۱) باہم دو چیز کو ملا دینا۔ باہم دو چیز کا لپٹ جانا (۲) پریشان ہونا۔ پریشان کرنا۔

باہم پیوستن | مصدر اصطلاحی (۱) باہم پیوستہ کردن و بستن دو چیز (صائب ...) زلف گرد عارض او پیوستہ کند است گرز رخ و لب غنچہ و گل را باہم پیوستہ است و (۲) لازم معنی اوّل (ولہ ...) تار و پود موج این دریا باہم پیوستہ است بیند بہم جہان را ہر کہ یکدل بشکند (ولہ ...) تار و پود عالم امکان باہم پیوستہ است یا گمان را شاد کرد آنکس کہ یکی را شاد کرد (اردو) (۱) دو چیز کو باہم باندھنا پیوستہ کرنا (۲) باہم دو چیزوں کا ملنا پیوستہ ہونا۔ وابستہ یکدیگر ہونا۔

بہستان | بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل و ثالث سوسن سفید و سرخ و صراحت کند کہ لغت فارسی زبان است صاحب محیط بر سوسن می فرماید کہ از ریاحین معروف است و گویند آن

زنبق و این مشہور است یا مجاز لغت عربی و گویند نبطی و گویند معرب از شوشیا آی سریانی و گویند اند
لغت عجم است و بترکی بیان آن بستانی و صحرائی و سفید را سوسن آزاد نام است و سیخ آن را خطائی گویند
و ازرق را سوسن آسمانجونی نام است و زرد آن را بیونانی ایار وفس نامند۔ بقول شیخ سوسن سفید
بستانی معروف بسوسن آزاد گرم و خشک در دوم و صحرائی آن در گرمی و خشکی شدید تر از بستانی و در آن
حراقت و حدت است خصوصاً بیخ آن و تخفیف باعتدال و گاه میل بگرمی و تری کند و گویند در سرخ
قوت جاذبہ لطیفہ و محللہ محققہ است و منافع بی شمار دارد **مؤلف** عرض کند کہ متحقق نمی شود کہ این
لغت کدام زبان است معاصرین عجم بزبان ندارند و طبیب عجم بر مستقر یا مفقود اند درین صورت
تحقیق لفظی این خیلی دشوار پس باعتبار ہر دو محققین بالا این را لغت فارسی تسلیم کنیم (**اردو**)
سوسن۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ ایک قسم کے آسمانی رنگ کے پھول کا نام جسکی چھ
قسمیں ہیں۔ اس کی شاخ بلند۔ پتے پتلے۔ پھول میں پانچ پنکھڑیاں ہوتی ہیں جو کھل کر خمیدہ ہوجاتی ہیں۔

بہم خوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار
مرادف برہم خوردن کہ گذشت صاحب روزنامہ
بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ (بہم خوردہ)
بمعنی برخاست و (بہم خوردہ) بمعنی بیکدیگر ضرب
رسیدہ و (بہم می خورد) بمعنی بیمار می شد **مؤلف**
عرض کند کہ باعتبار معنی مشتقات کہ بالا مذکور شد (۱)
بمعنی برخاستن و (۲) بمعنی بیکدیگر ضرب رسیدن
و (۳) بمعنی بیمار شدن محاورۂ معاصرین عجم است
و ہرچہ بر (برہم خوردن) گذشت نسبت آن عرض
می شود کہ تا آنکہ سند استعمال این بمعنی (برہم خوردن)
بدست نیاید مجرد قول بہار را تسلیم نکنیم کہ او در اینجا
بہم از معنی ساکت و معانی بیان کردۂ دیگر محققین را
کہ مصدر انجا گذشت برای (برہم خوردن) مخصوص
می دانیم و استعمال این کہ در ملحقات می آید کاشف

معانی این است (اردو) (۱) اٹھنا۔ (۲) ایک دوسرے سے ٹکرانا چوٹ کھانا (۳) بیمار ہونا۔

بہم خوردن دریا مصدر اصطلاحی۔ موج زدن و متواج شدن و تلاطم دریا باشد (صائب ؎) بکلم دوست دلیل است خواب غفلت من ٭ بہم نخوردن دریا ز لنگر است پیداست (اردو) دریا کا جوش مارنا۔ موج زن ہونا سمندر کا متلاطم ہونا۔

بہم خوردن دوچیز مصدر اصطلاحی۔ باہم جمع شدن و یکجا شدن و وصل شدن دوچیز است و سند این از شفیع اثر بہ (بہم ریختن اشکال) می آید (اردو) باہم ملنا۔

بہم خوردن عالم مصدر اصطلاحی۔ زیر و زبر و برہم شدن انتظام عالم و حشر برپا شدن (صائب ؎) چون زند کف بیکدگر عاشق ٭ ہنوز عالم بہم خورد یکبارہ ٭ (اردو) عالم کا زیر و زبر ہونا۔ برہم ہونا۔ تہ و بالا ہونا۔ قیامت آنا۔

بہم خوردن مینا مصدر اصطلاحی بقول بہار و آنند کنایہ از حرکت یافتن مینا است تا آنچہ در آنست بسبب آن حرکت برہم بخورد (شفیع اثر ؎) بسکہ خونم با می گلرنگ می آید بجوش ٭ برہم مزاجم گر خورد مینا بہم ٭ مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد از سرنگون شدن مینا و ریختن می بجام کہ نتیجۂ لازم آنست (اردو) شیشہ کا الٹنا اور شراب جام میں گرنا۔

بہم خوردن وضع مصدر اصطلاحی بقول بہار دگرگون شدن وضع (محسن تاثیر ؎) دارد ہمہ جا خندہ چو ترکیب مفرح ٭ تاثیر بہم خوردہ ز لب وضع زمانہ ٭ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) وضع بدلنا۔

بہم خوردہ اصطلاح۔ بقول صاحب روزنامچہ بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بایکدیگر ضرب رسیدہ۔ مؤلف عرض کند کہ اسم مفعول (بہم خوردن) است و ما اشارۂ این ہمہ اینجا کردہ ایم

(۳۱۵)

(اردو) ٹکرایا ہوا۔

بہم در شدن باکسی مصدر اصطلاحی۔ باہم چسپیدن (انوری ے) بودیم بہم در شدہ باقامت موزون ٭ وان قامت موزون زقیامت بتر آمد ٭ (اردو) باہم چسپیدہ ہونا لپٹ جانا۔

بہم در شکستن دو چیز مصدر اصطلاحی۔ بقول آنند کنایہ از امتزاج دادن و بہم پیوستن (نظامی ے) آتش و آبی کہ بہم در شکست ٭ پیہ در شکردہ یاقوت بست ٭ صاحب شمس ذکر ماضی مطلق این (بہم در شکست) کردہ گوید کہ یعنی بہم آمیخت۔ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) باہم ملجانا۔ باہم لپٹ جانا۔

بہم ساییدن مصدر اصطلاحی۔ بقول آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بدست آوردن و حاصل نمودن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس و معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) حاصل کرنا۔

بہم رسیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و آنند مرادف بہم آمدن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است از کلام ظہوری معنی بند شدن پیداست (ے) فغان رسیدہ و ہان است لب چسان بندم ٭ بہم نمی رسدم چشم گریہ لبریز است ٭ و از کلام انوری بمعنی باہم جمع شدن و یکجا شدن (ے) دی گل سرخ و سہی سرو رسیدند بہم ٭ در میان آمد شان گفت و شنید بسیار ٭ و از کلام صائب ہم تائید این معنی می شود (ے) صحبت غنیمت است بہم چون رسیدہ ایم ٭ تا یکدگر بہم رسد این تختہ پارہ ہا ٭ (اردو) دیکھو بہم آمدن۔ بند ہونا۔ جمع ہونا۔ یکجا ہونا۔

(الف) بہم ریختن خون مصادر اصطلاحی (ب)

(ب) بہم ریختن لشکر بقول بہار و آنند و عجم آوردن لشکر (شفیع اثر ے) بی شر لشکر خوردہ مژگان و چشم تر بہم ٭ خون بجوش آید چو ریزند از دو صف لشکر بہم ٭ صاحب آنند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ ازین سند مصدر بہم ریختن

خون پیداست تسامح محققین است که این شعر را
بسند این مصدر آورده‌اند و موافق قیاس هم نیست
و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند ازینجاست که
ما (الف) را قائم کرده‌ایم که بمعنی باهم خونریزی
کردن است (اردو) (الف) باہم خونریزی
کرنا (ب) لشکر کا لوٹ پٹنا چڑھائی کرنا۔

بهم زدن مصدر اصطلاحی - بقول بہار (۱)
بمعنی بر هم زدن - صاحب آنند نقل نگارش **مؤلف**
عرض کند که موافق قیاس است - صاحب رہنما بحوالهٔ
سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاجار ذکر ماضی مطلق
این کرده گوید که (۲) بمعنی جنگیدن است -
(طالب آملی ع) حل رموز عشق در اوراق حکمت
است ؛ بیهوده چند دفتر راحت بهم زنیم ؛ (اسیرا
طاهر وحید ع) چنان کز سنگ و آهن آتش سوزان
شود پیدا ؛ ز نی گرم و ره عالم را بهم جانان شود پیدا
؛ (صائب ع) ز چشم شوخ تو شد ملک صبر زیر و زبر
؛ بیک نگاه کسی کشوری بهم نزده است ؛ (اردو)
(۱) دیکھو بہم زدن (۲) لڑنا۔

بهم زدن دل مصدر اصطلاحی - بقول وارسته
بر سر غثیان و بتهوع آمدن طبیعت (نعمت خان
عالی ع) هر دخل که بیجا است بهم زد دل ما را ؛
همچون مگس افتاد در آتش سخن ما ؛ بہار گوید که بمعنی
بر هم زدن دل - صاحبان بحر و آنند هم ذکر این کرده‌اند
مؤلف عرض کند که از سند پیش کرده محقق میشود
که از دل معنی متعدی پیدا می‌شود اگرچه حاصل آن معنی
لازم هم (اردو) دل پریشان ہونا دل پریشان کرنا

بهمزدن کتاب مصدر اصطلاحی - بند کردن
کتاب بزور یا دست بر کتاب زدن (صائب
ع) اگر سخن ز کسادی نشد تنگ برابر ؛ چو جزو باهم
چو زنی گرد از کتاب بر آید ؛ (اردو) کتاب
کو زور سے بند کرنا یا ہاتھ کتاب پر مارنا۔

بهمزدن نیش مصدر اصطلاحی - بقول
آنند مرادف بهمزدن دل گذشت **مؤلف**
عرض کند که موافق قیاس است و لیکن مشتاق

سند استعمال می باشیم (اردو) دیکھو بهزدن قول
بهزده اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بمعنی (۱) واژگون و سرنگون شده و غلبه کرده شده
و (۲) غمگین و دلتنگ **مؤلف** عرض کند که بهزدن
بجایش گذشت و این ہمہ معانیش اسم مفعول آنست
(و رای آن) بدون سند استعمال بر مجرد قول انند و فرہنگ
فرنگ تسلیم نکنیم (اردو) دیکھو بهزدن یہ اُس کا
اسم مفعول اور مصدر کے تمام معانی مفعولی پر شامل
بهزگ اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ، فرنگ
بفتح اول و ثالث و فتح زا و سکون کاف فارسی خارپشت
را گویند صاحب شمس ہم ذکر این کرده صاحب محیط
ذکر این نکرده و بر خارپشت گوید که بفارسی خبرزه و
پشتی و شیخول و بعربی قنفذ و قنفدا و ماده آن را قنفذه
و جمع آن قنافذ و نیز بعربی خیزرد و ارمم و بیونانی
[illegible] روس و بسریانی قنفذ و برومی ششیر اخیندوس
و بشیرازی [illegible] و در تنکابن دارموک و بمازندرانی
دارچی و بترکی کرپی و بهندی سیهی و ساہی و سارنگل
وسیڑلی نامند و آن حیوانی است معروف و بدن
و پشت آن مانند خار و چون بخشم آید سر خود را
فرو می کشد و مجتمع گردد و مثل دسته خار خود را
حرکت دهد و از میان آنها خارها کم اندک شبر مانند
تیر بر آید اگر ببدن کسی برسد اندک زخم نماید و بهترین
آن کهنه بزرگ آنست گرم و خشک در اولی و گویند
در اول دوم ۔ گوشت صحرائی آن مجفف و محلل قوبا
و مانع انصباب مواد باحشا (الخ) **مؤلف** عرض
کند که چیزی نیست که این را اسم جامد گوییم و لیکن
سکوت محققین اہل زبان اجازت این ہم نمی دہد ۔
معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند (اردو) ساہی
بقول آصفیہ ۔ ہندی ۔ مؤنث ۔ سیہہ ۔ خارپشت
بزرگ قنفذ ۔ چیکاسہ ۔ ژوژ ۔ ایک خاردار
جانور کا نام جس کا منہ سور سے مشابہ ہوتا ہے ۔
بهم سودن کف استعمال ۔ ہر دو دست
با ہم مالیدن بمعنی حقیقی است (صائب ع) گنہگار
ترا از نہنگ دوزخ ہم نمی سوزد بگر از کف

بہم سودن کند ایجاد آتش را ۔ (اردو) دونوں ہاتھہ باہم ملنا ۔

(۲۴۱۸) **بہم شکستن** مصدر اصطلاحی بمعنی (۱) شکست دادن (صائب ے) سپاہ عقل گرانسنگ را بہم شکنند ۔ نہد ز جام چو پا در رکاب شیشۂ ما ۔ مخفی مباد کہ این معنی پیدا شد باضافت این لبوی سپاہ یعنی بہم شکستن سپاہ ۔ بمعنی شکست دادن لشکر و (۲) شکستن چیزی چنانکہ ریزہ ریزہ شود چنانکہ بہم شکستن سفال وامثال آن (صائب ے) تن سفالی خود را بہم شکن صائب ۔ کہ در عوض بتو جام جہان نما بخشند ۔ (اردو) (۱) شکست دینا (۲) ریزہ ریزہ کرنا ۔ توڑنا ۔

(۲۴۱۹) **بہم صلح دادن چیزی** مصدر اصطلاحی ۔ درست کردن آن و دفع انتشار کردن و مصلح چیزی شدن (ظہوری ے) دلم کہ داد بہم صلح طرۂ کاکل ۔ شدش چو تفرقہ جمع در دخوش گرفت (اردو) درست کرنا ۔ انتشار دفع کرنا ۔ مصلح بننا ۔ موافقت کرانا ۔

(۲۴۲۰) **بہم گرفتن** مصدر اصطلاحی ۔ باہم گرفتن شد گرفتار کردن دو کس (انوری ے) عدل تو باجلال عشقبازی ۔ پس تیہو و شاہین بہم گرفتہ ۔ (اردو) باہم ایک ساتھہ گرفتار کرنا ۔

بہمن بقول برہان و ناصری و سروری و جہانگیری وہفت و آنند بر وزن مخزن (۱) مخفف برہمن است کہ بمعنی راست گفتار و راست کردار گو صاحب جہانگیری بذکر این فرماید کہ این لفظ بہمن معنی مترادف حکیم است و ارشند گوید کہ بمعنی معنی کشیرہ برہمن را گویند (باقر کاشی ے) شرم شان باد از سر زلفت ۔ گرہ بندد برہمنان زنار ۔ صاحب سفرنگ در صد و شصت و ہشتمی نقرہ (دساتیر آسمانی بقرزاباد و خشوران و خشور) ذکر معنی راست گفتار و کردار کردہ ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ برہمن بمعنی عالم و دانا لفظی است ہندی کہ فارسیان در ان متصرف کردہ اند ۔ اندرین صورت

یعنی راست کردار و راست گفتار مجاز باشد بحقیقت **مؤلف** عرض کند کہ چون در فارسی قدیم یعنی ژند و پاژند بہمن بمعنی راست گفتار آمدہ چنانکہ صاحب سفرنگ ذکر این کردہ ہیچ ضرورت ندارد کہ این را مخفف بہ بہمن گوئیم بلکہ این بنفسہ لغت فارسی قدیم است و اسم جامد برای این معنی و بیاد آن کہ بمعنی پنجم یعنی نام فرشتہ اصل دانیم و این را مجاز آن بصفت راست گفتاری (اردو) راست گفتار۔ راست کردار۔ وہ شخص جس کا قول و فعل سچا ہو۔ صاحب آصفیہ نے صرف راست پر قناعت کی ہے۔

(۳) **بہمن**۔ بقول برہان و جہانگیری و ناصری وجامع وہفت و انند بمعنی کوچک بسیار دان صاحب سروری کوچک سال بسیار دان گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی پنجم است از آنکہ در فارسی قدیم نام ستارہ ایست و ستارہ بوجہ بُعد کوچک نماید فارسیان کوچک بسیار دان را بر سبیل مجاز بدین اسم موسوم کردند (اردو) وہ پستہ قد آدمی یا کم عمر آدمی جسکی مہارت بہت بڑی ہو۔

(۴) **بہمن**۔ بقول برہان و جہانگیری و ناصری و سروری و جامع و ہفت و انند بمعنی دراز دست **مؤلف** عرض کند کہ بدین معنی ہم مجاز معنی پنجم است و جا دارد کہ این را مجاز معنی ہشتم گیریم کہ پادشاہ بہمن بن اسفندیار ہم در ملک گیری دراز دست بود فارسیان ہر دراز دست را بہمن گفتند یا از آنکہ دستہای بہمن بن اسفندیار دراز بود مجاز آ برای ہر دراز دست اسم جامد قرار یافت (اردو) ہر وہ شخص جس کے ہاتھ لانبے ہوں۔ دراز دست بھی اردو میں بقاعدۂ فارسی لکھ سکتے ہیں۔

(۵) **بہمن**۔ بقول برہان و ناصری و جامع وہفت و انند بمعنی ابر بارندہ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بدین معنی بی تکلف مجاز است چراکہ در ماہ بہمن بارش بسیار می شود

عرض کند کہ مقصود خان آرزو چنین نباشد کہ معنی ہشتم را اصل گیریم و این را مجاز آن و بخیال ما معنی ہشتم ہم مجاز معنی پنجم است پس این مجاز مجاز باشد (اردو) برسنے والا ابر۔ مذکر۔

(۵) بہمن۔ بقول برہان و جہانگیری و ناصری و سروری و رشیدی و جامع و ہفت و انند نام فرشتہ ایست کہ تسکین خشم و قہر دہد و آتش غضب را فرو نشاند و او موکل است بر گاوان و گوسپندان و اکثر چہار پایان و تدبیر امور و مصالحی کہ در ماہ بہمن واقع می شود باو تعلق دارد (فردوسی ؎ کہ از مرد بادت برین رزمگاہ ٭ چو بہمن نگہبان تخت و کلاہ ٭) صاحب سفرنگ در تکیصد و شصت و ہشتمی فقرہ (دساتیر آسمانی بفرزاباد و خشوران و خشور) ذکر این کردہ خان آرزو در سراج گوید کہ این معنی ماخوذ است از معنی اول بر بہمن و لغت نیست مؤلف عرض کند کہ بہمن بدین معنی ہم بہ معنی ہشتم جاند فارسی قدیم است چنانکہ صاحب سفرنگ ذکرش کردہ و این را ہیچ تعلق با بر بہمن نیست (اردو) بہمن فارسی مین ایک فرشتہ کا نام ہے جس سے وہ تمام امور و مصالح متعلق ہین جو ماہ بہمن مین واقع ہون۔ مذکر۔

(۶) بہمن۔ بقول برہان عقل اول را نیز گویند صاحب جہانگیری گوید کہ قاضی میر حسین میبذی آوردہ کہ حکمای فرس این را بہمن گفتہ اند صاحب ناصری گوید کہ این را صادر اول ہم گویند صاحبان سروری و رشیدی و جامع و ہفت و انند ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج گوید کہ بدین معنی ماخوذ است از بر بہمن ہندی کہ ذکرش بمعنی اول گذشت مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی پنجم و لغت فارسی قدیم است و ہیچ تعلق با بر بہمن ہندی ندارد (اردو) عقل اول کو فارسیون نے بہمن کہا ہے اور عقل اول کا بیان ہم نے اقم الکتاب پر کیا ہے۔ مؤنث۔

(۷) بہمن۔ بقول برہان نام اردشیر پسر اسفندیار صاحب جہانگیری گوید کہ نام اینا اردشیر است و

مورخان در تسمیهٔ او باین اسم وجوه گفته اند گروهی گویند
که بسبب راست گفتاری و درستی کرداری او را
بهمن گفتند و جمعی گفته اند که چون در خورد سالی بغایت
زیرک و عاقل بود باین اسم موسوم گشت و فرقهٔ آورده
که دست او بمثابه دراز بود که چون بایستادی بزانویش
رسیدی (منوچهری ع) شنیده‌ام من که بر پا ایستادم
همی رسیدی تا بزانو دست بهمن ۶ و فرماید که چون بالکشه [?]
بلاد عالم دست یافت او را باین نام خوانند چه یک
معنی بهمن دراز دست است و بعضی خوانند که از رهگذر [?]
دوستداری بسبب تیمن بهم نامی فرشته او را باین نام
نامیدند صاحب ناصری نگرا این گوید که صد و دوازده [?]
سال باستقلال تمام پادشاهی کرده و ساسان پسرش
تارک الدنیا و خورد بوده ناچار دختر خود همای را که شایستهٔ
شهریاری بود پادشاهی ایران داده گذشت و فرماید
که اردشیر لقب او بود و صاحبان سروری و رشیدی
و جامع و هفت واند ذکر این کرده اند خان آرزو
در سراج گوید که بدین معنی ماخوذ است از بهمن بمعنی

که بمعنی اول گذشت و فرماید که نام یا لقب شخصی
هم بود که سلاطین بهمنیه از اولاد او بودند واحوال
او و فرزندان او در تواریخ سلاطین دکن مشروحاً
مکتوب **مؤلف** عرض کند که هیچ تعلق با بهمن سابق ندارد
و مؤلف بهند نژاد سکندری خود داند [?] است
و بهمن اسم جامد فارسی قدیم است و بسبیل
مجاز تفخیماً انسان را هم بدین اسم موسوم کردند
خصوصاً لقب ابن اسفندیار نظر به بزرگی و عظمت
او باشد و دیگر هیچ (اردو) بهمن ایک پادشاہ
کا نام ہے جو اسفندیار کا بیٹا تھا۔ مذکر۔

(۸) **بهمن** - بقول برهان نام ماه یازدهم از
هر سال شمسی و بودن آفتاب در برج دلو که یکی از
جشن‌های بزرگ فارسیان هم در بهمن این ماه است
صاحب ناصری گوید که این ماه دوم است از
فصل زمستان و صاحبان جهانگیری و سروری و رشیدی
و جامع و هفت واند هم این را آورده اند و صاحب
سروری مدت ماندن آفتاب در برج دلو را هم

بہمن گفتہ۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین
شاہ قاچار ذکر این کردہ خان آرزو در سراج
این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ این مجاز
معنی پنجم است کہ این ماہ را بنام فرشتۂ موسوم کردند
کہ انتظام امور این ماہ متعلق بدوست (**اردو**)
بہمن ماہ ہای شمسی کے گیارہویں مہینے کا نام ہے
اور دکن میں سال فصلی کے تیسرے مہینے کا نام۔ مذکر۔
(**۹**) **بہمن**۔ بقول برہان و ناصری و رشیدی بیخی است
ہفت و اندر ستائی کہ در ماہ بہمن گل کند بیخ
آن را در دواہا بکار برند و آن دو گونہ است سرخ
و سفید کہ آن را بہمنین گویند صاحب جہانگیری ہم
ذکر این کردہ (حکیم خاقانی ؎) چون زال ابتہ قیصر
نوحہ زان کنم کہ تا رحمتی بخاطر بہمن در آورم
کہ با غمت مرالش لا بحرم کہ مریم صفت بہانہ بہمن
در آورم کہ شگفت اگر چو آہوی چین مشک بر دہم
چون سرنجہ رد سنبل و بہمن در آورم **مؤلف**
کہ بقول بعضی نام گل است کہ بیخ آن
را دوائی گفتہ اند صاحب محیط بہمن گوید کہ اسم عربی
است و نزد بعضی فارسی و ہندی اسگند والایچی نامند
و بعضی گویند کہ زردک صحرائی است و آن بیخ خشک
باندک کجی و خشونت و گرانی و ناہمواریہا و صلب در
شکستن بیخ آن کوہستان ارمن و خراسان سفید و
سرخ و سفید آن گرم و خشک در دوم و سرخ آن
در گرمی قوی تر از سفید گرم تا سوم و در سردی و
رطوبت نقصانیست و بعد در آنہا قبض با تلطیف و
تفتیح است و قوت آن سرد و قریب بقوت تودری
است و سرد و مقوی اعصاب و منافع بسیار دارد
(الخ) **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان
است باعتماد محققین اہل زبان (**اردو**) اسگند
بقول امیر ایک سفید رنگ کی جڑ جو تین چار انگل
لمبی عرضے میں کسی قدر کڑوی اور اس میں گھوڑے
کے پسینہ کی سی بو ہوتی ہے۔ دمے اور رفع بلغم
وسودا اور بعض اور امراض کے لئے مفید ہے۔
بعض نے شقاقل مصری سے مشابہ لکھتے ہیں اس کا درخت

سوا گز کا اونچا ہوتا ہے۔ عمدہ قسم کی ناگوری ہوتی
ہے۔ مؤنث۔

(۱۰) **بہمن**۔ بقول سروری و ہفت و اشند
گلی است که در زمستان ہم می باشد صاحب جامع گوید
که گیاه و رستنی باشد که در ماه بہمن از زمستان گل کند
و بیخ آن دوائی است صاحب برہان ہم ذکر این کرده
و معنی گل ہم آورده **مؤلف** عرض کند که آنچه به
معنی نہم گذشت ہمان درست است و تقولیا
صاحب محیط که محقق مفردات طب است حقیقت
این بیان کرده اسم رستنی است معروف و فارسیان
گل آن را ہم باسم رستنی موسوم کرده باشند نظر
باعتبار سروری و جامع که ہر دو محققین اہل زبان اند
این را تسلیم کنیم (اردو) فارسیوں نے اسگند
کے پھول کو (جس کا بیان نمبر ۹ پر گزرا) بہمن کہا ہے۔

(۱۱) **بہمن**۔ بقول برہان و سروری و شیدی
و ہفت و اشند دار وئیست که بدن را فربه کند و باه
را دفع سازد و قوت باه دہد۔ صاحب جامع ہمچو

گفته به معنی وہم مذکور شد۔ خان آرزو در
سراج ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که ہمان
است که به معنی نہم ذکرش گذشت دیگر ہیچ
(اردو) دیکھو بہمن کے نویں معنے جس پر کافی
صراحت ہوئی ہے۔

(۱۲) **بہمن**۔ بقول برہان نام روز دوم است
از ہر ماه شمسی و بنا بر قاعدهٔ کلیهٔ فارسیان که چون
نام روز با نام ماه موافق آید آن روز عید کنند و
جشن سازند و انواع غله ہا و گوشت ہا پزند و گل
بہمن سرخ و سفید بر طعامہا پاشند و ہر دو بہمن
را سیده کرده با نبات و قند بخورند و بہمن سفید
را سائیده با شیر بخورند و آن را مقوی حافظه دانند
و گویند که این روز را خاصیت تمام است در
کندن گیاه ہا و بیخہای دوائی از کوه ہا و صحراہا و
گرفتن روغن ہا و بخور ہا و نیک است در این روز
جامهٔ نو بریدن و پوشیدن و ناخن چیدن و موی سر ستردن
و عمارت کردن و این روز را بہمنجنه خوانند صاحب

جہانگیری ہم ذکر این کردہ (منوچہری سے) رسم
بہمن گیر وز سر تازہ کن بہمنجنہ ۵ ای درخت
ملک بارت غر و بیداری سند ۶ اور مزدہ بہمن
و بہمنجنہ فرخ بود ۷ فرخت باد اور مزدہ بہمن و
بہمنجنہ ۸ صاحب سروری از مسعود سعد سند
این آوردہ (سے) بہمن روز ای صنم دلستان
۹ بنشین با عاشق در بوستان ۱۰ صاحبان رشیدی
و جامع و ہفت و انند ذکر این کردہ اند و خان
آرزو در سراج ہم این را آوردہ **مؤلف**
عرض کند کہ بمعنی ہشتم نام ماہ گذشت و این تعلق
فارسیان نام روز دوم این ماہ است و بس
(اردو) ماہ بہمن کی دوسری تاریخ کو بھی
فارسیون نے بہمن کہا ہے۔ مؤنث

(۱۳) **بہمن** - بقول برہان و جہانگیری و
ناصری و سروری و رشیدی و جامع و ہفت و
انند نام پردہ ایست از موسیقی (منوچہری سے)
ہمہ روزہ دو چشمت سوی معشوق ۱۱ ہمہ وقتہ
دو گوشت سوی بہمن ۱۲ (وله سے) بجوش اندرون
دیگ بہمنجنہ ۱۳ بگوش اندرون بہمن و قیصران ۱۴
خان آرزو در سراج ذکر این کردہ **مؤلف** عرض
کند کہ اسم جامد فارسی زبان باشد بر سبیل مجاز و
وجہ تسمیۂ این چنین تباشد کہ شاہ بہمن بن اسفندیار
را مرغوب باشد یا ایجادش یا تعلقی داشتہ باشد
یا ماہ بہمن یا متعلق بفرشتہ بہمن یا ایجاد بہمن نام
شخصی حقیقت فرید و وجہ تسمیہ متحقق نشد در مجاز این
شبہی نیست (اردو) فارسی مین ایک راگنی کا نام
بہمن ہے (مؤنث)

(۱۴) **بہمن** - بقول برہان نام قلعہ ایست در
نواحی اردبیل و در زبان قدیم در ان قلعہ ساحران
و جادوگران بسیار بودہ اند و گویند کیخسرو در اول
سلطنت خویش طلسمات آن را شکستہ آن قلعہ را
فتح کرد و فرمایید کہ نام قلعہ ہم ہست در ہندوستان
صاحب جہانگیری ہم ذکر این کردہ (فردوسی
سے) بمرزی کجا آن دژ بہمن است ۱۵ ہمہ سال

پدرخاش اہرمن است، صاحبان ناصری و سروری
و رشیدی و جامع و ہفت و انند ہم ذکر این کردہ اند
خان آرزو در سراج این را آوردہ می فرماید کہ
آنچہ نام قلعۂ ہند گفتہ اند بالفعل وجودش در ہند
نیست شاید در ایام سابقہ باشد یا ہمان قلعۂ اردبیل
را قلعۂ ہندوستان فہمیدہ اند **مؤلف** عرض کند
کہ شک نیست کہ مجاز است و منسوب بہ بانی این قلعہ
یا منسوب بمقام یا منسوب بماہ یا فرشتہ یا منسوب بہ کوہ
کہ بمعنی پانزدہم می آید صراحت کامل وجہ تسمیۂ این
بوضوح نپیوست و قلعۂ ہند را از این ہیچ تعلق نیست
(اردو) بہمن ایک قلعہ کا نام ہے جو نواحی اردبیل
میں واقع کہا جاتا ہے (مذکر)

(۱۵) **بہمن** - بقول برہان و جہانگیری و سروری
و رشیدی و جامع و ہفت و انند نام کوہی است بسیار
بلند (ابو الفرج رونی ـہ) در تراز وی ہمّت اعلاش
بہ دانگ سنگ آمدہ نہ بہمن ۔ خان آرزو در سراج
ذکر این کردہ گوید کہ درین تامل است چراکہ بمعنی
نبشتہ کہ مکان قلعۂ بہمن است می تواند شد
مؤلف عرض کند کہ عجبی نیست کہ فارسیان
کوہی را بہ این نام بر سبیل مجاز موسوم
کردہ باشند چہ مجاز معنی بہمن باشد و بس (اردو)
ایک پہاڑ کو فارسیوں نے بہمن کہا ہے افسوس
ہے کہ اس پہاڑ کی کیفیت اور مقام معلوم نہو سکا (مذکر)

(۱۶) **بہمن** - بقول برہان و جہانگیری و ناصری
و جامع و ہفت و انند برکند یا تختہ ہای برف
را گویند کہ از کوہ بسبب حرارت آفتاب جدا شود
و بیفتد صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ
قاچار ذکر این کردہ گوید کہ مطلق برف را گویند
و نام ماہی کہ دران برف بکثرت می ریزد بخیال خان
آرزو در سراج ذکر این کردہ **مؤلف** عرض
کند کہ باتفاق داریم با صاحب رہنما کہ در فارسی
ماہ برف ریزی ہمان ماہ بہمن باشد چنانکہ خیال
اوست فارسیان مجازاً برف را ہم بدین اسم
موسوم کردہ باشند (اردو) برف - دیکھو

برف - مذکر دیکھو بہمن کے آٹھوین معنے

(۷۱) **بہمن** - بقول برہان و جامع و ہفت و انند نام چشمہ ایست در جرجان کہ چون آب از آنجا بردارند و برکرمیکہ در نواح آنجاست پاشند ہمہ آن کرمہا بمیرند و نام آن آبیکہ برداشتہ اند شور و تلخ مشود اگرچہ یک کس پا نہادہ و صد کس آب برداشتہ باشند **مؤلف** عرض کند کہ چشمہ را بہمن موسوم کردن بمعنی چشم باشد دیگر ہیچ (اردو) بہمن ایک چشمہ کا نام ہے جو جرجان مین واقع ہے - مذکر -

بہمنا بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱) نام دوائی و (۲) نام دیوی **مؤلف** عرض کند کہ صاحب محیط ذکر این نکردہ و بر جہیر بہمن نوشت ذکرش بمعنی یازدہمش گذشت ہمہ محققین اہل زبان ازین ساکت و معاصرین عجم ازین بی خبر - ترک این بہ جویان مجل تعوق داشت (اردو) (۱) ایک دوا کا نام بہمنا (بہمن کے گیارھوین معنے) (۲) ایک دیو کا نام بہمنا ہے -

بہمنان بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ نام گلی است مشابہ بہ زعفران **مؤلف** عرض کند کہ صاحب محیط کہ محقق مفردات طب است ازین ساکت و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند بخیال ما جمع بہمان بہمن باشد کہ ذکرش بمعنی یازدہم بہمن گذشت یا فرید جلیہ آن بزیادت الف و نون زائدتان - دیگر ہمہ محققین لغات فارسی ازین لغت کنارہ کردہ اند (اردو) دیکھو بہمن کے گیارھوین معنے

بہمنجنہ اصطلاح - بقول برہان با جیم و نون بروزن و پنجرہ (۱) نام روز دوم است از ماہ بہمن و عجمان درین روز عید کنند و جشن سازند بنا بر قاعدہ کلیہ کہ نزد ایشان ثابت است و فرہنگ کہ بفتح جیم فارسی و حذف نون بہمنچہ نیز گویند و فرہنگ کہ در بعضی از بلاد درین روز مہمانی کنند بطعامی کہ دران جمیع حبوبات باشد و بعضی گویند کہ نام روز دوم است از ہر ماہ شمسی صاحب سروری از استاد منوچہری سند آوردہ (ع) بہمنجنہ

گیرو از سر تازه کن بهمنجنه ای درخت ملک بارت
تغز و بیداری ستنه۔ صاحب ناصری فرماید که نام
جشنی که فارسیان در روز دوم بهمن ماه بجا می آورند
و فرماید که اصل این لغت بهمن چنه بجیم فارسی بوده و
چنه مخفف چنیه (عثمان مختاری ره) بهمنجنه است
چیزی می آرای چراغ ری ها تا بچینیم گوهر شادی زجام
حی۔ صاحب جامع هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض
کند که مرکب است از بهمن بمعنی گل که بمعنی دهم بهمن
گذشت و چین که امر حاضر چیدن است و های هوز
نسبت در آخر یعنی لفظی این چیزی که منسوب است به
چیدن گلهای بهمن و کنایه از روزی که دران عید
کنند و گلهای بهمن چینند و ازین گلها در عید کار گیرند چنانکه صاحب
ناصری صراحت کرده که دران روز بهمن گل سرخ و سفید چینند
و بر روی طعامها ریختندی و با نبات و شکر خوردندی و در دیگ
آتش ریختندی (منوچهری ره) بجوش اندران دیگ بهمنجنه
بگوش اندران بهمن قیصران۔ پلپل اند (بهمنچینه)
جیم فارسی بدل شده بجیم عربی چنانکه کاچ و کاج و
تحتانی حذف شده بهمنجنه باقی ماند (اردو)
دیکھو بہمن کے بارہویں معنے ۔

(الف) **بهمنچنه**	اصطلاح ۔ صاحبان رشیدی
(ب) **بهمنچه**	و جهانگیری و سراج ذکر (الف)

کرده اند و صاحب هفت (ب) را آورده ۔
(انوری ره) بعد ما کز سر عشرت همه روز بکشند رشیدی
سخن رفتن و نا رفتن من در افواه همه اندر آمد
در حجره من صبحدمی ماه دو زر بهمنچنه یعنی دوم از
بهمن ماه۔ خان آرزو در سراج صراحت فرماید
کند که جشن روز دوم است نه نام روز دوم
بهمن و فرماید که صاحب جهانگیری روز دوم
نگاشته بوده اول اصح و فرماید که عجب آنکه قوسی
نیز نام دوم ماه بهمنچه گفته **مؤلف** عرض کند
که تعجب تو زیاده تر شود که انوری نیز این را دوم
از بهمن گفته غور نمی فرمائی که چون دران روز عید
است و از برای همین عید روز دوم بهمن مقرر
است چه عیب است که روز دوم بهمن را هم

بہمنچنہ گوئیم بر سبیل مجاز و حق آنست کہ مجاز ہم نیست
بلکہ حقیقت است و ما صراحت ماخذ این بر لغت
گذشتہ کردہ ایم و (ب) مخفف (الف) است
و بس (اردو) دیکھو بہمنچنہ۔

بہمن زاد اصطلاح۔ بقول سفرنگ شرح
سفری فقرۂ (دساتیر آسمانی لفرزاباد وخشوران
وخشور) کنایہ از عقل ششم **مؤلف** عرض کند
کہ فارسی قدیم یعنی لغت زند و پاژند است
(اردو) عقل ششم۔ مؤنث جس کا بیان
اوپر اسی پر گزرا ہے۔

(الف) **بہمن سرخ** اصطلاح۔ بقول آنند
(ب) **بہمن سفید** ہمان رستنی و داروئی
کہ سرخ و سفید می باشد **مؤلف** عرض کند کہ
این بمعنی بہم بہمن گذشت (اردو) دیکھو
بہمن کے تین معنے۔

بہمنہ بقول آنند و ہفت و مؤید ہمان باؤل
وقیل با بای فارسی **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی
دوم یاد افراہ گذشت و وجہ تسمیہ این متحقق نشد کہ
چرا این را منسوب بہ بہمن کردند و جز این نیست کہ فارسیان
نسبت این بسوی گل بہمن کردہ باشند یا در روز
عید بہمن بچگان بازی این کنند واللہ اعلم (اردو)
دیکھو یاد افراہ کے دوسرے معنے۔

بہمنیار بقول برہان و جہانگیری و جامع و ہفت
با یای حطی بروزن ارزن زار نام یکی از شاگردان
شیخ بوعلی سینا خان آرزو در سراج گوید کہ او
صاحب کتاب تحصیل است و نیت مجوس داشت
ولادتش در آذربایجان شدہ اکثر مباحث شیخ بوعلی
از مباحث او بود و پیش از خواص مشکلات و کل
مغلقات کردی و کتاب در موسیقی نیز از تصنیفات
اوست و شیخ او را بالتفات تعبیر کردی و وفات او
در شہر رشانی خمسین و اربع مائۃ بود بعد از وفات
بوعلی بہ سی سال **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل
ترکیبی است منسوب بہ تای کہ بہمن نام دارد و این
لقب می نماید نظر بہ کمال علم و بنا دارد کہ نام باشد

تیمناً منسوب بملک مذکور (اردو) بہمن یار بوعلی سینا کے ایک شاگرد کا نام تھا۔ مذکر۔

بہمنین ہمان کہ ذکر این بمعنی ششم بہمن کردہ ایم (اردو) دیکھو بہمن کے چھٹے معنے۔

بہمون بقول اننددو ناصری بر وزن ہمہون مرادف فلان است چنانکہ گویند فلان و بہمون۔ **مؤلف** عرض کند کہ اصل این ہمون است کہ مبدل ہمان باشد و موحدہ در اوّل این زائد است (اردو) وہی۔ فلان۔

بہمہ بقول مؤید مطبوعہ (۱) بالضم سوار دلیر لشکر و بالفتح (۲) بزہ گوسپند و بحوالہ صراح گوید کہ مستور ریزہ چون بزہ و بزغالہ و بز مادہ **مؤلف** عرض کند کہ در نسخ قلمی نیست لغت عرب است تصرف مطبع نولکشور باشد کہ این لغت را بذیل لغات فارسی جا داد (اردو) دالشکر۔ مذکر (۲) دیکھو بزہ

بہمینہ بقول شمس باوّل مکسور (۱) بمعنی بہمن و (۲) ہفتہ و (۳) حلاج و نداف و (۴) مادر سہراب **مؤلف** عرض کند کہ ہمہ محققین فارسی زبان و خصوصاً محققین اہل زبان ازین ساکت و ہیچ ماخذ ہم درست نمی شود بدون سند استعمال مجرد قول صاحب شمس را معتبر ندانیم معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند عجبی نیست کہ در کتابت بہینہ کہ بہمین سہ معانی می آید تصحیف کاتب باشد (اردو) (۱) زیادہ بہتر (۲) ہفتہ۔ مذکر (۳) نداف۔ دیکھو الیاد (۴) سہراب کی ماں کا نام۔ مؤنث۔

بہین بکسر تین بقول شمس توانگری و یافت و نیکوترین چیزی **مؤلف** عرض کند کہ مجرد قول صاحب شمس اعتبار را نشاید ہمہ محققین زباندان و اہل زبان و معاصرین عجم ازین ساکت۔ (اردو) توانگری اور بہت زیادہ اچھی چیز۔ مؤنث۔

بہیناً اصطلاح۔ بقول ناصری بکسر اوّل و ثانی (۱) نام نیک و خوب و (۲) نام عقل اوّل کہ بہمن

ہم گویند و (۳) ہر یک از پادشاہان پارس بجز نام
لقبی داشتہ اند چنانکہ تہمورس را دیباوند و منوچہر
را فیروز و نوذر را آزادہ و گشتاسپ را ہیربد
و اسفندیار را روئین از قبیل جہنام و کہنام
کہ بجایش می آید صاحب انند نقلش بر داشتہ صاحب
سفرنگ بشرح یازدہمی فقرہ (دساتیر آسمانی بہ
فرزاباد وخشوران وخشور) ذکر این بفتح با ابجد و
سکون ہای ہوز و نون با الف و میم کردہ **مؤلف**
عرض کند کہ معنی اول حقیقی است و بدیگر معانی کنا
باشد (**اردو**) (۱) نیک نام۔ مذکر (۲) عقل اول
۔ دیکھو ام الکتاب (۳) بادشاہان فارس کا لقب
جیسے تہمورس کا لقب دیباوند اور منوچہر کا لقب
فیروز۔ مذکر۔

بہنانہ بقول برہان بفتح اول بر وزن افسانہ
(۱) بمعنی بہمون کہ بوزینہ باشد و (۲) بکسر اول
بر وزن بہدانہ کلیچہ سفید و نان قرص را گویند
صاحب سروری ذکر این کردہ و ناصری بذکر
این گوید کہ بمعنی اول اصح با بای فارسی است کہ می آید
نظر بر پہنای روی بوزینہ و فرماید کہ ہمین پہنا نخلد
معنی دوم ہم باشد (شمس فخری اوشی) ہست بر
خوان سائلان درش ٭ قلیہ خوب و آش بہنانہ ٭
دشمنش گرچہ آدمی شکل است ٭ ہست کمتر ببی
ز بہنانہ ٭ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول گوید
کہ بمعنی دوم مرکب بود یعنی نان بہین **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی اول مبدل پہنانہ است بہ بای فارسی
کہ بدل شد بموحدہ چنانکہ اسپ و اسب و معنی لفظی
آن منسوب بہ پہنا و کنایہ از بوزینہ کہ روی پہن دارد
و بمعنی دوم مرکب از بہ بمعنی خوش و نان بمعنی خوردنی
و ہای آخرہ زائد۔ و معنی لفظی این نان بہ و کنایہ از
نانی مخصوص کہ کلیچہ گویندش مخفی مباد کہ آنچہ بہنامہ بہ
ہمین معنی بقول شمس گذشت تصحیف ہمین باشد یا قلب
بعض کہ صاحب شمس بہ بی تحقیقی آن را در (موحدہ
با نون) قائم کرد (**اردو**) (۱) دیکھو بوزینہ (۲)
کلیچہ۔ دیکھو بہنامہ۔

بہند رفتن حنا مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ سیاہی زدن حنای بستہ (رضی دانش ؎) راہ دور ہند پابست وطن دارد مرا چون (حنا شب درمیان رفتن بہندستان) خوش است ؏ بہار نقل نگار وارستہ و صاحبان بحر و آنند و غیاث ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ حنا کہ بدست و پاہی مالند رنگ آن در فارس گلابی است و سرخ تر می شود و دیرپا برخلاف ہند کہ از اثر آب و ہوای ہند رنگ بسیار سرخ می شود و (شب درمیان) یعنی روز دوم گلگونی آن تیرگی پیدا می کند و رنگ سرخش می پرد شاعر گوید کہ بوجہ دوری راہ ہند ارادہ ہند نمی کنم و پابند وطن بودہ ام و فرماید کہ سفر یک شبہ خوش است چنانکہ رنگ سرخ حنا در ہند در یک شب می پرد و متغیر می شود۔ مخفی مباد کہ (آمدن حنا بہند) را صاحبان تحقیق مرادف این قرار دادہ اند تسامح شان است صراحت معنی آن بجایش کردہ ایم و آن بمعنی خود است و اصلا مرادف این نباشد حاصل این است کہ از کلام رضی دانش مصدر (شب درمیان رفتن حنا بہندستان) بمعنی متغیر شدن رنگ حنا بہند در یک شب پیدا می شود و محققین بالا بر لفظ و معنی غور نکردہ اند و مصدر مرکب غلط قائم کردہ اند فقط (اردو) ہندستان میں مہندی کا رنگ ایک رات میں متغیر ہو جانا یعنے سیاہ ہو جانا۔

بہنگامہ افتادن مصدر اصطلاحی گرفتار ہنگامہ و فتنہ و فساد شدن (صائب ؎) ہوشمندی کہ بہ ہنگامۂ مستان افتد ہا مصلحت نیست کہ ہشیار نماید خود را ؏ (اردو) ہنگامہ اور فتنہ و فساد میں مبتلا ہونا۔

بہنہ بقول ملحقات برہان چوبی باشد مخروطی کہ اطفال ریسمان دران پیچند و بر زمین اندازند بعنوانی کہ بچرخ در آید **مؤلف** عرض کند کہ مخفف ہمان بہمنہ بحذف میم کہ گذشت (اردو) دیکھو باد آفراہ۔

(۱۹۹۱)

بہو بقول برہان بفتح اوّل وسکون ثانی و واو (۱) صُفّہ وایوان و (۲) کوشک وبالاخانہ و (۳) بروزن سعو نام یکی از رایان ہند است صاحب جہانگیری نسبت معنی سوم بفتح اوّل وضمّ ثانی گوید کہ مرادف بہیم است کہ می آید وبر معنی دوم وسوم قانع و نسبت معنی سوم صراحت فرید کند کہ احوالش در کرشب نامۂ حکیم اسدی بہ تفصیل مذکور (ولہ) بیکبار بر قلب لشکر زدند کہ ربودند شان بر بہو بر زدند٭ صاحب ناصری ہمزبانش وصاحب جامع ہمزبان برہان خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی دوم بضمّ اوّل صحیح می نماید واغلب کہ مخفف بھوج باشد کہ از ہنتم ہای مخلوط التلفظ بہا و واو مجہول است مؤلف عرض کند کہ بمعنی اوّل و دوم معرّب است از لغت عرب کہ صاحب منتخب این را بالفتح ذکر کردہ و نسبت معنی سوم عرض می شود کہ ما اعتراف برہان و جامع را صحیح دانیم و بر حقیقت بیان کردہ خان آرزو بالضمّ نخوانیم از ینکہ تبدیل اعراب نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی است اگرچہ خلاف اصل باشد خصوصاً در اسما واعلام (اردو) (۱) دیکھو ایوان (۲) دیکھو بالاخانہ (۳) بہو۔ راجایان ہند سے ایک راجے کا نام جس کی تفصیلی کیفیت حکیم اسدی نے کرشب نامے میں لکھی ہے۔ مذکر۔

بہو انداختن مصدر اصطلاحی بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار (۱) برچہانیدن (چنانکہ بہو انداختن دستار در عالم طرب) مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد موافق قیاس و (۲) بقول صاحب روزنامۂ بحوالۂ سفرنامۂ مذکور رم کردان (اردو) (۱) اوپر اچھالنا جیسے پگڑی اچھالنا (۲) رم کرنا بقول آصفیہ بھاگنا۔ وحشت کرنا۔ فرار کرنا۔

بہو اپرت کردن مصدر اصطلاحی بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار مرادف (بہو انداختن) مؤلف عرض کند کہ اپرت کردن

بجای خودش می آید کہ بمعنی برجہا نذن است و این ہوا
قیاس است (اردو) دیکھو بہوا انداختن ۔

بہوا رفتن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول صاحب
رہنما بذیل (از بالای باغ بہوا رفتن) بحوالہ
سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی بالا پریدن
مؤلف عرض کند کہ ہم او بر (بہوا رفتہ است)
ذکر این کردہ موافق قیاس است (اردو) اڑجانا

بہوای دست تفنگ انداختن | مصدر
اصطلاحی ۔ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین
شاہ قاچار ذکر واحد متکلم این (بہوای دست تفنگ
انداختم) کردہ می فرماید کہ دست رو بندوق سر
کردم پس این بمعنی سر کردن تفنگ بہ حرکت دست
باشد چنانکہ نشانہ بازان تفنگچہ را بر نشانہ می زنند
بحرکت دست یعنی دست از بالا بزیر می آورند
و در ہمین حرکت نشانہ نگاہ می دارند و بہدف
می زنند (اردو) ہاتھ کی حرکت سے نشانہ
پر بندوق یا تمنچہ داغنا یعنی پستول یا تمنچہ چلانا

بہوای ساز رقاصی کردن |
مصدر اصطلاحی ۔ صاحب رہنما بحوالہ ناصرالدین
شاہ قاچار ذکر کرد بمعنی استمرار ہمی این کردہ
گوید کہ بطرز ساز رقص کردن است و صاحب
روزنامہ ذکر مجرد (بہوای ساز) فرمودہ می
فرماید کہ بر آواز صندوق سازہ باشد **مؤلف** عرض
کند کہ ما از معاصرین عجم تحقیق رسانیدہ ایم کہ ہیچ خصوصیت
صندوق نباشد و معنی این مصدر مرکب رقص کردن بہ
آواز ساز است و بس اعم از اینکہ ساز صندوقی
یعنی ارگن باشد یا ساز دیگر (اردو)
باجے کی آواز پر ناچنا ۔

بہور | بقول برہان بضم اول و ثانی مجہول بروزن قصور (۱) بمعنی چشم باشد کہ بعربی عین گویند
و (۲) بمعنی نگاہ نیز آمدہ کہ بعربی نظر خوانند و فرماید کہ باین معنی بجای حرف اول نون ہم آمدہ
صاحب ناصری بحوالۂ برہان ذکر این کردہ گوید کہ در فرہنگہا بنا یافتیم بہانا نظر بودہ کہ تصحیف

کردہ اند صاحب جامع ہمزبان برہان و صاحبان انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج بحوالۂ برہان این را آوردہ و خیال خود ہیچ ظاہر نکردہ **مؤلف** عرض کند کہ بہور برہان اول اصل است کہ بجایش می آید چنانکہ معاصرین عجم گویند و این مبدل آن بہرہ و معنی چنانکہ نرسکت و بہ سکت بجز نیست کہ اسم جامد فارسی زبان باشد و بس و قول صاحب جامع کہ محقق اہل زبان است معتبر تر از ناصری است (اردو) (۱) آنکھ ـ دیکھو الوبن (۲) نظر نگاہ ـ مؤنث ـ

بہوش آمدن	استعمال ـ از غفلت بیدار	خود بہ بیہوشی ہا اجل گردید عاجز از علاجش چون بہوش
شدن (ظہوری ـ) کسی کی کرد در ہجران علاج	آمد ہا (اردو) ہوش میں آنا ـ دیکھو بخود آمدن ـ	

بہوکل بقول شمس لغت فارسی است بدون صراحت اعراب گوید کہ زن تازہ و جوان را گویند **مؤلف** عرض کند کہ ہمہ محققین فارسی زبان ازین ساکت معاصرین عجم ہم زبان ندارند بدون سند استعمال اعتبار را نشاید (اردو) جوان عورت ـ مؤنث ـ

بہی بقول برہان و سروری (۱) بکسر اول و ثانی بہ تحتانی رسیدہ نام میوہ ایست مشہور و (۲) بمعنی نیکوئی و خوبی (مولانا نظام ـ) کند ز صنعت استاد صنع شیرین کار ہا بگونہ عسلی در بہی محل ہا (خواجہ جمال الدین سلمی ـ) شاخ خلافت ہمیشہ بار دہا بار ہا بو باغ دفاقت ہم بہی ثمر آرد ہا (شاعر ـ) در بلا تا کی توان بودن با امید بہی ہا گر کسی را صبر ایوب است عمر نوح نیست ہا صاحبان ناصری و جامع و ہفت و بہار ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ ماخذ این بہ است بمعنی نیکو و یای نسبت در آخرش زیادہ کردہ اند حقیقت این بمعنی دوم بر لغت بہ گذشت (اردو) (۱) و (۲) دیکھو بہ ـ

بہیچ بنداست / **بہیچ در بنداست** — متقولہ۔ بقول بحر لے بامر سہل موقوف است **مؤلف** عرض کند کہ حالا معاصرین عجم برزبان ندارند و محققین اہل زبان ہم ازین ساکت (**اردو**) ادنی توجہ پر موقوف ہے۔

بہید بروزن سفید بقول ملحقات برہان غلہ ایست کہ آن را سنگ اشکن گویند صاحبان ہفت و مؤید ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب انند بحوالۂ منتہی الارب این را لغت فارسی گوید و صراحت کند کہ در ہند نامش کلتھی است **مؤلف** عرض کند کہ این ہمانست کہ بحثش بر کہیان گذشت اشارۂ این در انجا نیست و صاحب محیط ہم ذکر بہید نکرد و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند تسامح صاحب انند است کہ بحوالۂ منتہی الارب ذکر این کردہ فارسی گوید و صاحب منتہی الارب ہم ازین ساکت جز این نباشد کہ فارسی قدیم است و حالا متروک (**اردو**) کلتھی۔ دیکھو کہیان۔

بہی دانہ استعمال۔ بقول انند دانۂ بہی کہ نام میوۂ ولایتی است۔ صاحب محیط بر بہدانہ گوید کہ بعربی حب السفرجل نامند و در انگریزی گوئنس گویند سرد و تر در دوم با اندک قوت قابضہ و لعاب آن قابض و مزلق و چون آن را در دہن گیرند ازالۂ خشکی و تسکین حرارت و حرقت زبان و بثور آن نماید و منافع بسیار دارد (الخ) (**اردو**) بہدانہ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ بہی دانہ بہی کا بیج مزاجاً سرد و خشک

بہیم بقول برہان بروزن فہیم (۱) نام یکی از رایان و بزرگان ہند است و (۲) صفقہ بالا خانہ ہم صاحبان سروری و جہانگیری بر معنی اوّل قانع و گویند کہ ہمان بہوا است کہ گذشت (فرخی ے) چو نہروالہ کہ اندر دیار ہند بہیم ٭ بنہروالہ ہمی کرد بر شہان مفخر ٭ صاحبان ناصری و جہانگیری ہم ذکر ہر دو معنی کردہ اند۔ خان آرزو در سراج ذکر معنی اوّل نکرد و نسبت بمعنی دوم گوید کہ اینک

(۴) بہین بقول برہان بمعنی توانگری یافتن مؤلف عرض کند کہ مصدری نیست کہ بمعنی مصدری گیریم و باعتبار برہان می توانیم کہ بمعنی توانگری خوانیم حیف است کہ دیگر ہمہ محققین با اہل و اہل زبان ازین معنی ساکت (اردو) توانگری ہونا۔

بہینہ بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج (۱) ہفتہ (شاکر بخاری ؎) صبا صد بہینہ و مہ و سال ہا بگذرد کز رہی نیاری یاد ہا مؤلف عرض کند کہ مزید علیہ بہین است بزیادت ہای ہوز تا این را اصل دانیم و آن را مخفف این۔ یکی از معاصرین عجم گوید کہ فارسیان روز شنبہ را بہینہ می گفتند و بہین کہ گذشت مجموعہ ہفت روزہ باشد و این قرین قیاس است (اردو) دیکھو بہین کے دوسرے معنے۔ ہفتہ۔ مذکر۔ یوم شنبہ۔

(۲) بہینہ۔ بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج بمعنی ندّاف (خواجہ عبداللہ انصاری از احوال ابراہیم ادہم بہیری در طبقات خویش آوردہ" نیز از اجہ پلاس فروش شدہ بہینہ باز نخوانند و توانگر اگرچہ پیراہن کہنہ در پوشد درویش نشود و درویش اگرچہ صد جامۂ نفیس نیکو عاریتی در پوشد توانگر نشود" مؤلف عرض کند کہ مزید علیہ بہین است کہ بمعنی سوّمش گذشت (اردو) دیکھو بہین کے تیسرے معنے۔

(۳) بہینہ۔ بقول برہان و جہانگیری و سروری و ناصری و جامع و سراج بمعنی بہترین مؤلف عرض کند کہ مزید علیہ بہین است بمعنی اوّلش (اردو) دیکھو بہین کے پہلے معنے۔

موحدہ با تحتانی

بے بقول انند بحوالہ غوامض سخن (۱) بر چیزہای منفی آید چنانچہ تاہنوز چون بی آشنا

وبی یار آنکہ آشنا و یار ندارد و نیز بمعنی بی عدیل و بی نظیر و آنکہ از کسی معاونت و مدد نخواہد (کلیم ؎)
منم آن بیکس و بی آشنای کنج تنہائی ؛ کہ غیر از پرتو مہر از در رم کس در نمی آید ؛ وفرماید کہ این حرف
نفی ہمیشہ باظہار تحتانی آمدہ وگاہی باخفای آن نیز (فردوسی ؎) بی ارام سیین دختر از درد او ؛
گرستی چو دیدی رخ زرد او ؛ بہار ہم ذکر این کردہ ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ کلمہ ایست
مقابل با و (۲) کلمہ ایست بیای معروف از القاب تعظیم امرای ترکستان و توران چنانکہ (ندرلی)
وفرماید کہ بمعنی دوم ترکی است ۔ صاحب بول چال نسبت (۲) گوید کہ مرادف بگ و بیگ است
بمعنی سردار ۔ خانزادہ ۔ سردار زادہ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی دوم مخفف بیگ می نماید و
ذکر معنی دوم از موضوع ما خارج بود مگر کردیم از ینکہ معاصرین عجم آن را فارسی قدیم دانند نہ ترکی
ولیکن محققین اہل زبان ازین ساکت (اردو) (۱) بے ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ حرف نفی
بغیر ۔ سوای ۔ بدون ۔ بلا ۔ بنا ۔ بن (۲) بے ترکی میں ایک عزت کا کلمہ بمعنی سردار ۔ سردار زادہ
بیگ کا مخفف ۔

بی آب اصطلاح ۔ بقول برہان با ہمزۂ ممدودہ
بروزن بی تاب (۱) کنایہ از بی رونق و (۲) بی طراوت
و لطافت و (۳) عدم جاہ و شوکت و (۴) بمعنی
خجل و شرمندہ ہم صاحب بحر نقلش بر داشتہ صاحب
ناصری بذکر معنی اول و دوم و چہارم گوید کہ
(۵) بمعنی بی بہا ہم صاحب مؤید بمعنی اول و
چہارم قانع (ظہوری ؎) در تاب قدت تست
صنوبر درین چہ بحث ؛ بی آب عارضت گل تر
درین چہ بحث ؛ (حافظ ؎) کز ان نقش خلق
بی تاب شدہ ؛ نماندہ کنون باغ بی آب شدہ ؛ مؤلف
عرض کند کہ آنچہ موافق قیاس است بہ نفی آب
و شامل باشد بہ ہمہ معانی آب کہ بجایش گذشت

ومعانی بالا استعمال ومحاورۂ فارسیان است و
نسبت معنی پنجم عرض می شود کہ مراد صاحب ناصری
از بی قدر و کم قیمت باشد و باعتبارش کہ صاحب
زبانست تسلیمش کنیم (اردو) (۱) بے رونق
و (۲) بے طراوت و بے لطافت بقاعدۂ فارسی
کہہ سکتے ہین (۳) بے قدر۔ بے عزت (۴)
خجل۔ شرمندہ (۵) کم قیمت۔

بی آبرو استعمال۔ بقول صاحب فدائی بمعنی
رسوا و بی عزت صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بی عزت و بی حرمت گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ
موافق قیاس است (اردو) بے عزت بقول
آصفیہ بے آبرو۔ ذلیل۔

بی آبروئی استعمال۔ بقول فدائی بمعنی بے
عزتی و رسوائی (صائب ؎) می کند بی آبروئی
زندگی را ناگوار ٭ خوردن خود را می خورد تیغی کہ
آبی نیستش ٭ (اردو) بے آبروئی بے عزتی۔ رسوائی

بی آب کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر (۱) بمعنی خجل کردن و (۲) بی رونق نمودن
صاحبان ہفت و مؤید ذکر ماضی مطلق این کردہ اند
مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو)
(۱) شرمندہ کرنا۔ نادم کرنا۔ خجل کرنا (۲) بے رونق کرنا

بی آب و رنگ اصطلاح۔ بقول ہفت و
انند و مؤید یعنی ہیچ خوبی ندارد **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی بی رونق است و آب و رنگ بجایش
گذشت (اردو) بے رونق۔

بی آبی اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ بی رونقی و بی طراوتی صاحبان ہفت و
مؤید (بی آبی است عالم را) بطور مقولہ ہمین
معنی قائم کردہ اند۔ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی
حقیقی حالتی است کہ آب میسر نشود و بمعنی اصطلاحی
ہمان بی رونقی کہ بالا گذشت یای مصدری
بر (بی آب) زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ ضرورت
ندارد کہ ہمچون مؤید و ہفت بطور مقولہ قائم کنند
(اردو) بے رونقی۔ بے آبی بھی کہہ سکتے ہین۔

(۳۶۶) **بی آرامی** | استعمال۔ حالتی کہ آرام نباشد بزیادت یای مصدری بر بی آرام (صائب) چہ لازم دور کردن از حریم خود سپندی را ٭ کہ بی آرامی دل می برد از بزم بیرونش (اردو) بے آرامی۔ بے چینی۔ بے کلی۔ صاحب آصفیہ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ مؤنث۔

(۳۶۷) **بی آرزو** | استعمال۔ خالی از آرزو (صائب) قناعت کن بنان خشک تا بی آرزو گردی ٭ کہ خواہشہای الوانست نعمتہای الوان را ٭ (ولہ) در دل بی آرزو راہ غم و تشویش نیست ٭ در جہان بی نیازی ہیچکس درویش نیست ٭۔ (اردو) آرزو سے خالی۔ بی آرزو کہہ سکتے ہیں۔

بی آزار | استعمال۔ بقول اننداج بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بی ضرر و بی گزند **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است مراد از کسی و چیزی کہ ضرر رسان نیست (اردو) بے ضرر۔ بے آزار کہہ سکتے ہیں۔ یعنے وہ شخص یا وہ چیز جو ضرر رسان نہ ہو

بی آزرم | استعمال۔ بقول اننداج بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح زای معجمہ بی حیا و بی شرم صاحب فدائی گوید کہ کسی را گویند کہ چہرہ سر و چشم سفید باشد و شرم و حیا ندارد **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بے حیا۔ بے شرم۔

بی آزرمی | استعمال۔ بقول فدائی بمعنی بی شرمی و بی حیائی **مؤلف** عرض کند کہ یای مصدری زیادہ کردہ اند بر ہمان بی آزرم کہ گذشت (اردو) بے شرمی۔ بے حیائی۔ مؤنث۔

بی آشنا | اصطلاح۔ بقول بحر (۱) آنکہ یار و آشنا ندارد و (۲) بی نظیر و بی عدیل و (۳) آنکہ از کسی اعانت و مدد نخواہد بہار ہم ذکر ہر سہ معانی بالا کردہ (ابوطالب کلیم) سہم آن بیکس و بی آشنای کنج تنہائی ٭ کہ غیر از پرتو مہر از در ہم کس در نمی آید ٭ **مؤلف** عرض کند کہ آشنا بمعنی نظیر و عدیل و مدد و اعانت نیامدہ پس بدون سند استعمال معنی دوم و سوم بیان

کردہ ہر دو محققین ہند نژاد را تسلیم نکنیم و آنچہ بہار
نسبت معنی دوم و سوم گوید کہ سند آن بر لفظ یار می آید
غلط است و با معانی لفظ یار و آشنا را ہیچ تعلق نباشد
(اردو) (۱) وہ شخص جس کا یار و آشنا نہ ہو
(۲) بے بدل ۔ بے نظیر (۳) وہ شخص جو کسی
سے مدد نہ چاہے ۔

بی آغاز اصطلاح ۔ چیزی کہ او را آغاز نباشد
یعنی آغازش متحقق نشود فارسیان بی آغاز را بہ
صفت عشق استعمال کردہ اند (ظہوری ؎) از
لطف خط مشکبو پیرایہ تر از آرزو ﴿ ہم حسن
بی انجام او ہم عشق بی آغاز ما ﴿ (اردو)
وہ چیز جس کی ابتدا متحقق نہ ہو ۔

بی آہنگ اصطلاح ۔ بقول آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بمعنی (۱) ناموافق و ناساز و ناہموار ۔ مؤلف عرض کند
کہ بصفت ساز و نوا استعمال توان کرد و نتوان گفت کہ
"این ساز بی آہنگ است" و بمعنی (۲) بی قصد و ارادہ
ہم چنانکہ "بی آہنگ این کار از دستم سر زد" و دیگر
(اردو) (۱) بے سُر (۲) بے قصد ۔

بیا بقول برہان و سروری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج بفتح اول بر وزن حیا (۱) بمعنی
پُر باشد کہ نقیض خالی است مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) پُر ۔ بقول
آصفیہ ۔ فارسی ۔ آگندہ ۔ معمور ۔ بھرا ہوا ۔ لبریز ۔
(۲) بیا ۔ بقول برہان و ناصری و جامع در خانہ و سرا را گویند مؤلف عرض کند کہ اسم جامد
فارسی قدیم است ۔ قیاس می خواہد کہ از امر حاضر بیامدن این را وضع کردہ باشند بمعنی جای دخول
خانہ یعنی در خانہ و فتح موحدہ تصرف زبان باشد (اردو) دروازہ ۔ دیکھو در کے انتیسویں معنے
(۳) بیا ۔ بقول برہان و ناصری و جامع بکسر اول امر از آمدن (سعدی ؎) بیا کہ فصل بہار
است تا من و تو ہم ﴿ بدیگران بگذاریم باغ و صحرا را ﴿ مؤلف عرض کند کہ اصل این آ باشد

که در آغاز لغت گذشت فارسیان چون خواستند که موحده و راولش زیاده کنند بقاعدهٔ خود الف را با تحتانی بدل کردند و همین قانون است برای کلماتی که در اوّلش الف باشد برای سهولت تلفظ (اردو) دیکھو آ۔

بیاب بقول ناصری به وزن شتاب (۱) مرادف خراب است که آباد نباشد (ابوالمعالی رازی ؎) منازلی که بدی جایگاه راحت من باشده ندوری تو سر بسر بیاب و خراب ؛ و فرماید که بعضی بتقدیم تا بیاب خوانده اند چنانکه توبه را تیبه و این خطاست مؤلف عرض کند که جا دارد که اصل این بی آب باشد و کنایه از خراب و ویران که آب هم در انجا میسر نشود و (۲) امر حاضر یافتن بزیادت موحدهٔ مکسور مخفی مباد که از سند بالا مصدر (بیاب شدن) بمعنی خراب شدن پیداست (اردو) (۱) خراب۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ ویران۔ تباہ۔ برباد۔ اجڑا ہوا۔ (۲) پا۔ پانا کا امر حاضر۔

بیابان بقول بهار معروف و فرماید که بالفظ بریدن مستعمل۔ صاحب فدائی که از علمای معاصرین عجم بود می فرماید که پهنهٔ درمیان دو کوه بی کشتکار افتاده است یعنی بادیه۔ صاحبان هفت و مؤید دانند هم ذکر این کرده اند (صائب ؎) دران سری که بود خار خار شوق کند ؛ چو گرد باد بیکپای طی بیابان را ؛ صاحب غیاث گوید که صاحب کشف این را بفتح اوّل آورده ولیکن بعضی محققین نوشته اند که بکسر اوّل اصح باشد زیرا که در اصل (بی آبان) بود بمعنی بی آب شونده چون بالف ممدوده آب که در حقیقت دو الف است لفظ دیگر مرکب شود الف اوّل ساقط شود چنانکه سیاب و گلاب و فرماید که الف و نون در آخر برای فاعلیت است مؤلف

عرض کند کہ ہمین ماخذ بیابان گذشت و بخیال ما الف و نون آخر زائد تان باشد یعنی این فرید علیہ بیابان کہ گذشت و تخصیص استعمال با بریدن نباشد بلکہ با مصادر دیگر ہم کہ در ملحقات می آید۔
(اردو) بیابان بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مذکر۔ ریگستان صحرا جنگل۔ دشت۔ ویرانہ۔

بیابان برگرفتن مصدر اصطلاحی بمعنی اختیار کردن بیابان و کنایہ از دشت نوردی و بیابان گردی (ظہوری ے) با ظہوری در طلب شاید رہنمائی کند ؂ ہر کہ در راہش بجای پا بیابان برگرفت ؂ (اردو) صحرا گردی کرنا۔ دشت نوردی کرنا (دکن مین) جنگلے جنگل پھرنا۔ بھٹکنا۔

بیابان بریدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ صحرا نورد شدن و در دشت و ہامون سفر کردن است (صائب ے) این بیابان را بتنہائی بریدن مشکل است ؂ چون جرس گلبانگ عشرت در سفر باشد مرا ؂ (ظہوری ے) بہ تماشای حرم دیدہ کسی دادہ جلا ؂ کہ بہر گام برید است بیابانی چند ؂ (اردو) بیابان طے کرنا۔ جنگل مین سفر

کرنا۔ دیکھو بیابان برگرفتن۔

بیابان در بیابان استعمال۔ تکرار بیابان برای مبالغہ است و بس (ظہوری ے) نیل در نیل اشک محرومی ز مژگان می کشم ؂ گرد غم بر رخ بیابان در بیابان می برم ؂ (اردو) بہت زیادہ۔

بیابان ساختن مصدر اصطلاحی۔ قرار دادن بیابان و قائم کردن بیابان (صائب ے) از دل سنگین لیلی کعبہ جان ساختند ؂ وز غبار خاطر مجنون بیابان ساختند ؂ (اردو) جنگل بنانا۔ جنگل قرار دینا۔

بیابانک اصطلاح۔ بقول رشیدی و سراج و شمس نام موضعی است از انجاست شیخ علاء الدولہ سمنانی۔ مؤلف عرض کند کہ

تحقیق نشد که در کدام نواح واقع است در
وجه تسمیه این بیابان با کاف تصغیر یا تحقیر داخل
است و بس (اردو) بیابانک فارس کے
ایک موضع کا نام ہے جس کا تمام معلوم نہو سکا۔

بیابان گرد اصطلاح۔ کسی که صحرانوردی
یعنی در بیابان سفر کند اسم فاعل ترکیبی است
از (بیابان گردیدن و گشتن) (صائب رہ)
درد تنہائی غبارم را بیابان گرد کرد ﴿ بیم سکین
دل ہست اہل دردی بر تنہا ست ﴿ (اردو)
جنگل میں پھرنے والا صحرانورد۔

بیابان گرفتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که اختیار کردن صحرانوردی و رفتن
به بیابان (سعدی رہ) بیچ سفر کردم اندر
قفس ﴿ بیابان گرفتم چو مرغ قفس ﴿ (اردو)
جنگل کا رخ کرنا۔ جنگل کا ارادہ کرنا۔ دکن
میں کہتے ہیں جنگل کا رستہ لینا۔

بیابان مرگ اصطلاح۔ بقول بہار و
بحر آنکه در بیابان بمیرد و احوالش کسی را معلوم
نشود (ملا فوقی یزدی رہ) در جہان یارب
بیابان مرگ باد ﴿ ہر که مارا ہمچون کس کند ﴿
(صائب رہ) تو سعی کن نشوی در حرم بیابان
مرگ ﴿ و گرنه ہر کہ بود تشنہ راه من است ﴿
(واعظ قزوینی رہ) نداری جا میان خلق گر از
اہل آزاری ﴿ بیابان مرگ دائم شیر از و درندگی
باشد ﴿ صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید که مردی
را گویند که در بیابان بمیرد و مجازاً بر غیر انسان
ہم (وحید قزوینی رہ) بہمواری توان خاموش
کردن ہرزه گویان را ﴿ که صدا گردد بیابان مرگ
از ہمواری صحرا ﴿ مؤلف عرض کند که اسم
فاعل ترکیبی است بمعنی عام و ہیچ خصوصیت
با انسان ندارد (اردو) بیابان مرگ اس کو
کہتے ہیں جو جنگل میں مرجائے جیسے حیوان مرگ
یا جوان مرگ۔

بیابان نشین اصطلاح بقول بهار و اننه
مرادف بیابان نورد و بیابانی **مؤلف** عرض کند
که بیابان نشین آنکه مقام خود در بیابان کند و بیابان
نورد آنکه صحرا گردی کند و بیابانی عام است برای
هر دو بیای نسبت و همه اسم فاعل ترکیبی است
(اردو) بیابان نشین اُس شخص کو کہہ سکتے ہیں
جو جنگل کو اپنا قیام گاہ بنالے اور آبادی سے سروکار نہ رکھے

بیابان نورد اصطلاح ـ بقول بهار مرادف
بیابان نشین **مؤلف** عرض کند که بمعنی صحرا گرد
مرادف بیابان گرد که گذشت (طغرا ـه) بیابان
نوردی که از باد سمش پریشان کند جاده راهچو
وصمش (اردو) دیکھو بیابان گرد ـ

بیابانی استعمال ـ بقول بهار و اننه مرادف
بیابان نورد **مؤلف** عرض کند که یای نسبت
بر لفظ بیابان زیاده کرده اند بمعنی آنکه منسوب باشد
به بیابان که بیابان نورد و بیابان نشین هر دو داخل
تعمیم این است یعنی جنگلی و دائم در بیابان بسر کننده
(اردو) جنگلی بقول آصفیه، وحشی، جنگلی
صحرائی، جنگل میں رہنے والا ـ

بیابانی شدن مصدر اصطلاحی بقول
بحر کنایه از پریشان شدن **مؤلف** عرض کند
که اگرچه موافق قیاس می نماید ولیکن معاصرین
عجم بر زبان ندارند و قول محقق هندنژاد را
سند استعمال درکار است و معنی لفظی این از
اهل بیابان قرار یافتن (اردو) پریشان ہونا

(الف) **بیات** (الف) بقول سروری (۱)
(ب) **بیاتی** نام یکی از بست و چهار شعبه
موسیقی و (۲) نام طائفه از ترکان و هم او
در ب گوید که همان الف (شاعره) مقام
کوچک اردانی توانیش که در رکیب و بیاتی
شعرخوانیش صاحب انند الف را بمعنی اول
لغت فارسی گوید و بمعنی دوم لغت ترکی **مؤلف**
عرض کند که اگرچه صاحب لغات ترکی ازین ساکت
است ولیکن با صاحب انند اتفاق داریم

این لغت در هیچ رساله بنظر نیامده واگر از مصرع
دوم کلام فردوسی اختراع فرموده۔ توجیهی می توان
نمود) وخیال خان آرزو انیست که اینجا بمعنی غیر
بیداری درست نمی شود وتحقیقش اگر باثبات رسد
حقیقت است والا مجاز وعلاقه مجاز است که یاد
موقوف بر هوشیاری است وبیداری نیز هوشیاریست
لیکن بمناسبت ومقابله بخواب کلمهٔ یاد از بعض کلمه
نبود (الخ) **مؤلف** عرض کند که (بیاد) بمعنی
بخیال است چنانکه صاحب سروری گفته محققین
بالاغور نکرده اند۔ فارسیان (بخواب وخیال) را
(بخواب ویاد) می گویند وظاهر است که خواب در
نوم است وخیال در بیداری (اردو) خیال میں

بیاد آمدن چیزی استعمال۔ بهار وانند
بذکر (بیاد آمدن مثل) گویند که درین کلمه لفظ یاد بمعنی
خیال است **مؤلف** عرض کند که مصدر مرکب
عام قائم کرده ما بمعنی (بخیال آمدن) است (صائب
ص) از قضا چشم سیاه تو بیادم آمد ؎ قدر انداز

نگاه تو بیادم آمد ؎ (وله ص) سر بهم آورده
دیدم برگهای غنچه را ؎ اجتماع دوستان یکدلم
آمد بیاد ؎ (اردو) یاد آنا۔ بقول آصفیه خیال
آنا۔ خیال گزرنا۔ دل میں گزرنا۔ ذهن میں آنا۔

بیاد آوردن استعمال۔ بقول بحر وانند یاد
کردن **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس ست
(ظهوری ص) درست عهد مبادا شکسته دل
هرگز ؎ بیاد آر فراموش کردهٔ ما را ؎ (وله ص)
بیرخ کف می کشم از گرد حسرت رفته می بینم ؎ چو
در خاطر ز طور جلوهٔ دانش بیاد آرم ؎ (اردو)
یاد کرنا۔ بقول آصفیه خیال میں لانا۔ دل میں لانا۔
حفظ کرنا۔ خیال کرنا۔

بی ادب اصطلاح۔ بقول بهار (۱) آنکه حفظ
مراتب نکند وفرماید که (بی ادبی کردن) مصدر
جعلی آنست (صائب ص) نگاه بی ادب در
چشم قربانی نمی باشد ؎ بخاک ما چرا بی پرده ای
قاتل نمی آئی ؎ (صائب ص) اگرچه ظلمت شب

یکی کر کے چاؤ چاؤ لاتے پڑا یاد رکھنا ہو

بیاد درآمدن مصدر اصطلاحی۔ مرادف همان بیاد آمدن چیزی است که گذشت (ظهوری ے) جان را جانی بیتی درآید ہو یاد دست چه بیاد بمن درآید ہو (اردو) دیکھو بیاد آمدن چیزی

بیاد رسیدن استعمال۔ بقول بہار بمعنی آمدن بیاد [illegible] مؤلف عرض کند که مرادف بیاد آمدن [illegible] بیاد درآمدن (فریدی طهرانی ے) آشفتگی [illegible] دلم سر که بیادش رسید ہو دست نوازش [illegible] پیشان می کنند ہو (اردو) دیکھو بیاد آمدن چیزی

(الف) بیاد کسی جام خوردن
(ب) بیاد کسی جام کشیدن
(ج) بیاد کسی جام نوشیدن
(د) بیاد کسی شراب خوردن

مصادر اصطلاحی بہار بکسر (ب) و (ج) [illegible] که هر سه مرادف یکدیگر بمعنی باده خوردن بیاد کسی [illegible] که اگر بیاد غایبی می نوشی کنند می گویند بیاد فلانی و اگر آن شخص حاضر باشد گویند به [illegible] فلان صاحب اند نقل نگارش مؤلف عرض کند که بدون موحده اول هم استعمال است یعنی ر یاد کسی جام و ساغر و امثال آن خوردن و کشیدن و نوشیدن که بجایش می آید الف هم داخل این است که قائم کرده ایم و ساغر بعوض جام یا شراب یا باده و امثال آن و خوردن و کشیدن و نوشیدن و امثال آن که داخل محاوره باشد مستعمل (میر معزی الف ے) یکی جام زرین پر از باده کرد ہو بیاد رخ آن پریزاد خورد ہو مخفی مباد که درین روزها هم در بلاد و ولایت عادت است که جام پر از شراب را بدست گیرند و گویند (بیاد فلان) یا (السلامتی فلان) و می خورند (امیر خسرو ے) جام می آن را که لب باز خورده بسته چون سر عهد زمین بوس کرده ہو کرد و سوخت نحوست نگاه ہو خورد بیاد رخ همایون شاه ہو واضح باد که منصرانیان به جشن ضیافت جام را پر از شراب کنند و یکی از آنها که تحریک نام دارد به تعظیم [illegible]

مؤلف عرض کرتا ہے کہ استاد جلیل نے اپنی تالیف (تذکیر و تانیث) مین اسکو مؤنث فرمایا ہے معلوم ایسا ہوتا ہے کہ یا تو صاحب آصفیہ سے تسامح ہوا ہے یا طبع کی غلطی جو مذکر لکھا گیا (سالک ۵) دوست کے نامہ مین دشمن کی بدی تحریر کی ہو جان سے بیزار تھا مرنکی مین تدبیر کی

بیارہ بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و سروری و ناصری و جامع و سراج و بہار بروزن شرارہ ہر درختی را گویند کہ ساق آن افراشتہ نبود ہمچو درخت خربوزہ و ہندوانہ و خیار و کدو و مانند آن **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و فارسیان یارہ طوق را گویند چنانکہ بجایش می آید عجبی نیست کہ فارسیان بزیادت موحدہ کہ بمعنی معیت باشد این اسم قرار دادند معنی لفظی این باطوق و کنایہ از درخت ساق نہ افراشتہ کہ ہمچو طوق بر تنہ ہای درختان می پیچد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) بیل بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مؤنث۔ بیارہ۔ وہ درخت جس کی ساقین زمین پر پھیلتی یا کسی سہارے سے اوپر چڑھتی ہین جیسے کدو و انگور وغیرہ کی بیل۔

بیاستو بقول برہان بکسر اول و سکون سین بی نقطہ و فوقانی بواو رسیدہ بمعنی (۱) خمیارہ و (۲) گندہ دہان کہ بعربی بخر خوانند و (۳) بوی دہان صاحب جہانگیری بر معنی دوم قانع و گوید کہ این را اسگنج نیز گویند (شمس فخری ۵۲) نسبت تر ا کوشش و بخشش با بر و شیر ہو گفتم کہنم و لیک نمی آیدم نکو ہو زیرا کہ آن چو دودی باشد سیاہ سخ ہو وین نیز گربہ الیست بپشت بیاستو ہو صاحب سروری ذکر ہر دو معنی اول کردہ (استاد معروف ۱۵) بیاستو نبود خلق را مگر بدہان ہو تر ا کنون بود ای کون بسان دروازہ ہو صاحب رشیدی بذکر ہر دو معنی اول الذکر و نقل ہر دو سند بالا گوید کہ در شعر استاد معروف بمعنی گندہ دہن ہم توان گفت۔ صاحبان ناصری و جامع ہم ذکر ہر سہ معنی کردہ اند۔

نمان آرزو و در سراج بذکر معنی اوّل و دوم درست گوید که آنچہ رشیدی در کلام استاد معروف بیاستو را
بمعنی دوم ہم قیاس میکند غلط است که معنی دوم گندہ دہان است نہ گندہ دہانی و معنی گندہ دہانی
در شعر درست نمی شود **مؤلف** عرض کند که مصرع ثانی ہم دلالت برین کند که بیاستو در مصرع
اوّل بمعنی خمیازہ باشد و بہر سہ معنی اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) (۱) جماہی۔ مؤنث
دیکھو افزا کے تیسرے معنے (۲) دیکھو اسکنج کے دوسرے معنے (۳) دیکھو اسکنج کے پہلے معنے۔

بی اشتباہ استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ بمعنی بی شک و بی شبہہ۔ **مؤلف** عرض کند که از قبیل تقریر است و معاصرین عجم بر زبان دارند۔ مشتاق سند استعمال می خواہیم (اردو) بے شک و شبہہ۔

بی اصل استعمال۔ بہار بذکر این مع شعر قانع و صاحب انند نقل بر داشتہ (صائب ؎) بسخن دعوی بی اصل بسر می نشود حرف ہیچ است ہر دو رگ گردن نشود چو **مؤلف** عرض کند که چیزی که راستی نداشتہ باشد (اردو) غلط، بے اصل۔ بقول آصفیہ بے بنیاد۔ بے ٹھکانا، خلاف واقع۔

بی اصولی استعمال۔ بقول بہار بمعنی بی اندامی (انوری عالی ؎) جملہ اسباب بوالفضولی او ہمہ رقاص بی اصولی او۔ صاحبان انند و بحر ہم باتش۔ **مؤلف** عرض کند که حاصل بالمصدر اصول نداشتن و خلاف اصول بودن است که یای مصدری بر (بی اصول) افزودہ اند (اردو) بے اصولی کہہ سکتے ہیں۔ مؤنث بمعنی بے قاعدگی۔ خلاف اصول ہونا کا حاصل بالمصدر۔

بیاض بقول بہار بمعنی (۱) سپیدی و فرماید که با لفظ زدن مستعمل و (۲) مجازاً بمعنی صاف کردہ شدہ **مؤلف** عرض کند که بقول منتخب لغت عرب است بمعنی اوّل و بمعنی دوم مؤلف باشد و ہیچ خصوصیت با مصدر زدن ندارد۔ استعمال فارسیان در لغات می آید۔ مخفی مبادکہ

معاصرین عجم (۴) کتاب کوچکی راہم بیاض گویند کہ شیرازۂ آن درعرض کتاب باشد ودران اشعار لطیف ومنتخب نقل کنند وبکار یادداشت ہم می خورد (اردو) (۱) بیاض۔ عربی۔ مؤنث۔ سپیدی وسپیدا پن۔ (۲) مبیضہ۔ صاف کیا ہوا کاغذ (مذکر) (۳) بیاض بقول آصفیہ پاکٹ بک جس میں یادداشت وحساب وغیرہ لکھتے ہیں اور کتاب اشعار۔

بیاض تیغ اصطلاح۔ بقول بہار کنایہ از لمعان وجلای تیغ (سلمان ؎) بیاض تیغ تو آئینۂ جمال ظفر ہے زبان کلک تو دندانۂ کلید رجا ہے صاحبان انند وبحر ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل بیاض است۔ مرکب اضافی (اردو) تلوار کی چمک۔ جلا۔ مؤنث۔

بیاض خور اصطلاح۔ بقول بحر بمعنی (۱) پرتو آفتاب و (۲) روز صاحب (برہان در ملحقات) وصاحبان انند ومؤید ہم ذکر این کردہ اند صاحب ہفت بر معنی اوّل قانع مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (انوری ؎) تختۂ کارگاہ صنعت اوست ہے گر سواد است ور از بیاض خور است ہے (اردو) (۱) آفتاب کا پرتو۔ مذکر۔ (۲) دن۔ مذکر۔

بیاض خوش قلم استعمال۔ بمعنی تحریر خوش قلم ومبیضۂ خوش رقم است متعلق بمعنی دوم بیاض (صائب ؎) بر دو دستم از بیاض گردن جانان زکار ہے دست را سازد بیاض خوش قلم بی اختیار ہے (اردو) خوش قلم مبیضہ۔ مذکر۔

بیاض رو استعمال۔ صاحب مؤید ذکر (بیاض روی مرا) کردہ گوید کہ ای روشنائی روی مرا (منہ ؎) از سواد چلیپا زلفش چون بیاض رو مرا ہے می نماید می نماید ہم زشیر شام ہے مؤلف عرض کند کہ اصطلاح قائم کردۂ مؤید برای تائید شعر است واستعمالی کہ قابل بیان است ہمان کہ قائم کردہ ایم یعنی

اضافی است و متعلق بمعنی اول بیاض (اردو)
سرخروئی اور رونق - مؤنث -

بیاض زدن مصدر اصطلاحی بسپیدی
ظاہر کردن است بہار ذکر این بذیل بیاض
کردہ از معنی ساکت (مخلص کاشی ؎) بہ
سواد عمر چو این زد موی کافوری بیاض ہر یک
قلم باید حساب آرزوہا بر کشید ہا (اردو)
سپیدی ظاہر کرنا -

بیاض نمدین اصطلاح - بقول بحر
(۱) چیزی بی اصل و کاری بی حقیقت و (۲) کنایہ
از فرج مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی
است و دیگر ہمہ محققین فارسی زبان ازین
ساکت معاصرین عجم بر زبان ندارند حیف
است کہ سند استعمال بہ پیش نشد مشتاق سند می باشیم
اگر بدست آید کنایہ دانیم (اردو) (۱) بی اصل
بے حقیقت کام - مذکر - بے حقیقت چیز -
مؤنث - (۲) فرج - مؤنث - عورت کا اندام -
نہانی - بل - تبر -

بیاضی اصطلاح - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
کنایہ از اشعار لطیف و آبدار مؤلف عرض کند
کہ موافق قیاس است متعلق بمعنی سوم بیاض
معاصرین عجم بر زبان دارند یای نسبت بر لفظ بیاض
زیادہ کردہ اند بمعنی لفظی این منسوب بہ بیاض و کنایہ
از اشعار لطیف کہ فارسیان انتخابش در بیاضی
کنند و این عادت شان است عموماً (اردو)
اشعار منتخب اور لطیف جن کا انتخاب ایک خاص
بیاض میں ہو - مذکر -

(۱) **بی اعتبار** استعمال - (الف) بقول
(۲) **بی اعتباری** انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بمعنی خوار و ذلیل مؤلف عرض کند کہ موافق
قیاس است (صائب ؎) از بیاض گردن
او در نظر ہا شد عزیز ہا بود اگر حکم بیاضی پیش ازین
بی اعتبار ہا و (۲) بزیادت یای مصدری بمعنی
ذلت و خواری (ظہوری ؎) زہی بی اعتباری

در محبت ہا گرافتد صبر و طاقت اعتباری کو۔
(اردو) (۱) بے اعتبار۔ وہ شخص جس کا اعتبار
اور اطمینان نہو۔ ذلیل اور خوار (۲) بے اعتباری
بمعنی ذلت اور خواری۔ مونث۔

بی اعتدالی اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ بمعنی ظلم و نا انصافی **مؤلف** عرض کند کہ
موافق قیاس است (اردو) نا انصافی۔ مونث
ظلم۔ مذکر۔

بیاغاریدن بقول جہانگیری و برہان بر
وزن بیاشامیدن (۱) بمعنی نم کردن و خیسانیدن
و (۲) سرشتن و (۳) آمیختن با آب یا چون حنا صاحب
برہان ذکر ماضی مطلق این ہم کردہ گوید کہ ہمان
آغاریدن کہ گذشت صاحب بحر باتفاق برہان
می فرماید کہ کامل التصریف و مضارع این بیاغارد
صاحبان رشیدی و ناصری گویند کہ ہمان آغاریدن
کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ ظاہر از زیادت موحّدہ
در اوّل آغاریدن می نماید۔ ولیکن بمقابلۂ معانی ہر دو
فرقی کہ پیداست نتیجہ زیادتی موحّدہ باشد و
این تصرف محاورہ بلش نیست ازینجاست کہ
محققین فارسی زبان این را با وجود ذکر آغاریدن
قائم کردہ اند ماخذ و اسم مصدر ہر دو ہمان آغاز
بمعنی اوّل اوست کہ گذشت (اردو) (۱)
دیکھو آغاریدن کے آٹھوین معنے (۲) دیکھو آغاریدن
کے دوسرے معنے (۳) دیکھو آغاریدن کے پہلے معنے

بیاغاشتن بقول بحر مرادف بیاغاریدن
کامل التصریف و مضارع این بیاغارد و صاحبان
برہان و سروری ذکر ماضی مطلق این کردہ اند
(مظفر ہروی ؎) شہنشہی کہ چو برداشت روز
کین خنجر ٭ بخون خصم بیاغاشت خاک را یکسر ٭
مؤلف عرض کند کہ مبدل بیاغاریدن است
کہ رای مہملہ بدل شدہ بشین معجمہ چنانکہ انگاردن
و انگاشتن و آنچہ بدون موحّدہ (آغاشتن)
گذشت ظاہر اصل این می نماید و این مزید علیہ
آن ولیکن اختلاف معنی متقاضی آنست کہ اثر زیادت

موحده و انیم و آنچه صاحب بحر این را کامل التصریف
گفته درست نیست بلکه سالم التصریف است
که غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید و آنچه
بیاغاردن را مضارع این گفته آنهم درست
نیست که مضارع این بیاغارد و بیاغاردن مضارع
بیاغاریدن است (اردو) دیکھو بیاغاریدن

بیاغالیدن بقول برہان و جامع بروزن
طلالایدن بمعنی تحریک نمودن و تحریص کردن
صاحب جہانگیری این معنی را مخصوص کند بجنگ
(منوچہری ع) با چنین کم دشمنی خواجہ بیاغالد
بجنگ * از دو ہا را جنگ نیک آید که با حربی کند
صاحب رشیدی این را مرادف آغالیدن نوشته
که در ہمدوده گذشت صاحب بحر متفق
با برہان و فرماید که کامل التصریف و مضارعش
این بیاغالد **مؤلف** عرض کند که این مرادف
آغالیدن بہمہ معانیش نیست بلکه صرف بمعنی اول آن
و این اختلاف را تخصیص زیادت موحده برین دائم
که تصرف محاوره باشد و اسم مصدر این ہمان آغال
بمعنی آوش که در ہمدوده مذکور شد (اردو)
دیکھو آغالیدن کے پہلے معنے۔

بیاغشتن بقول بحر بکسر اول و رابع
سالم التصریف که غیر ماضی و استقبال و اسم
مفعول نیاید بمعنی مرادف بیاغاریدن صاحب
برہان ذکر ماضی مطلق این کرده **مؤلف**
عرض کند که بظاہر مزید علیہ آغشتن می نماید
ولیکن تصرف محاوره باشد که بمعنی اول و سوم
آغشتنش مستعمل است و مرادف بیاغاریدن۔
(اردو) دیکھو آغشتن کے پہلے اور تیسرے اور چوتھے معنے

بیالق بقول مؤید مطبوعه نولکشور بفتح یکم و چہارم چیزی خورد که گرد و بعنی فندق **مؤلف** عرض
کند که ہمہ محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت و در دیگر نسخ قلمی یافته نمی شود اضافه مطبع باشد
اعتبار را نشاید (اردو) ناقابل ترجمه۔

بیان بقول (برہان در ملحقات) (۱) جانوریست دشمن شیر گویند به ببر شباهتی دارد و ببر بیان که جامهٔ رستم باشد از پوست او بوده صاحبان هفت و مؤید بحوالهٔ قنیه گویند که بفتح اول و مثناة تحتانی بالف کشیده و نون زده درنده ایست دشمن شیر صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند که باشارهٔ این بمعنی دوم (ببربیان) کرده ایم و صاحب محیط ازین ساکت جزین نیست که اسم جامد فارسی زبان باشد و (۲) لغت عرب است بقول منتخب بمعنی سخن روشن و واضح و آشکارا۔ فارسیان استعمال این بترکیب فارسی کنند که در ملحقات می آید (اردو) (۱) دیکھو ببر بیان کے دوسرے معنے (۲) بیان بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ سخن۔ واضح تقریر۔ گفتگو۔ مذکر۔

بیانان بقول هفت و (برہان در ملحقات) بروزن نمایان طائفه باشد در نهایت بی اعتباری **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم را در فارسی بودن این لغت کلام است حیف است که از تعریف فرمایند قاصریم (اردو) بے اعتبار گروہ۔ مذکر۔ بے اعتبار جماعت۔ مؤنث۔

بی انجام استعمال۔ بقول بہار و انند آنکه آغاز نهایت ندارد **مؤلف** عرض کند که مقابل بی آغاز که گذشت (ظهوری ؎) در آغاز سلوک افتاده راه من بران وادی ٭ که در هر گام صد صحرای بی انجام می روید ٭ (انوری ؎) هرچه تقدیر کنی بی مهلت ٭ و آنچه آغاز کنی بی انجام ٭ (اردو) بے انجام اس چیز کو کہہ سکتے ہیں جسکی انتہا نہ ہو۔ مؤنث

بی اندازه استعمال۔ بقول انند بحوالهٔ غوامض سخن۔ معروف و فرماید که استعمال این با خفای یای تحتانی نیز آمده (فردوسی ؎) چو نزدیکی بزم با پایان رسید ٭ نگه کرد و مردم بے اندازه دید ٭ (صائب ؎) ز بالیدن ترا هر دم لباسی تازه می گردد ٭ نگنجد در قبا حسنی که بی اندازه می گردد ٭ (اردو) بے اندازہ۔ بقول آصفیہ

ازحد ۔ بلا تخمینہ ۔ بلا حساب ۔ بہت زیادہ ۔ حد
اعتدال سے متجاوز ۔

(۱) بی اندام | اصطلاح ۔ (۱) بمعنی بی آب
(۲) بی اندامی | و (۲) بقول بحر وانند و
غیاث بمعنی بی ادبی **مؤلف** عرض کند کہ اندام
خود را بجای خود داشتن و دست درازی و
امثال آن نکردن علامت ادب است کسی
کہ برخلاف این عمل کند آن را فارسیان بی اندام
گویند و نیز بیارت یای مصدری بمعنی مصدری
پیدا می شود (حافظ ؒ) ہرچہ ہست از قامت
ناساز بی اندام ماست ٭ ورنہ تشریف تو بربالای کس کوتاہ نیست ٭ (اردو) (۱) بے ادب وہ شخص
جسکو ادب اور لحاظ نہو دیکھو بے ادب (۲) بے ادبی ۔
بے تہذیبی ۔ گستاخی ۔ ناشایستگی ۔ شوخی ۔ شرارت ۔ مؤنث

بی اندیشہ | استعمال ۔ (۱) کسی کہ کار بدون غور
و تامل کند صاحب سفرنگ بشرح چاری فقرہ (نامہ
شت ساسان نخست) گوید کہ (۲) بی ترتیب بنظر و بی اندیشہ
(ظہوری ؒ) برسوایان کند تحویل و بی اندیشہ بخشید
کسی کہ ز بیم رسوا گشتن راز نہان وا رد ٭ مؤلف
عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) (۱) اندیشہ [illegible]
بے فکر (۲) بے محابا ۔ بقول آصفیہ ۔ بے ترس ۔ بے
دھڑک ۔ بے خوف ۔ بلا لحاظ ۔ بلا تامل ۔

بیانک | بقول برہان بکسر اول و سکون کاف بر وزن صیانت گیاہی باشد کہ از ان
بوریا بافند ۔ صاحبان سروری و ناصری و جامع وانند و سراج ذکر این کردہ اند مؤلف
عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و بس (اردو) وہ گھاس جس سے بوریا بنتے ہیں ۔ مؤنث

بیان کردن | استعمال ۔ صراحت و اظہار
سخن کردن و مجازاً سخن کردن ہم (ظہوری ؒ)
گذشت کار از انکہ کنم راز خود بیان ٭ چنانی آشکار
و نہان را فرو گرفت ٭ (ولہ ؒ) در وصف
زہر او چو ظہوری کنم بیان ٭ مقصودم اینکہ جای شنیدن
از شکر کشم ٭ (ولہ ؒ) بربستر زبان سمن افتد

بجای مرگ ہوگر نیفن گیری تب ہجران بیان کنم ہو

(اردو) بیان کرنا بقول آصفیہ ذکر کرنا کہنا سنانا

کرنا کہنا حال یا کیفیت یا سرگذشت دہرانا۔

مؤلف عرض کرتا ہے کہ کسی بات کی صراحت

کرنا کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔

بیان نمودن

استعمال۔ صاحب آصفی ذکر

این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف

بیان کردن است کہ گذشت (ملا ہر کاشانی سے)

گہی گشوده زبانِ خلقتہ سن ملین ہو گہی نموده بیانِ

خلقتی من نا رسہ ہو (اردو) دیکھو بیان کردن۔

بیانہ

بقول برہان و ناصری بفتح اوّل بر وزن

زمانہ نام شہریست در ہندوستان کہ نیل از انجا

خیزد و آن چیزی باشد کہ بدان چیزہا رنگ کنند

صاحب جہانگیری در ملحقات گوید کہ شہری کہ در قرب

آگرہ کہ بالفعل دار الملک ہندوستان است

دہی بود از دیہات آن (امیر خسرو سے) اعز

دولت است سواد بیانہ یا ہو کا ہنچا نہ دل شد

شہ چرخ آستانہ یا ہو مؤلف عرض کند کہ

حیف است کہ وجہ تسمیۂ این معلوم نشد

(اردو) بیانہ ایک شہر کا نام کہا گیا ہے جو

ہند میں واقع تھا اور ابتدا میں دار السلطنۃ آگرہ

اس کا ایک موضع تھا۔ مذکر۔

بیانی

بفتحتین بقول شمس در فارسی زبان

نام پردۂ سرود است مؤلف عرض کند کہ

دیگر ہمہ محققین فارسی زبان ازین ساکت بعض معاصرین

ہم این را تسلیم کنند حیف است کہ از صراحت غیر ایشان

فارسیم ظاہراً مرکب از بیان و یای نسبت معلوم می شود

عجمی نیست کہ سرود واضح و بلند باشد (اردو) بیانی

فارسی میں ایک راگنی کا نام ہے جس کا ترجمہ خاص

زبان اردو میں معلوم نہ ہو سکا۔ مؤنث۔

بیاوار

بقول برہان و جامع بفتح اوّل بر وزن سزاوار یعنی منقول نگار و شکل باشد صاحب رشیدی

گوید کہ فیاوار ہم بہمین معنی می آید صاحب سروری گرید یا نقش (امیر خسرو سے) صورتِ نقش بہی بیاوار

تو جامہ ہمی باف ؎ این است مرا با تو ہمہ شغل و بیاوار ؎ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است
دیکھیے (اردو) شغل۔ کام۔ عمل۔ مذکر۔

بیاور اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی نفع و سود۔ مؤلف عرض کند کہ ظاہر است
حاضر بیاوردن می نماید و کنایہ از معنی بالاوجا
دارد کہ این را مزید علیہ یاور گیریم بزیادتی
موقعدہ در اوّلش کہ نفع و سود ہم یاری می دہد
واللہ اعلم تحقیقہ احوال معاصرین عجم ازین ساکت
۔ فارسی قدیم باشد (اردو) نفع۔ مذکر۔ دیکھو
بازار کے دوسرے تختے۔

بیاہ بقول برہان بکسر اوّل بروزن سیاہ نام رودخانہ ایست۔ نواحی لاہور۔ صاحب جہانگیری
گوید کہ رودیست بس عظیم کہ آب آن بغایت گوارا است و ہم او در ملحقات خود ذکر این کردہ
(استاد فرخی ؎) با توانائی و قوت بہر اسپ ہمی ؎ پیل از ان شیر گذشتی طلب رود بیاہ ؎ صاحبان
ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو در سراج گوید کہ رودخانہ ایست از جملہ پنج دریای
پنجاب ہندوستان کہ از زیر شہر سلطان پور گذرد و منبعش کوہ سوالک است و فرماید کہ این اگرچہ
لغت ہندیست لیکن در اشعار استادان واقع شدہ۔ مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم مثل پنجاب
این را لغت فارسی دانند ولیکن حیف است کہ وجہ تسمیہ معلوم نشد (اردو) بیاہ۔ پنجاب سے
ایک ندی کا نام ہے۔ مؤنث۔

بی باد درخت نمی جنبد مثل۔ بہار عجم گوید یعنی ہر چیزی با سببی افتاد و صورت نگار رشید
الشعر یکتائی می بہ۔ مؤلف عرض کند کہ مثل
چون خبری از زبان مردم عامہ و خاصہ می شنید این مثل
را زنند مقصود از استعمال این ہمین کہ خبر مشہور
بیخبری حقیقت داشتہ باشد کہ بے بنا ہیچ نباشد (اردو)

دکن میں کہتے ہیں "بارہ بغیر ستی نہیں ہلتی" یا یہ کہاوت
قریب قریب اسی فارسی مثل کا ترجمہ ہے اس کا استعمال
اس مقام پر ہوتا ہے جہان کسی مشہور خبر کی اصلیت
کی رای ہو مثلاً جب کسی کی تعریف یا ظلم کی شہرت
ہوتی ہے تو اس کہاوت کا استعمال ہوتا ہے یعنے
کچھ تو صحیح ہوگا جب ہی تو مشہور ہے۔

بی باق بقول صاحب جامع اللغات اواسے
کامل **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان
دارند و مخفف بی باقی است۔ بعض محققین اردو آن را
از لغت اردو دانستہ اند ولیکن در ترکیب فارسی
بودن این شک نیست محققین سلف ذکر این نکردہ اند
(**اردو**) بے باق۔ صاحب آصفیہ نے بے باق
کرنا کو بمعنی ادا کرنا۔ چکانا۔ حساب پاک کرنا۔ بھگتانا
لکھا ہے۔

بی باک اصطلاح۔ بقول برہان و ناصری
(۱) بمعنی بی ترس و بیم و (۲) کنایہ از شجاع و دلاور
و صاحب ہفت۔ صاحب جہانگیری و لطائف و جامع

ذکر این بمعنی دوم کردہ و صاحبان جامع و
بحر ہم بمعنی دوم قانع صاحب غیاث بذکر
معنی اول گوید کہ (۳) گستاخ و جسور باشد
بہار بذکر معنی دوم می فرماید کہ اطلاق آن بر
شعلہ و خنجر مجاز است **مؤلف** عرض کند
سراجی گوید کہ فارسیان استعمال این بصفت شعلہ
و خنجر ہم کردہ اند (صائب سه) سرو را سر پنجۂ
سرکشی تر کند آب روان ٭ نقد جان در پای
آن بی باک می باید فشاند ٭ (ظہوری سه) بعہد
بی باکی اول بخون خود کند بازی ٭ چو فرد اکشتۂ
آن غمزۂ بی باک برخیزد ٭ (صائب سه) بر شعلۂ
بی باک بود سیلی صرصر ٭ دستی کہ مرا بر دل دیوانہ
گذارند ٭ (ملا قاسم مشہدی سه) ز دست دلبرم
تا خنجر بی باک می روید ٭ ز جیب عشقبازان این
سینہ ہای چاک می روید ٭ **مؤلف** عرض کند
کہ بمعنی اول حقیقی است و بمعنی دوم و سوم مجاز
آن و (۴) بمعنی بار ہم استعمال این می کنند

(ظہوری ۖ) ہیچت زجہر پای اغیار باک نیست
کہ بی باک ہیں ملاحظہ از زبان ہیں ہو (اردو)
(۱) بی باک۔ بقول آصفیہ۔ نڈر۔ بےخوف (۲) بیجا
بقول دلیر جری۔ بہادر (۳) گستاخ۔ دیکھو بیباک
گستاخ (۴) یار۔ منکر۔ ہماری رائے میں بیباک
گستاخ اور یار دونوں کے لئے اردو میں کہہ
سکتے ہیں اس لئے کہ فارسی میں ان معنوں میں مستعمل

بی باکی اصطلاح۔ (۱) بی خوفی (۲) دلاوری
(۳) گستاخی۔ مؤلف عرض کند کہ یای مصدری
بر بی باک زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ وسند این از
ظہوری بر بی باک گذشت (اردو) بی باکی
بمعنی اول و دوم و سوم کہہ سکتے ہیں۔ مؤنث۔

بی بال و پر شدہ مثل۔ صاحب خزینۃ الامثال
و امثال فارسی ذکر این کردہ اند مؤلف
عرض کند کہ چون کسی بی ساز و برگ شود فارسیان
استعمال این بحق آن کنند (اردو) بے سہارا
ہوگیا ہے۔

بی بال و پری اصطلاح۔ کنایہ باشد از
بی ساز و برگی (صائب ۖ) ز بی بال و پری فو
از نہاد من برون آمد کہ چو بیضہ شمع را پروانہ بر گرد
سر گردد کو (اردو) بے بال و پری۔ بے سر
سامانی۔ مفلسی۔ عاجزی۔ صاحب آصفیہ نے
صرف بے بال و پر کا ذکر کیا ہے۔

بی بدل اصطلاح۔ بقول آنند کہ از فرہنگ
فرنگ بمعنی بی ہمتا و بی مثل (انوری ۖ) اسپ
بی بدل چو جان بدل نیست بر تو ام کو چو بی بدل
جیکو منکر مینہ کسی بدل ہو مؤلف عرض کند کہ
اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی کہ بدل خود ندارد
(اردو) بے بدل بقول آصفیہ۔ لاثانی۔
بے نظیر۔ یکتا۔

بی برگ اصطلاح۔ بقول بحر و بہار بمعنی
بی سر و سامان (صائب ۖ) با تہی دستی نہاد
بر چشم وصول کو ہر دل بی برگ را گزوی تمنائی او
است کو (اردو ۖ) از برگ ریزہ ہر دم بی برگ

سنگ شکستہ را خطری از شکست نیست ﴿ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است اسم فاعل ترکیبی (اردو) بے سروسامان۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ بی اسباب۔ و بی آلات۔ مفلس۔ کنگال۔

بی برگ و بر اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) عقیم و (۲) بی ثمر و (۳) کنایہ از مفلس **مؤلف** عرض کند کہ معنی دوم حقیقی است و معنی اول و سوم کنایہ باشد اسم فاعل ترکیبی (اردو) (۱) عقیم بقول آصفیہ۔ عربی جس کے بچہ نہوتا ہو۔ جس کا نطفہ قرار نہ پاسکے یا جس میں نطفہ قبول کرنے کی صلاحیت نہو۔ بانجھ۔ (۲) بے ثمر۔ بے بر وہ درخت جو نہ پھلے (۳) مفلس۔

بی برگ و نوا اصطلاح۔ اسم فاعل ترکیبی است مرادف بی برگ کہ گذشت مخفی مبادکہ نوا بمعنی ساز و سامان بجائیش می آید (انوری ؎) ای دو قرن از کرمت بردہ جہان برگ و نوا ﴿ تو چہ دانی کہ جہان بی تو چہ بی برگ و نواست ﴿ (صائب ؎) مشو از صحبت بی برگ و نوایان غافل ﴿ کہ شب قدر نہان در رمضان می باشد ﴿ (ولہ ؎) ز مرگ تلخ پروا نیست بی برگ و نوایان را ﴿ چراغ تنگدستان خامشی را از ہوا گیرد ﴿ (اردو) دیکھو بے برگ۔

بی برگی اصطلاح۔ بمعنی بی سروسامانی است یای مصدری بر بہان بی برگ زیادہ کردہ اند کہ گذشت (ظہوری ؎) شوکت درویش فرونشست از فغان چون سنی ﴿ بلبل از بی برگی خود در نوا تقصیر کرد ﴿ (ولہ ؎) کدام کار کہ بی برگی است سامانش ﴿ چہ شعلہ ہاست کہ از خویش رستگان دارند ﴿ (صائب ؎) بی نوائی لازم بی برگی افتادہ است ﴿ سرو ﴿ با وجود آنکہ بی برگست دائم بانواست ﴿ (اردو) بے سروسامانی۔ مفلسی۔ مؤنث۔

بی بصر استعمال۔ بقول بہار و انند۔ نابینا (خواجہ شیراز ؎) چو مستعد نظر نیستی وصال مجوی ﴿ کہ جام جم نکند سود وقت بی بصری ﴿

مؤلف گوید که اسم فاعل ترکیبی است (اردو)
بے بصر کہہ سکتے ہین یعنے اندھا۔

بی بصیرت استعمال۔ (۱) بمعنی بی بصر و
(۲) بمعنی بی عقل اسم فاعل ترکیبی است (صائب
ط) مقام بوسہ لب زان عارض سیراب می جوید ✿
فغان کین بی بصیرت در حرم محراب می جوید ✿
(ولہ ط) از عصای خود خطر دارند کوران وقت
جنگ ✿ بی بصیرت از دلیل خویش ملزم می شود ✿
(اردو) (۱) اندھا۔ بے بصر کہہ سکتے ہین۔
(۲) بے عقل۔ بے وقوف۔

(الف) **بی بغل** اصطلاح (الف)
(ب) **بی بغل بودن** بقول بہار و جہانگیر
و آنند کنایہ از مفلس و تہیدست مرادف کم بغل
خان آرزو در سراج می فرماید که مرادف بی برگ
باشد **مؤلف** عرض کند که کسی که سامانی در بغل
ندارد مراد از مفلس است اسم فاعل ترکیبی۔
صاحبان رشیدی و شمس ذکر (ب) کرده می فرمایند
که بمعنی بی برگ بودن است (اردو) (الف)
دیکھو بے برگ (ب) بے برگ و نوا ہونا مفلس ہونا

بی بقا استعمال۔ بقول آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بمعنی ناپایدار **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس
است (اردو) ناپایدار اور بے بقا بھی کہہ سکتے ہین

بی بن استعمال۔ درختی که بنیاد ندارد اسم
فاعل ترکیبی است (انوری ط) بیخ جور از باغ
تو چون بیخ مرجان بی بن است ✿ شاخ دین معمار
تو چون شاخ آہوی بی بر است ✿ (اردو) بے
بنیاد کہہ سکتے ہین۔

بی بہا اصطلاح۔ بقول وارستہ و بہار (۱) اہل ایران
بے قیمت یعنی کالائی که بیش قیمت باشد صاحب
بحر ذکر معنی اول گوید که (۲) متاع بی قدر
(انوری ط) شہر خویش درون بی خطر بود
✿ پیکان خویش درون بی بہا بود گوہر ✿ (تاثیر ط)
گرچہ بی قدریم تاثیر المنیم از حادثات ✿ چون
بی بہا بر جا زبینا ماندہ ایم ✿ (اردو) (۱) بے بہا

بقول آصفیہ بیش قیمت۔ انمول (۳) وہ متاع جس کی قدر نہ ہو۔

(الف) بی بہرگی
(ب) بی بہرہ
اصطلاح۔ صاحب برہان نسبت (ب) گوید کہ (۱) بمعنی بی نصیب و قسمت است چہ بہرہ بمعنی قسمت و نصیب آمدہ و (۲) کنایہ از درویش و گدا و (۳) پریشان و (۴) بی چیز۔ صاحبان جہانگیری و رشیدی بر معنی دوم و سوم قانع (مولوی معنوی ؒ) گوہر کنی غر مہرہ را از بہرہ بد تری تو بہرہ را چو سلطان کنی بی بہرہ را شاباش ای سلطان ما چو بہار رہ مفلس و تہیدست قانع کہ متعلق بمعنی دوم یا چہارم است صاحب مجر بذکر معنی دوم و سوم بمعنی (۵) بی خبر ہم نوشتہ صاحب جامع ذکر معنی اول و دوم فرمودہ خان آرزو در سراج ذکر معنی اول و چہارم کردہ (ظہوری ؒ) فتادہ است چہ بی بہرہ گوشہم از راحت بخور زہر کہ ہرچہ شنیدم نصیحت آمیز است۔ مؤلف عرض کند کہ معنی اول حقیقی است و دیگر معانی مجازی آ

اسم فاعل ترکیبی است و (الف) بزیادت یای مصدری و تبدیل ہای ہوز بہ کاف فارسی بمعنی مصدری دارد بمعنی (۱) بی نصیبی و (۲) درویشی و گدائی و (۳) پریشانی و (۴) ناچیزی و (۵) بی خبری (ظہوری ؒ) بی نصیبان بہرہ دارند از بی بہرگی چو آرزو را حسرت بوس و کنار ہی می رسد۔ مخفی مبادا کہ فارسیان (ب) را با مصادر فارسی بترکیب ہم استعمال کنند کہ در ملحقات می آید (**اردو**) (الف) (۱) بی بہرگی۔ بی نصیبی۔ مؤنث (۲) فقیری۔ مفلسی۔ مؤنث (۳) پریشانی۔ مؤنث (۴) ناچیزی۔ مؤنث (۵) بی خبری۔ مؤنث۔ (ب) (۱) بے بہرہ بقول آصفیہ وہ شخص جو کسی سے فائدہ نہ اٹھائے۔ بد نصیب۔ بد بخت (۲) فقیر۔ مفلس (۳) پریشان۔ پریشان حال (۴) ناچیز (۵) بے خبر۔

بی بہرہ کردن استعمال۔ بمعنی بی نصیب کردن و جا دارد کہ بہمہ معانی (بی بہرہ) ہم

استعمال این کنیم که معاصرین عجم بر زبان دارند (صائب ره) مکن بی بهره یارب از قبول دل بیانم را ٭ پر چشم خوبان آب ده تیغ زبانم را ٭ (اردو) بے بہرہ کرنا۔

بی بهره گذاشتن مصدر اصطلاحی فارسی است به معنی بے بهره کردن که گذشت یعنی بی بهره داشتن است (عرفی ره) آن روز که ایثار شجاعت گذارد ٭ بی بهره ز تیغت جگر آهوی حرم را ٭ هر عطسه که از مغز تکان تو گشاید ٭ ریزد به گریبان بناخون عدم را ٭ (اردو) بے بہرہ رکھنا۔

بی بی بقول برهان و جامع بکسر هر دو با و سکون هر دو یا (۱) زن نیکو و (۲) خاتون خانه صاحب سروری و بهار به معنی اول قانع (هاتفی ره) یا زنش گفت خواجه کی بی بی ٭ دل بر این منه که از وطن کیبی ٭ صاحب ناصری بهر دو معنی همزبان برهان (انوری ره) شیوهٔ اهل زمانه پیشه کن بگزین غلام ٭ در حضر خاتون و بی بی در سفر اسفندیار ٭ صاحبان هفت و آنند هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که معنی دوم لغت ترکی است چنانکه صاحب کنز آورده فارسیان استعمال این کرده اند صاحب انند این را لغت فارسی گفته و بعضی از معاصرین عجم هم و طرز بیان صاحب ناصری هم همان اگر لغت ترکی می بود صراحت می کرد چنانکه عادت اوست ما بینیم که صاحب کنز هم که محقق ترکی زبان است صراحت لغات فارسی می کند و برین لغت صراحت نکرد و معاصرین ترک لغت زبان خود می دانند و معنی اول مجاز معنی دوم است (اردو) (۱) بیبیا عورت۔ مؤنث (۲) بی بی بقول آصفیه۔ فارسی۔ مؤنث۔ دیکھو بیبی۔

بی پا اصطلاح۔ بقول صاحب فدائی (۱) کسی که از راستی و بی پایداری فروغی نداشته باشد و دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده **مؤلف** گوید که صاحب فدائی از علمای

معاصرین عجم بود قولش اعتبار را نشاید اسم فاعل ترکیبی است و معنی لفظی این (۲) آنکه پای یا یارای رفتار ندارد پس معنی دوم حقیقی است و معنی اول مجازش (اردو) (۱) ناراست۔ وہ شخص جو راستی سے نیک نام نہ ہو (۲) وہ معذور جس کے پاؤں نہ ہوں یا لنجا جو رفتار سے عاجز ہو۔

بی پایاب اصطلاح۔ بقول بحر و بہار مانند دریای عمیق (شیخ شیراز سے) وقتی در آبی تا میان دستی و پائی می زدم ٭ اکنون ہمان پنداشتم دریای بی پایاب را ٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس (اردو) عمیق دریا۔ بہت گہرا۔

بی پایان اصطلاح۔ بقول بہار وانند آنکہ نہایت ندارد **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (صائب سے) مرا حسن روزافزون او عیش است بی پایان ٭ کہ در ہر دیدنی می گیرم از سر عشق بازی را ٭ (ظہوری سے) رفتہ در طوفان غم بر باد اسباب نفس ٭ آری آری ظاہر است از آہ بی پایان ما ٭ (انوری سے) محنت دشمن تو بی پایان ٭ مدت دولت تو بی انجام ٭ (حافظ سے) درین دریای بی پایان درین طوفان موج افزا ٭ دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا ٭ (اردو) بے حد بقول آصفیہ۔ بے انتہا۔ بے شمار (بے پایاں بھی کہہ سکتے ہیں)۔

بی پدر استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ یتیم **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی یعنی کسی کہ پدر او مردہ باشد (اردو) یتیم بقول آصفیہ عربی۔ بے باپ۔ پدر مردہ۔ اناتھ۔ جس کا باپ مرگیا ہو۔

بی پردہ استعمال (۱) چیزی و کسی کہ پردہ ندارد۔ بی نقاب و بی حجاب۔ و استعمال این با مصادر فارسی می شود چنانکہ (بی پردہ آمدن) بمعنی بی نقاب و بی حجاب آمدن (صائب سے)

باشد که متروک است و دیگر محققین هم ازین ساکت
شتاق سند استعمال می باشیم و تکمیل بحث بر (بی پژمانی)
کنیم که به زای فارسی می آید (اردو) بے غمی
بے خوفی ۔ مؤنث ۔

بی پروا استعمال ۔ بقول بهار و انند بمعنی بی نیاز
و بیفراغ (ظهوری ؎) خامهٔ بی مهر و لی پروا
زبان زد شد کنون ٭ بار دیگر بی مروت بیوفا
خواهم نوشت ٭ (وله ؎) نصیحت های عاشق
گوش کردن از تو بی پروا ٭ چنان خوش می نماید
که ظهوری پند نشنیدن ٭ (صائب ؎) مرا
سرگشته دار چشم بی پروا نگاه او ٭ نگردد هیچکس پابند
پارهٔ تیر هوائی را ٭ (وله ؎) می تجربت در
قدح دریای خم پیدا کند ٭ دخل دریا ابر را
در خرج بی پروا کند ٭ (اردو) بے پروا
بقول آصفیه مستغنی ۔ بے غرض ۔ بے فکر ۔ بے حاجت

بی پروا نگاه اصطلاح ۔ بهار ننوشته این را
معنی ساکت و صاحب انند بنقل نگارش مؤلف
عرض کند که (بی پروا) همان است که گذشت
و این اسم فاعل ترکیبی است کنایه از کسی که نگاه
به بی پروائی کند و (بی پروانگاهی) بزیادت
یای مصدری بی پروائی باشد در نگاه کردن
(صائب ؎) ز بی پروانگاهی آب و چشمش
نمی گردد ٭ سر خورشید اگر آن سنگدل را در کنار
افتد ٭ (اردو) وه شخص جو نگاه مین بے پروا
هو (نگاه مین بے پروائی) مؤنث ۔

بی پر و بالی اصطلاح ۔ بی سر و سامانی ۔
(صائب ؎) ما را رساند بی پر و بالی بکوی دوست
٭ پروانه را بشمع اگر بال و پر رساند ٭ (اردو)
بے سر و سامانی ۔ مؤنث ۔

بی پرهیز اصطلاح ۔ بقول انند بحواله فرهنگ
فرنگ (۱) شهوت پرست و زانی **مؤلف**
عرض کند که معنی لفظی این (۲) آنکه پرهیز و احتراز
نکند ۔ اسم فاعل ترکیبی است و معنی بیان کرده
انند را اگر سند استعمال پیش شود کنایه دانیم ۔

معاصرین عجم بمعنی مجازی بر زبان ندارند (اردو)
(۱) شهوت پرست - عیاش (۲) دیکهو بدپرهیز -
بی پژمانی اصطلاح - بقول بحر بی افسردگی
و بیغمی و بی ترسی **مؤلف** عرض کند که آنچه
صاحب برهان در ملحقات به رای مهمله بهمین
معنی آورده عجبی نیست که اصل آن همین باشد
که زای فارسی به رای مهمله بدل شود چنانکه
پژکم و پرکم و پژمان به زای فارسی بکسر اول
بمعنی افسرده می آید پس (بی) سلب بر این
زیاده کرده مرکب کرده اند [illegible]
قیاس است (اردو) دیکهو بے پژمانی -
بی پشت اصطلاح - بمعنی بی مدد و دار

همین است (بادهٔ بی پشت) که بجایش گذشت
و سند این هم همدر آنجا مذکور (اردو)
بے مدد - بے اعانت - بے سہارا کہہ سکتے ہیں
بی پیر اصطلاح - بقول انند بحوالهٔ فرهنگ
فرنگ بکسر بای فارسی (۱) آنکه مرشد و هادی
ندارد و (۲) فاجر و بدکار **مؤلف** عرض کند که
بعض محققین معاصر این را لغت غلط و محاورهٔ
هند دانند خطا می کنند معاصرین عجم بر زبان دارند
معنی اول تحقیقی است و معنی دوم مجاز آن که کسی که
تقید با شیخ ندارد همان فاسق و فاجر و بدکار است
(اردو) بے پیر - بقول آصفیه فارسی (۱) بے گرو - بے استاد
(۲) بے اعتقاد - بے ایمان - بے درد - سنگدل - بے رحم

بی پیتا بقول برهان و ناصری و هفت و مؤید با اول بثانی رسیده و ثالث فوقانی بالف کشیده بلغت
زند و پازند بمعنی خانه است که بعربی بیت خوانند صاحب جهانگیری در ملحقات این را آورده
مؤلف عرض کند که ما این را مفرس دانیم از بیت عربی بزیادت الف زائد در آخرش
تصرف در اعراب چیزی نیست که عجیب و لهجه مقامی است (اردو) گهر - مکان -

بی تاب اصطلاح - بهار و انند ذکر این کرده اند معنی ننوشته **مؤلف** عرض کند که

بمعنی بی سکون و بیقرار اسم فاعل ترکیبی (میرزا بیدل س) دهم بر شوخی مژگان بی تاب تو می لرزد ٭ که روز و شب

نمیرسد به تیغ زبان ابرو ٭ صاحب فدائی که از علمای معاصرین عجم بود صراحت فرماید که کسی که آرام از و بریده شده باشد و قرار و سکون او از دستش رفته

و پیش ازان شکیب نداشته باشد (ظهوری س) زهی همت که بی تابان بقاصد ٭ جواب نامه و پیغام

بخشند ٭ (وله س) در بر هر ذره بی تاب خورشیدی

نگر ٭ در دل هر قطرهٔ بی آب عمانی ببین ٭ (اردو) بیتاب بقول آصفیہ۔ فارسی۔ بے طاقت۔ بے چین۔ مضطرب۔ بے قرار۔ وہ شخص جسے برداشت نہو

بیتاب انداختن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی بیتاب کردن است (ظهوری س) بیتابی خوشم کرتاب غم بیتابیم اندازد ٭ که ترسم خویش را

آسودگی در خوابم اندازد ٭ (اردو) بیتاب کرنا

بیتاب عشق هرچه کند حق بدست اوست مثل صاحب خزینة الامثال و مخزن الفوائد (؟) ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که فارسیان

این مثل را بحق عاشق استعمال کنند مقصود شان همین است که عاشق بیتاب مرفوع القلم است

(اردو) دکن میں کہتے ہیں "عاشق کی گردن پر خون نہیں چڑہتا" اس کا مطلب یہہ ہے کہ عاشق کو عقل نہیں جس سے خون کا مؤاخذہ ہو سکے

بی تابی استعمال بمعنی بیقراری۔ یای مصدری بالفظ (بی تاب) مرکب است (ظهوری س)

بیتابی ما اینکه بر خسار تو محویم ٭ گویائی ما اینکه بحرف تو خموشیم ٭ (صائب س) همان چو موج زخم دست و پا زبی تابی ٭ زبحر اگر چه امید کنار نیست مرا ٭ (اردو) بیتابی بقول آصفیہ

مؤنث۔ بے چینی۔ اضطرابی۔ گھبراہٹ۔

بی تابی تیغ اصطلاح۔ بیقراری تیغ و کنایه از تحریکش که دیگجا قرار نگیرد (ظهوری س)

بیتابی تیغ او بماند ٭ تا از تن زار من نشان (؟) کو

(اردو) تلوار کی حرکت۔ تلوار کا چلنا۔ تلوار کی چال۔

(۱۶۴)

بیتابی دیدن بر کسی مصدر اصطلاحی
بیتاب شدنش و مبتلای بیتابی شدن کسی (ظہوری
ع) بہ ظہوری دیدہ بیتابی ہو بسکون اضطراب
ہمیا ہم ہو (اردو) بے تابی مین مبتلا ہونا بیتاب ہونا

بیت احزان اصطلاح - بقول بہار
مرادف کلبۂ احزان (۱) کنایہ از خانۂ مہتر یعقوب
بمفارقت مہتر یوسف علیہما السلام (انوری ع)
یوسف احسان چو در چاہ جفا محبوس شد ہو بندہ
چون یعقوب سوی بیت احزان آمدہ است ہو مؤلف
عرض کند کہ (۲) بمعنی حقیقیش ہر غمخانہ را توان
گفت (اردو) بیت الحزن بقول آصفیہ (۱) اس کمرہ کا نام جس مین حضرت یعقوب علیہ السلام
تنہا بیٹھکر حضرت یوسف کی جدائی مین رویا
کرتے تھے (۲) مجازاً ہر عاشق مہجور کا گھر -
غمکدہ - رنج کا گھر -

بیتار باول مکسور و یای مجہول بقول شمس
لفظی باشد فلان و بہمان و ہمچنین فلان را و بہمان
را ہم نویسند مؤلف عرض کند کہ دیگری
از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ و معاصرین
عجم ہم بر زبان ندارند مجرد قول صاحب شمس
بدون استعمال اعتبار را نشاید (اردو)
دیکھو بہمان -

بیتارہ بقول سروری بحوالۂ نسخۂ حسین وفائی بتای قرشت و یای حطی و رای مہملہ بوزن
بیچارہ بلا باشد و چیزی کہ مردم آن را دشمن دارند (استاد کسائی ع) برگشت چرخ از
من بیچارہ چون کنم ہو و آہنگ جنگ دارد و بیتارہ چون کنم ہو فرماید کہ در فرہنگ ہا بہ
فارسی آوردہ صاحب مؤید ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ ما این را اسم جامد
فارسی زبان دانیم (اردو) بھوت بقول آصفیہ - ہندی اسم مذکر - پریت خبیث
شیطان - (دیکھو بلا)

بیت اقصیٰ اصطلاح ۔ بقول بحر و غیاث
بیت المقدس **مؤلف** عرض کند کہ از دو لغت
عربی فارسیان بحذف الف و لام ترکیب خود استعمال
کردہ اند (اردو) بیت المقدس دیکھو ایلیا کا نمبر (۳)

بیتاقہ بقول جہانگیری در ملحقات با یای مجہول
بیگانہ را گویند **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی
زبان دانیم برای اقتضاء صاحب جہانگیری و عجب است
ازینکہ معاصرین عجم برزبان ندارند و محققین اہل زبان با
و زبان دان این را ترک کردہ اند اگر سند استعمال
بدست آید توانیم قیاس کرد کہ مبدل (بی طاقہ) باشد
کہ طای حطی بدل شدہ بہ فوقانی چنانکہ (تطاق) و (تفتاق)
و معنی لفظی این کسی کہ طاق ابرو یعنی شناسائی ندارد
بیگانہ باشد (اردو) بیگانہ ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی
غیر ۔ اجنبی ۔ یگانہ کا خلاف ۔

بیت الاموال اصطلاح ۔ بقول بہار
مرادف بیت المال خانہ کہ اموال متفرق بعد از ضبط
دران نگاہ دارند (میرزا عبد الغنی قبول سہ) ثمر از
شاعران مانند عالم بادشاہان را ۔ بی باشد غیر زین
تر از مدائح بیت اموالی ۔ **مؤلف** عرض
کند کہ سند پیش کردۂ بہار تقاضای آن می کند
کہ بقاعدۂ فارسی این را بیت اموال قائم گفتن
کہ معنی حقیقی است دیگری از محققین ذکر این نکرد
و بحث بیت المال بجائیش می آید (اردو)
بیت اموال اوس مکان سرکاری کو کہہ سکتے ہیں
جس میں مال لاوارث محفوظ کیا جاوے ۔ مذکر ۔

بیت الحرام اصطلاح ۔ بقول بہار و آنند
بیت اللہ و کنایہ از (۱) مکۂ معظمہ (سعدی
سہ) بدو گفت سالار بیت الحرام ۔ کہ ای
حامل وحی برتر خرام ۔ (قدسی سہ) از بسکہ
شیشہ ہا راست از ہر طرف سجودی ۔ میخانہ
را ز طاعت بیت الحرام کردند ۔ صاحب
بحر گوید کہ (۲) خانۂ کعبہ را نام است **مؤلف**
عرض کند کہ صاحب غیاث صراحت کردہ کہ حرام
مصدر است بمعنی منع و درینجا مصدر بمعنی

اسم مفعول است یعنی خانہ کہ منع کردہ شد از
قتال در وی پس یعنی دوم درست است و
اسنادی کہ گذشت برای معنی دوم می نماید و
می توان بسبیل مجاز بمعنی اول استعمالش کنیم کہ
خانہ کعبہ در مکہ معظمہ واقع است و ہمین لغت
بزبان عرب مستعمل و بترکیب فارسی بیت حرام
توانیم استعمال کرد (اردو) بیت الحرام
بقول آصفیہ۔ مذکر۔ (۱) مکہ معظمہ۔ وہ شہر جس میں
خانہ کعبہ واقع ہے۔ (۲) وہ گھر جس میں قتل اور
بعض مباحات کو منع کیا گیا ہے۔ خانہ کعبہ۔

بیت الحزن اصطلاح۔ بقول بہار و انند
بضم حا و سکون زا و بالتحریک ہمان بیت الحزن
کہ گذشت (خواجہ شیراز ؒ) بدین شکستہ
بیت الحزن کہ می آرد نشان یوسف دل
از چہ زنخدانش بگو (صائب ؒ) با دلیلی
ہمچو بوی پیرہن یعقوب ما را منکشف در گوشہ
بیت الحزن باشد چرا۔ **مؤلف** عرض

حقیقت این ہم در انجا عرض کردہ ایم این مرکب
بدو لغت عرب است کہ فارسیان استعمالش
کردہ اند (اردو) دیکھو بیت احزان۔

بیت الحیات اصطلاح۔ بقول بحر برجی
کہ در وقت ولادت طالع مولود بود۔ صاحب
شمس بر نام برجی قانع۔ صاحب انند این را مرکب
مستعملۂ عربی زبان (بیت الحیوۃ) نوشتہ بمعنی
با صاحب بحر متفق۔ **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان
بقاعدۂ خود تصرفی در املای این کردہ اند مگر
ہیچ (اردو) بیت الحیات اس برج کا نام
ہے جو مولود کی ولادت کے وقت ہو طالع
مولود۔ مذکر۔

بیت الخلا اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و
انند کنایہ از متوضا و طہارت خانہ (میرزا عبد الغنی
قبول ؒ) بود شعر ہر کس کہ خالی از لطف ایہام
نام او را کہ بیت الخلا است۔ **مؤلف** عرض
کند کہ مرکب عربی است و اصطلاح فارسیان۔

(اردو) بیت الخلا بقول آصفیہ۔ مذکر۔ پاخانہ۔ جائے ضرور۔

بیت الدعا اصطلاح۔ بقول بہار مرادف بیت الحرام (سلمان ساوجی ؎) پادشاہا بر دعاکا تست مبنی شعر من ٭ لاجرم چون کعبہ ہر بیتی ازان بیت الدعاست ٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس و مرکب عربی است مستعملۂ فارسی زبان۔ (اردو) دیکھو بیت الحرام۔

بیت الدوا اصطلاح۔ بقول بہار دواخانہ یا دار الشفا و فرماید کہ این مجاز است (جمال الدین عبد الرزاق ؎) ترتیب کردہ است ز بیت الدوا فلک ٭ از خوشہ جو ز صبح سا و ز حمل لسان ٭ صاحبان بحر و انند ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ محاورۂ فارسیان است بترکیب لغات عرب (اردو) دار الشفا دیکھو اجزاخانہ۔

بیت الشرف اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و انند باصطلاح اہل تنجیم برجی کہ شرف یکی از کواکب ہفتگانہ دران شود چنانچہ شرف آفتاب در حمل۔ صاحب مؤید بذیل لغات فرس این را با برج حمل مخصوص کردہ کہ شرف گاہ آفتاب است **مؤلف** عرض کند کہ اصطلاح فارسیان است بترکیب دو لغت عربی زبان و ما اتفاق داریم بتعمیم اول الذکر (اردو) بیت الشرف بقول آصفیہ۔ مذکر۔ بلندی اور بزرگی کا گھر۔ نجومیون کی اصطلاح مین وہ برج جس مین سات سیارون مین سے کسی کو شرف اور سعادت حاصل ہو جیسے آفتاب کا شرف حمل مین۔ چاند کا ثور مین مشتری کا سرطان مین۔ زہرہ کا حوت مین عطارد کا سنبلہ مین۔ مریخ کا جدی مین۔ زحل کا میزان مین۔

بیت الصنم اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و انند بتخانہ (صائب ؎) صائب روا دار کہ بیت الحرام دل ٭ از فکرہای بیہدہ بیت الصنم شود ٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس

و اصطلاح فارسیان بترکیب لغات عرب۔ (اردو) بت خانہ۔ صنم خانہ۔ مذکر۔

بیت العتیق اصطلاح۔ بقول بہار و انجمن مرادف بیت الحرام (سعدی ؒ) فطوبی لباب کبیت العتیق ٭ حوالیہ من کل فج عمیق ٭ صاحب اندمی فرماید کہ معنی لفظی این خانۂ قدیم است چراکہ کعبہ اول برای عبادت آدم علیہ السلام مقرر بود و بعد طوفان نوح ابراہیم علیہ السلام تجدیدش کرد و عتیق بمعنی کریم ہم بنظر ہم آمدہ یا آنکہ آزاد کردہ شدہ است از غرق طوفان یا از دست تصرف کردن ظالمان **مؤلف** عرض کند کہ اصطلاح مرکب از دو لغت عرب است کہ فارسیان بترکیب خود استعمالش کردہ اند معنی لفظی این خانۂ گرامی و برگزیدہ و کنایہ از کعبۃ اللہ دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بیت الحرام۔

بیت العروس اصطلاح۔ بقول بہار و انجمن (۱) خانہ کہ برای عروس مہیا سازند و متکلف دران کنند و (۲) کنایہ از مکۂ معظمہ (نظامی ؒ) زسودای ہند و زصفرای روس ٭ فرو شست عالم چو بیت العروس ٭ **مؤلف** عرض کند کہ معنی اول حقیقی است و معنی دوم مجاز آن بصفت آراستگی (اردو) (۱) عروس کا کمرہ۔ مذکر (۲) مکۂ معظمہ۔ مذکر

بیت الغزل اصطلاح۔ بقول بہار و انجمن واننذ کہ بیت منتخب و برگزیدہ (حافظ شیرازی ؒ) شعر حافظ ہمہ بیت الغزل معرفت است ٭ آفرین بر نفس دلکش و لطف سخنش ٭ (محسن تاثیر ؒ) در خانۂ کہ جلوہ کند مصرع قدت ٭ منظور انتخاب بود بیت الغزل شود ٭ (ابوطالب کلیم ؒ) خالش میان ابرو بمحنی بجا فتادہ ٭ بیت الغزل زتانی از انتخاب دارد ٭ **مؤلف** عرض کند کہ اصطلاح فارسیان است بترکیب دو لفظ عربی (اردو) بیت الغزل۔ بقول آصفیہ۔ مذکر۔ عمدہ اور بہتر شعر۔ اعلی مضمون کی بیت۔

بیت الفراغ اصطلاح۔ بقول انند و موید

وشمس مرادف بیت الخلا **مؤلف** عرض کند کہ
اصطلاح فارسیان بترکیب دو لغت عرب است
(اردو) دیکھو بیت الخلا۔

بیت اللطف اصطلاح بقول وارستہ
و بحر و انند و غیاث لولی خانہ بہار این را بہ نون
عوض لام (بیت النطف) نوشتہ و لطف جمع لطفہ
آمدہ (شفائی سہ) آنانکہ زن خویش نمایند مبتذل بر
جمعند بہ بیت اللطف انجمن تو ہیچ (آقا سمیع شاپورصہ)
دیروز آنکہ مرید شیخ دین بود بیا امروز کامستیمند اس
بیت اللطف است [illegible] صاحب تحقیق الاصطلاحات
می فرماید کہ لطف بالضم و بفتحتین بیک معنی آمدہ
چنانچہ از قاموس مستفاد می شود **مؤلف** عرض کند
کہ ما (بیت النطف) را اگر بنون عوض لام می آید
اصل دانیم و این را تحریف و تصحیفش (اردو)
چکلا بقول آصفیہ۔ رنڈیوں کے رہنے کا مقام۔ رنڈیوں کا محلہ۔

بیت الماء اصطلاح بقول بول جال مرادف
بیت الخلا **مؤلف** عرض کند کہ اصطلاح ساکنین
عجم است بترکیب دو لغت عربی بر سبیل کنایہ
غیر لطیف (اردو) دیکھو بیت الخلا۔

بیت المال اصطلاح بقول بہار مرادف
بیت الاموال کہ گذشت صاحب بحر بحوالہ کشف
می فرماید کہ (۱) آن مال کہ ہمہ مسلمانان را در آن
حقی بود و بحوالہ غیاث گوید کہ (۲) جائیکہ اموال
مستوفی بعد ضبط نگاہ بدارند **مؤلف** عرض کند کہ
معنی لفظی این مقامی کہ در آنجا اموال محفوظ کنند
و در اصطلاح مقامی را نام کردند کہ اموال لاوارث
را در آن مقام محفوظ کنند و معنی اول بر سبیل [illegible]
یعنی مال لاوارث را ہم بیت المال گفتند۔
(اردو) بیت المال بقول آصفیہ۔ اسم مذکر
(۱) لاوارث اسباب۔ وہ مال جس میں تمام
مسلمانوں کا حق ہو (۲) خزانہ شاہی خزانہ
عامرہ (مال کا مقام)

بیت المالیچی بقول بحر و انند و غیاث

کسی کہ از طرف سلطان بر بیت المال متصرف
باشد **مؤلف** عرض کند کہ محققین تعریف خوشی
نکردہ اند فارسیان (بیت المالچی) منتظم
بیت المال را گفتہ اند کہ آن را نگاہ دارد و
بحکم سلطان بجایش صرف کند (اردو)
بیت المال کا منتظم یا مہتمم۔ مذکر۔

بیت المعمور | اصطلاح۔ بقول بحر خانہ ایست
در آسمان برابر کعبہ و آن مسجد ملائکہ است
و فارسیان بدون الف و لام استعمال کنند
(صائب ؎) خراب است کہ خوشتر ز بیت معمور
است ؏ تنی کہ از تپش دل خراب می سازند ؎
(مسیح کاشی ؎) ہمین ماییم و یکدل اندر آن
دل ز خم ناسوری ؏ نباشد چون دل ویرانۂ
ما بیت معموری ؎ **مؤلف** عرض کند کہ ما
نظر بموضوع خود این را بجایش قائم کردہ ایم
(اردو) دیکھو بیت معمور۔ مذکر۔

بیت المقدس | اصطلاح۔ بقول برہان
در ملحقات (۱) بلدہ ایست مشہور از شہرہائے
فلسطین صاحب بحر گوید کہ بہ تشدید دال و (۲)
قبلہ یہود و نصاری و بفتح میم بتخفیف غیر آن ہم
بہار بہ نقل عبارت بالا از عرفی سند آوردہ (؎)
سینہ ریشی از عدم آوردہ و آسودہ رفت ؏
عصمتم آمد ببیت المقدس و آلودہ رفت ؎
(خاقانی ؎) بگردانم ز بیت اللہ قبلہ ؏ بیت المقدس
و محراب اقصی ؎ صاحب غیاث گوید کہ مسجد بیت
در ملک شام کہ حضرت داؤد علیہ السلام آن را
باتمام رسانید و قبلۂ اکثر انبیا ہمان بود **مؤلف**
عرض کند کہ ما اشارۂ این بہ ایلیا کردہ ایم
معنی دوم حقیقی است و معنی اول مجاز آن فارسیان
بمعنی دوم بتخفیف قاف و بمعنی اول بہ تشدید
خوانند (اردو) (۱) بیت المقدس ایک
شہر کا نام جو ملک شام میں واقع ہے جس میں
مسجد اقصی واقع ہے (۲) مسجد اقصی مؤنث
جس کا اشارہ ایلیا کے تیسرے معنوں کے ترجمہ میں کر آئے

(۱) بیت النطاف اصطلاح۔ بقول
(۲) بیت النطف بهار (۱) بکسر نون
و (۲) بضم نون و فتح طا مرادف (بیت اللطف)
که گذشت و فرماید که از بعضی بمعنی نجاست خانه
مسموع است و اگر این باثبات رسد مجاز خواهد بود
(حکیم شرف الدین شفائی ؎) بابای تو جاروب
کش بیت نطف شد ؎ اجداد تو گشتند بتدریج
بزرگان ؎ **مؤلف** عرض کند که ما اشارهٔ این
بر (بیت اللطف) کرده ایم مخفی مباد که نطاف
و نطف هر دو جمع نطفه باشد در عربی و این
مرکب اضافی است بقاعدهٔ عربی فارسیان بدون
الف و لام بقاعدهٔ خود استعمال این کنند (اردو)
دیکھو بیت اللطف۔

بی تامل استعمال۔ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ
فرنگ بمعنی بی اندیشه و بی فکر (صائب ؎) اگر که
در لقمهٔ من سنگ نهفت است فلک ؎ بی تامل
نگذارم بگیر دندان را ؎ (وله ؎) بیچاره ی
بی تامل گرچه صائب خوب نیست ؎ بی تامل آستین
افشاندن از دنیا خوش است ؎ (اردو)
بلا تردد۔ بلا توقف۔ بقول آصفیه بے تامل
دیکھو بلا تاخیر۔

بیتانه بقول برہان با فوقانی بر وزن و معنی
بیگانه که نقیض آشنا باشد و صراحت کند که لغت
زند و پازند است صاحبان هفت و مؤید و
سروری و انند هم ذکر این کرده اند **مؤلف**
عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است معنی
لفظی این منسوب به بیتان یعنی محض بود و از نه
یعنی پارچهٔ بی تار است و کنایه از ناقص و بیگانه
که تان بمعنی تار منقبض بود آمده (اردو) بیگانه
دیکھو بے تاقہ۔

بی تب و تاب اصطلاح۔ کسی که تب و
تاب یعنی بیقراری ندارد (صائب ؎) بی تب
و تاب بجوهر شرابی نرسد ؎ تا بآتش نرود کوزه
آبی نرسد (اردو) وه شخص جسکو بیتابی نه ہو

بی تجربگی | استعمال - بمعنی ناتجربہ کاری - معاصرین عجم بہ زبان دارند و صاحب یوسف سراج ہم استعمال این کرده **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان بقاعدہ خود یای مصدری بہ (بی تجربہ) زیاده کرده اند بہ تبدیل ہای ہوز بکاف فارسی (**اردو**) ناتجربہ کاری مؤنث

بی تحاشی | اصطلاح - بقول بحر (۱) بمعنی یکسوئی و (۲) بی باک - صاحب ملحقات بہ این نیز [illegible] اول معنی دوم را بی باکی گفتہ - صاحبان موید وانند و ہفت شفق با ملحقات بہ این نا **مؤلف** عرض کند کہ با ہم اتفاق داریم با او (انوری ـہ) چون بہ انگیخت مرا رخت و چراغی افروخت ٭ بی تحاشی چو رفیقی کہ بود از اشباه ٭ (والہ ـہ) پیروزی و شاہی تراست مسلم ٭ بر جملہ آفاق بی تحاشی ٭ (**اردو**) (۱) یکسوئی - مؤنث (۲) بی باکی - بے خوفی - مؤنث -

بیت حرام | اصطلاح - ہمان بیت الحرام کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان بدون الف و لام بترکیب خود استعمال کرده اند (انوری ـہ) شخنش را مزاج سحر حلال ٭ درگہش را خواص بیت حرام ٭ (**اردو**) دیکھو بیت الحرام

بی تدبیر | استعمال - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بی اندیشہ و بی پروا **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است مراد از کسی کہ بی فکر و اندیشہ کار کند (**اردو**) بے تدبیر اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو بدون فکر و اندیشہ کام کرے -

بی ترازو دادن | مصدر اصطلاحی - بمعنی بی دریغ دادن (نظامی ـہ) چو زر ہر ده درم در ترازو ٭ ہم با وفا چون درم بی ترازو ٭ ہم **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (**اردو**) بے دریغ دینا - کثرت سے دینا -

بی ترتیب | استعمال - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بی قاعده و بی انتظام **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (**اردو**) بے قاعده

دیکھو بے پرکار۔

بیت غزل پرکن اصطلاح۔ بقول بحر بیتی از فکر و تلاش عاری بود۔ صاحب آنند بحوالہ غیاث گوید کہ یک یا دو بیت ضعیف المضمون کہ شاعر در چند اشعار برجستہ و پر مضمون خود داخل نمودہ باتمام رساند **مؤلف** عرض کند کہ خلاف قیاس و ہیچ محاورہ را بدون سند استعمال بر حجت قول محققین ہندنژاد تسلیم نکنیم معاصرین عجم بر زبان نیارند و محققین اہل زبان ازین کنارہ کردہ اند (اردو) وہ بیت جو معمولی اور آسان مضمون پر شامل ہو۔

بیت فراغ اصطلاح۔ بقول برہان کنایہ از متوضاست کہ او سنجانہ باشد۔ بہار گوید کہ ہمان بیت الخلا کہ گذشت (کمال اسمعیل ؎) من چو در ہم نشستہ بسر ریش ؛ او چو محدث فراز بیت فراغ ؛ صاحبان جہانگیری و ناصری در ملحقات ذکر این کردہ و صاحبان جامع و بحر و رشیدی و سراج ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است فارسیان بترکیب خود از دو لغت عربی مرکب کردہ اند (اردو) دیکھو بیت الخلا۔

بیت فرد اصطلاح۔ بقول بہار اضافت عام الی الخاص (میرزا بیدل ؎) فلک پیوستہ دور از دوستان میدارد م بیدل ؛ ز بروی صفحہ آفاق بیت فرد را مانم ؛ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است بمعنی شعر منتخب ولاثانی (اردو) منتخب شعر۔ لاثانی شعر جو اپنی خوبیوں میں فرد ہو اور عدیم المثال۔ نذکر۔

بی تقریب اصطلاح۔ بقول آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بی موجب و بی سبب **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) خوش بساط تازہ ور بازار عجز م چیدہ بود ؛ بازخواہد چید بی تقریب بر چیدن نداشت ؛ اولہ ؎) خوشا چشمی کہ بی تقریب ہر ساعت فرو گرید ؛ کنم با دیدۂ نمناک ما تنہا بیاد آرم ؛

(اردو) بے وجہ - بے سبب -

بیتل بقول بہار بوزن خیطل مخفف بیت المال و بقیس علیہ آن زنبیل کہ مخفف زین العابدین است چنانچہ از بعضی کتب تواریخ معلوم میشود (باقر کاشی در تعریف اشعار معاصرین ع) تبدل معنی پوشیدہ وا ماندہ دہر یکمال خود ساختہ با یکدو سہ بیت بیتل ہا **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم ازین بیخبر و محققین زباندان و اہل زبان ازین ساکت از معنی شعر پیداست کہ بیتل درینجا بمعنی لاوارث است و عجبی نیست کہ مخفف بیت المال قرار دادہ باشند چنانکہ بہار گوید (اردو) لاوارث بقول آصفیہ جس کا کوئی وارث نہو - وہ چیز جس کا کوئی حقدار نہو -

بیت معمور اصطلاح - ہمان بیت المعمور کہ پیشش گذشت بترکیب دو لغت عربی بقاعدۂ فارسی (انوری ع) یارب این بارگاہ دستور است یا نمودار بیت معمور است ہا (ولہ ع) کالبد دل بیت معمور فلک را طعنہ زد ہا تا خیالت اندران ویرانہ مہمان آمد است ہا (اردو) دیکھو بیت المعمور -

بیت نظف اصطلاح - ہمان بیت النظف کہ گذشت بدون الف و لام بترکیب فارسی (اردو) دیکھو بیت النظف -

بی توشہ اصطلاح - بقول بحر (۱) فاسق و (۲) بی ذخیرہ - صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ مفلس و محتاج و بی برگ و نوا **مؤلف** عرض کند کہ معنی دوم حقیقی است و معنی اول مجاز آن کہ فاسقان را توشۂ آخرت از اعمال صالح نباشد مشتاق سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین اہل زبان ازین ساکت (اردو) (۱) فاسق (دیکھو بلادہ) (۲) مفلس محتاج بے برگ و نوا -

بی تہہ (الف) اصطلاح - بقول خان آرزو

در چراغ ہدایت بیای مجہول و فتح فوقانی و ہای ملفوظ (۱)
بی حوصلہ (شفائی سہ) کرشمہ می زند انگشت برلب
کلاہم ٭ چگونہ رنجش بی تہ زبان نگہدارد ٭ و فرماید کہ
بر ہمین قیاس است ---------

(ب) **بی تہی** بمعنی بی حوصلگی (سلیم سہ) پا بدامن
کش چو کوہ و رستم تمکین پیش گیر ٭ ہمچو دریا چند بتوان
جوش زد از بی تہی ٭ صاحب بحر ذکر ہر دو کردہ بہار
بذکر معنی اول (الف) گوید کہ (۲) بمعنی بی اصل۔
(ملا فوقی یزدی سہ) فوقی از گردون بہ پشت
خندہ زد از رہ مرو ٭ عشرت او ہمچو قول کودن دہان
بی تہ بود ٭ و ہم او (بی تہ است) را قائم کردہ
گوید کہ بمعنی (۳) شئی نامربوط و ہرزہ چانہ است
و فرماید کہ از اہل زبان بتحقیق پیوستہ (علی خراسانی
سہ) ہر دو چشم من نشین دلنگر خوبی فلک ٭ دیدۂ خونین
گشتہ ام چون آب دریای بی تہ است ٭ مؤلف عرض
کند کہ (الف) (۳) بمعنی حقیقی است یعنی چیزی کہ تہ ندارد
چنانکہ آب بی تہ و دریای بی تہ و کلام علی خراسانی
سند اوست و دیگر معانیش مجاز آن یعنی بی بنیاد
و بی اصل و غلط و ہمین معنی را کلام شفائی و ملا فوقی
یزدی سند است محققین بالا معنی (۱) و (۳)
بہ بغیری قائم کردہ اند کہ ہیچ است و برای ہر دو
لغت الف و ب دو معنی حقیقی و مجازی است
کہ ذکرش کردہ ایم و (ب) نیز یادست یای مصدری
(۱) بمعنی حقیقی و (۲) مجازاً بمعنی بی بنیادی و بی اصلیت
و غلطی دیگر ہیچ (اردو) الف (۱) وہ چیز جسکی
تہاہ نہو جیسے بے تہاہ دریا (۲) بے اصل بے
بنیاد اور غلط (ب) (۱) بے تہاہی جیسے دریا کی
بے تہاہی (۲) بے اصلیت غلطی۔ مؤنث۔

بی جا استعمال بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرہنگ بمعنی بی محل و بی موقع مؤلف عرض
کند کہ موافق قیاس است (ظہوری سہ) بیجا
التفات تو با غیر و بدنماست ٭ بر خبرگی مشہور
و نز طعن بجا ترس ٭ (اردو) بیجا۔ بقول
آصفیہ۔ فارسی۔ بے موقع۔ بے محل۔

و غیر معمولی دارد. مخفی نیست که رنگ معمولی تیغ
سپیدست و رنگ غیر معمولیش همان سرخ که بحالت خونین
می باشد و همین دو رنگ است برای تیغ و جادارد
که از سجاده که گذشت این را متعلق گیریم و سجاده
مراد ریختا بر سبیل مجاز بمعنی سرخ پس معنی این تیغ
سرخ رنگ و این بهتر از ماخذ اول است
(اردو) خون مین بهری هوئی تلوار. تیغ خونین
آلوده کهه سکتے هین. مؤنث.

سجاده لب | اصطلاح. بقول انند بحواله کشف اللغات آنکه لب او سرخ و زرد بود. **مؤلف** عرض کند که بر (سجاده آب) ماخذی که مذکور شد من وجه متعلق باین رنگ حقیقی لب عنابی است و بحالت غیر معمولی زرد و سرخ می شود پس این کنایه است برای معشوق. طالب سند استعمال می باشیم که محققین اهل زبان و معاصرین عجم ازین سالک اسم فاعل ترکیبی است (اردو) سرخ اور زرد رنگ کے لب رکھنے والا.

سجاده مذاب | اصطلاح. بقول لطائف برهان و بحر و انند و مؤید و شمس (۱) کنایه از خون و (۲) می سرخ رنگ و شراب زعفرانی. **مؤلف** عرض کند که مذاب بمعنی گداخته شده و ماخذ (سجاده آب) بجایش مذکور و این کنایه درست است برای شراب و معنی دوم اصل و معنی اول مجاز آن (اردو) (۱) خون. مذکر (۲) لال اور زعفرانی شراب. مؤنث.

سجا شدن ناف | مصدر اصطلاحی. بقول اکسیر اعظم (جلد سوم) ذیل مرض (تحرک سره) مرضی است که بقول بعض اساتذه حرکت عضله شکم قریب ناف از جای خود است و علاجش مالش شکم و رگی که قریب شتالنگ است بروغن گل و دیگر روغن های بلیتنه و تحتانه. **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است و ذکر این مرادف افتادن ناف گذشت (اردو) ناف ٹلنا. دیکھو افتادن ناف.

بی جرأت | استعمال. بقول بهار و انند آنکه دل در کردن کار جرأت ندارد (صائب ۵) دل

بی جرأت ما گوشہ نشین ادب است ؎ ورنہ لعل لب او بوسہ ربا افتادہ ست ؎ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (**اردو**) بے ہمت بقول آصفیہ کم حوصلہ پست ارادہ سست کاہل مجہول

بی جرم استعمال ـ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بیگناہ و معصوم **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (**اردو**) بے جرم ـ بے گناہ معصوم کو کہہ سکتے ہیں ـ

(۱) **بی جگر** (۲) **بی جگری** اصطلاح ـ (۱) بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بزدل و بدیل آن گویند کہ (۲) بمعنی بیمناکی نقیض بہادری صاحب بحر ذکر (۲) کردہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و در (۲) یای مصدری مرکب با (۱) (انوری) ازان سپس کہ بہ تعریض یکدو بارہم رفت ؎ کہ مردمی کن و بخشیدہ بی جگر بفرست ؎ (ظہوری ؎) تیغ کشتن زمن و تیغ کشیدن از تو ؎ از جگر بی جگران راسپری می باشد ؎ (**اردو**) (۱) بزدل دیکھو اشتردل (۲) دیکھو بزدلی ـ مؤنث ـ

بیجالی اصطلاح ـ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بی رونقی (فقرۂ گلستان سعدی) بکر عروس فکر من از غایت بی جالی سر برنمی دارد **مؤلف** گوید کہ موافق قیاس است (**اردو**) بے رونقی ـ مؤنث ـ

بیجن بقول برہان بر وزن و معنی بیژن است کہ می آید صاحبان سروری و رشیدی و ناصری و سراج و جامع ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مبدل آن چنانکہ کژنگ و کجنگ (**اردو**) دیکھو بیژن ـ

بی جواب اصطلاح ـ بقول بہار و انند آنکہ قابل جواب نباشد صاحب بحر ہم ذکر این کردہ اسم فاعل ترکیبی است (صائب ؎) خجالت می کشم از نامہ ہای بی جواب خود ؎ کہ بار خاطر

مؤلف عرض کند کہ صاحب بحر بذکر معنی اول (۲) بمعنی بے مروت ہم گفتہ ہر دو موافق قیاس است و در سند تاثیر معنی دوم چسپان تر است **(اردو)** (۱) بے حیا جسکو حیا اور شرم نہ ہو (۲) بے مروت جس کو مروت اور اخلاق نہ ہو۔

بیچن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بر وزن و معنی بیشرن کہ می آید **مؤلف** عرض کند کہ مبدل بیچن کہ بہ جیم عربی بجایش گذشت چنانکہ چوچہ و چوچہ **(اردو)** دیکھیے بیچن و بیشرن۔

بیچند اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان بر وزن ریوند۔ درخت را گویند۔ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان بدانیم و مشتاق سند استعمال کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین اہل زبان ازین ساکت **(اردو)** درخت۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مذکر۔ پیڑ۔ شجر۔ بروا۔

بی چوبہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ نوعی از خیمہ کہ بی چوب باشد۔ **مؤلف** عرض کند کہ ستون درمیانی ندارد **(اردو)** بیچوبہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا خیمہ جس میں چوب نہیں لگائی جاتی۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ جس میں ستون درمیانی نہیں ہوتا۔

بی چون اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر (۱) بی نظیر و بی مانند و (۲) نامی از نامہای حق سبحانہ تعالی **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است **(اردو)** (۱) بے نظیر (۲) خالق بے چون۔ مذکر۔

بیچہ اصطلاح۔ بقول غیاث و انند (۱) بمعنی معشوقہ و فرماید کہ مصغر و مخفف بی بی است۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ (۲) زن یہود را نامند۔ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد معاصرین عجم است نسبت معنی اول خیال ما این است کہ صاحبان انند و غیاث از قیاس کار گرفتہ اند و جا دارد کہ اسم جامد فارسی قدیم باشد

کہ معاصرین عجم آن را بتخصیص استعمال کردند محققین اہل زبان از بیہودہ بمعنی ساکت (اردو) (۱) معشوقہ مؤنث (۲) بیہودن یہودی عورت بولیں نیست بولیں –

بیحاصل اصطلاح – بمعنی بی نتیجہ و عجب و ناممکن (صائب ؔ) اینکہ سرہا گفتہ قبلہ خاصی دارند ، غیبت بی حاصل اگر جلوہ ہر جائی نیست ، (اردو) عجب و ناممکن –

(الف) **بی حجاب** استعمال بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالکسر (۱) بمعنی بی حیا و بی شرم و شوخ و (۲) بی پردہ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (صائب ؔ) چون شکوہ شیشہ موج بادہ گلرنگ او ، ہمی توان دید از بیاض گردن او بیحجاب ، و ––––

(ب) **بی حجابی** بمعنی مصدری بزیادت یای مصدریت (صائب ؔ) عرق نکردن زرو نیشن بی حجابی لیست ، ستارہ محو درین آفتاب گلشی گردد ، (اردو) بیحجاب (۱) بقول آصفیہ – بے شرم – بے حیا – بے لحاظ (۲) بے پردہ –

(ب) بے حجابی بمعنی بے پردگی کہہ سکتے ہیں –

(۱) **بیحد** اصطلاح – بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالکسر بمعنی بی نہایت و بے پایان و ––––

(۲) **بیحد شدن** مصدر اصطلاحی – بقول بحر بمعنی بدر رفتن از حد شرع (صائب ؔ) ہر کہ بیحد شود – از حد نکند پروائی ، چہ غم از محتسب شہر بود مستان را ، مؤلف عرض کند کہ ہر دو موافق قیاس است (اردو) (۱) بے حد دیکھو بے پایان (۲) حد شرعی سے تجاوز کرنا – خلاف شرع کام کرنا –

(الف) **بی حساب** اصطلاح بقول بہار و انند (۱) معروف و (۲) کنایہ از ظلم و بیداد (صائب ؔ) تا چند بی حساب با اہل نظر کنی ، اینک رسید نوبت روز حساب خط ، (مخلص کاشی ؔ) شاہی کہ بر رعیت خود بی حساب کرد ، سیلاب گشت و خانہ خود را خراب کرد ،

صاحب تحقیق الاصطلاحات بنسبت معنی دوم گوید
که معنی کار بیجا باشد (اشرف مازندرانی ؎) یارب
بجز انام عذابم نبری ﴿ هر جا که بری بی پیچ و تابم نبری ﴿
گویا این همه بیحساب کز من سر زد ﴿ مشکل به بهشت
بی حسابم نبری ﴿ مؤلف عرض کند که مراد از
معنی اول یعنی حقیقی است یعنی بدون حساب
و کتاب و دریافت و تحقیقات و از مصرع دوم
کلام مازندرانی سندش پیداست و صائب هم گفته (؎)
خواهی که بیحساب بجنت ترا برند ﴿ صائب نفس شمرده زن و
خود حساب باش ﴿ و بنسبت معنی دوم عرض می شود که کار بیجا
و ظلم و بیداد حاصل شود از معنی اول یعنی کاری بغیر دریافت
و تحقیق کردن بیجا باشد و بیداد بیجا کسی که کار متعلق بدست
مصرع اول سند مخلص کاشی استعمال این معنی
پیداست و از کلام اول صائب و مخلص کاشی

(ب) **بی حساب کردن** | بمعنی کار بیجا و
ظلم و بیداد کردن بدست می آید (اردو)
الف (۱) بے حساب و کتاب ـ بے دریافت
(۲) ظلم و بیداد ـ بیجا کام (ب) بیجا کام کرنا ظلم کرنا

(الف) **بی حضور**
(ب) **بی حضور داشتن**
(ج) **بی حضور شدن**
(د) **بی حضور کردن**
(ه) **بی حضوری**

اصطلاح الف بلفظ ... بحر و واو ... (۱) بمعنی بیمار ... پریشان
مؤلف عرض کند که معنی حقیقی این (۲) پریشان
است که حضور قلب نباشد و معنی اول مجازاً ان
و (ب) پریشان و بیمار داشتن کسی را (شفائی
تخلص ؎) ترا که در لب نوشین هزار گونه شفاست
﴿ چرا همیشه مرا بی حضور باید داشت ﴿ (ج)
بقول خان آرزو در چراغ ہدایت بمعنی بیمار
شدن و بتحقیق ما پریشان شدن هم (شفائی
؎) یار عاشق شده است درمان چیست ﴿
یعنی آنجا که بی حضور شود ﴿ (ملا آگهی ؎)
در جهان دو چیز دشوار است نزد آگهی ﴿ کردن
کردن آن می شود بی حضور ﴿ ناز عاشق ...

فاسق شرم مسک بذال رذل ؎ عشوۂ محبوب
بد شکل و نظر بازی کور ؎ لحن صوت بی اصولان
بحث علم جاہلان ؎ میہمانی بی تقلید و گدائی
بنزور ؎ صاحبان بحر و انند ہم ذکر این کردہ اند
و (د) مرادف (ج) (مخلص کاشی ے)
از زمین دلم زعلاقہ کثرت رسیدہ شدہ ؎ گردید
بی حضور ز جمعیت حواس ؎ و (ہ) بقول و آنند
جمعیت خاطر و فراغ دل نداشتن چہ حضور
شگفتگی و خرمی است و حضورستان مقام امن
و امان **مؤلف** گوید کہ حاصل بالمصدر است
یعنی پریشانی و بیماری (عارف ایجی ے) چون
خامۂ مسک مغز از بی حضوری دل ؎ شد پیش ریخته
در ہر سخن دمارا ؎ صاحبان بحر و انند و بہار ہم ذکر
این کردہ اند (**اردو**) (الف) (۱) بیمار (۲) بیمار
پریشان (ب) پریشان اور بیمار رکھنا کرنا (ج
و د) پریشان اور بیمار ہونا (ہ) پریشانی و بیماری مؤنث

بی حقیقت استعمال - بقول انند بحوالۂ
فرہنگ فرنگ بمعنی ناراست و ناخالص و بی اصل
مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است و
اسم فاعل ترکیبی (**اردو**) دیکھو بے اصل

بی حمیت استعمال - بقول انند و بہار مرادف
بی حیا (سعدی ے) بہ بین آن بی حمیت را کہ
ہرگز ؎ نخواہد دید روی نیک بختی ؎ **مؤلف**
عرض کند کہ موافق قیاس است اسم فاعل ترکیبی
(**اردو**) بے حمیت - بقول آصفیہ بے شرم
بے غیرت - بے حیا -

بی حواس استعمال - بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ بمعنی بیخود و بی ہوش **مؤلف** عرض کند
کہ موافق قیاس است اسم فاعل ترکیبی (**اردو**)
بے حواس - بقول آصفیہ بے اوسان - پریشان
بے خود - آپے سے بیخبر -

بی حیا استعمال - بقول بہار مرادف بی حمیت
گذشت و صاحب انند ہم زبانش **مؤلف**
عرض کند کہ آنکہ حیا و شرم ندارد موافق قیاس است

اسم فاعل ترکیبی) و از همین است بیحیائی نیز باید یائی مصدری بقاعده فارسی (صائب ؎) از خجالت مشرق پروین شود رخساره اش ٭ گر چهره با او شود از بی حیائی آفتاب ٭ (اردو) بے حیا۔ بقول آصفیہ بے شرم بے ادب۔

بیخ بقول بهار بیخ مرادف این است بمعنی اصل و بالفظ برکندن بمعنی استیصال و بالفظ زدن و کردن بمعنی ریشه دواندن و بالفظ نشاندن از عالم نهال نشاندن مستعمل (سعدی ؎) درخت چو بیخ است و سلطان درخت ٭ درخت ای پسر باشد از بیخ سخت ٭ صاحبان انند و هفت و رشیدی هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که بیخه که می آید فرع علیه این است و استعمال این با مصادر فارسی در ملحقات می آید (اردو) بیخ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مؤنث جڑ۔ اصل۔

بیخار اصطلاح۔ بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بمعنی بی خوف و خطر **مؤلف** عرض کند که کنایه باشد (اردو) بے خطر۔ بقول آصفیہ بے خوف

(الف) **بیخانمان** اصطلاح بقول

(ب) **بیخان و مان** انند بحواله فرهنگ فرنگ (الف) (۱) بی خانه و بی مسکن و (۲) مسافر **مؤلف** عرض کند که اصل این (ب) باشد که فارسیان بحذف واو عطف هم استعمال این کرده اند (ظهوری ؎) ز سیل حادثه بی خان و مان چه غم دارد ٭ برای خواجه در اندیشه ام چه اسباب است ٭ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) الف (۱) بے خانماں کہہ سکتے ہیں یعنے وہ شخص جو گھر سے جدا ہو۔ بے مسکن (۲) مسافر (ب) مرادف الف۔

بیخایه اصطلاح۔ بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ خواجه سرا و خایه کشیده و خصی **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است اسم فاعل ترکیبی (اردو) خواجه سرا۔ دیکھو اللبی کا نمبر (۲)۔ مذکر

بیخبر استعمال۔ بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ

غافل۔ ناآگاہ و بی وقوف **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است موافق قیاس (انوری ؒ) درجہان آیتی شد است رخش ؛ لیک از حال خویش بیخبر است ؛ (اردو) بے خبر۔ بقول آصفیہ۔ ناواقف۔ غافل۔ بے شعور۔ بیوقوف دیکھو بدذہن کے دوسرے معنے۔

بیخ برآوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ استیصال کردن است (ابوالفرج رونی ؒ) برآرد بیخ طمع از خاک آدم ؛ گر زود مسؤل گردد طبع سائل ؛ (اردو) جڑ اکھیڑنا۔ بقول آصفیہ۔ بیخ کنی کرنا۔ استیصال کرنا۔ مٹانا۔

بیخ برانداختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف (بیخ برآوردن) است (سعدی ؒ) برانداختم بیخ شان از ؛ بہشت ؛ کہ گندم نگین می نگارند زشت ؛ (اردو) دیکھو بیخ برآوردن۔

بیخ بردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قائم کردن بنیاد است (نظامی ؒ) جناح از ہوا در زمین بیخ برد ؛ پس آہنگ شد در زمین چار میخ ؛ (اردو) بنیاد قائم کرنا۔

بیخ برکندن مصدر اصطلاحی۔ مرادف (بیخ برآوردن) است (انوری ؒ) برکندست ؛ عشق از بیخم ؛ تا بیخ صلاح و توبہ برکندم ؛ (اردو) دیکھو بیخ برآوردن۔

بیخ لشم اصطلاح۔ بقول برہان بکسر خای نقطہ دار کنایہ از گوشت است کہ بتازی لحم گویند صاحب جہانگیری در ملحقات ذکر این کردہ (حکیم نزاری ؒ) از عالم معاش سہ نعمت گزیدہ اند ؛ بردی نکو و شیرۂ انگور و بیخ لشم (ن) صاحب سروری ہم در ملحقات آوردہ صاحبان جامع و سراج و رشیدی و ہفت و بہار ذکر این کردہ اند

(۳۲۹۵)

وصاحب ناصری این را مخصوص کند با گوشت
گوسپند **مؤلف** عرض کند که تخصیص ناصری
موافق قیاس است وتعمیم دیگر محققین مجاز آن
(اردو) گوشت۔ دیکھو بیسریا۔ اور بلحاظ تخصیص
بکری کا گوشت۔

بیختن بقول موارد از پرویزن گذراندن
ومضارع این بیزد۔ صاحب نوادر بذکر
معنی بالا صراحت کند که در مضارع وامر این
باب بلکه سائر ابواب مصادر ذات الخا۔ خای
آن به زای تازی بدل شود صاحب فدائی گوید
که جدا کردن نرمهٔ هر چیز سائیده وکوفته از ریزهٔ
آن از ریگ ، پرویزن۔ صاحب انند بحواله
فرهنگ فرنگ گوید که غربال کردن۔ صاحب بحر
همین مصدر را به همین معنی با بای فارسی آورده
مؤلف عرض کند که ماخذ این بیزهٔ فارسی زبان
که بمعنی خالص با زای فارسی می آید بای هوز حذف
وزای فارسی بدل شد به زای عربی چنانکه ژند وزند
وبیز باقی ماند که ماخذ واسم مصدر بیزانیدن
است که می آید واز همین بیز زای هوز را بدل
کردند به خای معجمه چنانکه فراز وفراخ۔ بیخ شد
وپس ازان علامت مصدر تن بقاعدهٔ فارسی
بر وی زیاده کرده مصدری ساختند بمعنی غربال
کردن که مراد از خالص کردن است وآنچه بیختن
به بای فارسی به همین معنی می آید مبدل این چنانکه
تب وتپ پس آنچه صاحب نوادر تبدیل
خا بزای هوز در مضارع وامر این بیان
می کند غلط است بلکه (بیزیدن) مصدر تحقیقی بود
که حالا متروک است وترک آن بی غوری
صاحبان تحقیق بیش نباشد تصدیق وجودش
از امر حاضر ومضارعش می شود کامل التصریف
بود برخلاف این که سالم التصریف است
یعنی از مشتقات این بدون ماضی واسم مفعول
ومستقبل نیاید ازینجاست که فارسیان امر
حاضر ومضارع از مصدر مرحوم (بیزیدن) استعمال

کردند و محققین مصادر آن را متعلق باین کردند اگر وجود (بیزیدن) الخ بود مصدر (بیزانیدن) که می آید از کسی پیدا شد این است حقیقت این مصدر (اردو) چھاننا۔ بقول آصفیہ ستتری چھنی سے آٹا نکالنا بیختن کا ترجمہ صاف کرنا۔

بی خرد بقول انند بحوالہ فرہنگ فرہنگ بمعنی بی عقل و بی وقوف۔ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس بمعنی حقیقی است (**اردو**) بیوقوف۔ دیکھو بدذہن کا نمبر (۲)

بی خرد و خاوند اصطلاح بقول انند بحوالہ فرہنگ فرہنگ یعنی نہ مالک چیزی و نہ مملوک کسی۔ **مؤلف** عرض کند که دیگر محققین ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند مشتاق سند استعمال می باشیم (**اردو**) نہ مالک اور نہ مملوک۔

بیخ زدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده گوید که مرادف (بیخ کردن) است که می آید بمعنی ریشه دواندن (انوری ۔۔ گرچه در رهگذری درد و غمت بیخی زد / گر شبا روزی چون ذکر تو در نشو نماست) **مؤلف** عرض کند که مراد از قائم شدن است این (**اردو**) قائم ہونا۔

بیخست بقول جامع بر وزن زردشت۔ درخت وغیره که از بیخ آن را کنده باشند و فرماید که با شین معجمه عوض سین مهمله هم آمده۔ خان آرزو در سراج گوید که به سین مهمله اصل است و به شین معجمه مبدل آن (چنانکه کستی و کشتی) چه خستن بالضم عبارت از کندن است مجازاً از کوفتن و اگر به فتح خا بود مجاز از مجروح کردن و اصل آن (بیخ خست) یعنی بیخ کنده و ضابطه فارسیان است که هرگاه دو حرف از یک جنس جمع شوند حذف یکی از آنها جائز۔ **مؤلف** عرض کند که مخفف بیخسته به تخفیف های هوز و بیخسته که می آید اسم مفعول (بیخستن) مصدر است

که بعد این مذکور شود (اردو) وہ درخت جو جڑ سے اکھیڑا ہوا ہو۔

(الف) بخیستن | بقول برهان بکسر اول
بر وزن دل بستن بمعنی (۱) درماندن و
عاجز شدن. صاحبان انند و هفت هم ذکر این کرده اند
و صاحب جامع بذکر معنی بالا (۲) محبوس گردیدن
هم گفته. خان آرزو در سراج بذکر معنی اول گوید
که از همین است ------

(ب) بخسته | بمعنی درمانده و عاجز آمّا قوسی
بفتح و ضم خا نوشته و ظاهراً الف بیای پارسی
باشد که (پای خوست) آخر آمده و بپای تازی
خطا است. صاحب بحر الف را سالم التصریف
گوید که غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید
و صاحب برهان نسبت (ب) گوید که بر وزن بسته
بمعنی (۱) درمانده و عاجز و (۲) محبوس و بندی چنانکه
سروری می فرماید گرفتار و درمانده و عاجز است
خسروی ست) دل خسته و بحر دهم بخسته و گمراه
گریبان بسپیده دم نالان بسحرگاه و فرماید که بپای فارسی
هم بنظر رسیده و غالباً این اصح باشد
مؤلف عرض کند که الف مصدر ایست مرکب
از پی بمعنی حقیقیش و خستن که بمعنی برکندن و خسته
کردن و آزرده ساختن می آید و معنی لفظی (پی
خستن) برکنده شدن از بیخ و کنایه از درماندن
و عاجز شدن و بمجاز محبوس گردیدن. پای فارسی
بدل شد به عربی چنانکه اسپ و اسب و تپ
و تب و (ب) ماضی مطلق بزیادت هاى هوز
در آخر که افادهٔ معنی مفعولی کند (اردو)
الف (۱) درماندہ ہونا، عاجز ہونا (۲) قید
ہونا (ب) (۱) درماندہ۔ عاجز (۲) محبوس
مقید۔ قیدی۔

بیخ سوسن | اصطلاح. بقول هفت و
مؤید اصل السوس را گویند که در هندی ملہٹی
نام است صاحب محیط ذکر این کرده و حواله سوسن
نوشت و بر اصل السوس گوید که بکسر همزه اسم

یونانی است و بفتح ہمزہ اسم عربی و بیونانی غاوقی
و غلوفریا و بہ لاطینی ابرتس و در زبان افغانی
خوگاولی و در کشمیری شنگیر و بفارسی شیرازی
بیخ مہک و بہ اصفہانی مترو و بہ ترکی شیرین بان
و بہ فرنگی کلیسرنرہ و در انگریزی لیکرس و
بہندی ملہٹی گویند۔ بیخ نبات سوس است
دو قسم می باشد تلخ و شیرین و مستعمل شیرین آن است
مرکب القوی مائل تر بحرارت و معتدل در رطوبت
و یبوست و گویند گرم و تر در اول منضج اخلاط
غلیظہ و مرکبہ و مسکن تشنگی بسبب رطوبت
و عذوبت خود لہذا نافع التہاب معدہ خصوصاً
آب زلال نقوع آن و مقوی اعصاب و نافع
درد عصب و منافع بسیار دارد (الخ) دارو
ملہٹی۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ مؤنث۔ اصل السوس
پہر مٹی کی جڑ گھوچی کے درخت کی جڑ بیخ مہک

بیخ شاخ دست اصطلاح بقول شمس
بمعنی انگشت دست مؤلف عرض کند کہ دیگر
کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ و آنچہ
قیاس می خواہد مقام وصل انگشت با کف دست
را توان گفت و بیخ شاخ دست من وجہ انگشتہا
دست را توانیم گفت با این حال بدون سند استعمال
مجرد قول شمس اعتبار را نشاید (اردو)
ہاتھ کی انگلیاں مؤنث۔

بیخشت بقول برہان بفتح اول و ضم ثالث
بر وزن زردشت ہر چیز کہ آن را از بیخ کندہ
باشند مانند درخت و امثال آن و فرماید کہ بجای
شین نقطہ دار سین مہملہ ہم آمدہ چہ در فارسی
ہر دو تبدیل می یابند صاحب سروری ہم ذکر
این کردہ (شمس فخری سہ) چنان بنیاد ظلم
از کشور خویش ٭ بفرمان الٰہی کرد بیخشت ٭ یکی از
قدما سہ) او زمعانی حقیر و بی ہنر و عقل ٭ جان از
تن آن خسیس باد ابیخشت ٭ صاحبان جامع و
ہفت و انند ہم ذکر این کردہ اند مؤلف
عرض کند کہ اشارۂ این بر (بیخست) گذشت

و این مبدل آنست چنانکہ کستی وکشتی (اردو) دیکھو بیخنت ۔

بیخنت کردن مصدر اصطلاحی ۔ یعنی از بیخ برکندن واستیصال کردن سند این بیخنت از شمس فخری گذشت و ماخذ این مصدر انجا مذکور (اردو) استیصال کرنا ۔

بیخش در آبست مثل ۔ صاحبان قرینہ وامثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این مثل را بحق کسی زنند کہ سرسبز و شاداب وخوشحال باشد مانند درختی کہ بیخ او درآب باشد وحاصل آن سرسبزی است ۔ (اردو) پھلا پھولا ہے ۔ صاحب آصفیہ نے پھلا پھولا پر قرار دیا ہے ۔ صفت ۔ صاحب نصیب ۔ دولت مند ۔ امیر جیسے ”پھلا پھولا گھر سب دیکھتے ہیں“ (عو) دکن میں کہتے ہیں ”سر ابھرا ہے“ یعنی سرسبز ہے شاداب ہے ۔ دولتمند ہو گیا ہے ۔

(۱) **بی خطر** استعمال ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرہنگ بفتح ثالث بیخوف وبیم **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است واز ہمین است مصدر ۔

(۲) **بی خطر آمدن** بمعنی بی خوف وخطر وبی نہیب واقع شدن (انوری ۵) عدل تو ہمائیست کہ چون سایہ بگسترد ۔ بخاصیت خورشید دران بی خطر آمد ۔ (اردو) (۱) بے خوف ۔ نڈر ۔ (۲) بے خوف وخطر ہونا ۔ بے مضرت واقع ہونا ۔

بیخ کردن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ گوید کہ مرادف بیخ زدن است کہ گذشت وصاحب بحر (بیخ کردن درخت) را قائم کردہ گوید کہ مستحکم شدن آن در زمین **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (سعدی ۵) درخت کرم ہر کجا بیخ کرد ۔ گذشت از فلک شاخ وبالای او (اردو) دیکھو بیخ زدن

(الف) **بیخ کن** استعمال ۔ صاحب آصفی

(ب) **بیخ کندن** ذکر (ب) کردہ از معنی ساکت

(ج) بیخ کنی **مؤلف** عرض کند که تقیمایا چیزی کردن وازبیخ وبنیاد برآوردن ونیست ونابود کردن (کمال اصفہانی سہ) آنکہ بیخ فراق او کند بتیغ زرستم زال زر تواند بود ۞ (الف) امر حاضر (ب) واسم فاعل ترکیبی (انوری سہ) نوبت بیخ ملک بیخ کن کہ شد است ۞ دشمن تو چو چہرہ در ششدر ۞ (ج) حاصل بالمصدر (ب) صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ ذکرش کردہ (اردو) الف۔ بیخ کنی کر۔ بیخ کنی کرنے والا (ب) بیخ کنی کرنا۔ بقول آصفیہ جڑ اکھاڑنا نیست ونابود کرنا (ج) بیخ کنی حاصل بالمصدر (ب)

بیخ کوہی اصطلاح۔ بقول برہان بکاف بر واو رسیدہ وہای بہ تحتانی رسیدہ بیخ لغتی است کہ شعر گران باشد وآن را بیونانی (تودریون) گویند وبہترین آن از لغت آورند ولغت از اعمال یزد است صاحبان جامع وناصری وہفت وانند ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب محیط ذکر این نکردہ

و بمشورگران سرچہ می فرماید با نقلش بر (باریقون) کردہ ایم (اردو) دیکھو باریقون۔

بیخ گوشش زرد است اشل یعقوبیا بسیار یعنی قرساق شریر وفتنہ انگیز است صاحبان بحر وانند ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ خیال محجان است کہ شریر وفتنہ انگیز را بن گوش زرد رنگ می باشد (اردو) بڑا شریر و بدذات ہے۔ دکن میں اس موقع پر کہتے ہیں بیج کا نگوشیان کھا یا ہوا ہے ٭

بیخلوش بقول ہفت رنیم آہن را گویند دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد معاصرین عجم بہ زبان ندارند **مؤلف** گوید کہ اگر سند استعمال بدست آید تو انیم قیاس کرد کہ مرکب باشد از بیخ بمعنیش ولوش کہ بمعنی گل سیاہ وتیرہ کہ در بن حوضہا وتہ جوی ہا بہم می رسد واین ہمان است کہ تحقیقش بر استقورون بیان کردہ ایم (اردو) دیکھو استقورون۔

بیخ مہک اصطلاح۔ این ہمانست کہ بذیل بیخ سوسن اشارۂ این کردہ ایم و مہک اسم جامد فارسی زبان است برای سوسن پس این مرکب اضافی است مرادف بیخ سوسن (اردو) دیکھو بیخ سوسن۔

بیخ نرگس اصطلاح۔ بقول خان آرزو در چراغ ہدایت بمعنی پیاز نرگس (کاتبی ؎) چو بیخ نرگس اگر دو رم افگند در خاک ؛ نہان درون کفن باشدم ہزار قدح ؛ بہار بذکر بمعنی بالا گوید کہ در نسخۂ نندرام این شعر بالیحی شیرازیست صاحب اننددنقل نگار بہار **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است (اردو) درخت نرگس کی جڑ۔

بیخ نشاندن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی گوید کہ از عالم نہال نشاندن است بہار بذیل بیخ اشارۂ این کردہ (حافظ ؎) شکر ایزد کہ دگر بار رسیدی نہ بہار ؛ بیخ نیکی بنشان و گل توفیق ببوی ؛ (انوری ؎) بیخ کان را نشاندست قضا ؛ شاخ آن جبر کرم نیارد بر ؛ **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان بیخ بمعنی درخت و نہال ہم استعمال می کنند چنانکہ گویند یک بیخ درخت نشاندہ ایم یعنی یک درخت در زمین قائم کردہ ایم و این چنان است کہ نفر برای آدم و راس برای گاو و اسپ و زنجیر برای فیل (اردو) درخت بونا۔

بیخ نوش اصطلاح۔ بقول مؤید در نسخ قلمی ریم آہن (کذا فی الطب) و در نسخۂ مطبوعہ نولکشور این را بہ حای حطی عوض خای معجمہ آوردہ گوید کہ شرابیکہ در وبیخ تربا کنداختہ باشند **مؤلف** عرض کند کہ آن (بیخ نوش) است کہ بجایش می آید و این لغتی است کہ محققین اہل زبان ترکش کردہ اند نمی دانیم کہ صاحب مؤید این را از کجا پیدا کردہ و ذیل لغات فارسی نوشت۔ صاحب محیط بر (خبث الحدید) گوید کہ بفارسی نوش و چرک آہن

وریم آہن و بشیرازی رتہ و بہندی لوہیکا میل و گیست نامند و آن مماثلت کہ بہ (اسقوروں) ذکرش کردہ ایم وجہ تسمیۂ این ہیچ معلوم نشد کہ ترکیب بیخ با نوش چراست و در لغات فارسی نوش ہم بدین معنی نیامدہ چنانکہ صاحب محیط ذکرش کردہ (اردو) دیکھو اسقوروں۔

بی خوابی کشیدن مصدر اصطلاحی۔ ابتلای بیخوابی شدن (صائب سے) دولت بیدار اگر یکچند بی خوابی کشید ٭ کرد در ایام بخت ما تقاضای خوابہا ٭ (اردو) بے خوابی کے مرض میں مبتلا ہونا۔

بی خواست اصطلاح۔ بقول بحر و انند و غیاث بمعنی بی تلاش و فکر و ناطلبیدہ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (صائب سے) آہ از دردگران بی خواست می خیزد ز دل ٭ در کمان سخت حفظ تیر کردن مشکل است ٭ (اردو) بغیر طلب کے۔ بے خواست بھی کہہ سکتے ہیں۔ بے خواہش۔

بی خوابی اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بیمزگی و بی ذائقگی مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است کہ از خوان در اینجا خوان نعمت مراد است (اردو) بیمزگی بقول آصفیہ۔ مؤنث۔ بے لطفی۔

بی خواہش استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بی طمع و رغبت مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس و مرادف بی خواست است کہ گذشت (اردو) دیکھو بے خواست۔

بیخ و بار اصطلاح۔ بمعنی بیخ و بن است سند این از استاد قرینی بر معنی بیخم بار گذشت (اردو) بیخ و بن کہہ سکتے ہیں جیسے اُس نے اِس باغ کو بیخ و بن سے برباد کیا۔

بیخود اصطلاح۔ بقول بہار مرادف (بیخویش) و (بیخویشتن) کنایہ از مدہوش و متحیر۔ صاحبان بحر و فرہنگ فدائی و ہفت و انند ہم ذکر این کردہ اند (ظہوری سے)

بیخودم پاس راز می رسدم ۔ پاکم از غش گدان

می رسدم ۔ (اردو) بیخود بقول آصفیہ آپ

سے بیخبر ۔ از خود رفتہ ۔ بے ہوش ۔ مدہوش ۔

بدحواس ۔ مخمور جسکو اپنی خبر نہو ۔

(۱) **بیخود فتادن** استعمال ۔ ہر دو مرادف

(۲) **بیخود گردیدن** یکدیگر است بمعنی از خود

بیخبر شدن و مدہوش گردیدن و بی ہوش و

حواس شدن (ظہوری سہ) در خانہ زار

خرقہ ظہوری شگفتہ دل ۔ بیخود بہ نکہت گل ساغر

فتادہ ایم ۔ (ولہ سہ) روی بنمای کہ بیخود گردم

۔ چند در دیدن خود روسازم ۔ (اردو)

بےخود ہونا ۔

(۱) **بی خودی** اصطلاح (۱)

(۲) **بی خودی سر کردن** بمعنی مدہوشی

و از خود رفتگی و بی ہوشی باشد (ظہوری سہ)

بیخودی دام می توانم کرد ۔ شہرت خود دائمی دارم و (۲)

۔ کو و (۲) ظاہر شدن و واقع شدن و آغاز شدن

بیخودی و مدہوشی (ولہ سہ) بیخودی سر کرد

اگر حرف سفر بر پا گیرد ۔ نیست از احوال خود

بار اخبر بر پا گیرد ۔ (اردو) (۱) بےخودی

بقول آصفیہ ۔ مؤنث ۔ بیہوشی ۔ بدحواسی ۔

وجد ۔ عالم بیخبری ۔ (۲) بےخودی واقع ہونا ۔

بیخور و خواب استعمال ۔ بقول اسند

بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی معروف مؤلف

عرض کند کہ بمعنی کسی کہ نہ چیزی خورد و نہ خوابش

ببرد کنایہ از بے آرام و بے سکون ۔ اسم فاعل

ترکیبی است موافق قیاس (اردو) بےخور

و خواب بقول آصفیہ وہ شخص جو کھائے نہ سوئے

۔ بےچین اور بے آرام ۔

(الف) **بی خویش** اصطلاح ۔ الف

(ب) **بی خویشتن** بقول برہان باواو

معدولہ بروزن بی ریش بمعنی بی خود و بیہوش

(ب) مرادف آن و مصدر ۔ ۔ ۔ ۔

(ج) **بی خویش شدن** بمعنی بیخود شدن

هم آمده که سندش از ظهوری بر (بجویش آمان)
گذشت صاحبان جهانگیری و مجمع و رشیدی و بهار
و جامع و فدائی هم ذکر الف و ب کرده اند و
جهانگیری در ملحقات هم ذکر ب کرده و صاحب
ناصری بر الف قانع و بذیل آن ذکر ب هم فرموده
و بهار معنی رستخیز را همین اضافه کرده ـ خان آرزو
در سراج بذکر این گوید که این معنی مجاز است
و صاحب رشیدی که آن را حقیقت شمرده خطا
مؤلف عرض کند که موافق قیاس و مرادف
بیخود است که گذشت (مولوی معنوی ب...)
آنخواجه را از نیم شب بیماری پیدا شده ها تا روز
بر دیوار ما بیخویشتن بسر می زند ها (اردو)
الف اور ب ـ دیکھو بیخود (ج) بیخود ہونا ـ

بیخه بقول بهار و آنند مرادف بیخ ظهوری
(...) چنان بیخه و ریشهای متین ها که رگ رانده
در بغرکاو زمین ها **مؤلف** عرض کند که حقیقتش

این بر بیچ گذشت (اردو) دیکھو بیچ ـ

بیچ پاپ گرفته باد اصطلاح ـ بقول شمس
با بای اوّل و کاف دوم فارسی یعنی جهان خراب
شد و شش جهت از میان برخاست و بمعنی قیامت
و رستخیز **مؤلف** عرض کند که همه محققین فارسی
زبان و معاصرین عجم ساکت و خلاف قیاس است
لغو اتقا بار را نشاید (اردو) قیامت مؤنث

بی خیله اصطلاح ـ بقول برهان با خای نقطه دار
بر وزن بی حیله خرفه را گویند و بعربی بقلة الحمقا
صاحبان جامع و هفت هم ذکر این کرده اند صاحب
رشیدی صراحت مزید کند که مرادف (بوخله) صاحب
جهانگیری گوید که آن را بجمله دیر پیچ هم خوانند ـ
خان آرزو در سراج می فرماید که ظاهرا و به یا یا
بر عکس آن تبدیل یافته و یای دوم از بوخله حذف
کرده اند **مؤلف** عرض کند که صراحت کامل
(بیخ بکله) گذشت (اردو) دیکھو بجله ـ

بید بقول برهان بکسر اوّل و سکون ثانی و دال (...) هم درختی است مشهور و آن را

بعربی صفصاف خوانند۔ صاحبان سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج
ذکر این کردہ اند۔ (ناصری ؎) حقیرم ای چمن پیرا ببین گر بی ثمر بیدم ٭ کہ از جان سایہ
جوئی چو بر سر تافت خورشیدم ٭ صاحب غیاث گوید کہ گویند این درخت بار ندارد و یا این
را دیدہ ایم کہ قابل خوردن نباشد مگر بید سادہ بجز شگوفہ ثمر ندارد و محققین نوشتہ اند کہ
ہفدہ نوع است صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار این را بید مجنون ہم گفتہ بہار
گوید کہ بدین معنی تیغ و خنجر و شمشیر و طرہ از تشبیہات اوست (خواجہ جمال الدین سلمان ؎)
بہ تیغ بید و اسپر غم ز دل کن غم بیرون ٭ کہ تیغ بید اسپر غم چو دید انداخت غم در غم ٭
(انوری ؎) تا کشید است قضا خنجر بید ٭ ہمہ گلزار پر از پیکان است ٭ (ولہ ؎) در مصاف
قضا بخون عدو ٭ تا بشمشیر بید گلگون باد ٭ (محمد قلی سلیم ؎) پریشان مادرم چون طرہ بید ٭
چو مرغ بیضہ ضائع کردہ نومید ٭ صاحب محیط گوید کہ اسم فارسی است معروف بہ بید سادہ و
بعربی خلاف و صفصاف و ہندی بال و سکور و بلغت افغانی اولہ و در ملک مالوہ نیکرہ مزاج
آن حار باعتدال و بقول صاحب کامل بارد و یابس و گویند ثمر آن معتدل میان رطوبت و یبوست
و دران قبض خفیف و برگ آن سرد و خشک و دران اندک حرارت و قبض و تلخی است و گل
آن سرد و خشک و منافع دارد الخ) مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است۔
(اردو) بید۔ بقول آصفیہ فارسی۔ مذکر۔ ایک قسم کے درخت کا نام جسے ہندی میں
بینت کہتے ہیں اس کے شاخوں میں بہت نرمی اور لچک پائی جاتی ہے۔

(۱۳۴۸) بیدا۔ بقول بہار و سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج نام

دیوی بودہ دیو مازندران کہ رستم او را کشت (حکیم فردوسی ؎) بدو تیز پہلوی دیو سپید کہ
جنگ گاہ اولاد و غندی و بید ہ (ولہ ؎) نمائی مرا جای دیو سپید ہ ہمان خان پولاد و غندی
و بید ہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان می نماید (**اردو**) بید - فارسی میں
ایک مازندرانی دیو کا نام ہے جسکو رستم نے قتل کیا تھا - مذکر -

(**۳**) **بید** - بقول برہان و سروری و جہانگیری و رشیدی و جامع بمعنی باشید و بوید
(حکیم فردوسی ؎) میان بستہ دارید و بیدار بید ہ ہمہ در پناہ جہاندار بید ہ صاحب
ناصری گوید کہ مخفف بوید و بوید مخفف باشید **مؤلف** عرض کند کہ ناصری سکندری خوردہ
کہ بوید را مخفف باشید نوشتہ باشید از باشیدن است و بوید از بودن و ہر دو جمع حاضر
امر و بید مخفف بوید بخلاف واو (**اردو**) رہو تم -

(**۴**) **بید** - بقول برہان و سروری و جہانگیری و ناصری و جامع کرمکی را گویند کہ کاغذ و
جامہ ہای پشمین را ضائع کند صاحب سروری گوید کہ بدین معنی مرادف بتید (مظفر ہروی
؎) ہوا چنان زبرودت کہ آدمی خواہد ہ کہ ہمچو بید بموئینہ در شود پنہان ہ صاحب
رشیدی گوید کہ کرمی است کہ در بیدی باشد و خوراکش بید است - خان آرزو در سراج
بر رشیدی اعتراض کند و با دیگر محققین متفق چنانکہ (بمد بید زدہ) و (قالین بید زدہ)
مؤلف عرض کند کہ ما ہم باتفاق ہمہ محققین زباندان و اہل زبان دان قول رشیدی
را بدون سند معتبر نداریم (**اردو**) وہ کیڑا جو کاغذ اور ریشم کو ضائع کرتا ہے - مذکر -

(**۵**) **بید** - بقول برہان و سروری و جامع و سراج بمعنی بیہودہ و بی فائدہ و ناسودمند

باشد وقتی کہ مرادف بادشود چنانکہ گویند (بادوبید) یعنی بیفایدہ وناسودمند (حکیم فردوسی ؎)
کہ بہرام دادش بایران نوید ٭ سخن گفتن اوشود بادوبید ٭ **مؤلف** عرض کند کہ استعمال
این مفرد بنیامدہ وبخیال ما بدل جہل بآد است کہ بمعنی بخشش بمعنی ہیچ گذشت الف بدل شد بہ
تحتانی چنانکہ ارمغان ویرمغان (**اردو**) بیہودہ ۔ بے فائدہ ۔

(۶) **بید** ۔ بقول برہان وسروری وجہانگیری وناصری وجامع بزبان ہندی نام کتابی
است مشتمل براحکام دین ہندوان وباعتقاد ایشان کتاب آسمانی است (امیر خسرو ؎)
زہی ہندو زبانت ماند دربید ٭ کہ درمحراب داری روی امید ٭ صاحب رشیدی گوید
کہ نام چہار کتاب ہندوستان کہ باعتقاد شان ہر چہار کتاب آسمانیست صاحب غیاث
گوید کہ درحقیقت آن یکی است ومشتمل است بر چہار دفتر ۔ خان آرزو درسراج ذکراین
کردہ گوید کہ ہندی صرف است **مؤلف** عرض کند کہ درسنسکرت نام این کتاب وید
است بواو وبعض ازہنود بید ہم خوانند بہ لی تحقیقی فارسیان آن را مفرس کردہ اند بہ
تبدیل واو بہ موحدہ چنانکہ آو وآب (**اردو**) وبید ۔ بقول آصفیہ سنسکرت ۔ اسم مذکر
ماخوذ از وید کتاب آسمانی ۔

(۷) **بید** ۔ بقول برہان وجامع بمعنی ہوش وشعور ۔ صاحب غیاث بذکر این گوید کہ چنانکہ
بیدار بمعنی مقابل خفتہ خان آرزو درسراج گوید کہ (قالین بید زدہ) را صاحب مؤید الفضلا
(ہوش زدہ) دانستہ باشد کہ بمعنی ہوش ہم آوردہ وصاحب برہان ہوش را ہوش خواندہ این
معنی قائم کردہ باشد چنانکہ بعد تفتیش وتنقیح معلوم می شود **مؤلف** عرض کند کہ بوجود (بیدار)

کہ اسم فاعل ترکیبی است تفتیش وتنقیح شما ہیچ است (اردو) ہوش بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ فہم۔ بدھ۔ سمجھ۔ عقل۔ فراست۔ دانش۔ شعور۔

(۸) بید ۔ بقول برہان بحوالۂ مؤید بمعنی ہوش کہ عربان فارہ خوانند۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بدین معنی در ہیچ کتاب لغت وکلام شعرا بنظر نیامدہ وفرماید کہ بخیال می رسد کہ صاحب مؤید در شعر استادی (قالی بیدنبود) یا مثل آن دیدہ بقیاس معنی آن ہوش فہمید **مؤلف** عرض کند کہ راست می نماید واین باریک بینی صاحب مؤید برای تائید فضلا است کہ ہوش را ہوش دانست وغیر از صاحب برہان کہ بحوالۂ او ذکر این کرد دیگر کسی از محققین اہل زبان ذکر این معنی نکرد ودلیل صحت ہوش از لفظ (بیدار) بدست آمد وقیاس تقاضای آن نمی کند کہ اہل لغت ہوش را ہوش خواندہ باشند باقی حال این معنی را بدون سند استعمال تسلیم نمی کنیم (اردو) ہوا۔ دیکھو بیر کے پانچویں معنے۔

(۹) بید ۔ بقول بہار نام گیاہی کہ بعربی خیزران گویند واز برگ آن پلنگ وامثال آن بافند وفرماید کہ بدین معنی بیت بقوقانی ہم متعارف (محمد سعید اشرف ؎) پی خواب بہاری فرش کردند ٭ پلنگ بید باف از سایۂ بید ٭ **مؤلف** عرض کند کہ صاحب محیط بر خیزران گوید کہ لغت فارسی است وبہندی بیت وبید بیت وبعربی جنہ کہ برگ آن شبیہ ببرگ نخل وکوتاہ تر از آن واز برگ آن سطح کرسی وپالکی وچارپائی ہی بافند ودر ہند بسیار۔ گرم وخشک در دوم واشامیدن سائیدۂ آن جہت قطع نزف الدم وطلای آن رادع ومحلل اورام وموی چیدہ گویند واز خواص آنست کہ چون درجامہ گذارند یا بہ ضد بدان ضرر نمی رساند (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ چیزی کہ بہار را در غلط انداخت ہمین فرش کرسی وچارپائی ہاست کہ درین روزہا از بیت

(بید بمعنی اول) درست می کنند و دیگر ترجمہ ہندی بیت و حقیقۃً خیزران و رای بید فارسی است
فارسیان آن را بید نمی گویند صاحب برہان ہم بر خیزران ذکر بید نکرد و نوعی از چوب ولی گفتہ
صاحب مخزن الادویہ خیزران را لغت عرب گفتہ می فرماید کہ در فارسی خیزران بہ جون تحتانی
است و بہ ہندی بیت صاحب محیط بر بینت ہندی کہ بہ نون بعد تحتانی آمدہ ذکر خیزران کردہ
پس متحقق شد کہ ترجمہ ہندی بید بیت است و ترجمہ ہندی خیزران بینت بہ نون عجب است
کہ صاحب محیط بر بینت اسم عربی خیزران گفتہ و اسم فارسی خیزران و این بالعکس (مخزن الادویہ)
باشد (اردو) بینت - بقول محیط ہندی میں بینت اور سنسکرت میں پتیہ ودہ - بیترو دیاگوج
اگر جاوہ - دیرگھہ پتر کا - لیکب -

بیداد اصطلاح - بقول برہان (۱) ظلم و ستم باشد و (۲) نام شہری از ترکستان و پادشاہ آنشہر کافر، نام جادوئی بودہ آدم خوار کہ رستم او را کشت صاحب سروری ذکر ہر دو معنی کردہ (حکیم سنائی ؒ) قہر انصاف و زہیب شہ یکیست ﴿ پیچ بیداد و شاخ بید یکیست ﴿ (فردوسی ؒ) دژی بود بد از مردم آباد بود ﴿ کجا نام آن شہر بیداد بود ﴿ صاحب قدائی بہ معنی اول قانع و صاحبان رشیدی و جامع و ناصری و سراج ذکر این کردہ اند - بہار گوید کہ این مرکب است از بید و آد کہ کلمہ نسبت است و چون درخت بید بار ندارد این مرکب را بجا معنی (۳) ظالم و ستمگار استعمال کردہ اند - (حکیم ناصر خسرو ؒ) رہا کن ظلم و عدل و داد بگزین ﴿ کہ باشد بیگیان بیداد بیدین ﴿ و فرماید کہ بمعنی اول مرکب است از کلمہ (بی) و (داد) و بید بمعنی بالغلط گشتن و کردن و گشتہ او را می آید مؤلف عرض کند کہ باخیذ و

بمعنی اوّل ہمان است کہ بہار ذکرش کردو عجبی نیست کہ نام شہر بیداد ہم بوجہ مردم خواری پادشاہ آن قرار یافت و ماخذ معنی سوم بیان کردہ بہار ہیچ و این اسم فاعل ترکیبی است بمعنی ظالم یعنی کسی کہ داد و انصاف ندارد و استعمال این بامصادر فرس در ملحقات می آید (اردو) (۱) بیداد بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مؤنث ظلم و ستم۔ جور و جفا۔ جبر و تعدی (۲) بیداد ترکستان کے ایک شہر کا نام ہے جس کا پادشاہ مردم خوار تھا۔ مذکر (۳) ظالم بیدادگر۔ دیکھو استنبہ کے چھٹے معنے۔

بیداد آمدن مصدر اصطلاحی۔ جناب آصفی از معنی این ساکت **مؤلف** می گوید کہ بوقوع آمدن ظلم (فغانی شیرازی ؎) فراموشم شود چندانکہ نہ و بیداد می آید ٭ ولی فریاد ازان ساعت کہ یکیک یاد می آید ٭ (اردو) بیداد کی ظاہر ہونا۔ ظلم واقع ہونا۔

بیداد پسندیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ روا داشتن ظلم و جور است و بیداد پیشگی را پسند کردن (صائب ؎) باز صاحب عندلیبان را بشور آوردہ ٭ برہم آوازان خود پسند این بیداد را ٭ (اردو) جور و جفا کو پسند کرنا۔

بیداد پیشہ اصطلاح۔ بقول بہار و انند ظالم و ستمگار باشد (نظامی ؎) دو بیداد پیشہ بہ پیش اندرون ٭ بہ بیداد خود شاہ را رہنمون ٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بیداد پیشہ۔ کہہ سکتے ہیں جفا پیشہ بھی بترکیب فارسی ظالم کو کہہ سکتے ہیں۔

بیداد جستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی این را آوردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ طلب و خواہش جور و جفا کردن و بیداد جو کہ می آید از ہمین مصدر است (اردو)

ظلم دوست۔ ظلم کو چاہنا۔ ظالم کو پسند کرنا۔ ظلم کی فکر مین رہنا۔

بیداد جلوہ اصطلاح۔ بقول بہار وانند از اسماء محبوب است **مؤلف** گوید کہ تحقیق سند استعمال این می باشیم اگرچہ اسم فاعل ترکیبی وموافق قیاس است ولیکن استعمال این از نظر ما نگذشت (**اردو**) بیدادگر معشوق کو کہہ سکتے ہین۔

بیداد جو اصطلاح۔ ہمان کہ ذکرش بر بیداد جستن گذشت (قاسمی گونادی ؎) زبیدادی چرخ بیداد جوی ٭ زشاہ جہان بخت برتافت روی ٭ (**اردو**) بیدادگر۔ بیداد جو کہہ سکتے ہین۔ یعنی ظالم۔

بیداد داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی مبتلای بیداد شدن (عالی شیرازی ؎) دل ما این ہمہ بیداد زچشم تو نداشت ٭ نیست انصاف خود البتہ بامیای کسی است ٭ (**اردو**) بیداد کیا جانا۔ مبتلای جور و جفا ہونا۔

بیداد دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف (بیداد داشتن) کہ گذشت (ناظم ہروی ؎) ظلم بردی وکردی پشت برمن ٭ ندید از برق این بیداد خرمن ٭ (**اردو**) دیکھو بیداد داشتن۔

بیداد رسیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ عائد شدن ظلم برکسی (ملا جامی ؎) از تیغ خسان اگرچہ بیداد رسد ٭ صد زخم ستم بردل ناشاد رسد ٭ (ظہوری ؎) بیگانگان براد ظہوری مگر رسند ٭ بیداد اینقدر بکدام آشنا رسید ٭ (**اردو**) ظلم عائد ہونا۔ ظلم واقع ہونا۔

بیداد رفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض

کنند که مرادف (بیداد رسیدن) است که گذشت (ظهوری رح) بران صید مسکین چه بیداد رفت ¶ که در دام از یاد صیاد رفت ¶ (اردو) دیکھو بیداد رسیدن۔

بیداد کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت۔ **مؤلف** عرض کند که جور و جفا کردن (صائب رح) فریاد عندلیب چه بیدادها کند ¶ بر خاطری که سایهٔ گل کوه غم شود ¶ (اردو) ظلم کرنا۔ بیداد کرنا۔ جور و جفا کرنا۔

بیداد کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت۔ **مؤلف** عرض کند که تحمل جور و جفا کردن و مورد ظلم شدن (ظهیر فاریابی رح) کمینه پایهٔ من شاعریست خود بنگر ¶ که چند گونه کشیدم ز دست او بیداد ¶ (اردو) ظلم سہنا۔ مبتلای ظلم ہونا۔

بیداد گذراندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت۔ **مؤلف** عرض کند که برداشت جور کردن (صائب رح) بیداد فلک را به تغافل گذرانیم ¶ پوشیدن چشم است ز دشمن سپر ما ¶ (اردو) جور و جفا کا برداشت کرنا۔ ظلم سہنا۔

بیدادگر اصطلاح۔ بقول بہار۔ مرادف بیدادمند و بیداد ورند بمعنی ظالم و ستمگار۔ در فرہنگ آنکه موافق قاعده نادادگر باید چه (دادگر) گویا صیغهٔ فاعل است و سلب آن بلفظ نا می شود چنانچه سلب وصف جاهل بناجاهل کنند نه بی جاهل مگر آنکه گفته شود که بیداد مرکب بمعنی ستم است یا مخفف بیدادی۔ اگرچه پسین احتمال ضعیف است پس بیدادگر بمعنی ستمگر باشد (خواجه نظامی رح) تو با دادی او هست بیدادگر ¶ تو میزان زور او ترازوی زر ¶ (فردوسی رح) بغزنی مرا گرچه خون شد جگر ¶ ز بیداد آن شاه بیدادگر ¶ صاحب انند نقل از بہار۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات هم ذکر این کرده۔ **مؤلف** عرض کند که بقول بہار آن

معنی اول گوید که مقابل خفته مرکب از بید بمعنی شعور و آر که کلمهٔ نسبت است و فرماید که وصفات
آئینه و بخت و جان و خاطر و دل و دولت و شرم و شبنم و عرق و عقل و غنچه و فتنه
و مغز و همت مستعمل (میر خسرو ۳ھ) جهان زنده از جان بیدار او ٭ زمین روشن از
روز بازار او ٭ (بدر چاچی ۴ھ) زان سوار بها که باشد صادقان را نیم شب ٭ صبح را
در خواب مانده خاطر بیدار من ٭ (صائب ۵ھ) یکدل بیدار در پردهٔ افلاک نیست ٭ پردهٔ خواب
است گویا پردهٔ این سازها ٭ (وله ۶ھ) دیدهٔ امید ما بر دولت بیدار نیست ٭ فتح باب
ما ز چشم نیمخواب دیگر است ٭ (وله ۷ھ) این چه چشم همیشه در خواب است ٭ وین چه
شرم همیشه بیدار است ٭ (وله ۸ھ) از گل روی تو غافل که تواند گل چید ٭ که ز شبنم عرق
شرم تو بیدار تر است ٭ (بیدل ۹ھ) یک غنچهٔ بیدار ندارد چمن دهر ٭ شاخ گل این باغ
بچشم رگ خواب است ٭ (صائب ۱۰ھ) بوی سوختگان مغز ما شود بیدار ٭ اگرچه همچو شرر
خوابگاه ما سنگ است (میر خسرو ۱۱ و ۱۲ھ) ولی چون همت بیدار داری ٭ به آن باشد که
با این کار داری ٭ بلی چون بر کشد تقدیر خنجر ٭ نخست از عقل بیدار افکند سر ٭ و هم او فرماید
که (س) بیدار بمعنی بیداری هم آمده (زرتشت بهرام ھ) نه در بیدار گفتم نه بهوشاسپ
نگویم جز به پیش تخت گشتاسپ ٭ صاحب انند نقل نگار بهار صاحب غیاث نسبت ماخذ گوید
که مرکب است از لفظ بید و دار یک دال را حذف کردند مؤلف عرض کند که ما همین ماخذ
را بهتر دانیم که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی هوش دارنده (انوری ھ) در تماشای یکدمی
چشم ٭ همه شب تا بروز بیدارم ٭ و دیگر استعمالات این در ملحقات می آید و تحقیق ما (۴)

بمعنی آگاہ و باخبر ہم آمدہ کہ مجاز معنی اوّل است چنانکہ فارسیان معاصر گویند ؎ شاہ ما خیلی بیدار است ؎ و بیدار دل ہم کہ در ملحقات آید تعلق دارد و از ہمین معنی (اردو) (۱) بیدار بقول آصفیہ۔ خوابیدگی کے خلاف۔ جاگتا۔ ہوشیار (۲) روشن (۳) بیداری بقول آصفیہ بمعنی جاگ۔ جگن۔ ہوشیاری (۴) بیدار کہہ سکتے ہین جیسے بیدار دل۔

بیدار بخت اصطلاح۔ بقول بہار و آنند معروف **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است مراد از کسی کہ بخت او بلند باشد یعنی طالع مند و بخت روشن و خوش دارندہ متعلق بمعنی دوم بیدار گذشت (ظہوری ؎) پر تلخ نیست رشک شکر خواب دیگران ؎ بیدار بخت شور شش افسانہ خوردہ ایم ؎ (ولہ ؎) می نہد از تہمت بیدار بختان حرص و آز ؎ سر بخواب افسانہ صبر و توکل می شنود ؎ و از ہمین است بیدار بختی بمعنی یاوری بای مصدری بمعنی خوش طالعی (ولہ ؎) رسید نوبت بیدار بختیم وقت است ؎ کہ طفل خواب ز شیر فسانہ واگیرم ؎ (اردو) بیدار بخت بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اقبالمند۔ خوش نصیب **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ بیدار بختی بمعنی اقبالمندی خوش نصیبی کہہ سکتے ہین۔

بیدار بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ (۱) بمعنی در عالم بی خوابی و ہوشیار بودن و (۲) از غفلت بیدار بودن است (شرف قزوینی ؎) شب کہ می گفتم بحرم حال خود در صحبتش ؎ چشم بر ہم داشت آن بدخو ولی بیدار بود ؎ (فقرۂ معاصرین عجم (۲)) شاہ ما بیدار بود ولی دستورش غافل ہے (اردو) بیدار ہونا (۱) یعنی سونا نہونا۔ (۲) خبردار ہونا۔

بیدار خاطر اصطلاح۔ بقول بہار و

انند مرادف بیدار دل. کنایه از عاقل و هوشیار (امیر خسرو ؎) بیدار خاطران که جهان آزموده اند ÷ این خوابگاه جهان کم غنوده اند ÷ مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است و متعلق بمعنی چهارم بیدار (اردو) بیدار دل بقول آصفیه - حاضر طبع هوشیار (غافل کا مقابل)

بیدار خوابی اصطلاح - بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات - بیداری و بر وقت غلبهٔ خواب مؤلف عرض کند که تعریف خوشی نکرده و این بمعنی هوشیاری از خواب است (صائب ؎) تا کی چو پاسبان و چو افسانه گو شوم ÷ بیدار خوابیم سبب خواب دیگران ÷ - (اردو) بیداری - مؤنث غیر خواب کی حالت

بیدار داشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که کسی را از خواب باز داشتن - (حالتی طهرانی ؎) تا سحر دوشم خیال چشم او ÷ بیدار داشت ÷ بود چشمم تا سحر بیدار چون بیمار داشت ÷ مخفی مباد که استعمال این مصدر (۲) بمعنی چهارم بیدار هم توان کرد چنانکه معاصرین عجم گویند "من خود را بیدار داشتم تا بحیلهٔ او سکندری نخورم" (انوری ؎) بوستان ملک را چه از شبیخون خزان ÷ تا چو چشم بخت تو بیدار دارد چهری ÷ (اردو) (۱) بیدار رکھنا - یعنی سونے نه دینا - (۲) بیدار رکھنا بمعنی غافل نه ہونے دینا -

بیدار دل اصطلاح - بقول بهار و انند مرادف بیدار خاطر مؤلف عرض کند که ما حقیقت این بهاخاطر عرض کرده ایم (صائب ؎) نشمرد نفس سفر نه از جگر صبح ÷ هر روز نه بیدار دلان روز حساب است ÷ (اردو) بیدار دل - دیکھو بیدار خاطر -

بیدار دولت اصطلاح - بقول بهار و انند (۱) دولت بیدار و (۲) بمعنی بیدار بخت

مؤلف عرض کند که (۱) قلب اضافت دولت بیدار است و (۲) اسم فاعل ترکیبی بمعنی شاہی که دولت او بیدار است یعنی به بیدار مغزی جہانبانی کند (کمال اسمعیل ۵) دوران عہد خواجہ بیدار دولت است ؛ خفته است غمزهٔ تو که بیدار می کند ؛ (اردو) (۱) وہ دولت جو بیدار ہو (۲) بیدار دولت۔ اس پادشاہ کو کہہ سکتے ہیں جسکی دولت بیدار ہے یعنی جو بیدار مغزی کے ساتھ حکمرانی کرتا ہے۔

بیدار دیدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که کسی را بعالم بیداری یافتن است (علی نقی کمرئی ۵) مرا ہر شب چو در دامان خواب گیرد چشم تر گردد ؛ دلم را با غمت بیدار بیند باز بیگردد ؛ (اردو) بیدار پانا۔

بیدار ساختن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند

کرا ازخواب بیدار کردن و از غفلت هم (طالب آملی ۵) بتن بوی کند تصویر گلہای نہالی را ؛ بپا بیدار سازد خفتگان نقش قالی را ؛ (اردو) بیدار کرنا۔ جگانا۔

بیدار شدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که ہشیار شدن از خواب و از غفلت (کلیم ہمدانی ۵) بعد عمری که بخواب من بیدل آمد ؛ گریه آبی بر چشم ریخت که بیدار شدم ؛ (صائب ۵) بیدار از نسیم قیامت نمی شود ؛ در ہر که نیست ناله زنا سراپی ؛ (اردو) بیدار ہونا۔ نیند سے یا غفلت سے جاگنا۔

بیدارک | اصطلاح۔ بقول شمس دست برنجن را گویند **مؤلف** عرض کند که دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد این ہمانست که با ذکرش بمعنی اول دست برنجن کرده ایم اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس

کرد که اسم جامد فارسی زبان است. ظاہرا
کاف تصغیر بر لفظ بیدار زیاده شده است
از بینکه زنان چون خواہند که بیدار باشند
و خواب نگیرد دست خود را که دران این
زیور باشد زیر رخسار گیرند و ساخت آن
که بشکل دندان موش می باشد رخسار را تکلیف
می دہد و منع خواب کند و این عادت ہند
است عجبی نیست که در عجم ہم ہمین رسم باشد
تا حال وجہ تسمیہ موافق قیاس است (اردو)
دیکھو اینچن کے پہلے معنے۔

بیدار کردن

استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
که مرادف بیدار ساختن است که گذشت
(سعید قمی ؎) دوش خود را سر بداماں تو
بیدیدم بخواب ؎ کاش می مردم چرا بیدار کردم
خویش را ؎ (صائب ؎) ساده لوحی کز دوا
انگیز شہوت می کند ؎ می کند بیدار دشمن را
بقصد جان خویش ؎ (اردو) دیکھو بیدار ساختن

بیدار کردن سبزهٔ خوابیده

مصدر
اصطلاحی۔ بقول بحر تقویت آن به آبیاری کردن
مؤلف عرض کند که موافق است که بیداری
سبزه نشو و نمای اوست و نشو و نما می شود از
آبیاری (اردو) سبزه کو پانی دینا آبرسانی کرنا

بیدار گردانیدن

استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند که مرادف بیدار ساختن و بیدار کردن
است (فغانی شیرازی ؎) ساقیا بیدار گردان
چشم خواب آلوده را ؎ باده نوش و نقل کن
دلہای خون آلوده را ؎ (اردو) دیکھو
بیدار ساختن۔

بیدار گردیدن

استعمال۔ صاحب

بیدار گشتن

آصفی ذکر ہر دو کرده
از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف
بیدار شدن است که گذشت (صائب ؎)

اگرچه نقش دیوارم بظاهر در گران خوابی ٭ اگر رنگ از رخ گل می پرد بیدار می گردم (فردوسی ؒ) ازین باره گفتار بسیار گشت ٭ دل مردم خفته بیدار گشت ٭ (اردو) دیکھو بیدار شدن۔

بیدار ماندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی خواب نکردن یا غافل نبودن است (انوری ؒ) خواب امن تو چنان عام شد اکنون که نماند ٭ در جهان جز خرد و بخت تو یک تن بیدار ٭ (اردو) بیدار رہنا۔ نہ سونا۔ غافل نہ رہنا دونون معنون مین مستعمل ہے۔

بیدار مغز اصطلاح۔ بقول برہان کنایہ از مردم عاقل و ہوشیار و خبردار۔ صاحبان بحر و بہار و سراج و (جہانگیری در ملحقات) ذکر این کرده اند (نظامی ؒ) برانگونه کز چند بیدار مغز ٭ شنیدم درین شیوه گفتار نغز ٭ مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بیدار مغز۔ بقول آصفیه۔ فارسی۔ عالی دماغ۔ ہوشیار۔ عاقل۔ فہیم۔ روشن دماغ۔ زود فہم۔

بیدار ہوش اصطلاح۔ بقول بہار و انند مرادف بیدار مغز که گذشت (فردوسی ؒ) چه گفت آن خردمند بیدار ہوش ٭ که با اختر بد بمردی مکوش ٭ مؤلف گوید که اسم فاعل ترکیبی است (اردو) دیکھو بیدار مغز۔

بیداری بہار از معنی ساکت و صاحب انند نقل نگارش صاحبان ہفت و انند ہم ذکر این کرده اند که بمعنی ہوشیاری است اعم ازینکه از خواب باشد یا از غفلت۔ یای مصدری به بیدار زیاده کرده اند بہار می فرماید که بلفظ کشیدن مستعمل و بخیال ما تخصیص کشیدن نیست استعمال این در ملحقات می آید (امیر خسرو ؒ) ببین تا چند بیداری کشیدم ٭ که زین سان خوابی اندر خواب دیدم ٭ (جمال الدین سلمان ؒ)

شب دراز بتحصیل علم وحکمت عین ٭ بسا کہ نرگس مسکین کشید بیداری ٭ (صائب سے) اہل دل را خواب تلخ مرگ بیداری بود ٭ شب زشکر خواب ما را حظ بیزاری بود ٭ (اردو) بیداری بقول آصفیہ جاگ۔ جگن۔ ہوشیاری۔

بیداری بخشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ عطا کردن بیداری باشد (ظہیر تفرشی۔ نثر) گلاب افشانی شبنم ملاطفتش شوخ چشمان نرگس بیدار را از گران خواب غنچگی بیداری شگفتگی بخشیدہ (اردو) بیداری عطا کرنا۔

بیداری پذیرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بیداری قبول وحاصل کردن است (اسدی طوسی سے) کی نور بینای تابندگی ٭ پذیرای بیداری وزندگی ٭ (اردو) بیداری حاصل کرنا۔

بیداری دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف بیداری بخشیدن است کہ گذشت (افضل کاشی سے) یارب ہمہ خفتہ ایم بیداری دہ ٭ در مستی وشہوتیم ہشیاری دہ ٭ (اردو) دیکھو بیداری بخشیدن۔

بیداری داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی بیدار بودن است (جناب اصفہانی سے) دو چشم روشن من در ہوای روی تو داشت ٭ چو بخت ودولت شاہ زمانہ بیداری ٭ (اردو) بیداری رکھنا۔ بیدار ہونا۔

بیداری کشیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی بیدار بودن است (سلمان ساوجی سے) شب دراز بتحصیل علم وحکمت عین ٭ بسا کہ نرگس مسکین کشید بیداری ٭ (اردو) جاگتے رہنا۔ بیدار رہنا۔ سونے نہ پانا۔

بیداری مفرط اصطلاح - بضم میم بقول
اکسیر اعظم مرضی است کہ آن را در عربی زبان سہر
نام است کہ از یبوست سافج و مادی وسوداوی
وحرارت وغیرہ عارض می شود کہ ازان در دہان
وبینی خشکی یا تری و در سر سبکی وغیرہ ظاہر می گردد پس
اگر مرض یابس باشد استعمال مرطوبات واگر مرض مرطوبی
است بعد منزج استعمال بیخ بادیان واصل السوس
وغیرہ حسب رای طبیب مفید و مرض را دفع می کند
مؤلف عرض کند کہ صراحت کامل در جلد
اول اکسیر اعظم است و این لفظاً مرکب توصیفی
است (**اردو**) بیداری مفرط - ایک مرض
کا نام ہے جو بے خوابی کا مرض ہے - مذکر -

بیداشت استعمال - بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرنگ بالکسر بی پروا و غافل و بیداشتی بمعنی غفلت
و تساہل است **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ
موافق قیاس است ولیکن استعمال این از نظر
ما نگذشت و معاصرین عجم بر زبان ندارند تشنۂ
سند استعمال می باشیم (**اردو**) بے پروا
غافل اور بیداشتی کا ترجمہ بے پروائی غفلت مؤنث

بیداغ اصطلاح - بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرنگ بالکسر بمعنی بی عیب **مؤلف** عرض کند
کہ موافق قیاس است (**اردو**) بے داغ
بقول آصفیہ - صاف - بے عیب - بن کلنک

بیدانجیر اصطلاح - بقول بہار درختی است
معروف کہ در ہند ارنڈ خوانند صاحبان
ہفت و انند وغیاث و مؤید ہم ذکر این کردہ اند
صاحب محیط نسبت این ہرچہ نوشت ما نقلش
بر بادانجیر کردہ ایم ضرورت اعادہ اش
نیست (**اردو**) دیکھو بادانجیر -

بیدانش استعمال - بقول انند بحوالہ
فرہنگ فرنگ بمعنی بی عقل صاحب فدائی گوید
کہ نادان را گویند و آن کسی است کہ از خرد و
دانش بی بہرہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ
موافق قیاس و معاصرین عجم بر زبان دانند

(اردو) بے عقل۔ بقول آصفیہ احمق۔ اُلّو۔ نادان

بیدانہ اصطلاح۔ بقول انند بالکسر میوہ کہ تخم نداشتہ باشد چون انگور و انار و امثال آن **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است (اردو) بے دانہ۔ بطور صفت اس میوے کے لئے استعمال کر سکتے ہیں جس میں تخم نہ ہو۔ بے تخم کا مرادف۔ اور تخم دار میوے کے لئے بے تخمی صفت ہے جو فلاحتی تدبیروں سے پیدا کی جاتی ہے۔

بیدپا اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ غیاث بالفتح نام حکیم زاہد کہ واعظ و ندیم رای دابشلیم راجۂ ہند بود **مؤلف** عرض کند کہ مفرّس است و ظاہرا بیدل (ویدوا) معلوم می شود کہ ماہر وید باشد ذکر وید بر لفظ بید گذشت و وا در سنسکرت بمعنی او و الیس معنی این واقف وید و کنایہ از واعظی معروف و تکمیل بحث این بر (بیدپای) کنیم کہ می آید (اردو) بیدپا ایک حکیم کا نام جو رای دابشلیم راجۂ ہند کا واعظ اور ناصح تھا۔ مذکر۔

بیدبرگ اصطلاح۔ بقول برہان بروزن دیگ بین نوعی از پیکان تیر باشد کہ شبیہہ بہ برگ بید است صاحبان سروری و رشیدی و جہانگیری و ناصری و جامع و بحر و سراج ہم ذکر این کردہ اند (خواجہ ؎) ز ترکش کرد بیرون شاہزادہ ٭ چو آتش بید برگی آب دادہ ٭ (فردوسی ؎) یکی بید برگی نشانہ بہ تیر ٭ کہ از سہم او تیر چرخ است پیر ٭ (حکیم اسدی ؎) بہ تیری کہ پیکانش بد بید برگ ٭ فرو دوخت بر تارک ترک ترک ٭ **مؤلف** عرض کند کہ ہمانست کہ بمعنی اوّل برگ بید گذشت (اردو) دیکھو برگ بید کے پہلے معنے۔

بیدپای اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ ہمان بیدپاست کہ بالا گذشت۔ صاحب ملحقات برہان ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ظاہرا وجہ تسمیۂ این جز این نباشد کہ پای او

مثل بید بود یعنی در رفتار لغزندہ عجبی نیست کہ در رفتار او لغزشی باشد کہ بدین لقب ملقبش کردہ و آنچہ (بیدبا) بہ موحدہ گذشت اندرین صورت مبدل و مخفف این باشد کہ بای فارسی بدل شد بہ موحدہ چنانکہ تپ و تب و تحتانی آخر زائد (اردو) دیکھو بیدبا۔

بید تبری اصطلاح۔ بقول ناصری بید معروف است منسوب بہ تبرستان و گفتہ اند کہ بہ سفیدہ گانہ است و این یکی از آن وفرماید کہ بعضی این را بید مولہ و بید مشک گفتہ اند (ظہیر فاریابی سہ) ہمچو بستان صبوحی ہمہ افنان خیزان ٭ شاخہای سمن تازہ و بید تبری ٭ صاحبان رشیدی و انند ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و مرکب اضافی (اردو) بید تبری ایک قسم ہے بید کی جو تبرستان مین پیدا ہوتی ہے جسکو فارسیون نے بید مولہ اور بید مشک بھی کہا ہے۔ مؤنث۔

بیدخ بقول برہان بفتح اول بروزن بدرخ اسپ جلد و تند و تیز خیز و فرماید کہ بکسر اول ہم آمدہ صاحب سروری ہم ذکر این کردہ صاحب ناصری بہ نقل قول برہان گوید کہ این لغت ببای عربی غلط است و تصحیف خوانی کردہ اند و ہیدخ بہ ہا عوض موحدہ در حرف ہا می آید صاحب جامع کہ محقق زباندان و فارسی الاصل است با صاحب برہان متفق صاحب انند نقل نگار ناصری و صاحب ہفت متفق با برہان و خان آرزو در سراج ہمزبان ناصر است **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار صاحب جامع قول برہان را صحیح دانیم و جاداریم کہ در نواحی سکونت صاحب ناصری محاورہ نباشد باقی حال ہر دو درست است و بہ ہای ہوز ناول ہم بجایش می آید۔ اسم جامد فارسی قدیم است و آنچہ بہ ہا می آید مبدل این چنانکہ پوش و ہوش

اگرچه حالا بر زبان معاصرین عجم آسب مستعمل است ولیکن استعمال این تا بحال سوای اسب
شطرنج بر زبان معاصرین عجم است (اردو) دیکھو اسب ـ

بید خام اصطلاح ـ بقول برهان عود خام
را گویند صاحبان ناصری و جامع و بحر و انند و
هفت هم ذکر این کرده اند ـ صاحب محیط ذکر
این نکرده و بر عود گوید که اسم جنس چوب و
شاخ درخت ها ست که بهندی لکڑی و ڈالی
نامند و از مطلق آن مراد نزد اطبا عود هندی است
و بهندی اگر نامند مؤلف گوید که ما بر اگر
اشاره این کرده ایم فارسیان (عود خام) را
همان اجزای خام عود را گویند که بطور تمام
بپوسد و بشکل چوب باقی نماند و خوشبو هم نمی‌باشد
و بدون سوختن بویش ظاهر نمی‌شود ـ صاحب
محیط بر عود اشاره اجزای خام آن کرده ولیکن
تصفیه و اضح نکرده ـ فارسیان ذکر مستقل عود خام
نکرده اند و مجرد عود بقول برهان چوبی است معروف
سیاه رنگ که جهت بخور سوزانند گویند که بیخ
درختی است حاصل اینست که چوب عود دو قسم باشد
پخته را اگر نام است و خام آن را بید خام نام
باشد ظاهراً مراد درینجا بید استعاره چوب است
و مراد و مخصوص از چوب عود و خام صفت آن
(اردو) عود کی کچی لکڑی ـ مؤنث ـ

بیدخت بقول برهان بر وزن کیمخت ستاره
زهره را گویند که صاحب فلک سوم و اقلیم پنجم
است صاحب سروری و جهانگیری و رشیدی
و جامع و هفت و انند ذکر این کرده اند ـ خان
آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید که در رساله
مصحح قوسیه که بخط مصنف است بفتح اول
معرب نموده والله اعلم صاحب ناصری می‌فرماید
که ظن مؤلف آنست که این نیز بهای هوز بهدخت
است مرکب از به که بمعنی خوب و دخت بمعنی
دختر پس معنی این دختر خوب و کنایه از زهره

وہم او گوید کہ ناہید یعنی دختر نارپستان نیز گویند
این قول است پس اصل این لغت (ہید دخت)
بودہ یک دال حذف شدہ (ہیدخت) شد **مؤلف**
عرض کند کہ قوت بیان ندارد مقصودش غیر این باشد
کہ اصل این (ناہید دخت) بحذف نون با الف
و یک دال (ہیدخت) شد و ما این را بہتر از
ماخذ اول ندانیم اندرین صورت باید کہ (ہیدخت)
را اصل دانیم و بیدخت را مبدلش کہ تبدیل ہا
با موحدہ آمدہ چنانکہ کوہہ و کوبہ بمعنی موجۂ آب
ولیکن صاحبان تحقیق ہیدخت را قائم نکردہ اند
و ما بجایش قائم کردہ ایم اگرچہ تحریر خیال صاحب
ناصری است ولیکن موافق قیاس است عجبی نیست
کہ لفظ اصل متروک شد و مبدلش بر زبان ماند
(اردو) زہرہ مؤنث۔ دیکھو ناہید۔

بیدر بقول غیاث (۱) نام شہری در ملک
دکن۔ صاحب شمس گوید کہ (۲) بالفتح در فارسی
زبان خرمن گاہ را گویند و صاحب سواطع السبیل
گوید کہ بمعنی دوم لغت سریانی است و معرب
صاحب انند این را بمعنی اول لغت فارسی
گوید و بمعنی دوم لغت عربی صاحب ناصری
معنی اول می فرماید کہ در ہند نام ولایتی کہ
دارالملک دکن گفتہ می شد و احمد شاہ بہمنی
بنام خود احمد آباد ساختہ دارالملک قرار داد
مؤلف عرض کند کہ اینقدر متحقق شد کہ این
اسم فارسی زبان است و وجہ تسمیہ این تحقیق
نشد عجبی نیست کہ شہرپناہ این در نداشت
و بیدرش نام کردند یکی از معاصرین عجم می گوید
کہ شہر بیدر در عجم شہری را نامند کہ مامون
باشد کہ شب در فصیل شہرپناہ را بند نمی کنند
بلکہ مبالغہ درین است کہ در آن را از جا
دور کنند شب و روز یکسان با امن و امان
می گذرد عجبی نیست کہ در وجہ تسمیہ این
این را ہم دخلی باشد۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال
(اردو) (۱) بیدر۔ دکن میں ایک شہر کا

ہے جو فی زمانا دارالسلطنت حیدرآباد دکن
کا ایک ضلع ہے۔ مذکر (۲) خزمن کا مقام۔ مذکر۔

(۱) بیدرد
(۲) بیدردی

اصطلاح۔ (۱) بقول آنند بالکسر و فتح ثالث در فارسی
زبان از اسمای معشوق است **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی حقیقی بیرحم و معنی مجازی بیان کردہ آنند گو
موافق قیاس و (۲) بزیادت یای مصدری بمعنی
ظالمی و بیرحمی (صائب ؎) ز بیدردان علاج
درد خود جستن بدان ماند ٭ کہ خار از پا برون
آرد کسی از نیش عقربہا ٭ (ولہ ؎) گریہ کردن
پیش بی دردان ندارد حاصلی ٭ تخم قابل در زمین
پاک می باید فشاند ٭ (ولہ ؎) صحبت بی دردِ دست
منع ما کہن سالان ز عشق ٭ عشق در ہنگام پیری
چون بسر با آتش است ٭ (ظہوری ؎) اتقیا
بیدردی و راحت پرستی خوب نیست ٭ حق دہد
فرصت ظہوری را پشیمان می کنم ٭ (اردو) (۱)
بے درد۔ بقول آصفیہ۔ بے رحم۔ سنگدل۔ کٹھور

کٹھور **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ قرینہ کے ساتھ
معشوق کے لئے کہا جا سکتا ہے جیسے کہ یار اُس
بے درد نے مجھکو بے خانمان کر دیا (۲) بیدردی
بقولہ۔ مؤنث۔ بے رحمی۔ سنگدلی۔

(۱) بیدرمان
(۲) بیدرمانی

اصطلاح۔ (۱) بقول آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بی علاج و لا دوا **مؤلف** عرض کند کہ موافق
قیاس است و (۲) بزیادت یای مصدری
بمعنی لاعلاجی باشد (ظہوری ؎) نسخہ می گیرد
دوا از دردِ بی درمان ما ٭ سود را سرمایہ بخشد
زیان عاشقان ٭ (انوری ؎) ای دل طمع
زان ہمہ سرگردانی ٭ نومیدی و دردِ بود و
بی درمانی ٭ (اردو) (۱) لا دوا۔ بقول
آصفیہ لاعلاج جسکی دوا نہ ہو سکے۔ جو علاج
پذیر نہ ہو۔ (۲) لاعلاجی۔ بیدرمانی۔ مؤنث۔
بمعنی مصدری۔

بیدر یغ (۱) بقول آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ

بی تاسف و پریشانی و بہ تحقیق **مؤلف** از معاصرین
عجم بمعنی (۲) بی حساب چنانکہ گویند "حاتم وقت
بخشش بیدریغ می کند" (اردو) بے دریغ
بقول آصفیہ۔ فارسی (۱) بے افسوس (۲) بے تامل
کثرت سے افراط سے جیسے "بیدریغ روپیہ اٹھایا"

بیدنشادہ اصطلاح۔ بقول بہار عرق این
مستعمل است و این خودرو بود بر کنار دریاچہ
و در جہان آباد ہم بسیار است صاحب انند نقل
نگارش **مؤلف** عرض کند کہ مقصد از بیدست
کہ ذکرش گذشت و از ینکہ بید انجیر و بید مشک مجوزہ
مرکبات این ہم است بید را بید سادہ ہم گفتند
بترکیب توصیفی (اردو) دیکھو بید۔

بیدستان استعمال۔ بقول بہار و انند از
عالم سروستان و نخلستان **مؤلف** ظاہر کند کہ
کہ جائی کہ درانجا درخت بید بکثرت باشد (محمد قلی
سلیم ؎) چو لالہ باغبان دارد بدل داغ ٭ کہ
بیدستان شد از بی حاصلی باغ ٭ (اردو) بیدستان
اس مقام کو بقاعدۂ فارسی کہہ سکتے ہیں جس میں
بید کے درخت کثرت سے ہوں جیسے گلستان بوستان

بیدستر اصطلاح۔ بقول برہان بابائی مجہول
و تای قرشت بر وزن بی مسطر نام حیوانی است
بحری کہ ہم در آب و ہم در خشکی زندگانی تواند
نمود و خصیۂ او را آش بچگان گویند و بترکی این
جانور را قندز نام است صاحب سواد السبیل
معرب این بادستر بضم دال مہملہ نوشتہ صاحب
جہانگیری بذکر این گوید کہ این را سگ آبی نیز خوانند
و خصیۂ آن را (کند بیدستر) نام است و کند
بفارسی زبان خصیہ را گویند و آن را معرب
کردہ (جند بیدستر) نیز گفتہ اند (حکیم خاقانی ؎)
نیا سم ہم کنونش چو بیدستر خصی ٭ آن بدگہر کہ شغال
نژ وسن رگ است ٭ صاحب رشیدی می فرماید
کہ این را سگ آبی ہم گویند صاحب ناصری
گوید کہ این حیوانیست شبیہہ بسگ کہ خایہ ہا
آویختہ دارد و بیشتر در آبہا مسکون شود و گاہی

بخشکی هم آید و در آفتاب بخسپد شکاریان که بین شنیا چوبی بر وزنند بیفتد و خصیتین وی بریده ببرند صاحب جامع هم ذکر این کرده و خان آرزو هم در سراج آورده۔ صاحب محیط ذکر این نکرده و بر سگ آبی گوید که بعربی کلب مائی و قضاعه گویند و آن حیوانیست آبی بحری و نهری۔ آنرا صید می کنند و پوست آن را کنده در ان نعط پر کرده ببلاد می برند گرم و خشک در سوم و زهرهٔ آن سم قاتل و اکتحال آن دافع بیاض چشم و در بیهه تانهٔ آن جهت نقرس بعید بل و نهری در بعض نهرهای ملک هند نیز دیده شد و پشم آن نرم و دراز و آن را قندس و بعضے خزمیان نامند و گویند که خزمیان حیوانی است که از ان (جند بیدستر) حاصل می شود (الخ) و هم او بر (جند بیدستر) می فرماید که بالضم و کسر با معرب (گند بادستر) بکاف فارسی است و گند بمعنی خصیه و باد بمعنی ریح و با اله بید شد و استر بمعنی حلق پس معنی آن خصیه حلق کننده ریح یعنی مزیل ریاح و بدین اسم از بهر آن نامیده اند که آن بغایت نافع در تحلیل ریاح است و گویند که (بیدستر) اسم حیوانی است و آن را (بیدستر) نیز خوانند و بیونانی (اکسیانوس) و بفارسی قدیم (خزنیان) **مؤلف** عرض کند که از قول آخره وجه تسمیهٔ این ظاهر شد (اردو) سگ آبی ۔ پانی کا کتا۔ مذکر۔

(۱۵۶۳)

بیدستگاه شدن

مصدر اصطلاحی۔ بمعنی بی سرمایه و بی سامان۔ و بی اعانت شدن۔ (انوری ره) خون کا نها کینه دستت بریخت ۔ من چگویم کو نشد بی دستگاه ۔ (اردو) بے سہارا اور بے سرمایہ ہو جانا۔

(۱۵۶۴)

بیدست گردیدن

مصدر اصطلاحی مرادف (بیدستگاه شدن) (ظهوری ره) ظهوری بخت تر گردیده بی دست ۔ چگویم بوده در دامش طپیدم ۔ (اردو) دیکھو بیدستگاه شدن

(الف) بیدست و پا
(ب) بیدست و پا شدن
(ج) بیدست و پا کردن
(د) بیدست و پائی

اصطلاح درست از روی او آئینه بردارد ٭ (ظهوری
الف تقول ؎) گر فتنه را ز گردش چشم تو خیره ساخت
بحر بیسر آمیم ٭ دل را چنین بعربده بیدست و پا کند ٭
وانزکار و (د) بزیادت یای مصدری بمعنی سراسیمگی
رفته صاحبان بهار عجم و انند و هفت و مؤید ذکر و معذوری است و در کلام فارسیان استعمال
این کرده اند (صائب ؎) گر چه نے زر دو این هم یافته می شود (صائب ؎) می کند
ضعیف و لاغر و بی دست و پاست ٭ چون عصای بی دست و پا نظارگی را جلوه است ٭ چون پاینا
موسوی در خوردن غم اژدهاست ٭ (ظهوری ؎) بی دست و پائی هم سفر کردم ترا ٭ (اردو)
خرد در خم کاکلش مبتلا ٭ دل از ساعد و ساق بی (الف) بے دست و پا بقول آصفیہ۔ فارسی
دست و پا ٭ و (ب) بقول بحر عجم و برهان و هفت بے اختیار۔ بے مددگار۔ عاجز۔ مجبور (ب)
و سراج و (جهانگیری در ملحقات) سراسیمه شدن بے دست و پا ہونا (ج) بیدست و پا کرنا۔
(مخلص کاشی ؎) پا بست او شدن نه چندین لازم (د) بے دست و پائی بھی کہہ سکتے ہیں بمعنی معذوری
حیاست ٭ آن دست و پا که دید که بی دست و پا بے اختیاری۔ پریشانی۔ مجبوری۔
نشد ٭ مؤلف گوید که (ج) متعدی (ب) است

بیدستگ اصطلاح۔ بقول شمس در

کسی از اہل لغت ذکر این نکرده ولیکن در کلام فارسیان فارسی زبان نام گلی است مؤلف عرض
استعمال این یافته می شود (صائب ؎) چو دست کند که سعا سر عجم بر زبان ترازند و غیر از
را کند بی دست و پا حسنی که شوخ افتد ٭ (نقشی) شمس دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر

بخشکی ہم آید و در آفتاب بخپید شکاریان کہ بین بشنیا
چوبی بر و زنند بخپند و خصیتین و را بریدہ بہر بند
صاحب جامع ہم ذکر این کردہ و خان آرزو
ہم در سراج آوردہ ۔ صاحب محیط ذکر این نکردہ
و بہر سگ آبی گوید کہ بعربی کلب مائی و قضاعہ
گویند و آن حیوانیست آبی بحری و نہری آنرا
صید می کنند و پوست آن را کندہ دران نقطہ
پرکردہ ببلاد می برند گرم و خشک در سوم و
زہرۂ آن ہم قاتل و اکتحال آن دافع بیاض
چشم و در پیہ تازۂ آن جہت نقرس بعدیل و
نہری در بعض نہرہای ملک ہند نیز دیدہ شد
و پشم آن نرم و دراز و آن را قندس و بعضی
خزمیان نامند و گویند کہ خزمیان حیوانی ست
کہ ازان (جند بیدستر) حاصل می شود (الخ)
و ہم او بر (جند بیدستر) می فرماید کہ بالضم و کسر
با معرب (گند بادستر) بکاف فارسی است و
گند بمعنی خصیہ و باد بمعنی ریح و با ما لہ بید شد
و استر بمعنی حلق پس معنی آن خصیہ حلق کنندۂ ریح
یعنی مزیل ریاح و بدین اسم از بہر آن نامیدہ اند
کہ آن بغایت نافع در تحلیل ریاح است و گویند
کہ (بیدستر) اسم حیوانی است و آن را (بیدستر) سگ
نیز خوانند و بیونانی (اکسیانوس) و بفارسی قدیم
(خزمیان) **مؤلف** عرض کند کہ از قول آخرہ
وجہ تسمیۂ این ظاہر شد (اردو) سگ آبی
۔ پانی کا کتا ۔ مذکر ۔

(۱۵۶۳) **بیدستگاہ شدن** مصدر اصطلاحی ۔
بمعنی بی سرمایہ و بی سامان ۔ و بی اعانت شدن ۔
(انوری ؎) خون کانہا کینۂ دستت بریخت
پس من چگونہ بیم کو نشد بی دستگاہ ہو (اردو) بے
سہارا اور بے سرمایہ ہو جانا ۔

(۱۵۶۴) **بیدست گردیدن** مصدر اصطلاحی
مرادف (بیدستگاہ شدن) (ظہوری ؎)
ظہوری بخت تر گردیدہ بی دست پہ نگویم بودہ
در دامش طپیدم پر (اردو) دیکھو بیدستگاہ شدن

(الف) بیدست و پا
(ب) بیدست و پا شدن
(ج) بیدست و پا کردن
(د) بیدست و پائی

اصطلاح (الف) بقول بحر سراسیمه و از کار رفته صاحبان بهار عجم و انند و هفت و مؤید ذکر این کرده اند (صائب ره) گرچه نی زرد و ضعیف و لاغر و بی دست و پاست ۞ چون عصای موسوی در خوردن غم اژدهاست ۞ (ظهوری ره) خرد در خم کاکلش مبتلا ۞ دل از ساعد و ساق بی دست و پا ۞ و (ب) بقول بحر و جامع و برهان و هفت و سراج و (جهانگیری در ملحقات) سراسیمه شدن (مخلص کاشی ره) پابست او شدن نه همین لازم حیاست ۞ آن دست و پا که دید که بی دست و پا نشد ۞ مؤلف گوید که (ج) متعدی (ب) است کسی از اهل لغت ذکر این نکرده و لیکن در کلام فارسیان استعمال این یافته می شود (صائب ره) شوخی نقاشی را کند بی دست و پا حسنی که شوخ افتد ۞ درست از روی او آئینه بر دارد ۞ (ظهوری ره) گرفته را ز گردش چشم تو خیره ساخت ۞ دل را چنین بعربده بیدست و پا که کرد ۞ و (د) بزیادت یای مصدری بمعنی سراسیمگی و محذوری است و در کلام فارسیان استعمال این هم یافته می شود (صائب ره) می کند بی دست و پا نظارگی را جلوه ات ۞ چون پری بی دست و پائی هم سفر کردم ترا ۞ (اردو) (الف) بے دست و پا بقول آصفیه۔ فارسی۔ بے اختیار۔ بے مددگار۔ عاجز۔ مجبور (ب) بے دست و پا ہونا (ج) بیدست و پا کرنا۔ (د) بے دست و پائی بھی کہہ سکتے ہیں بمعنی معذوری۔ بے اختیاری۔ پریشانی۔ مجبوری۔

بیدست تنگ اصطلاح۔ بقول شمس در فارسی زبان نام گلی است مؤلف عرض کند که معاصرین عجم بر زبان ندارند و غیر از شمس دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر

این نکرده و خیال ما این است که (بید مشک) را که
می آید صاحب شمس بیدمشک نوشت و عجب
آنست که ذکر بیدمشک هم کرده صورت
حال تقاضای آن می کند که غیر از بید مشک
نباشد (اردو) دیکھو بید مشک۔

بیدپش در نسخهٔ مؤید مطبوعهٔ مطبع نولکشور
با یای فارسی و دال موقوف یکی از هفده بید
یعنی بیدی که او را گربه بید هم گویند و در
دیگر نسخ قلمی همین معنی بر (بید پوش) نوشته
مؤلف عرض کند که غیر از تصحیف مطبع
نیست (اردو) دیکھو بید پوش۔

بید طبری اصطلاح۔ بقول برهان نوعی
از بید باشد و بعضی بید مشک را گویند و بعضی
بید موله را که بید مجنون باشد صاحب سروری
گوید که نام یکی از اقسام هفده گانهٔ بید که آنرا
گربه بید و بید مشک گویند (کذا فی الشرفنامه)
آقا میرزا ابراهیم معنی بید موله آورده (ظهیر
ب) بهجوستان صبوحی شده اوقات خیزران [illegible]
سمن تازه و بید طبری پ ۵ و فرماید که این بیت
بیشتر مناسبت دارد با معنی بید موله اما ظاهرا
بیدیکه سرخ باشد که آن را طبرخون نیز گویند صاحبان
جامع و هفت هم ذکر این کرده اند صاحب مؤید هم
گربه بید قالح که پنجهٔ آن چون پنجهٔ گربه است و
خوشبوی دارد۔ صاحب محیط ذکر مستقل این
نکرده و به بید مشک گوید که این را مشک بید
و گربه بید نیز گویند و بعربی خلاف بلخی و ربف
در شام شاه بید و در روم بهرامج نامند
و شیخ در بهرامج گفته که آن از جنس ریاحین
است و گیلانی نوشته که اطلاق اسم بهرامج بر
خلاف بلخی می کنند و آن را بلخیه نامند و ایضا گویند
که آن ضومران است و گاه اطلاق آن بر گل
این شجر کنند و گاهی زعم می کنند که گل آن گل
است که بفارسی مشک بید و گربه بید نامند
و شاید که مراد شیخ از بهرامج این نباشد و الله

منافع بید مشک جلیل است بالجملہ درخت بید مشک
شبیہ بہ درخت بید سادہ و از ان کوچک تر
و برگ آن از ان نازک تر۔ جالینوس سرد و تر
گفتہ و گروہی در اوّل گرم و مائل بخشکی دانستہ
و بعضی معتدل گفتہ و قول جالینوس اصح و آن
ملطف و مفتح سدہ و خفیف دماغی و مقوّی دل و
دماغ و منافع بسیار دارد۔ **مؤلف** عرض
کند کہ مرکب توصیفی است منسوب با طبرستان
اشارۂ این بمعنی ششم بان گذشت (اردو) مشک بید
مذکر۔ بید کی ایک قسم۔ دیکھو بان کے چھٹے معنے۔

بی دف و نی می رقصد مثل صاحبان خزینۃ الامثال
و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت
مؤلف عرض کند کہ فارسیان باظہار بی اصولی کسی این مثل
را زنند کہ کار بی اصول کند چنانکہ رقص بی دف و نی۔
(اردو) دکن میں بے اصول کام کرنے والے کی
نسبت کہتے ہیں ” اس کو نہ سر ہے نہ تال “

بیدق بقول برہان بروزن احمق۔ پیادۂ
شطرنج را گویند و آن مہرہ باشد از جملہ مہرہای
شطرنج و معرب پیادہ صاحبان جامع و ہفت
ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب سراج التقبیل کہ
محقق معربات است (بیدق و بیذق) بدال
مہملہ و معجمہ ہردو را معرب گفتہ۔ خیال ما این
است کہ بیذق بدال مہملہ مفرس پیدل ہندیست
است و ہمین یک مثال اوّل این تبدیل است
با بای فارسی بدل شد بہ موحدہ چنانکہ اسپ
و اسب و آنچہ بیدخ بہ خای معجمہ بمعنی اسپ
گذشت مبدل این چنانکہ بدق و بدخ بمعنی
اسپ دیگر از مہرہای شطرنج بیدق نام مہرۂ
پیادۂ شطرنج بود و فارسیان بہ تبدیل نام
مہرۂ دیگر یعنی اسپ شطرنج نہادند و پس از ان
در فارسی زبان بمجاز مطلق اسپ را ہم ہمین
اسم مستعمل شد و ما اشارۂ این بہ بدق کردہ ایم
کہ مخفف این گذشت (اردو) پیدل۔
مذکر۔ دیکھو بدق۔

بیدق سیم اصطلاح۔ بقول برہان
کنایہ از کوکب و ستارہ باشد صاحبان بحر
و انند و جامع و ہفت و ناصری (در ملحقات)
باہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ
موافق قیاس و مرکب اضافی است نظر بہ پیادگی
و تابندگی کوکب بر سبیل مجاز این را بدین اسم
موسوم کردند (اردو) کوکب بقول آصفیہ
عربی۔ اسم مذکر۔ روشن ستارہ۔ بڑا ستارہ
(اسپیس) جو گنگا داخل اور قاروں کے خزانے
میں درہم ہو۔ پست ایسا ہے اگر کوکب جری اتفاقیہ

بیدکش اصطلاح۔ بقول ہفت بکسر اول
و فتح کاف نام سلاحی است (کذا فی زفانگویا)
بقول شمس بی تحقیق نام سلاحی **مؤلف** عرض
کند کہ محقق آخر الذکر سلاح را صلاح نوشت
یا کاتب مطبع تحریف کرد باین حال اسم فاعل
ترکیبی است و مخفی نیست کہ این سلاح خاص
باشد کہ بوسیلۂ آن بید را از درخت می کشند
یا شکل او مشابہ بید باشد در باریکی و نزاکت۔
مخفی مباد کہ کش در فارسی بزبان رفتار با ناز و
تکبر و بمعنی خوب و خوش آمدہ پس (رفتار بید مانند)
معنی تحقیقی این سلاح خاص باشد نظر بہ جنبش و
لرزش و خم و چم این سلاح نازک چنانکہ تیغۂ نازک
واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) فارسی میں
ایک خاص ہتیار کا نام (بیدکش) ہے جو باریک
اور دراز تلوار کی شکل میں ہوتا ہے۔ مثل
بید کے لچکدار۔ مذکر۔

بیدگربہ اصطلاح۔ بقول رشیدی ہمان
بیدمشک بواسطۂ شباہت پنجۂ گربہ بدین اسم موسوم
شد۔ خان آرزو در سراج گوید کہ اطلاق این در
اصل بر حیثیت التشبیہ بود و مرادف (بیدموش)
کہ بیدمشک است **مؤلف** عرض کند کہ ہمان
بیدطبری کہ ذکرش گذشت (اردو) دیکھو بیدطبری

(الف) **بیدگیا** اصطلاح۔ صاحب برہان
(ب) **بیدگیاہ** بر الف گوید کہ بکسر کاف فارسی

(ج) **بیدکهیا** نوعی از صرشف است کنگر
باشد **مؤلف** گوید که ذکرش براغرسطش و تجمه
گذشت (خان آرزو در سراج) و صاحب هفت
ذکر این کرده و صاحبان ناصری و انند (ب)
گویند که همان بیدگیا و در مؤید مطبوعه براج
هم بحواله همان صرشف و کنگر هی دهد و در دیگر
نسخ قلمی مؤید یافته نمی شود **مؤلف** عرض کند
که (ج) را بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم و کرامت
مطبع نولکشور دانیم که (ب) را بدین شکل تصحیف
نوشت و اگر سند استعمال بدست آید قلب بعض
دانیم که های هوز آخر را قبل الف جا داده اند
چنانکه اسطرخ و اسطخر و حقیقت این براغرسطس
و تجمه بیان کرده ایم گیا بیست دوالی کرشاخهای
آن بید را مانند و (ب) اصل است و الف مخفف
آن و (ج) قلب بعض (اردو) دیکھو اغرسطس

بیدل اصطلاح - بقول انند بحواله فرهنگ
فرهنگ (۱) بمعنی بی دل و نامرد و (۲) دل خسته
و مجنون و (۳) عاشق **مؤلف** عرض کند
که دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این
نکرد و لیکن بمعنی سوم در استعمال فارسیان
بنظر آمده ازینکه معشوق را فارسیان دلبر و دلربا
نام کرده اند عاشق را بیدل گفتند و برای
معنی اوّل و دوم مشتاق سندی باشیم (۴)
تخلص شاعری است که در سخن سنجی فارسی
زبان معروف است (ظهوری ـــه) بیدل
و بیپروای جان عجیب است عجیب ٭ باید و
فکر زبان عجیب است عجیب ٭ (صائب
ـــه) ای که روی عالمی را جانب خود کرده
٭ رو نمی آری بسوی صائب بیدل چرا ٭ (انوری
ـــه) این منم کز دیده یاقوت روان آورده ام
٭ بیدلان را از سخن قوت روان آورده ام
٭ (اردو) (۱) بزدل - نامرد (۲) خسته دل
پریشان - مجنون - دیوانه (۳) بیدل اقبال
آصفیه رنجیده و دلگیر - عاشق کی تعریف میں ہے

غلط آتا ہے تو وہاں بمعنی افسردہ مغموم۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ بیدل بمعنی عاشق اردو مین استعمال کر سکتے مین۔ مذکر (۴) ایک شاعر ہند کا تخلص ہے جو فارسی شاعری مین مشاہیر سے تھا۔

(الف) **بیدلا** بقول برہان و جامع بکسر اول و ثالث و سکون ثانی مجہول و لام بالف کشیدہ سخنان بی ربط و ہذیان را گویند (حکیم نزاری قہستانی سے) سخن جای دگر برد هم ازان سروکی بیفتادم بپاشایہ بیدلا گفتن بیا تا بگذرم زینہا و صاحبان رشیدی۔ جہانگیری و ہفت وانند و مؤید و شمس ذکر این کردہ اند صاحب ناصری می فرماید کہ این از بیدل است یعنی دل ازان خبردار نباشد و فرماید کہ دریں زمان بیگونہ سخنان را (اعدا) نام کردہ اند۔ خان آرزو در سراج گوید کہ این مرکب است از بید بمعنی بیہودہ و بیفایدہ و لا بمعنی گوینده پس این صورت بمعنی ہرزہ خوان بود و اما بمعنی مسدرک آمدہ و کسر دال غلط محض است **مؤلف** عرض کند کہ ما این را مخفف (بیدلانہ) دانیم چنانکہ صاحب ناصری اشارہ آن کردہ و این ماخذ بہتر از خیال خان آرزو ست۔ محقق۔ باد کہ از سند حکیم نزاری

(ب) **بیدلا گفتن** بمعنی سخنان بی ربط کردن پیداست (اردو) (الف) بیہودہ باتین مؤنث۔ ہذیان۔ مذکر۔ (ب) بیہودہ باتین کرنا۔ ہذیان بکنا۔

بیدل نیم ہنوز بہ بنیم چہ می شود مقولہ صاحب خزینۃ الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فایدہ این مقولہ بجائی زنند کہ مقصود شان از اظہار عقل سلیم خود باشد یعنی چون کسی خلاف کسی کاری کند یا حکم تعدی دہد مظلوم این مقولہ را بر زبان آرد و مقصودش ہمین قدر کہ ہنوز نیم کہ طرز عاشق را نشناسم و چارہ کار خود نکنم می بینیم کہ چہ می شود (اردو) دکن مین اسی موقع

کہتے ہین ؎ مین مجنون نہین ہون جو سمجھ نہ سکون
دیکھو تو بھلا کیا ہوتا ہے ؎

بیدماغ اصطلاح۔ بقول اند بحوالۂ فرہنگ فرنگ۔ زود خشم۔ زود رنج۔ بدمزاج۔ (ظہوری ؎) این بیدگوشنیدن کرد است پشت بر تو ؎ رو می سخن بگیر دان از بیدماغ مردم ؎ (صائب ؎) دلہای بیغمان چمن می شود کباب ؎ این بیدماغ را بہ گلستان چہ میبری ؎ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بیدماغ بقول آصفیہ۔ نازک مزاج۔ زود رنج تنک مزاج۔ چڑچڑا۔

بیدماغ کردن مصدر اصطلاحی بقول بحر بمعنی پریشان خاطر نمودن **مؤلف** عرض کند کہ معنی صاحب بحر موافق قیاس نیست و اگر این معنی را تسلیم کنیم مصرع ثانی شعر صائب لطفی نمی بخشد بخیال ما بمعنی زود خشم و نازک مزاج کردن است مقصود شاعر آنست کہ من از شراب خوردن بدمست نشدم بلکہ نازک مزاج شدم (صائب ؎) می خوردن مدام مرا بیدماغ کرد ؎ عادت بہر دوا کہ کنی بی اثر شود (اردو) پریشان خاطر کرنا۔ بد مزاج بنانا۔ نازک مزاج بنانا۔

بیدماغی اصطلاح۔ بقول بحر و غیاث و اند بمعنی بی انتظامی طبیعت کہ بعد از ضبط خشم بہم می رسد **مؤلف** عرض کند کہ نازک دماغی و بدمزاجی و زود رنجی است از معنی بیدماغ متعلق و بزیادت یای مصدری این معنی پیدا شد دیگر ہیچ (اردو) بیدماغی بمعنی زود رنجی۔ نازک مزاجی کہہ سکتے ہین۔

بیدمال اصطلاح۔ بقول برہان با میم بالف کشیدہ بر وزن نیک خال پاک کردن زنگ باشد از روی آئینہ و شمشیر و سائر اسلحہ بچوب بید یا چوب دیگر کہ این کار را شاید۔ صاحب جہانگیری گوید کہ پاکی زنگ است از اسلحہ بواسطۂ بید یا چوب (امیر خسرو ؎)

بیت مدح عادلی کہ بعہدش ز ایمنی ٭ آزاد داود
تیغ چو سوسن ز بید مال ٭ صاحبان سروری
و ناصری و رشیدی و بحر و بہار ذکر این کردہ اند
صاحب رشیدی این قدر صراحت مزید کند
کہ این لغت در ہند متعارف و در کلام قدما
یافتہ نشد و صاحب ناصری ہم ہمین نوشتہ
خان آرزو در سراج می فرماید کہ اغلب کہ این
لغت فارسی الاصل باشد چہ درخت بید
در ہندوستان نیست و اگر ہست از ولایت
بعضی جا ہا آوردہ اند پس استعمال آن چوب
معلوم خصوصاً درین کار و آنچہ در ہندوستان
آن را بید گویند درختی دیگر است و چوب آن
بکار صیقل و غیرہ نیاید (الخ) **مؤلف** عرض
کند کہ معاصرین عجم تصدیق این می کنند کہ بید
تیغ دستور عجم است شاید بر مقام صاحب
ناصری این رسم و آئین نباشد و آنچہ برای
چوب دیگر ہم ہمین معنی در بکار می خورد تحصیل
مجاز است (اردو) ہتیار کی صفائی، مؤنث۔

بید متعارفی استعمال۔ بقول روزنامہ
بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار نام قسمی
از بید است صاحب بول چال ہم بحوالۂ معاصرین
عجم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق
قیاس است (اردو) بید کی ایک قسم ہے
جس کو معاصرین عجم نے بید متعارفی کہا ہے اور
معمولی بید کا بھی یہی نام ہے۔ مذکر۔

بید مجنون اصطلاح۔ بقول بحر و اند و غیاث
نوعی از بید کہ برگہای باریک و شاخہای نازک
دارد (صائب سہ) بخت ما چون بید مجنون
سرنگون افتادہ است ٭ ہمچو داغ لالہ نان ما
بجون افتادہ است ٭ **مؤلف** عرض کند
کہ بنظر بزرگت این قسم این را بدین اسم موسوم
کردہ باشند (اردو) بید مجنون۔ ایک قسم
ہے بید کی جو بہت نازک اور باریک ہوتی ہے۔ سرنگوں

بید مشک اصطلاح۔ بقول برہان نوعی از

بید است که بهار آن یعنی شگوفهٔ آن بغایت خوشبوی
می باشد و عرق آن بجهت تفریح دل و تبرید
بکار می برند صاحبان بحر و رشیدی و بهار و جامع
و جهانگیری هم ذکر این کرده اند و بید موش که
می آید مرادف همین است و صاحب رشیدی
صراحت کرده که بید مولّه و بید طبری هم همین بید مشک
را نامست **مؤلف** عرض کند که ما به بید طبری
ذکر این کرده ایم صاحب رهنما و روزنامه
هم بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاچار ذکر
این کرده اند (اردو) دیکھو بید طبری - ند کر

بید همه مردان اصطلاح - بقول انند بحوالهٔ
مؤید یعنی بی دعای اولیاء الله صاحب هفت
هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که مرکب
اضافی است و دوم درینجا کنایه از دعا و از
مردان مردان خدا مراد باشد موافق قیاس
است (اردو) بغیر اولیاء الله کی دعا کے

بید موش اصطلاح - بقول برهان همان
بید مشک که گذشت و فرماید که همین را گربه بید
هم گویند صاحبان سروری و بحر و رشیدی
و جامع و ناصری هم ذکر این کرده اند (خواجه
از سروری سه) چو بیرون دمد گربه بید موش
ز چمن بشکفد لاله از چار سوش ٭ صاحب رشیدی
صراحت مزید کند که بواسطهٔ شباهت پنجهٔ او
به پنجهٔ گربه و موش این را بید موش و بید گربه
نام کردند **مؤلف** عرض کند که بحث خواص
و افعال این به بید طبری گذشت (اردو)
دیکھو بید طبری -

بید مولّه اصطلاح - بقول بحر مرادف بید
مجنون - صاحب تحقیق الاصطلاحات هم ذکر
این کرده گوید که همان بید مجنون را نام است
(صائب سه) قامتت بید مولّه شد و چون
سر و کشید ٭ سر بتیوق تمنای جوانی که تراست
٭ **مؤلف** عرض کند که مولّه در کلام صاحب
بضم اول و فتح دوم و لام مشدّد مستعمل و این

لغت عرب است بمعنی شیفتہ و عاشق و دیوانہ
صاحبان غیاث و انند بر مؤلّف بصراحت معنی
بالا گویند کہ مجازاً نوعی از بید را ہم گویند کہ
بید مجنون نام دارد (الخ) پس مرکب توصیفی
است و وجہ تسمیۂ این ہمچون بید مجنون است
(اردو) دیکھو بید مجنون۔

بیدواژ اصطلاح۔ بقول برہان بالثانی
مجہول بر وزن پیشواز نام کوہی است از ولایت
ماوراء النہر صاحبان رشیدی و سراج و جہانگیری
و ناصری و جامع ذکر این کردہ اند (روحی سمرقندی
سہ) ہمچون کلاہ گوشہ نوشین روان بتیغ ٭ بر زد
ہلال سر زپس کوہ بیدواژ ٭ صاحب جہانگیری
ہمین سند را از فرخی نوشتہ **مؤلف** عرض
کند کہ وجہ تسمیۂ این جز این نباشد کہ واژ بمعنی
باج است و واژ بہ زای معجمہ مبدل آن چنانکہ
ژند و زند پس معنی لفظی این باج گیرندہ بید
و این اشارہ بہ رفعت و شان کوہی کہ از بید
کہ بمثابہ رعایای اوست باج می گیرد و این اشارہ
آنست کہ بید بران کوہ بسیار است (اردو)
بیدواژ ایک پہاڑ کا نام ہے جو ولایت ماوراء النہر
میں ہے جس پہ بید کے درخت کثرت سے ہیں۔

بیدولت اصطلاح۔ بقول بہار و بحر
و انند و چراغ (۱) معروف و (۲) کنایہ از
ناقابل و بد وضع (واعظ قزوینی سہ) نیست
دل را با ہوسہای جہان در سینہ جا ٭ شد چو
بیدولت پسر از خانہ بیرون کردنیست ٭ **مؤلف**
عرض کند کہ کنایہ الیست و مراد از بیدولت
علم سند دیگر این از خزینۃ الامثال بدست آمد
کہ این را مثلی قرار دادہ (سہ) بیدولت اگر
مسجد آدینہ بسازد ٭ یا طاق فرو افتد و یا قبلہ
کج آید ٭ صاحب امثال فارسی ہم این را مثل
گفتہ فارسیان این را بجائی می زنند کہ شخص
بی علم و ناقابل۔ کاری کند مقصودشان از
استعمال این ہمین کہ کارش درست نیاید۔

(اردو) (۱) بے علم۔ اہل دکن بے علموں کے
کام کی نسبت کہتے ہیں "کیا جاہلوں کا کام باقی نہ رکھے
نام ہے" (۲) ناقابل۔ بدروش۔

بیدوند اصطلاح۔ بقول برہان بروزن
رشخند نام داروئی است که آن را شادنه
گویند و بجهت دوای چشم بکار برند صاحبان
وجهانگیری وجامع وناصری وسراج ذکر این
کرده اند صاحب محیط ذکر مستقل این نکرده و
صاحب برهان ذکر شادنه بدال مهمله کرده
می فرماید که این را بعربی حجر الدم وحجر الطور
وحجر الهندی هم گویند که در دوای چشم بکار آید
وصاحب محیط بر حجر الدم گوید که شادنج است
وبر حجر الطور حواله حجر الدم وبر حجر الهندی گوید
که سنگی است مائل بسیاهی وسرخی وساییده آن
مائل بسرخی وزردی که نوعی از شادنج است
وآن را شادنج هندی هم نامند واز سواحل
دریای هند خیزد وجهت قطع خون بواسیر وجراحات
سیلان وآشامیدن یک دانگ وکمتر از آن
جهت قطع خون اعضای باطن وبواسیر وسم
عقرب نافع وبر شادنج می فرماید که معرب است
از شادنه فارسی وبفارسی شیدونه نیز گویند
وبسریانی رطب وبرومی قرسطیلیوس وبیونانی
باطیطوس وقرسطولیوس وبعربی حجر الدم و
ایضاً حجر الطور وحجر الهندی هم۔ سنگی است
نرم بشکل دانه عدس وانواع آن بسیار مزاج
آن سرد در دوم یا در آخر اول وخشک در
سوم ویا در دوم آخر۔ قابض شدید۔ رادع
مقوی عصب وعضل۔ در امراض چشم مستعمل
ومنافع بی شمار دارد (الخ) **مؤلف** عرض
کند که وجه تسمیه بیدوند متحقق نشد چاره نیست
بجز این که این را اسم جامد فارسی زبان دانیم۔
(اردو) ایک دوائی پتھر کا نام جس کو عربی
میں حجر الدم کہتے ہیں۔ مذکر۔

بی دل رقص اصطلاح۔ بقول بہار

واننده (۱) آنکه بموقع حرف زند و فرماید که از اہل زبان بتحقیق پیوسته (حکیم شفائی سه) ای مومن کون پیرزنی) با (بیدل رقصی چو من) بگرد نامی (نقض عهد) آهنگ کردی بی سبب پیکا صاحب بهجگ گوید که (۲) سخت شوخ و دلاور و چالاک خان آرزو در چراغ هدایت هم ذکر بمعنی رقص کرده تاج مؤلف عرض کند که هر دو معنی بالا طبع آرزو محققین با نام و نشان است از همین یک شعر شفائی و حق آنست که هر دو غلط و (۱) بمعنی حقیقی است یعنی رقصی که بی دهل باشد و (۲) کنایه از بی اصولی و لفظاً قلب اضافت رقص بی دهل است و (۳) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی شخص بی دهل رقص کننده و بی اصول شاعر گوید که ای مومن (کون پیرزنی) با چو منی که (بیدل رقص کننده و بی اصول ام) با گرد نامی (نقض عهد) بی سبب آهنگ کردی مراد همین قدر که باسم نقض عهد کردی مخفی مباد که (کون پیرزنی) در محاوره عجم که معاصرین عجم هم بر زبان دارند بمعنی کسی که مادرزاد فراخ کون است یعنی (کون دریده) پیدا شده که مرض فالج بر کون او عارض و تنگی کون ندارد و برازش بی اختیاری خطا شود و شاعر این را بصفت مومن مخاطب آورده و (گرد نامی) بالکسر آن چوبین که طفلان بوسیله آن عادت رفتار کنند (کذا فی البرهان) پس (گرد نامی نقض عهد) بترکیب اضافی همان نقض عهد باشد و (بی سبب) بمعنی بی وجه و (آهنگ کردن) بمعنی نواختن و سرودن. و آله رفتار طفلان را نواختن هم کار طفلان است. محققین بلند خیال در پی تحقیق لفظی نرفتند و از حقیقت معنی خبر نیافتند و بقصد عجم ترکستان رفتند. دیگر هیچ این است مایه تحقیق با نام و نشان و از زحمت تلاش کناره گیران غافل با (اردو) (۱) وه ناچ جو بغیر طبله کے ہو. مذکر (۲) بے اصولی. مؤنث (۳) وه شخص جو بے اصولا ہو

بیدل بیسن — اصطلاح بقول بهار و عجم واننده (۱) کنایه از کسی که بر سخن گفتن قدرت نداشته باشد

برابر می کند ٭ لالہ و نرگس عجب بی دیدہ و رو
بودہ اند ٭ (اردو) دیکھو بے حیا۔

بیدین | استعمال۔ بقول آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی کافر و بی مذہب و بی راہ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است کہ لفظ دین مرکب است با کلمۂ بی (اردو) بیدین بمعنی لامذہب کہ سکتے ہیں اور بسبیل مجاز کافر پر بھی اس کا اطلاق ہو سکتا ہے۔

بیذق | بقول بہار و غیاث بمعنی پیادۂ شطرنج **مؤلف** عرض کند کہ با حقیقت این بر بیذق (بدال مہملہ) بیان کردہ ایم (خواجہ شیراز ع) تا چہ بازی رخ نماید بیذقی خواہیم راند ٭ عرصۂ شطرنج رندان را مجال شاہ نیست ٭ (اردو) دیکھو بیدق۔

بیذق سیم | اصطلاح۔ بقول جہانگیری در ملحقات کنایہ از ستارہ صاحب رشیدی ہم ذکر این کردہ و خان آرزو در سراج ہم آوردہ و سیم درین مرکب بکسر سین و سکون یای نقرہ باشد و این کنایہ ایست لطیف کہ ستارہ را پیادۂ نقرئی نام کردند (اردو) ستارہ۔ مذکر۔

بیر | بقول برہان بکسر اول و سکون ثانی و رای قرشت (۱) جامۂ خواب را گویند مانند نہالی و توشک و آنچہ گستردنی باشد بجہت خوابیدن خصوصاً و صراحت زائد از موضوع می کند کہ بعربی چاہ را نام است ٭ بہادر و پہلوان و شجاع و بترکی یک را گویند کہ عدد اول است صاحب سروری از شمس فخری سند آوردہ (ع) تو آن شہی کہ ہمیشہ دعات می گویند ٭ مسافران ہمہ در راہ و خفتگان در بیر ٭ (حکیم قطران ع) گر کسی در بیر لفافہ تا بیند بخواب ٭ بو بر عبیر و عنبرش باشد کہ تعبیر بیر ٭ صاحبان جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و ہفت و آنند ذکر این کردہ اند صاحب رشیدی صراحت مزید کند کہ بیر بمعنی گستردنی

است خان آرزو در سراج گوید که آنچه قوسی بمعنی جامۂ خواب بی اصل گفته۔ غلط است چه استادان
بدین معنی بسته اند چنانکه قطران (که کلامش بالا گذشت) **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی
قدیم است بمعنی خوابگاه و بیری بمعنی گستردنی یعنی نہالی و توشک۔ ہمه محققین بالا بر تعریف
این سکندری خورده اند و از غور کار نگرفته اند معاصرین عجم با ما اتفاق دارند و اسناد بالا
ہم تائید خیال ما می کند و بیری بجایش می آید فتامل مخفی مباد که آنچه به الف اول آبیر بجای
خود گذشت آن را با این ہیچ تعلق نمی نماید (اردو) نہالی۔ دیکھو بالین اور ہماری تصحیح کے
لحاظ سے خوابگاہ۔ مؤنث۔ سونے کی جگہ۔ سونے کا کمرہ۔

(۲) **بیر**۔ بقول برہان و سروری بمعنی صاعقه (دقیقی سه) نباری به سر دلخواه جز زر بیر چنان
چون بر سر بدخواه جز بیر؟ صاحب سروری بحواله صاحب تحفه گوید که بدین معنی بتای قرشت
آمده صاحبان جہانگیری و جامع و ہفت و انند ذکر این کرده اند صاحب رشیدی گوید که بدین
معنی به تای قرشت است نه بای موحده و صاحب ناصری ہم زبانش۔ خان آرزو در سراج
می فرماید که بدین معنی به بای موحده است نه به تای قرشت بلکه ثانی تصحیف است و قوسی ہم
ببای موحده آورده **مؤلف** عرض کند که خطای خان آرزو است که بی دلیل تیر را که بدین
معنی می آید تصحیف گفته حق آنست که این اصل است و اسم جامد فارسی زبان و آنچه به تای
فوقانی می آید مبدل این چنانکه تکوب و تکوت که بجایش گذشت۔ زحمت تحقیق نه بر داشتن
و تصحیف گفتن آسان است ولیکن از شان تحقیق بعید و صاحب رشیدی ہم غلط کرده عکس خان
آرزو حکم تغلیط این داده (اردو) صاعقه۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ برق۔ بجلی۔

(۳) **بیر** - بقول برہان و جامع طوفان **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی دوم است و باعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبان است استعمال این بدین معنی درست باشد (**اردو**) طوفان - بقول آصفیہ عربی - اسم مذکر - باد تند - آندھی - شدت کی ہوا - شدت کی بارش -

(۴) **بیر** - بقول برہان و جامع حفظ و از بر کردن صاحب سروری گوید کہ بدین معنی و بیر ہم گویند (فرخی ؎) از پی رسم در آموختن نامہ کنند ٭ نامۂ خواجہ بزرگان و دبیران از بیر ٭ (قطران ؎) نیک خواہان را رسانی ہمچو یوسف سوی تخت ٭ بدسگالان را فرستی ہمچو قارون سوی بیر ٭ یار اندہ نامہ آنکو یافت نزدیک تو بار ٭ بیر غم نشناسد آنکو کرد مدح تو زبیر ٭ (استاد لامعی جرجانی ؎) مرا گوئی کہ رزم و بزم او را ٭ بکن تفسیر و شرح ار داری از بیر ٭ صاحب رشیدی بذکر این معنی گوید کہ بمعنی یاد از بیر است نہ بیر تنہا اما حق آنست کہ بیر و بر بمعنی حافظ می آید صاحب ناصری بدین معنی (از بر) را صحیح داند - خان آرزو در سراج گوید کہ بدین معنی صحیح است و ویر بدین معنی مبدل آن و در جمیع کتب لغت مسطور **مؤلف** عرض کند کہ ما اشارۂ این بر معنی یازدہم بر ہم کردہ ایم و خیال ما این است کہ (از بر) اصل است و مزید علیہ آن (از بیر) بزیادت تحتانی بعد موحدہ و (بر) مخفف (از بر) و (بیر) مخفف (از بیر) و از ہمۂ اسناد بالا (از بیر) ثابت می شود - باعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبانست (بیر) را مخفف (از بیر) صحیح دانیم لتعقیبہ صاحب رشیدی معنی ... بحقیقت رسیدہ بانگراہ شد و صاحب ناصری مؤید خیال ماست و خیالش لقاعدۂ ... وجا دارد کہ بر مقامش استعمال (بیر) نباشد (**اردو**) دیکھو از بر اور بر کے گیارھویں معنی

بیراد اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر بمعنی مرد پیر و کہن سال **مؤلف** عرض کند کہ راد بمعنی جوانمرد می آید فارسیان کلمۂ بی در اولش زیادہ کردہ بر سبیل مجاز بمعنی پیر کہن سال استعمال کردند طالب سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم و محققین صاحب زبان ازین ساکت اند **(اردو)** بڈھا۔

بیراز بقول برہان و ناصری و جامع و سراج بر وزن شیراز با ثانی مجہول شاخ حیوانات را گویند صاحب جہانگیری بر مطلق شاخ قانع۔ صاحب رشیدی در تعمیم با جہانگیری متفق **مؤلف** عرض کند کہ نظر بر اعتبار صاحب ناصری و جامع کہ از اہل زبانند تخصیص را درست دانیم و اطلاق این بر شاخ درخت ہانمی شود **(اردو)** سینگ۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر شاخ حیوان۔

بیرام بقول انند مرادف بیرانہ بر وزن و معنی ویرانہ کہ نقیض آباد است **مؤلف** عرض کند کہ دیگر کسی از محققین اہل زبان ذکر این نکرد عجب آنست کہ صاحب انند حوالۂ ناصری دادہ و در ناصری یافتہ نمی شود اگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد کہ مبدل بیران باشد کہ نون بمیم بدل شود چنانکہ گزین و گزیم و حقیقت بیرانہ و بیران بجایش عرض کنیم **(اردو)** دیکھو بیران و بیرانہ۔

(الف) بیران
(ب) بیرانہ صاحب برہان ذکر ہر دو کردہ کہ ہر دو بمعنی ویران کہ نقیض آباد است صاحب سروری بر (الف) قانع صاحبان جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج و ہفت و مؤید ذکر ہر دو کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ ہمین اصل است و ویرانہ و ویران کہ مستعمل است مبدل این چنانکہ آب و آو دیگر اہل لغت ذکر بیران و بیرانہ نکردہ اند و بر جہیر قناعت کردہ اند مخفی مباد کہ درین ہر دو (الف) اصل است و (ب) مزید علیہ آن ہای نسبت در آخرش۔ واضح باد کہ **(الف)** صفت است برای مقامی کہ آبادی آن باقی نماندہ باشد

و (ب) یعنی منسوب به ویران مراد از دشت و بیابان
(امیر خسرو ؎) در عهد او چه خوبی دلهای خسته
از غم ٭ در ملک میر ظالم ویرانه چند خواهی ٭ (اردو)
(الف) ویران بقول آصفیه۔ فارسی۔ اُجڑا ہوا۔ غیر
آباد۔ تباه و خراب۔ بے چراغ۔ کھنڈر (ب) ویرانه
بقوله۔ فارسی۔ مذکر۔ جنگل۔

بیراه اصطلاح۔ بقول برہان و جامع (۱)
دو طرف راه را گویند که دران جاده نباشد و
(۲) کنایه از مردم ناشخص و (۳) کارهای
ناشایسته صاحب بحر بمعنی دوم و سوم قانع صاحب
ناصری بذکر معنی دوم می فرماید که کنایه از مردم
کج و تیرک معنی اول و سوم گوید که (۴) خوانندگان
موسیقی بی علم۔ **مؤلف** عرض کند که معنی اول
حقیقی است که اطراف راه را گفته اند که دران راه
نیست و بمعنی دوم اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی
که راه ندارد و یعنی بی اصول و بمجاز قوالی را نام است
که بی اصول آهنگ زند صاحب ناصری غلط کرده
که در معنی چهارم جمع را استعمال کرده و به معنی
سوم قول صاحب جامع معتبر است و لیکن طرز بیان
محققین ناصاف است ازینجاست که ترکیب فارسی
متقاضی آن شد که معنی سوم قائم کنیم۔ فی الحقیقت شخص
را نام است که کارهای ناشایسته کند متعلق به معنی
دوم و اگر این را بصفت کار گیریم یعنی (کار بیراه)
البته معنی ناشایسته و بی اصول پیدا می شود (انوری
؎) گفت ساکن شو و هشدار و به تعجیل مران ٭
آنچنان کز ره و بیراه نبودم آگاه ٭ (اردو)
(۱) وه میدان جس میں راسته نہو اور راسته کے
دونون جانب۔ مذکر (۲) بیراه بقول آصفیه
فارسی۔ بد چلن۔ بد اطوار (۳) بے اصول۔
ناشایسته (صفت) (۴) وه شخص جو بے اصول گائے۔

بیراهه بقول صاحب روزنامچهٔ سفرنامهٔ
ناصرالدین شاه قاجار بمعنی خلاف راه۔ **مؤلف**
گوید چنانکه فارسیان اسما همزه گویند که [illegible] او بیراهه
می رود یا شخص بیراه را هم توان گفت که اسم

فاعل ترکیبی باشد جز این نیست کہ درین ہای دوم آخر زائد است برہمان (بیراہ) کہ گذشت (اردو) دیکھو بیراہ کے پہلے اور دوسرے معنے ۔

بیراہی استعمال ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی گمراہی **مؤلف** عرض کند کہ مجازاً بمعنی بی اصولی ہم توان استعمال کرد یای مصدری بہ بیراہ زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ (ظہوری ۵) بحسن خط مروانہ رہ نہ وقت بیراہی است ﴿ براہ دوش نیاز از تو بی نیاز گذشت ﴾ (اردو) بیراہی لکھ سکتے ہیں بمعنی بے اصولی ۔ گمراہی ۔

بیراہی کردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول ملحقات برہان کنایہ از بی ادبی کردن و زیادتی نمودن **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بمعنی سوم بیراہ و مرکب از بیراہی با مصدر کردن (اردو) بے ادبی کرنا ۔

بیراہی بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ با لکسر بمعنی احمق و نادان **مؤلف** عرض کند کہ موقوف قیاس است ولیکن معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) بے وقوف ۔ احمق ۔ نادان ۔

بی ربط اصطلاح ۔ بقول بہار و انند بحیز منتظم (ابوطالب کلیم (ع)) حرف بے ربط ز دیوانہ شنیدن دارد ﴿ **مؤلف** عرض کند کہ طرز بیان بہار برنگ اسم فاعل ترکیبی است و محاورہ چنین نیست بلکہ بمعنی حقیقی بصفت مستعمل چنانکہ حرف بی ربط و عبارت بی ربط (اردو) بے ربط ۔ بقول آصفیہ ۔ بے محل ۔ بے موقع ۔

بیروشا بقول برہان بابای ابجد بواو رسیدہ و شین قرشت بالف کشیدہ بلغت ژند و پاژند خیار بادرنگ را گویند صاحبان مؤید و ہفت و انند و (جہانگیری در ملحقات) ذکر این کردہ اند جز این نیست کہ اسم جامد فارسی قدیم است و ہمان کہ (بادرنگ) ذکر این گذشت ۔ (اردو) دیکھو بادرنگ ۔

بیرحم استعمال ۔ کسی کہ رحم ندارد سنگدل

اسم فاعل ترکیبی است (ظہوری ع) داد از ہجر تو ای بیرحم رحمت گوئی کہ رحم بر ما می کند دشمن مروت گوئی کہ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است و از ہمین است بیرحمی بمعنی سنگدلی بزیادت یای مصدری در آخر این (انوری ع) از عشق تو دل نماند و بیم است کہ گر بی رحمیت جان نماند ۞ (اردو) بے رحم - بقول آصفیہ - سنگدل - سخت (صفت) اور بہ معنی سنگدلی - بے رحمی کا استعمال بھی ہو سکتا ہے -

بیرزد بقول برہان و جامع بفتح زای منقوطہ (۱) صمغی باشد مانند مصطکی - سبک و خشک و بوی تیز دارد و طبیعت آن گرم و خشک معرب آن بارزد و در عرق النسا و نقرس و راندن حیض و انداختن بچہ مردہ مفید است صاحب جہانگیری بذکر این معنی گوید کہ مرادف این بیرزہ و بیرزی می آید صاحب سروری ہم بحوالہ فرہنگ ذکر این کردہ صاحب رشیدی ہم این را آوردہ صاحبان ہفت و انند و مؤید ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مابحث طبیعت و خواص این بہ بارزد کردہ ایم کہ بجایش گذشت و حقیقت اخذ بہ بیرزہ مذکور و این مبدل بیرزہ است بہ تبدیل ہای ہوز بدال مہملہ چنانکہ شبنہ و شبند (اردو) دیکھو بارزد -

(۲) **بیرزد** بقول برہان و جامع برادہ را نیز گویند کہ روی گران از سوہان جمع کنند و برادۂ فلزات را گفتہ اند مطلقاً صاحب سروری بذکر این معنی گوید کہ ہمین برادہ را بر وزن ہم ہا ہم مالند **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اول است یعنی ہمان صمغ کہ برادۂ آن بکار رود مستعمل شود و مجازاً ہر قسم برادہ را بدین اسم موسوم کردند و خصوصاً برادۂ فلزات را (اردو) ہر قسم کا بُرادہ خصوصاً فلزات کا برادہ - مذکر -

(۳) **بیرزد** - بقول برہان و جامع داروئی باشد کہ برد میدگیہا مانند تاگس بران گشنیز و بکند۔ صاحب سروری ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ طرز بیان محققین این را بمعنی جداگانہ قائم کردہ و این برادہ ہمان صمغ است کہ ذکرش بمعنی اول گذشت (اردو) دیکھو بارزد اسی کے سفوف کو فارسیون نے بیرزد کہا ہے۔ مذکر۔

(۴) **بیرزد** - بقول برہان و جامع چیزی را گویند کہ رو گیران بجہتہ لحم کردن و وصل نمودن چیزہا بکار برند۔ صاحب سروری ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ این ہم مجاز معنی اول است و بہ بہتر کہ بہ ہمین معنی گذشت تخصیص وصل برنج ومس کردہ اند و طرز بیان محققین نا آشنا از حقیقت این را بشکل معنی تازہ قائم کردہ ہمان معنی اول است دیگر ہیچ (اردو) دیکھو معنی اول۔ ہیرا اسی کا سفوف [illegible]۔

بیرزہ - بقول برہان با با بیرزدن و معنی اول بیرزد گذشت صاحبان جہانگیری و ناصری و جامع و رشیدی و انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند۔ **مؤلف** عرض کند کہ این اصل است و بیرزد کہ گذشت مبدل این و حقیقت ماخذ این بہ (زبیرہ) بیان کردہ ایم ہای ہوز نون بدل شدہ بدال مہملہ چنانکہ شفنبہ و شفنبد (ہم دیکھا) ابہ ہاروز رفتان لیچ وسپید چون بیرزہ کو چون ہلیلہ زر روشان رومی و تیرش چون انبلہ و کو (اردو) دیکھو بارزد۔

بیرزی - بقول برہان ہمان بیرزہ کہ گذشت صاحبان سروری و جہانگیری و رشیدی و ہفت و مؤید و ناصری بذیل بیرزہ ذکر این کردہ اند اصل این بیرزہ و این یای سبک آن کہ بای ہوز بدل شدہ بتحتانی چنانکہ بدرہ و بدری (سیف اسفرنگی سہ) شاکر ندار تاب

معنی زینکه بارسی زینهار رومی شناسی بیرزنگ
ازگوهر وسوسن زسیرنگ (اردو) دیکھو بارزد ۔

بیرژد صاحب محیط ذکر این بذیل بیرزد بہ
زای فارسی کرده گوید که لغت فارسی است
ومعرب این بارزد که بجایش گذشت **مؤلف**
عرض کند که صراحت ماخذ بر بیرزد کرده ایم
واین مبدل آنست بہ تبدیل زای هوز بہ زای
فارسی چنانکه زند وژند وبعضی برانند که اصل
همین است و بیرزد که بازای هوز گذشت
مبدل این (اردو) دیکھو بارزد ۔

بیرژه بقول سروری بالضم باو سکون یای
حطی و رای مهمله وفتح زای فارسی چیزیست مانند
صمغ بغایت منتن و بدبو که آن را بعربی قنه
گویند (کذا فی الاسامی) و در فرهنگ معنی
مانند مصطکی سبک خشک و صافی و بیرزد
و بیرزی نیز گویند **مؤلف** عرض کند که مبدل همان
بیرزه که بزای هوز گذشت وبعضی برانند که این اصل لغت
فارسی است وآن مبدل این چنانکه ژند و زند
(اردو) دیکھو بیرزه ۔

بیرضا استعمال بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بمعنی بی‌اجازت
مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو)
بے رضا ۔ بے اجازت ۔ کہہ سکتے ہیں ۔

بیرق بقول برهان وجامع بفتح اول وثالث بروزن سنجق (۱) علم را گویند و (۲) بمعنی شقه
حریر رنگین هم که بر سر علم و نیزه و کلاه و خود بندند ۔ صاحب سروری هم ذکر هر دو معنی کرده (خاقانی
ملہ) تف غضب تو در کف صبح ؛ بر بیرق شام سوخت پرچم ؛ (خواجوی کرمانی ملہ) بر آفاق
بیرق برآورده سر ؛ عقابان ترکش برآورده پر ؛ (مولانا باتقی ملہ) ز بیرق یلان را بسر
خورده زر ؛ بهی بود و برگ ترانش بسر ؛ بهار بر معنی دوم قانع یعنی مطلق پارچه که بر سر علم بندند
(انوری ملہ) بحکمتی که خلل اندرو نیابد راه ؛ ز مهر و ماه کشاوند آسمان بیرق ؛ خان آرزو

در سراج بذکر ہیرہ و معنی بالا گوید کہ چون حرف قاف در فارسی نیامدہ شاید کہ ترکی باشد یا معرب بود یا عربی الاصل لیکن در کتب عربی دیدہ نشد واللہ اعلم صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی نشان گفتہ و صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ مذکور بہمین معنی آوردہ صاحب لغات ترکی این را بمعنی علم خورد لغت ترکی گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ در ترکی بودن این شبہی نیست فارسیان استعمال این کردہ اند و بمعنی دوم مفرس باشد۔ صاحب سواء السبیل ہیرہ را بہمین معنی لغت فارسی گفتہ و بیرق را معرب و بیارق جمع این آوردہ بخیال ما تسامح اوست بیرہ بمعنی بیرق در فارسی زبان نیامدہ و نہ عربی است بلکہ عربان ہم مثل فارسیان استعمال این بر سبیل تعریب کردہ اند و بقاعدۂ خود جمع این بیارق آوردہ (**اردو**) (۱) بیرق بقول آصفیہ۔ ترکی۔ اسم مذکر۔ فوج کا جھنڈا۔ نشان۔ علم (۲) پھریرا بقول آصفیہ جھنڈے کا سرا۔ بیرق۔ مذکر۔

بیرق انداختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قائم کردن علم باشد و مراد از لشکر انداختن و تاخت کردن (ثنائی مشہدی ؎) دگر خیل خصم را مجال آرمیدن نیست ٭ چو در میدان دل شاہ محبت بیرق اندازد ٭ (**اردو**) چڑھائی کرنا۔

بیرق بر سر انداختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قائم کردن بیرق بر سر علم باشد متعلق بمعنی دوم بیرق کہ گذشت (خواجوی کرمانی ؎) بر قلۂ کہسار زنی بیرق خورشید ٭ بر پیکر زنگار کشی پیکر خود را ٭ (**اردو**) پھریرا علم پر قائم کرنا۔

بیرق زدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب

بیرق شہپر خورشید بقول صاحب بوستان

بحوالہ معاصرین مجسم علم افواج دولت برطانیہ
کہ بران تصویر شیر وخورشید می باشد **مؤلف**
عرض کند کہ گویند دولت عالیہ برطانیہ تصویر شیر
را باشارہ شجاعت پسند کرد وتصویر خورشید
را از اینکہ در مقبوضات آن خورشید غروب نشود
صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار
گوید کہ شیر وخورشید نشان سلطنت ایران است
والله اعلم بالصواب (اردو) علم لشکر برطانیہ انگریزی

بیرق کشادن استعمال صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی قائم کردن بیرق است کہ برای آرائش
مکان بعمل می آرند (انوری سے) بحکمتی کہ خلل
اندرو نیابد راہ ۔ ز مہر و ماہ کشاید دران
مکان بیرق ۔ (اردو) جھنڈیان لگانا ۔
قائم کرنا ۔ مکان کی آرائش کے لئے معمول ہے

بیرق نور اصطلاح ۔ بقول ملحقات برہان
دیجور ومؤید کنایہ از روشنائی صبح کاذب **مؤلف**
عرض کند کہ مرکب لسانی است وموافق قیاس کہ
خطوط شعاع بیرقی را ماند (اردو) صبح کاذب
کی روشنی کو فارسیون نے بیرق نور کہا ہے اردو
مین بھی اس کا استعمال ہو سکتا ہے ۔

بی رگ اصطلاح ۔ بقول برہان بکسر اول وسکون
ثانی وفتح ثالث وکاف فارسی بمعنی بیدل وبی غیرت
صاحب ناصری گوید کہ عصب را در فارسی زبان
رگ وپی گویند کہ قوت حرکت بدانست پس بی رگ
بمعنی بی عصبیت کنایہ از مرد بی غیرت وبی حمیت
است صاحب بحر ہمزبان برہان ۔ بہار گوید کہ
کنایہ از کسی کہ چندان غیرت وناموس نداشتہ باشد
(ظہوری سے) از بی رگی سمند نسیمم بو رگ ۔ در
تن تازیانہ برخاست ۔ خان آرزو در سراج
ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ در تعریف
بہار لفظ چندان فضول است کہ ضرورت ندارد
(ولہ سے) گر بیات برنگی ندارد لعل خندانی ببین
ز بی رگیت خوانند تبسم نشین قمر گانی بہ بینیم ۔

(اردو) دیکھو بے جمیت۔

بیرگند اصطلاح۔ بقول برہان بفتح کاف فارسی
بروزن زیر بند نام شہریست کہ معرب آن بیرجند
است صاحبان جہانگیری و رشیدی و ناصری و
جامع و سروری و سراج ذکر این کردہ اند (ابو بہائے
جامی سے) قلعۂ دیگر از آن بندہ بیرد ؎

ور نشابور آن بلبلہ بر بیرگند خواند بیتر
شیربان وگنجی ؎ ز عفران بیرگندی کرد جتم
؎ **مؤلف** عرض کند کہ ظاہرا مرکب
می نماید ولیکن حقیقت ترکیب معلوم نشد
کہ وجہ تسمیہ را ظاہر کند (اردو) بیرگند
ایک شہر کا نام ہے جو خراسان میں واقع ہے۔ مذکر

بیرم بقول برہان بفتح اول و ثالث بروزن ضیغم نوعی از پارچہ ریسمانی باشد شبیہ بہ مشتائی
عراقی لیکن از ان باریک تر و نازک است صاحبان سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری
و جامع و سراج ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو در سراج صراحت مزید کند کہ بیرام در ترکی
بمعنی جشن و عید است و این ترکی مخفف آن صاحب رشیدی صراحت مزید کند کہ در ترکی
بمعنی بیرم و بیرام بمعنی عید است۔ صاحب سواد السبیل گوید کہ بیرم معرب پیرم فارسی است بمعنی
پیرہ و منتقب **مؤلف** عرض کند کہ لغت فارسی زبان است و اسم جامد بمعنی پارچہ خاص (فرخی
سے) بہ تیر یا سپر گرگ و جوشن فولاد ؎ ہمان کند کہ بسوزن کنند با بیرم ؎ (شاعر سے) آسمان
خیمہ زد از بیرم و دیبای کبود ؎ ہیچ آن خیمہ ستا کی ستون و نیزنا ؎ (ناصر خسرو سے) نکو جو ایشان را آن نیت
کہ بقول خوش فریبندہ ؎ چو شاخی بار آن نشتر ولیکن برگ آن بیرم ؎ (اردو) بیرم
فارسی میں ایک سوتی کپڑے کا نام ہے جو باریک اور نازک ہوتا ہے۔ مذکر۔

بیرن بقول برہان بکسر اول وضم ثالث مخفف بیرون است کہ نقیض اندرون باشد صاحبان

سروری و ناصری و جامع ذکر این کردہ اند و خان آرزو در سراج می فرماید کہ اغلب کہ این فارسی توران باشد **مؤلف** عرض کند کہ تخفیف موافق قیاس است ہمچون بیرون کہ آنہم مخفف بیرون است بحذف تحتانی و این بحذف واو (اردو) باہر۔ اندر کا مقابل۔

بیرنجاسب اصطلاح۔ بقول برہان و جامع و ہفت و انند بکسر اول و ثالث و سکون ثانی و رابع و جیم بالف کشیدہ و بسین بی نقطہ و بای ابجد زدہ گیاہی است کہ آن را بوی مادران گویند **مؤلف** عرض کند کہ بابحث این برنجاسپ کردہ ایم و صراحت ماخذ بر برنجاسپ و برنجاسف مذکور و جز این نیست کہ درین باہی دوم زائد است (اردو) دیکھو برنجاسب و برنجاسپ۔

بیرنگ بقول برہان با ثانی مجہول بر وزن نیرنگ۔ (۱) نشان و ہیولائی باشد کہ نقاشان و مصوران مرتبۂ اول بر کاغذ و دیوار کشند و بعد از ان قلم گیری کنند و رنگ آمیزی نمایند و (۲) ہمچنین بنایان طرح عارتی را کہ رنگت بزنند و نزد محققان (۳) ظہور احدیت و اشارہ بعالم وحدت کہ عبارت از مرتبۂ بی رنگی کہ آن اسقاط اضافات ذات معرا از لباس اسما و صفات است تعالی و تقدس۔ صاحب جہانگیری صراحت کردہ کہ با اول مکسور است و بر ذکر معنی اول و دوم قانع صاحب سروری معنی اول را بتعمیم بیان کردہ کہ معنی دوم ہم داخل آن می شود یعنی ہیولائی کہ نقاشان پیش از کشیدن صورت کشند صاحب رشیدی ہم بر ہمین تعمیم قانع صاحب ناصری بذکر ہر سہ معنی بالا گوید کہ نزد محققان عالم بیرنگی یعنی بی تعینی و بی صورتی است صاحب جامع ذکر ہر سہ معنی کردہ۔ صاحب بحر بذکر ہر سہ معنی گوید کہ بی رنگی بمعنی بی چونی است بہار بر ذکر معنی اول و دوم قانع و خان آرزو در سراج ہم ہمچنین **مؤلف** عرض کند کہ معنی حقیقی این چیزی

که رنگ ندارد۔ اسم فاعل ترکیبی است و فارسیان
خاکهٔ تصویر و خاکهٔ عمارت را گویند که نوبت برنگ
نرسیده باشد یعنی برای تصویر از خامهٔ سرمئی و برای
طرح عمارت با سپیدآب نشان کنند و بعد از ان در تصویر
از رنگ کار گیرند و برای عمارت از خاکستر و معنی
سوم موافق قیاس است (شمس جنیدی ره)
تا وجود تو شود موجود نقاش ازل ٭ نقش بیرنگ
وجود آدم و حوا زده ٭ (انوری ره) صحن از
صحن خلد دارد عار ٭ سقف از سقف چرخ
دارد ننگ ٭ داده رنگ ترا قضا ترتیب ٭ کرده
نقش ترا قدر بیرنگ ٭ (شرف شفروه ره)
در پردهٔ غیب نقشها در بازاست ٭ تو باش که این
هنوز بیرنگ است ٭ (اخسیکتی ره) زهی ستانه
جاه تو سجده گاه فلک ٭ هنوز نقش سرای زمانه
بیرنگی ٭ (حکیم در حدیقه ره) آنکه بیرنگ زد ترا
بیرنگ ٭ هم تواند که دارد ت بیرنگ ٭ (مولوی
معنوی ره) چونکه بیرنگی اسیر رنگ شد ٭
موسئ با موسئ در جنگ شد ٭ چون به بیرنگی
رسی کان داشتی ٭ موسی فرعون دارد آشتی
٭ (اردو) (۱) تصویر کا خاکہ۔ مذکر (۲)
عمارت کا ابتدائی نشان جو صرف کھونٹیوں
سے قائم کیا جاتا ہے اور بعدہ (راکھ سے جسکو
مکان کا رنگ کہتے ہیں) (۳) ظہور احدیت
اور عالم وحدت کی جانب اشارہ۔ مذکر۔

بیرنگ زدن مصدر اصطلاحی۔

بہار بذیل بیرنگ که گذشت می فرماید که استعمال
بیرنگ بالفظ زدن بمعنی ساختن این کار می آید
مؤلف عرض کند که درست است و موافق
قیاس (نجیب الدین جرباذقانی ره) ز بسکه
باد به گلزار می زند بیرنگ ٭ نگارخانهٔ چین است
و نقش خانهٔ گنگ ٭ (سیدی محمد عرفی ره)
نگاشتند برای نمونه صورت و هر کو جهان جای
ترا همی زدند چون بیرنگ ٭ (انوری ره)
داده رنگ ترا قضا ترکیب ٭ زده نقش ترا

تذر بیرنگ ہ (اردو) خاکا قائم کرنا (خاکا آتارنا۔ بقول آصفیہ کچا نقشہ کھینچنا)

بیرنگی بقول اننذ (۱) بیچونی حق تعالی و نزد محققان ظہور احدیت و اشارہ وحدت کہ عبارت از مرتبہ بمرتبہ بود کہ اسقاط اضافات ذات معرا از لباس اسمای صفات تعالی و تقدس است **مؤلف** عرض کند کہ باشارہ این بہ معنی سوم بیرنگ کردہ ایم و سند مولوی معنوی ہم ہمدر آنجا مذکور و بہ تحقیق نا بلحاظ معنی حقیقی بیرنگ (۲) سادگی است (صائب ؎) مید ہد سادگی دل خبر از آزادی ؛ صافی شست ز بیرنگی پیکان پیداست (اردو) (۱) بیچونی حق تعالی۔ وحدت مؤنث (۲) سادگی۔ بے رنگی۔ مؤنث۔

بیرو بقول برہان و ناصری و جامع و ہفت و انند و بحر بروزن گیسو (۱) بمعنی کیسہ و خریطہ زر و پول و غیر آن۔ صاحب سروری بحوالہ تحفہ ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ کیسہ و خریطہ را چون از زر و پول پر کنند رویش می دوزند و چنین را فارسیان بی رو گفتہ اند یعنی چیزی کہ او را روی نیست اسم فاعل ترکیبی است (اردو) کیسہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ تھیلی۔ خریطہ۔ مذکر۔

(۲) **بیرو**۔ بقول برہان و ناصری و جامع و ہفت و انند و بحر کنایہ از کسی کہ سخنان ناخوش بر روی کسی بگوید بہار گوید کہ بمعنی شوخ و بیمروت و بقول بعض شخصی کہ سخن درست بر روی کسی تواند گفت (والہ ہروی ؎) از بیم کہ یار آتشین دل ؛ خوش روست ولی چو تیغ بی روست ؛ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است کہ بمعنی بی مروت باشد کہ لحاظ روی کسی و چار چشمی نمی کند (اردو) بے مروت۔ شوخ (منہ پھٹ) دیکھو بے منہ رو۔

(۳) **بیرو**۔ بقول خان آرزو در چراغ ہدایت بمعنی بی حیا مرادف (بی چشم و رو) و بدون سند استعمال می فرماید کہ شہرت دارد۔ صاحبان برہان و ناصری و جامع گویند کہ کنایہ از مردم

بی شعله و بی آزرم **مؤلف** عرض کند که صاحبان عجم هم زبان دارند و موافق قیاس است (اردو) بے حیا۔ بے شرم۔

بیروان استعمال۔ بمعنی بی جان و تن مرده یا شبیه موافق قیاس (انوری ؎) هم عقل پیش لطف تو شخصی است بیروان ٭ هم نطق پیش کلک تو نقشی است کم عیار ٭ (اردو) بے جان۔ مُردہ۔

بیروت بقول ملحقات برهان از توابع دمشق است واقع بر کنار دریا و در آنجا درخت و باغها و نهرها است و بقول صاحب عزیزی گوید که با بیروت آن و بعلبک سی و شش میل راه است و درمیان آنها مرحله ایست عرجموس نام که بست و چهار میل از بیروت مسافت دارد۔ صاحب منتهی الارب این را بالفتح و ضم ثالث لغت عرب گفته گوید که شهری است بشام **مؤلف** گوید که ما ندانیم چرا صاحب ملحقات برهان خلاف موضوع خود این را جا داده و دانسته فارسی دانست (اردو) بیروت ایک شہر کا نام ہے جو شام میں واقع ہے۔ مذکر۔

بیروج بقول شمس باوّل مکسور و یای مجهول و رای غیر منقوطه مضموم نام مرغی است ماکول اللحم که آن را بیل مرغ نیز نامند و صراحت کند که لغت فارسی است **مؤلف** عرض کند که دیگر محققین ازین لغت ساکت و همین لغت به بای فارسی اوّل به همین معنی می آید عجبی نیست که معرب باشد و لیکن صاحب سواء السبیل که محقق معربات است ازین ساکت (اردو) دیکھو پیروج۔

بیروز بقول برهان و جهانگیری و ناصری و رشیدی و جامع و سراج بر وزن فیروز سنگی باشد سبز رنگ شبیه به زمرد لیکن بسیار کم بها و کم قیمت (مولوی معنوی ؎) چنان مستم چنان مستم من امروز ٭ که پیروزه نداند مرغ پیروز ٭ صاحب ناصری بذکر معنی بالا گوید که بمعنی گرفته اند که شیشه کبود رنگ شبیه به پیروزه باشد **مؤلف** عرض کند که محققین نازک خیال

ہمین سند مولوی معنوی را بر بہروز ہم جا دادہ اند
بہ تصحیف در املا کہ در اینجا در آخر مصرع ثانی
بہروز نوشتند و در ینجا بیروز نقل کردند و آنکہ
برین طرز تحقیق و خیال ما این است کہ این
تبدل آنست کہ ہای ہوز بدل شد بہ تحتانی
چنانکہ بدرہ و بدرگی و شاہگان و شایگان
(اردو) دیکھو بہروز۔

بیروزگار اصطلاح۔ بقول وارستہ شخصی
کہ شغلی و کسبی نداشتہ باشد (سالک یزدی
ع) دل آوارہ ام بس بی قرار است بگو
بہ بند زلف او بی روزگار است ناصحا بگو
سراج و آنند و غیاث و بہار ہم ذکر این کردہ اند
مؤلف گوید کہ موافق قیاس است (اردو)
بے شغل۔ اس شخص کو کہتے ہیں جو کوئی شغل
نہ رکھتا ہو اور دکن میں بی روزگار اسی کو کہتے ہیں

بی روزگشتن استعمال۔ بمعنی حقیقی
صبح نشدن و کنایہ از تاریک بودن (ظہوری
ع) بیروز گشت صحن شبستان آرزو بگو شب
سر فسانہ بدامان خواب باد بگو (اردو) تاریک ہونا

بی روزن اصطلاح۔ بقول شمس
لغت فارسی است بہ معنی تابہ گلی کہ بر آن
نان پزند **مؤلف** عرض کند کہ دیگر محققین
ازین ساکت و معاصرین ہم بر زبان ندارند
مخفی مباد کہ بیرزن بہ ہمین معنی گذشت
و بیرزن ہم صحیح نیست کہ صاحب شمس
بہ تصحیف و بہ بے تحقیقی این را قائم کردہ
اگر سند استعمال این بدست آید توانیم
گفت کہ کنایہ باشد کہ تابہ ہمچون دیگر بعض
ظروف پخت و پز۔ روزن ندارد۔
(اردو) دیکھو بیرزن کے تیسرے معنے۔

بیروزی بقول انند سراج الغرائب فرہنگ
بمعنی مفلس و محتاج و بی قوت **مؤلف**
عرض کند کہ آنکہ روزی ندارد اسم فاعل
ترکیبی و موافق قیاس (اردو) بے روزگار

(ب) اطاعت سے باہر ہونا۔

بیرون آمدن از خود مصدر اصطلاحی
بہمان (از خود بیرون آمدن) است کہ بجای
خودش گذشت (اردو) دیکھو (از خود بیرون
آمدن) جو الف مقصورہ میں گزرا۔

بیرون آمدن از عہدہ مصدر اصطلاحی
بقول آنند بجا آوردن امرِ سخت فارغ شدن
از ذمہ آن (ظہیر فاریابی ؏) فلک ز دست
تو بر کامرانیت شرف بود بشرط آنکہ بر افتد
قواعد قتلش بکے برون نیاید از ین عہدہ لاجرم
تا حشر کہ نہاد قہر تو بہ سینۂ آتشین گلکش بکوہ
عرض کند کہ متعلق بمعنی دوم (بیرون آمدن
است) برون مخفف بیرون است و سند بالا
متعلق بہ (بیرون آمدن از عہدہ) کہ بجایش گذشت
(اردو) دیکھو از عہدہ کاری بیرون آمدن)

بیرون آمدن بیرز مصدر اصطلاحی
صاحب اکسیر اعظم در جلد سوم گوید کہ این را
در عربی (بروز مقعد و نتوی مقعد) گویند مرضی است
معروف و سببش شدت استرخای عضلۂ ماسکۂ مقعد
علاجش آنکہ اول باعانت دست مقعد را بالا
رد کنند و اگر مشکل باشد اولاً از موم روغن یا
زردۂ بیضہ یا شیر گاو چرب کنند تا زود باز گردد
و بعد از ان پوست انار جفت بلوط گلنار مازو
برگ مورد در آب جوشانیدہ صاف نمودہ در
تغار هم آن بیمار را بنشانند و بدان استنجا کنند
(الخ) المؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است
(اردو) کانچ نکلنا۔ بقول آصفیہ مقعد کے گوشت
کا ضعف و نحافت کے سبب باہر نکل آنا۔ مقعد نکل
آنے کا مرض ہو جانا۔

بیرون آمدن و بزرگ شدن چشم مصدر
اصطلاحی۔ بقول اکسیر اعظم در جلد اول مرضی
است کہ بسبب شدت انتفاخ مقلہ و ثقل آن
از امتلای مادۂ ریحی یا خلطی رطبہ یا مائیت
حادہ عارض شود اگر سبب خفیف باشد بستن عنبیہ

زابروی توچنین را ۞ **مؤلف** عرض کند کہ
این ہمان (بروں بردن) است کہ بجایش
گذشت بہرد و معنیش (**اردو**) دیکھو (برون بردن)

بیرون جستن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت و سندش (بیرون
جستن دانہ از تابہ) راست **مؤلف** گوید
کہ بمعنی خارج از مکان شدن است بحسب
اضافت (صائب ۵) دانہ زود از تابہ
تفتیدہ بیرون می جہد ۞ گر شود دریای
آتش دست امکان مفت ماست ۞ و (بیرون
جستن تیر از شست) بمعنی خارج شدن تیر
از شست باشد (الوری ۵) تا چو تیر از
شست بیرون جستہ وے از بزم او ۞ قامت
از درد جدائی چون کمان آوردہ ام ۞ و از
ہمین سند (بیرون جستن کسی از بزم) بمعنی از
بزم رفتن) است (**اردو**) باہر جانا۔

بیرون چکیدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** گوید کہ از
سندش (بیرون چکیدن آبرو از دیدہ) پیداست
کہ بمعنی بے آبرو شدن است (اسیری حیرت باد
قالی ۵) اشک حسرت نیست کز مژگان بیرون
می چکد ۞ آبروی گریہ ام از دیدہ بیرون می چکد
۞ (**اردو**) باہر ٹپکنا۔ باہر ہونا۔

بیرون دادن استعمال۔ بقول بہار کنایہ
از آشکارا کردن است چنانکہ (بیرون دادن
آبلہ) بمعنی آشکارا کردن آبلہ (صائب ۵)
دل پر خونم اگر آبلہ بیرون می داد ۞ از گہربارئ
را دامن دریا می کرد ۞ **مؤلف** عرض کند
کہ ہمان (برون دادن) است کہ بجایش گذشت
بمعنی (۱) بیرون کردن از جائی و (۲) آشکارا
کردن۔ کہ مجاز آن است پس (بیرون کردن
از آسودگان خاک) کنایہ از خارج کردن مردگان
از قبر کہ علامت قیامت است متعلق بہ معنی
اوّل باشد (صائب ۵) از بلندی مانع

گردش شود افلاک را ؏ گر زمین بیرون دہد
آسودگان خاک را ؏ و متعلق بمعنی دوم است۔
(بیرون دادن داغ) بمعنی آشکارا کردن داغ باشد
(ظہوری سہ) زند بپہلو بر ین خاکستری وز تودۂ
انگر ؏ اگر بیرون دہم داغی کہ اندر دل دفین باشد
(اردو) (۱) باہر کرنا (۲) ظاہر کرنا۔

بیرون دادن راز مصدر اصطلاحی
بقول بہار بمعنی فاش کردن آن و این قدر
صراحت فرید کند کہ مخصوص بہ راز نیست و برای
مانند آن ہم مستعمل (حکیم زلالی سہ) اگر بیرون
دہم راز دل خویش ؏ کند پروانہ شکر سوزش
خویش ؏ صاحب انند نقل نگارش **مؤلف**
عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو)
راز کا افشا کرنا۔

بیرون دمیدن مصدر اصطلاحی۔
صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت
مؤلف عرض کند کہ بمعنی بیرون آمدن است
(مجیر بیلقانی سہ) گر اشک دشمن تو بہ لولو
صفت کشم ؏ بیرون دمد ز لولوی ناسفتہ
نوک خار ؏ (اردو) باہر آنا۔ باہر نکلنا۔

بیرون دواندن استعمال۔ بمعنی
خارج کردن است (ظہوری سہ) ہیچ
نظارہ از گلشن دوانم صد چمن بیرون ؏ چو
آئین بندم از خاشاک کوی گلخن خود را ؏
(اردو) باہر کر دینا۔ خارج کر دینا۔

بیرون رفتن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ہمان
بیرون رفتن کہ بجایش گذشت (فغانی شیرازی
ع) سنر دگر بسر نہم در دشت و ز عالم روم
بیرون ؏ (ظہوری سہ) از یاد تو بیرون
نرود خاطر عاشق ؏ اندیشۂ اغیار ز غیرت
بحرامان ؏ (اردو) دیکھو بیرون رفتن۔

بیرون ریختن مصدر اصطلاحی جناب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**

عرض کند کہ ہمان (بیرون ریختن) است کہ
بجایش گذشت (صائب اصفہانی ؎)
آرزوئی در گرہ بستم دریکتا شدم ٭ حسرتی
از دیدہ بیرون ریختم دریا شدم ٭ (اردو)
دیکھو بیرون ریختن ۔

بیرون زدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ خارج کردن است (صائب
؎) ہر کہ ابروی زاہد گر چنین تندی کند ٭
شیشہ می ہمچو رنگ از شیشہ بیرون می زند ۔
(اردو) باہر کرنا ۔ خارج کرنا ۔

بیرون سرا اصطلاح بقول برہان
بیرون لون زری را گویند کہ در غیر ضرب خانہ
سکہ شدہ باشد۔ صاحبان بحر و جہانگیری و جامع
و ناصری و انند و ہفت و سراج ذکر این کردہ اند
(نزاری قہستانی ؎) با دل سینہ با من ہیچ
سیم پاک ہمدمی ٭ پایہ آخر امتحان کردم زر
بیرون سرا بودی ٭ **مؤلف** عرض کند کہ بحث
کامل این بہ (بیرون سرا) گذشت (اردو)
دیکھو بیرون سرا ۔

بیرون شدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ ہمان (برون شدن) کہ بجایش گذشت
(حسن غزنوی ؎) ای قدر تو افزون شدہ از دائرہ
چرخ ٭ وی جاہ تو بیرون شدہ از حد توہم ٭
(اردو) دیکھو برون شدن ۔

بیرون شو اصطلاح۔ صاحب سروری
در ملحقات می فرماید کہ معنی لفظی این بدر رو و
کنایہ باشد از گریزگاہ و مخلص (سراج الدین
راجی ؎) در خم گردون کہ دلہا خستہ است ٭
راہ بیرون شو ز ہر سو بستہ است ٭ **مؤلف** عرض
کند کہ درین شعر (بیرون شو) اسم مفعول ترکیبی
و بصفت راہ آمدہ بمعنی مطلق گریز، گریزگاہ ۔
فاعل (اردو) فراری ۔ گریز ۔ مؤنث ۔

بیرون فتادن | استعمال بمعنی ظاهر شدن (ظهوری ره) فتادگرمی مضمون بخنده ام بیرون ؛ کبوتر از تف غمنامه ام کتاب شده ؛ **مؤلف** عرض کند که همان (بیرون فتادن از چیزی) که بجایش گذشت (اردو) ظاہر ہونا۔ دیکھو (بیرون فتادن از چیزے)۔

بیرون فشاندن | استعمال۔ خارج کردن است (ظهوری ره) دلم ده ناصحا دیگر به گردن ؛ مگر بیرون فشانم حسرتی چند ؛ **مؤلف** عرض کند که همان (بیرون فشاندن) که بجایش گذشت (اردو) دیکھو بیرون فشاندن۔

بیرون فگندن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی بیرون کردن است (خسرو ره) خیمه ازین دائره بیرون فگن ؛ غلغله در عالم بیچون فگن ؛ (ظهوری ره) سینه دیگر ندارم زودتر بیرون فگن ؛ اخگر رشک از گریبانا داغدار خویش را ؛ همان (بیرون فگندن) است که بجایش گذشت (اردو) دیکھو بیرون فگندن۔

(۲ الف) **بی رونقی** | استعمال۔ بمعنی حالت سلب رونق (انوری ره) بی رونقی کار من اندر غم عشقت ؛ کاریست که جز هجر تو پیرایه ندارد ؛ (ظهوری ره) بیعانه جنس وفا نقد دو عالم داده اند ؛ بیرونقی ریزیم بیرون بازار دکان برکنم ؛ **مؤلف** عرض کند که از سند ظهوری ——

(ب) **بیرونقی برون ریختن** | بمعنی ظاهر شدن بی رونقی پیداست (اردو) (۲ الف) بے رونقی کہہ سکتے ہیں بمعنی سلب رونق (ب) بے رونقی ظاہر ہونا۔ رونق باقی نہ رہنا۔

بیرون کردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض

کند کہ ہمان (بیرون کردن) است کہ بجایش گذشت (ظہوری ع) زد لہا کرد بیرون سینہ ہا را ؎ (انوری ے) دست عدلت خاک را بیرون کند از دست باد ؎ پای قہرت بپرد مرباد را در زیر آب ؎ (ظہوری ے) کدام صبح سراز جیب ناز بیرون کرد ؎ کہ داغ سینۂ گردون نگشت خورشیدش ؎ (اردو) خارج کرنا۔ دیکھو (بیرون کردن)

بیرون کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ ہمان (بیرون کشیدن) است کہ بجایش گذشت (ظہوری ے) عمرقی در دل ظہوری مکی دادہ جا ؎ آرزو با رخت بیرون می کشند ؎ (صائب ے) ذوق رسوائی مرا از خانہ بیرون می کشد ؎ سنگ طفلان کہربای مردم دیوانہ است ؎ (اردو) دیکھو بیرون کشیدن۔

بیرون گذاشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ ہمان (بیرون گذاشتن) است کہ بجایش گذشت (وحید قزوینی ے) برق آہن خویشتن را می زند بر خرمنش ؎ چون گذارد پا ز وضع خویشتن بیرون ہلال ؎ (اردو) دیکھو (بیرون گذاشتن)

بیرون نشاندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ ہمان بیرون کردن است کہ گذشت (انسی خباندی ے) مانند مہرہ بر زدہ ام دست روزگار ؎ از عرصۂ وصال تو بیرون نشاندہ است ؎ (اردو) دیکھو بیرون کردن

بیرون نوشتن مصدر اصطلاحی کنایہ از ظاہر شدن است (صائب ے) نمیدانم چہ بیرون می نویسد از دل پر خون ؎ کہ چشم من ز تار اشک مسطر کرد دریا را ؎ (اردو) ظاہر ہونا۔

یعنی اوّل (ب) باشد و در (ب) یای مصدری زیادہ شدہ است بر الف (اردو) الف دیکھو بے رو (ب) (۱) بے توجہی۔ مؤنث (۲) بے رونقی۔ مؤنث۔

بہار نذکرہ این از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بی مروّتی کردن با کسی باشد (صائبؒ) ع با یک دیدار از آن رخسار صائب قانعیم ؛ بخت می‌ترسیم بی‌رویی کند با آن نقاب ؛ صاحب آنند ہم ذکر این کردہ (اردو) کسی کے ساتھہ بے مروّتی کرنا۔

بیروئی کردن باکسی مصدر اصطلاحی۔

بیرہ بقول ملحقات برہان (۱) قلعہ ایست مستحکم و مرتفع و مشتمل بر بازارہا بر لب فرات و در آنجا وادیی است مشہور بوادی زیتون کہ در آن وادی درختہا و چشمہ‌ہا بسیار است **مؤلف** عرض کند کہ (۲) بیرہ پان کہ بجایش می‌آید (خسروؒ) بیرہ دادی و سرخرو کردی ؛ چون نسازیم جان بہایش ہا پس بیرہ دو معنی اسم جامد فارسی زبان می‌نماید بکسر اوّل و فتح سوم ظاہر آنچہ بمعنی دوم است مفرّس می‌نماید از بیرا سے ہندی کہ فارسیان رای ہندی را بلام العربی بدل کردہ اند و (الف) آخر را بہای ہوز و سند دیگر این از سعر فطرت بر (بیرہ پان) می‌آید (اردو) (۱) ایک قلعہ کا نام بیرہ ہے جو لب فرات پر واقع ہے۔ مذکر۔ (۲) بیڑا بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ گلوری (کتھا چونہ چھالیہ پڑا ہوا پان)

بیرہ برداشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و آنند و غیاث ارادہ بالجزم کردن برای کاری و فرماید کہ در زمانہ سابق در سلاطین ہند رسمی بود کہ پیش امرا برای انصرام نمودن مہم بیرہ پان می‌انداختند۔ ہرکس کہ آن را برداشتی انصرام آن مہم بر ذمّہ او واجب شدی **مؤلف** عرض کند کہ یکی از معاصرین سالخوردہ عجم با ما گفت کہ این رسم ہند نبود بلکہ رسم عجم است کہ سرداران لشکر را در دربار شاہی بیرہ پان روزی پیش می‌کردند کہ برای مہمی مشورت می‌کردند و این

طریقهٔ عزت افزائی شان بود و طلب رای و بحز
این روز۔ روز دیگر این عمل نمی شد۔ از سرداران
لشکر کسی که بیره بر می داشت آن را بر مهم می فرستادند
و از همین عادت مستمره این اصطلاح قائم شد (اردو)
بیڑا اٹھانا۔ بقول آصفیه ہندی۔ عزم بالجزم کرنا
کسی کام کے کرنے کا ذمہ لینا۔ ہامی بھرنا (ذوق
ره) گلوری پان کی غیروں کو تم کھلاتے ہو ہمارے
قتل کا بیڑا اگر اٹھاتے ہو

بیرهٔ پان اصطلاح۔ بہار گوید و انند نقل کرده
نگارش که چند برگ تنبول که همراه کاتت و فوفل
و چونه اکثر از برگ کیله و پته بهند و مخصوص اهل
هند است در وقت رخصت بکسی نیز می دهند
و خوردن آن دهان را خوشبو و رنگین می کند (میر
معز فطرت ره) بهندو زادهٔ دادم دل خود را
که از طفلی بیک خیال بیرهٔ پان می کند لبهای پرخون
را مؤلف عرض کند که بیره بجای خودش گذشت
که بتحقیق ما مفرس است و حقیقت پان بجایش
می آید مرکب اضافی است (اردو) گلوری
بقول آصفیه ہندی مؤنث۔ پان کی بیڑی
بیڑا۔ بنا ہوا پان جو ایک خاص وضع پر لپیٹا جاتا ہے
آپ ہی نے بیڑا۔ مذکر۔ پر گلوری کا ذکر کیا ہے
دیکھو بیرہ۔

بیره زن اصطلاح۔ بقول برهان بکسر اول
و سکون ثانی مجهول و فتح ثالث و خفای ہا و زای
منقوطه دار مفتوح بنون زده چیزیست مانند تابه
که از گل سازند و بران نان پزند صاحبان جامع
و جهانگیری و انند و رشیدی ذکر این کرده اند۔
(شیخ نظامی ره) نشسته جوانمرد اطلس فروش که
ز خاکستر بیره زن درع پوش ۔ خان آرزو
در سراج بذکر معنی بالا گوید که تحقیق آنست (بیرزن)
اصل است و (بیر زن) که به همین معنی گذشت
مخفف آن و (بیرزن) قلب آن صاحب رشیدی
صراحت فرمود کرده که (بیروزن) هم به همین معنی
آمده مؤلف عرض کند که (بیرزن) به همین

معنی بہ معنی سوہش گذشت و صراحت ماخذ ہم
ہمدرانجا مذکور و بہ تحقیق ما چنانکہ ہمدرانجا گذشت
(بریدن) اصل است و برزن مخفّفش و (بیرہ زن)
مبدل و فرینۂ علیحدش کہ تحتانی دوم زائد است
برای اظہار کسرہ و تحتانی سوم (بریزن) بدل
شدہ بہای ہوّز چنانکہ روینده و رستنده
و در بیرہ زن ہای ہوّز (بیرہ زن) بدل شد
بہ واو چنانکہ اوبسہ و اوبسہ (بیورزن) قلب
بعض (بریزن) چنانکہ اسطرخ و اسطخر (اردو)
دیکھو برزن کے تیسرے معنے ۔

بیری | بقول برہان با اول مکسور بثانی رسیدہ
و ثالث بہ تحتانی کشیدہ فروش و فروش گستردنی
را گویند۔ صاحب ناصری می فرماید کہ با اول و ثانی
رسیدہ چنانکہ مذکور شد فرش و گستردنی خواب۔ صاحب
جامع بر فرش و بساط قانع صاحب رشیدی بذیل
بیز ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ما ہمدرانجا
عرض کردہ ایم کہ بیز خوابگاہ است و بیری بزیادتِ
تحتانی نسبت بمعنی منسوب بہ خوابگاہ کنایہ باشد از
فرش خوابگاہ۔ فارسیان بہ سبیل مجاز برای مطلق
فرش ہم استعمال این کردہ اند و ہمین است حقیقت
این کہ اشارہ اش ہمدرانجا کردہ ایم (اردو)
فرش دیکھو بیز ۔

بی ریا | استعمال۔ بقول آنند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ بالکسر بمعنی مخلص و راست باز و صادق
مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است ۔
(اردو) بے ریا بقول آصفیہ۔ بے کپٹ۔
صاف باطن۔ صاف دل۔ سادہ دل۔ وہ شخص
جو مکّار نہ ہو ۔

بی ریش | اصطلاح۔ بقول آنند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ سادہ عذار و سادہ رو **مؤلف** عرض
کند کہ موافق قیاس است (اردو) بے ریش
یا بے ریشا بقول آصفیہ۔ سادہ رو۔ وہ جوان
جس کے منہ پر داڑھی نہ آئی ہو (نسیم ؎) بے ریش
وہ طفل نوجوان تھا پہ حلوا بے دود کا گمان تھا

بی ریشہ اصطلاح ـ بقول انندو بہار بکسر اوّل وثالث آنچہ ریش نداشتہ باشد چون کاغذی ریشہ وانیہ بے ریشہ و مانند آن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بے ریشہ ـ بقول آصفیہ وہ چیز جس مین تُس نہون جیسے بے ریشہ ادرک یا آم وغیرہ ـ

بیز بقول برہان بکسر اوّل وسکون ثانی وزای ہوّز (۱) بمعنی زدہ باشد کہ از زدن است وبیزکی درفش را گویند ـ صاحب سروری گوید کہ (۲) امر است از بیختن و (۳) فاعل آن (امیر خسرو ۓ) بیزیش این سلک دُر از فکر تیز ؎ خوش تو قران نامہ سعدین بیز ؎ (شیخ علی نقی ۓ) شب کہ شد از تف ہجران تو می پنداری ؎ ہفت غربال فلک سیر ہم آتش بیز است ؎ صاحب جہانگیری ذکر معنی اوّل از حکیم سوزنی سند دہد (ط) بازہ بود چوب دست و من بدرشتی ؎ بازہ ہمچو دو دستہ بر سر تو بیز ؎ صاحب رشیدی ذکر ہر سہ معنی کردہ صاحب ناصری گوید کہ بمعنی زدہ و بیختہ و بیزندہ چنانکہ مشک بیز و خاک بیز (سعدی ؏) پیوند روح می کند این خاک مشک بیز ؎ صاحب جامع وسراج ہمزبان برہان ـ **مؤلف** عرض کند کہ اسم مصدر (بیزانیدن) است بمعنی خالص و آنچہ صاحب برہان معنی اوّل نوشتہ مراد از ان ہمین خالص است واصل بیز ـ بیزہ بود کہ بیانش بر (بیختن) گذشت وصراحت کامل ماخذ این ہم ہمدرانجا مذکور و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ بیز امر حاضر بیزیدن است نہ بیختن و ما صراحت این ہم بر بیختن کردہ ایم و بمعنی سوم ہیچ است کہ بدون ترکیب با امر حاضر افادۂ فاعلیت نمی کند ـ ناواقفی محققین از قواعد فارسی است کہ این معنی را قائم کردند و ضرورت بیان معنی دوم ہم نبود کہ از مشتقات بیزیدن است (اردو) خالص چھنا ہوا

بیزار بقول سروری سر باز زنندہ و متنفّر وجدائی جوئندہ (خاقانی ۓ) سلسبیل جلال

نخور زین جام ٭ از شراب جمیم شو بیزار ٭ بہای
این را بمعنی ملول و ناخوش گفتہ می فرماید کہ این
اکثر بصلہ ز ا و گاہی باضافت کہ کار صلہ می کند
ہم می آید۔ (ملا طغرا ؎) دل آزاری بود کردار
ناصح ٭ نباشم از چہ رو بیزار ناصح ٭ (یکی از
قدما ؎) زہی زخوی بدت گرم فتنہ را بازار
٭ خدا ز خلق تو بیزار و خلق در آزار ٭ خان آرزو
در چراغ ہدایت می فرماید کہ بیای مجہول نفرت
کنندہ و فرماید کہ این اکثر با حرف از مستعمل شود
و گاہی باضافت کہ کار حرف از می کند و ہمان
سند طغرا را پیش می کند کہ بالا گذشت **مؤلف**
عرض کند کہ مرکب است از (بے) کہ گذشت
و زار کہ بمعنی مکان روئیدن پس معنی لفظی این
نباتی کہ مقام روئیدن ندارد و کنایہ از کسی کہ
بی خانمان است و مراد از نفرت دارندہ و
جدائی جوئیندہ (انوری ؎) جاودان بیزارم
از ذاتی کہ بیزاری او ٭ ہست در بازار جان

صراف جان رایی زری ٭ (صائب ؎) انسان
را دل نسوزد بر شکایت پیشگان ٭ دایہ بیزار است
از طفلی کہ پستان می گزد ٭ (اردو) بیزار۔
بقول آصفیہ۔ فارسی۔ ناخوش۔ ناراض۔ ملول۔
متنفر۔ کراہت کرنے والا۔

(۲ الف) **بیزار شدن**	استعمال۔ ہر سہ
(ب) **بیزار کردن**	ملحقات ہمان بیزار
(ج) **بیزاری**	است کہ گذشت

بمعنی **الف** بمعنی تنفر داشتن و نفرت پیدا کردن
و متنفر شدن باشد (انوری ؎) نرفتہ ہیچ خطائی
چرا ملول شدی ٭ نکردہ ہیچ جفائی چرا شدی
بیزار ٭ و **ب** نفرت پیدا کردن در طبع کسی
و متنفر کردن کسی را (صائب ؎) مرا بیزار کردن
از اہل دولت دیدن دربان ٭ بیک دیدن
ز صد نادیدنی آزاد گردیدم ٭ و **ج** بزیادت
یای مصدری بمعنی تنفر است (ظہوری ؎)
خوشنودی و نگاہ نہانی برای غیر ٭ بیزاری

تغافل و رسوائی کیست ؛ (اردو) الف) بیزار ہونا (ب) بیزار کرنا (ج) بیزاری بمعنی نفرت کہہ سکتے ہیں جیسے "آنکی بیزاری ہم سے حق بجانب ہے" مؤنث۔

بیزاری کردن استعمال بمعنی بیزار شدن است (انوری ؏) ای خداوندی که پیش لطف خاک پای تو ؛ آب حیوان از وجود خویش بیزاری کند ؛ (اردو) دیکھو بیزار شدن۔

بیزانیدن بقول موارد المصادر بمعنی از پرویزن گذرانیدن فرمودن. کامل التصریف و مضارع آن بیزاند مؤلف عرض کند که صراحت ماخذ این به تحقیق کرده ایم و این مصدر متعدی بیزیدن است و به بای فارسی پیزانیدن هم می آید (اردو) چھنوانا۔ صاحب آصفیہ نے اس کا ذکر کیا ہے جو چھاننا کا متعدی بدو مفعول ہے بیزیدن و بیزانیدن پچھوانا ۔

بیزبان اصطلاح بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی بی لسان و گنگ و (۲) خاموش مؤلف عرض کند که معنی اول حقیقی است و معنی دوم مجاز آن که کم گو و اکثر خاموش را هم فارسیان بی زبان گفته اند. اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس (انوری ؏) بخدا ار درین مقام رسد ؛ که شود بی زبان تر از سوفار ؛ (اردو) بیزبان بقول آصفیه (۱) گونگا (۲) چپ چپا، کم گو۔

بی زبان گفتن مصدر اصطلاحی۔ کار عجیب کردن یعنی کسی که بیزبان است سخن کند نیش کار عجیب و غریب است و چه ابنا شد. فارسیان استعمال این کرده اند (انوری ؏) بدین بی نظر نرگس بگوید بی زبان سوسن ؛ اگر طبعش بیاموزد جهان را جمال آرائی ؛ (اردو) جو انہونی ہیں بند کرنا ۔ (دیکھو آب

بیزبانی اصطلاح بقول ملحقات برہان کنایه از خاموشی مؤلف عرض کند

کہ موافق قیاس است کہ یای مصدری بر بیزبان
زیادہ کردہ اند (ظہوری ؎) وحش آن
بی صبر خود و رنجید و رنجیدن نداشت ٭ بی زبانی
عذر ہا می گفت و نشنیدن نداشت ٭ (صاحب
؎) تا شدم خاموش چون ماہی محیط پر خطر ٭ عہد
آسایش ز فیض بی زبانی شد مرا ٭ (اردو)
بے زبانی - یعنی خاموشی کہہ سکتے ہیں - بے زبان
پر یای مصدری زیادہ ہے -

(الف) بی زر اصطلاح - بقول انند
بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح زای معجمہ و سکون رای
مہملہ بمعنی مفلس و از ہمین است مثل ----

(ب) بی زر بی پیر کہ صاحبان مخزن الامثال
و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال
ساکت اند **مؤلف** عرض می کند کہ معنی این
کسی کہ زر ندارد پروا از خیال ندارد یعنی پریشان
و پست خیال می باشد از بی زری فارسیان این
مثل را بحق مفلس می زنند (اردو) الف

بے زر بقول آصفیہ مفلس - کنگال - محتاج - بینوا
(ب) دکن مین اسم (بے زر بے پیر) کا استعمال مفلس
کے لئے ہوتا ہے اور صاحب محبوب الامثال نے
کہا ہے "بے زر مرد بےننگ"

بی زر مردم کار نیاید زر می باید زر
زر - زر - زر - زر - زر -

مثل - این مثلی است کہ حصۂ ثانیش را معاصرین
عجم بر زبان ندارند و صاحب محبوب الامثال
ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان
قدیم این را بحق مفلس می زدند و از معاصرین
عجم بعضی از سوقیان حصۂ ثانی را ہم استعمال
کنند مگر در آن زر را چہار بار استعمال کنند و بعضی
از عجمیان معاصر گویند (بی زر - زر - زر)
معنی مفلس بی قابو است و (زر زر) آواز افتادن
چیزی از بلندی (اردو) دکن مین یہی فارسی
مثل زبان زد عام و خاص ہے - مفلس کے
حق مین اس کا استعمال ہوتا ہے اور بعض کہتے ہیں

(بے زر زر زر) جس سے یہ مطلب ہے کہ مفلس
ہمیشہ لغزش میں رہتا ہے اور (زر زر) کسی چیز
کے پھیلنے کی آواز ہے

بی زر نتوانی کہ کنی بر کس زور مقولہ
این مصرع سعدی شیراز است کہ بہ رنگ مقولہ
زبان زد خاص و عام ہم است۔ صاحب گلدستہ
ہم ذکر این کردہ فارسیان این مقولہ را بجائی
استعمال کنند کہ مقصود از بیان قوت زر باشد کہ
زور تابع زر است (اردو) دکن میں کہتے
ہیں بے زر بے زور۔

بی زری کرد مفلس را چہ / بہ قارون زر کرد مثل۔ صاحبان مخزن و امثال
فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت
مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را
تسکین مفلس می زنند مقصود آنست کہ قارون
ہم با خزینۂ خود دفن شد و ما را ہم مفلسی بخاک
کرد (اردو) دکن میں کہتے ہیں یا یہ ہم مفلسی کا

سے خاک میں ملے اور قارون تونگری سے گئے
یہہ در حقیقت ترجمہ ہے اس فارسی مثل کا
بعض کہتے ہیں کہ مفلس کی آرزو قارون
کے خزانہ کے ساتھ تھی اس کا مطلب یہی ہے
کہ دونون دفن ہوئے۔

بیژن بقول غیاث نام پہلوانی پسر گیو کہ
خواہرزادۂ رستم بود و فرمایند کہ در برہان
بزای فارسی است و در جہانگیری بزای
ہوز **مؤلف** عرض کند کہ ما این را در جہانگیری
ہم بزای فارسی یافتیم غیر از بہار دیگرے
از محققین فارسی زبان ذکر این بزای عربی
نکرد اگر سند استعمال بنظر آید توانیم این را مبدل
بیژن خیال کنیم چنانکہ ژند و زند (اردو)
دیکھو بیژن۔

بی زنگ شدن آئینہ استعمال۔
دور شدن زنگ از آئینہ (صائب ۵)
داشت چون طوطی نہان در زنگ خود بینی مرا

تا نظر بستم ز خود بی زنگ شد آئینہ ام ہو۔
(اردو) آئینہ کا زنگ سے صاف و پاک ہونا۔

بی زن و فرزند استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بی اہل و عیال **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بے اہل و عیال اور بے زن و فرزند کہہ سکتے ہیں۔

بی زنہار اصطلاح۔ بقول بہار آنکہ امان ندہد۔ صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی پناہ نادہندہ (صائب ﷺ) زبیر پای چرخ کج رفتار چون خواہد کسی بود در رہ این سیل بی زنہار چون خواہد کسی
ہو تشنۂ خون است تیغ آبدار کہکشان بود زیر این شمشیر بی زنہار چون خواہد کسی بود (اردو) وہ شخص جو کسی کو پناہ نہ دے۔ بے امن کہہ سکتے ہیں۔

بی زور اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی کمزور و ضعیف۔ صاحب جامع فرماید کہ (۲) بروزن بے نور نام شہر یست **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل موافق قیاس است و معنی دوم حیف است کہ صراحت مزید نشد ترک این بر ہمچنین اجمال بیان تفوق داشت (اردو) (۱) بے زور کہہ سکتے ہیں۔ کمزور۔ ضعیف (۲) ایک شہر کا نام ہے زور ہے۔ مذکر۔

بی زہرہ استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح زای معجمہ و سکون ہا بمعنی بی حمیت و بی شرم **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بے شرم۔

بیزیدن مصدریست متروک کہ محققین معاصرین این را ترک کردہ اند مرادف بیختن کہ گذشت و صراحت ماخذ این بمعنی اوّل بیزگردہ ایم کہ امر حاضر ہمین مصدر باشد و بیزانیدن کہ گذشت متعدی بدو مفعول از ہمین است (اردو) دیکھو بیختن۔

بی زینہار اصطلاح۔ بقول بحر مرادف ہمان بی زنہار کہ گذشت مخفی مباد کہ زینہار

ومزید علیه آن زینهار هر دو یکی است **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) دیکھو بے زینهار ۔

بیژن بقول برهان و رشیدی و جامع و ناصری واشند و هفت بثانی مجهول و زای عجمی بر وزن و معنی بیژن است که گذشت نام پسر گیو و خواهرزادهٔ رستم و فرماید که به دختر زاده شهرت دارد گویند بر منیژه دختر افراسیاب عاشق بود شبی افراسیاب خبردار شده او را در خانهٔ منیژه گرفت و در چاهی محبوس کرد و بعد ازان رستم خبر یافت و او را نجات داده صاحب ناصری صراحت فرماید که بجلادت و شجاعت مشهور گردیده و وقتی اهل ارمن از کثرت گراز بر حضرت بادشاه ایران شکوه بردند و پهلوانی خواستند که بنیاد آنها را براندازد و بیژن مامور شد و چون ازان راه استحضاری نداشت گرگین میلاد نیز با وی همراه شد بعد از وصول به مقصد و حصول مطلب دران حوالی که قریب بخاک توران بود بشکار رفته برحسب اقتضای قضا منیژه دختر افراسیاب دران چمن بتفرج بهار آمده بود منیژه او را دیده و برو عاشق گردیده ملاقات و مقالات در میان آمده هنگام بازگشتن بخانهٔ پدر بیژن را مست افگنده در صندوقی حمل و بخانهٔ خود نقل کرد و بوصال او شادمان بود بعد از طلوع افراسیاب و قصد قتل بیژن بشفاعت پیران ویسه او را در چاهی محبوس داشتند که قتل وی مشهور نگردد و منیژه را نیز از خانهٔ خود بیرون کرده گدائی می ساخت و از رخنهٔ سر چاه قوت لا یموتی به بیژن می رسانید چون گرگین از پیدا نشدن بیژن نومید گردید مراجعت کرد و گودرزیان بسخت آشفته شدند و قصد قتل وی کردند شاه نگذاشت تا بعد از مدتی از حال او با خبر شدند و رستم در صورت تجار به ترکستان رفته او را از چاه برآورده و به ایران رسانید تفصیل این قصه در شاهنامه منظوم است منوچهری دامغانی گفته

(س ۵) شبی چون چاہ بیژن تنگ و تاریک ٭ چو بیژن من میان چاہ آون ٭ ثریا چون منیژہ بر سر چاہ ٭ دو چشم من براو چون چشم بیژن ٭ (خواجہ حافظ شیرازی س ۵) شاہ ترکان چو پسندید و بچاہم انداخت ٭ دستگیر ار نشود لطف تہمتن

چہ کنم ٭ (حکیم خاقانی س ۵) چو بیژن داری اندر چہ مخسپ افراسیاب آسا ٭ کہ رستم در کمین است و کندی زیر خفتانش ٭ (اردو) بیژن رستم کا بھانجا اور گیو کا بیٹا جو ایک مشہور پہلوان تھا۔ مذکر۔

بیژہ بقول برہان و جامع و ناصری بازای فارسی بروزن ریزہ (۱) بمعنی خالص و بی آمیزش و بی غش و (۲) بمعنی خاص و خاصہ ہم صاحب سروری بذکر ہر دو معنی بالا گوید کہ بہمین معنی ویژہ بہ واو ہم می آید **مؤلف** عرض کند کہ قیاس می خواہد کہ ژہ در فارسی قدیم بمعنی غش و آمیزش باشد کہ با کلمۂ بی مرکب شدہ معنی خالص پیدا کرد و معنی دوم مجازش ولیکن صاحبان تحقیق ژہ را ترک کردہ اند و دستوران معاصر کہ عالم زبان زند و پازند اند ژہ را بر زبان ندارند اکنون چارۂ نیست جز این کہ این را بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان دانیم و معنی دوم را مجاز آن و آنچہ بہ واو اول می آید مبدل این ہمچون آب و آو تحقق مباد کہ (آویزہ) بہ زای ہوز بہمین معنی گذشتہ و (اویژہ) بہ زای فارسی ہم و ما اشارہ ویژہ در آنجا ہم کردہ ایم (اردو) (۱) خالص (۲) خاص۔

بی ساختہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ سادہ و بی تکلف و بی تصنع **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است

و معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) بے ساختہ بقول آصفیہ۔ بن بنائے۔ بے بناوٹ بے ارادہ۔ بلا تکلف۔ بلا تامل۔ سادہ۔

بیس المصیر اصطلاح۔ بقول بحر بمعنی دوزخ۔ صاحب انند این را بمعنی بد بازگشت و

کنایہ از و و زخ گفتہ صراحت کند کہ لغت عرب است و صاحب غیاث ہم ذکر این کردہ مؤلف
عرض کند کہ در عربی زبان بہ ہمزۂ دوم آمدہ و فارسیان بدون ہمزہ بہ تحتانی دوم استعمال این کردہ اند
و نظر بہ تفریس صاحب بحر این را در موضوع خود داخل کردہ باشد (اردو) دوزخ مؤنث

بی سامان اصطلاح۔ بقول آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) شریر و بد و (۲) بے برگ و بی توشہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و بمعنی دوم حقیقی است و بمعنی اوّل مجاز آن (اردو) (۱) دکن میں شریر اور بدگو بے سامان کہتے ہیں جیسے (فرعون بے سامان) لیکن صاحب آصفیہ نے اس کا ذکر نہیں کیا (۲) بے سر و سامان دیکھو بے برگ۔

بی سپاس اصطلاح۔ بہار گوید کہ بمعنی ناسپاس است و فرماید کہ خیر المدققین (کہ عبارت از خان آرزو ست) بشرح این بیت سکندر نامہ نظامی (ع) بجای شما ہر کہ بی قیاس ۴ نوازشگری ہا کند بی سپاس ۴ فرمودہ کہ بہتر آنست کہ ناسپاس بنون باشد تا تکرار کلمۂ بے مرتفع شود چہ لفظ نا بر مشتقات و صفات داخل می گردد چنانکہ گویی نابالغ و ناسموع و لفظ بے بر اسمای غیر صفت می آید چنانکہ بی زر و بی ہنر اما در بعضی مواضع عکس این نیز آمدہ چنانچہ توان کہ اسم غیر مشتق است بر وی لفظ نا داخل ساختہ ناتوان میگویند و بی توان مستعمل نیست۔ صاحب آنند نقل نگار بہار **مؤلف** عرض کند کہ استعمال نظامی در خور اعتبار است و اصلاح خیر المدققین لاشی محض بالجملہ این بمعنی ناشکرگزاری است و بس شاعر گوید کہ نوازشگری با محتاج شکرگزاری نیست یعنی بلا لحاظ سپاس نوازشگری ہا بسیار ہست (اردو) بغیر شکرگزاری

بلیست بقول برہان بر وزن چلیست (۱) عددی است معروف و بای ثانی مجہول (۲) مخفف بایست کہ امر بایستادن است یعنی توقف کن۔ صاحب سروری ہم ذکر ہر دو معنی کردہ (مولوی

مثنوی ۱۵) صد ہزاران گرگ را این مکر نیست ٭ عاقبت رسوا شود این گرگ بیست ٭
(سعدی ۵۲) وگر مرکب عقل را پویہ نیست ٭ عنانش نگیرد تحیر کہ بیست ٭ صاحب ناصری ہم
ذکر ہر دو معنی کردہ۔ خان آرزو بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم گوید کہ مشہور بائیست است۔
مؤلف عرض کند کہ بمعنی اوّل اسم جامد فارسی زبان و بیست بہ ہمین معنی مخفف این و بمعنی برعکس
این گویند کہ تصفیہ آن بمعنی شانزدہم (ایست) کردہ ایم و بمعنی دوم مخفف امر حاضر (بایستادن)
و موحّدہ زائد است یعنی مزید علیہ ایست کہ بمعنی ہفتمش گذشت (اردو) (۱) دیکھو بیست کے
سولہوین معنے (۲) دیکھو ایست کے ساتوین معنے۔

بیستا | بقول خان آرزو در سراج بیای مجہول و سین مہملہ و تای قرشت و رای مہملہ بمعنی فلان
و بہمان و فرماید کہ بعضی گویند کہ بیستار و بہستار بیک معنی است و تحقیق آنکہ اوّل امالہ ثانی است
مؤلف عرض کند کہ صراحت کامل بر بیستار کنیم و در ینجا ہمین قدر کافی است کہ این مخفف بیستار
می نماید بحذف رای مہملہ و بدون سند استعمال۔ این را تسلیم نکنیم کہ مجرد قول محقق ہندنژاد بدون
سند استعمال کافی نیست و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو بیستار۔

بیستاخ | بقول برہان بکسر اوّل و سکون ثانی و ثالث و فوقانی بالف کشیدہ و بجای منقوطہ دار
زدہ بمعنی گستاخ باشد کہ بی ادب است۔ صاحبان رشیدی و ناصری و سروری و جامع و ہفت
و سراج ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ این مزید علیہ ہمان بستاخ است کہ گذشت۔
یای تحتانی برای اظہار کسرۂ اوّل زیادہ کردہ اند و صراحت کامل ماخذ بر بستاخ مذکور شد (امیر
خسرو ۵) بسیار شد این سخن فراخی ٭ ز اندازہ گذشت بیستاخی ٭ (اردو) دیکھو بستاخ۔

(الف) بلیشار
(ب) بلیشار و باشتار

(الف) بقول برهان و جامع با ثانی مجهول بر وزن ریشدار لفظی است مانند فلان و بهمان و همچنانکه فلان و بهمان را گاهی باهم و گاهی جدا هم گویند. بلیشار را گاهی با باشتار و گاهی جدا گویند و گاهی با فلان هم گویند همچون (فلان و بلیشار) صاحبان انند و هفت و سفرنگ هم ذکر این کرده و صاحبان رشیدی و ناصری ذکر (ب) کرده اند **مؤلف** عرض کند که ما بر (باشتار و بلیشار) حقیقت این بیان کرده ایم (اردو) الف فلان (ب) دیکھو باشتار و بلیشار ـ

بی‌شاره اصطلاح ـ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بمعنی بداختر و بدطالع ـ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس نیست و بدون سند استعمال بی‌ضرر قول انند و فرهنگ فرنگ این را تسلیم نمی‌کنیم که معاصرین عجم هم بر زبان ندارند (اردو) بدبخت ـ

بیستگانی اصطلاح ـ بقول برهان با کاف فارسی به الف کشیده و نون به تحتانی رسیده مواجب لشکریان و جیره و ماهیانهٔ نوکران و هر چیزی که به جهت ایشان مقرر کرده باشند ـ صاحب رشیدی گوید که ماهیانه که به نوکر دهند ـ صاحب ناصری همزبان برهان (منوچهری ﷺ) تو شاه بزرگی و ماهیچو لشکر و لیکن یکی شاه بیکار دانی تو کی را ازین بیستگانی به بخشی تو کی را دوباره دهی بیستگانی پهلوان آرزو در سراج همزبان رشیدی و صاحب جامع همزبان برهان ـ یکی از معاصرین عجم خوش صراحتی کرده و از ماخذ خبر داد گوید که در عجم لشکریان را بیست نفر لشکر هر یک مقرری باشد بمقدار معین مثلاً در فرقهٔ خاص بیست نفر را پنجه و پنجه و بیست را پنج و نیم و بیست را شش و بیست را شش و نیم و به همین سلسله تا بیشتر هر چه شده و این مدارج تنخواه لشکر را (بیستگانی) نام است و بمجاز برای تنخواه نوکران و چاکران هم استعمال این شد

مؤلف عرض کند که جا دارد که تعلق این از بیستی باشد که سکّهٔ خاص عجم را نام است که بجایش می آید (اردو) لشکریون اور نوکرون کی تنخواه۔ مؤنث۔

بی ستون بقول برهان (۱) نام کوهی است مشهور که فرهاد بفرمودهٔ شیرین آن را می کند و کنایه از آسمان هم صاحب سروری بر معنی اول قانع (نظامی ؎) بکوهی گشت خسرو ره نمونش که می خوانند هردم بی ستونش و صاحب رشیدی هم۔ صاحب ناصری می فرماید که نام کوهی است مشهور در چهار فرسخی شهر کرمان و از آثار آنچه باقی مانده چنان معلوم می شود که سابقا شهری بود و خراب شده همان کوه موسوم به بی ستون بر جا است در آنجا چند صورت تراشیده اند که حقیقت آن بر اغلب خلائق مبهم بوده و سطوری چند بخط قدیم کسری بران منقوش است که خواندن آن برای غالب ناممکن مانده بود و بروزگار دولت خاقان مغفور محمد شاه طاب ثراه الکنس صاحب انگلیس که در خواندن خطوط قدیمهٔ غریبه بکمال مهارت داشته آن سطرها را خوانده بانگلیسی ترجمه کرده بپارسی آوردند مجمل آن این است که یکی از اعاظم پادشاهان قدیم کلدانیان که داریوش نام داشت و از جانب لهراسب سلطنت بابل می کرد بعد از غلبه بر چندتن از پادشاهان زمان صورت خود را گفته بران کوه تراشیده نقش کرده اند و صورت آنان را نیز نگارده از حال هر یک و غلبهٔ خود بر آنها سطری چند نگاشته است۔ گویند فرهاد در زمان خسرو دران کوه حجّاری کرده است که پس از صاف کردن سنگ تمثال شیرین در آنجا منقش نماید و توفیق اتمام نیافته و فرهاد که بعضی گویند بسبب قدمت زمان آن را کوه باستان یعنی قدیم می خوانده اند و این قول خطاست زیرا که طاق باستان تخمیناً پنج

فرسنخ با طاق بی ستون فاصلہ دارد و آن از
آثار قدیم است و درانجا چشمہ آبی از کوہ بیرون
می آمدہ و در زمان باستان آن کوہ را کندہ اند
دو قدرع پیش رفتہ اند - سہ طاق بالاے
چشمہ ساختہ اند و درانجا صورت زردشت
و گشتاسب و اسفندیار را بر کوہ نقاری کردہ اند
در قدری فاصلہ طاق بلندی بر کوہ کندہ صورت
اسفندیار و لشوتن کہ برادرش بود ساختہ اند -
قریب باین صورتہا کیخسرو و فرنگیس و ولی عہد
کیخسرو کہ لہراسب شاہ باشد و رستم را ساختہ اند
بعد ازینہا خسرو پرویز حکم کردہ کہ شکار گاہ
ساختہ اند و بعد در اواخر دولت شاہ مغفور
فرمان دادہ صورت او را بر سنگ کوہ کندہ اند
شاہ اسمعیل صفوی سے) بی ستون نالہ زارم
چو شنید از جا شد ٭ کرد فریاد کہ فرہاد دگر پیدا
شد ٭ (انتہی کلامہ) و بہار و بحر بر نام کوہ قانع
و صاحبان جامع و سراج ذکر ہر دو معنی کردہ اند

مؤلف عرض کند کہ مرکّب فارسی زبان
است بمعنی بامی کہ ستون ندارد کنایہ از آسمان
فارسیان مجازاً این کوہ را کہ ذکرش بالا گذشت
نظر بر رفعتش بی ستون گفتند کہ آنہم مثل آسمان
بلند است دیگر ہیچ (اردو) (۱) بیستون
- ایک خاص پہاڑ جسکا ذکر شیرین و فرہاد کے قصہ
مین ہے (۲) دیکھو آسمان - مذکر

اصطلاح | (الف) **بیست و یک پیکر**
الف | (ب) **بیست و یک و شاق**

بقول برہان صور شمالی فلک البروج است
و ہم او بر (ب) گوید کہ بمعنی بست و یک پیکر
است از جملہ چہل و ہشت صورت فلک البروج
در جانب شمال - صاحب بحر در ہر دو ہمزبان
برہان - صاحب شمس ہمین را (بیست و یک طاق)
نوشتہ و در نسخہ مطبوعہ مؤید ہمین را (بیست و
یک گریبان) آوردہ اما در دیگر نسخ قلمی ذکر
این نیست و غیر از تحریف مطبع نمی نماید صاحب

جامع ذکر (الف) کرده (ب) را (بیست و یک
ساق) نوشته **مؤلف** عرض کند که ما صراحت
کامل به (بیست و یک پیکر نورد در ایوان شمال)
کرده ایم و اشارهٔ (ب) هم بصراحت ماخذ۔
(اردو) دیکھو بیست و یک پیکر نورد در ایوان شمال)

بیستی بقول ملحقات برهان نوعی از پول
سکه که در ایران رائج است صاحب انند بحوالهٔ فرهنگ
فرنگ گوید که بالکسر سکه که بمقدار بیست درهم
است و صاحب شمس گوید که بمعنی هفت باشد
مؤلف عرض کند که محقق آخر الذکر بی تحقیق
است و هرچه صاحب انند گفته معاصرین عجم تصدیق
آن می کنند و می فرمایند که در قدیم الایام تقسیم
مثلاً بهرهٔ جاگیران خصوصاً ازهمین سکه می شد۔
(اردو) بیستی عجم میں ایک سکه کا نام ہے جو
بیس درہم کے مساوی ہوتا ہے۔ مذکر۔

بی سخن اصطلاح۔ بقول برهان (۱) کنایه
از بی شک و بی شبهه باشد۔ صاحب جهانگیری
در ملحقات این را آورده صاحبان رشیدی و بحر و بهار
و هفت و سراج ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض
کند که موافق قیاس است و بتحقیق ما (۲) خاموش
و (۳) کسی که طاقت سخن ندارد۔ (صائب ؒ)
بی سخن در کوزهٔ لب بسته دارد خامشی ٭ گر شراب
بی خماری هست این میخانه را ٭ (وله ؒ) بی زبان
احوال ما را می تواند عرض کرد ٭ بی سخن چشم ترا آنکس
که گویا کرده است ٭ (اردو) (۱) بے شک و
شبہه (۲) خاموش (۳) گونگا۔ دیکھو بسته زبان۔

بیسیر بقول برهان بکسر اوّل و سکون ثانی مجهول
و فتح سین بی نقطه ساکن پرنده ایست شکاری شبیه
بچغو که آن نیز جانوریست شکاری صاحب رشیدی
گوید که بهمین معنی بیسیره هم می آید و این جانوریست
که در شکار تیزتر از شکره و چغو است صاحب
ناصری هم ذکر بیسیر و بیسیره بحوالهٔ برهان کرده۔
مؤلف عرض کند که صاحب محیط ذکر این کرده
بخیال ما اسم جامد فارسی زبان است۔ یکی از

معاصرین عجم گوید که این جانور شکاری بیشتر شکار
گنجشک و فاخته می کند و از حملهٔ منقار خود اوّل سر
صید جدا می کند از ینجاست که فارسیان آن را
(بے سرہ) نام کردند که معنی لفظی این منسوب به
شکار بے سر و این بحذف ہای ہوز مخفف آنست

و قسمی است از شکره که کلان را شکره نامند و
اوسط را (بے سرہ) و خرد را چرغ واللہ اعلم بتحقیقه
(اردو) ایک شکاری پرند جو شکرے سے چھوٹا
ہوتا ہے جو چڑیوں کا شکار کرتا ہے اور پہلے اوّل
حملہ میں چڑیا کا سر جدا کر کے خون پیتا ہے ۔ مذکر ۔

بی سرا | بقول سروری بسین و رای مهملتین بوزن بیتوا شتر بچهٔ یکساله و دو ساله و در کمال قوت
صاحب رشیدی این را مرادف بیسراک گفته که می آید و فرماید که شتر جوان و پر قوت و بقول بعض
شتری که مادرش عربی و پدرش دو کوهان باشد صاحب شمس همزبان رشیدی مؤلف عرض کند
که اسم جامد فارسی زبان باشد دیگر هیچ (اردو) جوان اونٹ جو زور دار ہو ۔ مذکر ۔

بی سر افسار | اصطلاح ۔ بقول خان آرزو
در چراغ هدایت شخص بد وضع و نااهل و نامقید
بهار بدکه معنی بالا از تشفیع اثر سند داده (ع) الهی
در بنیاد ابلق گردون کز امدادش بهم اهم ترکتازیها
می کند بی سر افساریها صاحب بحر عجم ذکر این
کرده مؤلف عرض کند که از قبیل (شتر بی مهار)
و اسپی که افسار ندارد فارسیان افسار را سر افسار
گویند یعنی قلب اضافت افسار سر پس بترکیب

(سر افسار) بالفتح این لفظ مرکب بمعنی اسم
فاعل ترکیبی است یعنی کسی که بی لگام و نامقید است
مخفی مباد که در بعض نسخ مصرع ثانی سند تقدیم
و تأخیر الفاظ است یعنی (ع) هر اهم ترکتازیها می
کند بی سر افساریها و همین صحیح است چنانکه در چراغ
هدایت نقل این سند (در بنیاد) از بنیاد است
(اردو) بے قید بقول آصفیہ بے لگام بے قید

بیسراک | بقول برهان بکسر اوّل و سکون ثانی

مجهول وضمّ ثالث ورای بالف کشیده وبکاف زده
(۱) شتر جوان وبه قوت و (۲) شتر بچه یک ساله
و دو ساله و (۳) شتری که مادرش ناقهٔ عربی
و پدرش دو کوهان باشد و (۴) کرهٔ خر الاغ
را هم می گویند وبفتح ثالث نیز آمده و (۵) استر
را هم گویند وآن حیوانیست که از خر الاغ و
مادیان بهم رسد گویند از جملهٔ تصرفات فرعون
است صاحب سروری ذکر معنی دوم وسوم و
چهارم کرده فرماید که بمعنی دوم (بسراک)
بدون تحتانی هم آمده (استاد معزی ؒ) پیوسته
از چشم و دلم در آب وآتش منزلم ؎ بر بسیراکی
محملم درکوه وصحرا گام زن ؎ صاحب ناصری
بمعنی اوّل وسوم قائل (منوچهری ؒ) چو دیدم
رفتن آن بلسیراکان ؎ بدان کشتی روان زیر جهازی
؎ صاحب رشیدی این را مرادف بسیرا گوید بمعنی اوّل
وسوم صاحب جامع همزبان برهان در هر پنج معانی
و خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل ودوم و
سوم می فرماید که بمعنی چهارم وپنجم صحیح بیراک
است بدون سین چنانکه قوسی صراحتش کرده
مؤلف عرض کند که بسراک بدون تحتانی بمعنی اوّل
بجایش گذشت که مخفف این است وبلسیراکه بدون
کاف گذشت هم مخفف همین واین اسم جامد فارسی
زبان است به هر پنج معانی بالا وبقول خان آرزو
اگر سند استعمال این بدون سین مهمله بدست آید
توانیم گفت که آنهم مخفف این باشد (اردو)
(۱) جوان اونٹ مذکر (۲) ایک دو سالہ اونٹ
کا بچہ۔ مذکر (۳) وہ اونٹ جس کی ماں عربی ہو
اور باپ دو کوہان (۴) سواری یا ٹٹو کا گدھا۔
مذکر (۵) دیکھو استر۔

بلسیران بقول بحر کسانی که بی تربیت مادر و
پدر بزرگ شده باشند۔ صاحب ملحقات بہار
و آنند و مؤید و هفت هم ذکر این کرده اند **مؤلف**
عرض کند که معنی مجازی آن کسی که بر سر آن سایهٔ بزرگی
یعنی والدین نباشد والف ونون جمع بر آن زیاد

زیادہ کردہ اند بدون سند استعمال این را تسلیم نہ کنیم کہ محققین اہل زبان ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) وہ لڑکے جن کی تربیت والدین نے نہ کی ہو۔ اور جن کے سر پر والدین کا سایہ نہ ہو یعنی جن کے ماں باپ کم عمری میں مر گئے ہوں۔ مذکر

بی سر انجامی اصطلاح۔ بمعنی بی سر و سامانی است چنانکہ صائب استعمال این کردہ (ص) بی سر انجامی غبار لشکر جمعیت است ہے روزگار ما بسامان گر نباشد گو مباش ہے (اردو) بے سرو سامانی۔ مؤنث۔

بی سروپا اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان (۱) معروف و (۲) سراسیمہ و (۳) مہرۂ بادور رنا صاحب بحر بمعنی دوم و سوم قانع۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ صراحت معنی اول کند کہ بمعنی بی اسلوب و بی نظام و بی ربط است و فرماید کہ (۴) بمعنی مفلس و محتاج ہم۔ صاحب ہفت بمعنی دوم قانع (ظہوری ۱۵) شہان را نیست جا در بزم من اعجاز عشقست این ہے کہ جا در خاطرش وا کردہ چون من بی سروپائے ہے مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) (۱) بے ربط۔ بقول آصفیہ بے میل۔ بے موقع۔ غیر منتظم (۲) بے سروپا بقول آصفیہ حیران و پریشان (۳) گول مہرہ۔ جس کو نہ سر ہے نہ پاؤن۔ مذکر (۴) مفلس۔ محتاج۔

بی سر و دل اصطلاح۔ بقول بحر و انند و غیاث بمعنی بی پروا ہے مؤلف عرض کند کہ بدون سند استعمال این را تسلیم نہ کنیم کہ محققین اہل زبان ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) بے پروا۔ دیکھو بے پروا۔

بی سر و دلانہ اصطلاح۔ بقول غیاث و انند بطور بی پروایان مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس و قواعد فارسی زبان است (اردو) مثل بے پرواؤن کے۔

بی سر و سامان اصطلاح ۔ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ محتاج و مفلس و بی برگ و بی توشه. **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است و معاصرین عجم هم بر زبان دارند. صائب

ــه) گیستند اهل جهان بی سر و سامانی چند ٭ در ره سیل حوادث ده ویرانی چند ٭ (اردو) بے سر و سامان ۔ دیکھو بے برگ ۔

بیستره بقول برهان با ثانی مجهول و رای قرشت بر وزن شیفته (۱) بمعنی بیستر است که گذشت و (۲) بمعنی ستر هم ۔ صاحب رشیدی بر معنی اول قانع و صاحب ناصری بحوالهٔ برهان ذکر معنی اول کرده گوید که برهان ۰ اره و صاحب جامع همزبان برهان و صاحبان هفت و انند هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که بمعنی اول های هوز زائد است که با لفظ بیستر مرکب کرده اند و بیستر بجایش گذشت و بمعنی دوم اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) (۱) دیکھو بے ستر (۲) دیکھو استر ۔

بی سعادت اصطلاح ۔ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بدبخت و ناشاد و نامراد (صائب

ــه) ما گذشتیم از هما و سایهٔ اقبال او ٭ کو گدای بی سعادت بر سر خود جا دهد ٭ (اردو) بدبخت، نامراد کہہ سکتے ہیں ۔

بی سکون اصطلاح ۔ بقول وارسته بسین مهمله کسیکه از شوخی بهیچ جا قرار نگیرد (میرنجات

ــه) هوی اول به تماشای تو از کار شدم ٭ بی سکون دیدمت از دور گرفتار شدم ٭ (وحید

ــه) هیچ شهری مضطرب و بی سکون ٭ باز شدی از ره روزن برون ٭ صاحب بحر همزبانش بهار و صاحبان انند و غیاث هم این را آورده اند **مؤلف** عرض کند که معنی لفظی این کسی که سکون ندارد و در یکجا قرار نگیرد ۔ اسم فاعل ترکیبی است

وکنایه باشد از شوخ طبع (اردو) بے سکون - شوخ طبع کو بقاعدهٔ فارسی کهه سکتے هین -

بی سکّه | بقول برهان (۱) معروف که زر و سیم بی نقش باشد و (۲) کنایه از مردم بی قدر و بی اعتبار و بی شان و شوکت و وقار و (۳) هر چیز را گویند که طراوتی و نمودی نداشته باشد صاحبان جهانگیری و سروری در لطائف و صاحب رشیدی بمعنی دوم قانع (نظامی سه) کر بی سکّه مارا چه یارا بود که سیم سکّه نام او را بود صاحب ناصری ذکر معنی اوّل و دوم کرده و صاحب جامع معنی اوّل را ترک و ذکر معنی دوم و سوم فرموده وارسته بمعنی سوم قناعت کرده (طالب آملی سه) محو شد نقش روح از جسدش چو ماند بی سکّه نقش کالبدش بهار بر بیقدر محتقر قانع صاحب بحر همزبان جامع خان آرزو در سراج ذکر معنی دوم گوید که آنچه برهان ذکر معنی سوم کرده این وهم است از و مؤلف عرض کند که معنی اوّل حقیقی است و معانی دوم و سوم مجاز آن بسبیل کنایه موافق قیاس (اردو) (۱) بے سکّه وه چاندی سونا تانبا جس پر سکّه نهو (۲) بے قدر بے اعتبار شخص جو شان و شوکت نه رکهتا هو (۳) هر چیز جو نمود نه رکهتی هو -

بی سلیقه | استعمال - بقول آنند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بیقاعده و بی ترتیب مؤلف عرض کند که مراد از بی اصول است اسم فاعل ترکیبی (اردو) بے سلیقه بقول آصفیه بے شعور بے هنر

بیسن | بقول آنند بیای معروف و فتح سین مهمله و سکون نون بمعنی نه سر قائل صاحب ... هنر باشد بلکه صاحب آنند نقل ... صاحب هفت هم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که صاحب محیط ... برهان ... با سین ... و آن ... ترکیب است ... چیزی که ... قائل باشد چیزی نیست

محققین سہندشرا دغور سبز مانخذ نہ کردہ بتصحیف این را بسین نوشتند و ماخذ اینہا ہمان ملحقات برہان است کہ طرز تحریرش میم را سین نما میکند محققین اہل زبان این را ترک کردہ اند و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند ولیکن با خیال ما اتفاق می کنند و گویند کہ ہمین لغت نژند و پاژند است (اردو) زہر قاتل - زہر۔

بی سنگ اصطلاح - بقول جہانگیری در ملحقات کنایہ از بی وقر صاحب رشیدی گوید کہ بی تمکین و بی وقار را گویند - بہار و صاحبان بحر وانند و ملحقات برہان ہم این را آوردہ اند سرکنایہ از بی اعتبار باشد مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است و اسم فاعل ترکیبی (انوری سہ) بی سنگ شدم ز فرقت آری ہا وقت است اگر نہ سنگ او یم ہا (اردو) بے عزت (دیکھو بے آبرو) بے اعتبار بھی کہہ سکتے ہیں۔

بی سوال اصطلاح - بقول بحر وانند آنکہ از کسی سوال نکند مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس (اردو) بے سوال اُس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو سوال نکرے۔

بی سورس اصطلاح بقول برہان با ثانی مجہول بر وزن بی نور نام شہری و مدینہ الیست غیر معلوم صاحب سروری ہم ذکر اجمالی این کردہ (جگہر زجاجی سہ) بجائیکہ بی سورس بد نام آن ہا فرود آمدند آن دو خیل گران ہا صاحب رشیدی باہم صراحت فرمائیکردہ صاحبان جامع و ہفت و انند و سراج ہم مؤلف عرض کند کہ ترک این بہ ہیچ بیان مبہم تفوق داشت (اردو) بیسورس ایک شہر فارس کا نام تھا جس کی حقیقت مزید معلوم نہوسکی۔

بی سون اصطلاح - بقول سروری بکسر باو ضم سین مہملہ بمعنی بی راہ و خلاف جہت (مولوی معنوی سہ) در عشق رسید بحر خون دیدہ نشست در میانہ خون ہا بہ فرق گرفت موج خونش ہا می بہ وز ہر سوی بہ بی سون ہا مؤلف عرض کند

سوی بقول برہان بمعنی طرف و جانب و سو مخفف آید پس معنی لفظی این بی طرف و کنایه از بی راه اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بے راہ (دیکھو بے راہ)

بی سپری اصطلاح بقول بہار و آنند بمعنی بی ناموسی (فصیح ص) از پردہ چو صورت ہمہ ہستند نمایان ٭ فریاد ز بی سپری کس پردہ نشین ہا ٭ (اردو) بے پردگی بقول آصفیہ مؤنث بے شرمی

بی سیمی اصطلاح بمعنی بی زری و مفلسی (انوری ص) نوحه زار ہمی کردم و ہمی گفتم وای ٭ اینست بی سیمی و ہا سیم ہمی آید یار ٭ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) مفلسی مؤنث

بیش بقول برہان بکسر اوّل و سکون ثانی مجہول و شین قرشت (۱) بمعنی زیادتی و افزونی باشد و باثانی مجہول (۲) نام بیخی است مہلک و کشندہ شبیہہ بماہ پروین گویند ہر دو از یکجا روید۔ صاحب رشیدی ہم ذکر این ہر دو معنی کردہ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل از کلام خود سند معنی دوم پیدا کردہ (ص) لب شیرین تو و پاسخ تلخت نه خطاست ٭ بیشک از نبت جدوار فرو روید بیش ٭ صاحب جامع نسبت معنی اوّل گوید که زیادہ و افزون باشد و ذکر معنی دوم ہم کردہ صاحب فدائی نسبت معنی اوّل فرماید که مقابل کم است خان آرزو در سراج نسبت معنی اوّل بر معروف قانع و نسبت معنی دوم گوید که این لفظ در اصل ہندی است و بیش ببای فارسی معروف و بس به کسر اوّل و سین مہملہ معرّب آنست و فارسیان نیز استعمال نمایند پس یای مجہول خطاست۔ صاحب محیط گوید که این را بیونانی بیس و بہندی بس و بچہناک گویند **مؤلف** عرض کند که ماحقیقت این بہ اجل گیا بیان کردہ ایم و این لغت فارسی است و نسبت معنی اوّل قول جامع موافق قیاس است دیگر محققین به کم غوری معنی بیشی را به بیش بیان کردہ اند (اردو) (۱) بیش بقول آصفیہ۔ فارسی زیادہ۔ افزون (۲) دیکھو اجل گیا۔

بیناخ چادر افگندن مصدر اصطلاحی (بقول آنند — بیناخ چادر افگندن) مرادف آن است **مؤلف** عرض کند که ما حقیقت آن مصدر را اینجا عرض کرده ایم تسامح دبی غوری صاحب آنند است که این را با کلمه بے دریخجا قائم کرده سندی که همدرا اینجا از کلام میر صیدی مذکور شد هیچ تعلق ازین ندارد (اردو) دیکھو بیناخ چادر افگندن۔

(۱) **بیش ازین چه گشاید** مقوله. بقول

(۲) **بیش ازین چه کند** بجز زیاده ازین امکان ندارد که بوقوع آید بهار و آنندش نقل نگار سیمبر بان بجز (سعدی ۵) هر زخم بروی دل عاشق در فتح است که زین بیش زند تیغ تو ستمگر چه گشاید ها (سلیم شیرازی ۵) چون ہمی را نمود با تو یکی که کند بیش ازین دگر اخلاص ها **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) (۱) و (۲) اس سے بڑھکر کیا ہوگا اس سے بڑھکر کیا کریگا۔

بیشائبه بقول آنند بحواله فرهنگ فرنگ بکسر

بمعنی بی آمیزش چیزی و بی آلودگی و بی شبهه **مؤلف** عرض کند که شائبه لغت عرب است بمعنی آمیزش چیز بد در چیز بهتر و آلودگی فارسیان استعمال این مرکب بمعنی بی شبهه کرده اند موافق قیاس است (انوری ۵) هر چه آن توکنی در امور دولت بی شائبه اضطرار باشد ها (اردو) بے شبہ

بیشبهه اصطلاح. بقول آنند بحواله مظهر العجائب بکسر شین معجمه مرادف بی نمون. از صفات حق سبحانه تعالی **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) بے مثل۔

بیش بهار اصطلاح. بقول برهان بفتح بای ابجد و های بالف کشیده و برای قرشت زده رستنی باشد که آن را در گیلان (همیشه جوان) خوانند برگ آن از برگ زیتون بزرگتر است و پیوسته سبز می باشد و هرگز خشک نمی شود و برگ نمی ریزد و رنگرزان برگ آن را بجهت رنگ سبز بکار برند و آن را بعربی حی العالم خوانند و بعضی گویند گیاهی است

در حلب تشبیه باشتنان آن راحی العالم می گویند. صاحبان بحر و سراج و جامع و هفت و انند هم ذکر این کرده اند صاحب محیط بر (بیش بهار) حواله حی العالم داده و بر (حی العالم) گوید که اسم عربی است و زلالف الملوک و ایلیونیز گویند و بیونانی ابروین و بقول شیخ سقوطون بمعنی دائم الحیات و بفارسی (همیشه بهار) و (بیش بهار) و سرخ مرو و زلف عروسان و بهندی رتی سروالی و سدا بهار گویند و اول کسی که آن را شناخته بادشاهی بود که بورم اعضا از مادهٔ گرم مبتلا شده بود و اطبا از علاج او عاجز شده بودند پس شاه بنفسه معالجه بجشائش نموده حتی که این نبات را یافت. نوعی از ریاحین است که دائم سبز می ماند - سرد در سوم و خشک در دوم مفتح و رادع و مسکن التهاب و مقوی بدن و معده و حابس اسهال و مانع نزف الدم است و منافع بیشمار دارد (اردو) سدا بهار - بقول آصفیه ایک نبات کا نام جو همیشه سرسبز اور تازه رهتی هی جیسی گل همیشه بهار بهی کهتی هین - مذکر -

بیشتر بقول هفت و مؤید ضد کمتر مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی است (ظهوری ه) حیرتی دارم ازین طاقت که صرف وعده شد کمتر از کم بود صبر و بیشتر از بیش رفت (اردو) بیشتر - بقول آصفیه فارسی - زیاده تر - بهت زیاده

بیشداد اصطلاح - بقول سفرنگ بشرح پنجاهمی فقرهٔ (نامهٔ وخشور گلشاه) بکسر بای ابجد بمعنی دادگری که از دیگر دادگران در داد گستری و نصفت پروری بیشیده و افزون باشد **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) زیاده انصاف کرنیوالا -

بیشرم اصطلاح - بهار - بمعروف قانع - صاحب انند بحواله فرهنگ فرنگ گوید که بمعنی بی حیا و بی حجاب است (انوری ه) دل بر تو نازل است کجا گردد نرم بر آن را که هزار دیده باشد بی شرم بر **مؤلف** عرض کند که موافق

قیاس است (اردو) بیشرم کہہ سکتے ہین۔ دیکھو بے حیا۔

بیشرو اصطلاح۔ بقول ہفت بمعنی بسیار رونده مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) زیادہ چلنے والا۔

بی شعور اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی نادان واحمق مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بے شعور بقول آصفیہ۔ نادان۔ بے عقل۔ بے تمیز۔

بیش فروش اصطلاح۔ بقول وارستہ مرادف (پاک فروش) (سالک یزدی) ؎ دہقان تنگ مایۂ ما بیش فروش است ٭ در باغ گلی نیست کہ نفروختہ باشد ٭ صاحب بحر گوید کہ کسیکہ ہرچہ داشتہ باشد بر باد دہد۔ بہار ہمزبان وارستہ مؤلف عرض کند کہ پاک فروشی ہمین قدر است کہ از دکان خود چیزی را از فروش باقی ندارد نہ بربادداد ن (اردو) پاک فروش کہہ سکتے ہین یعنی وہ دکاندار جو اپنی دکان مین کوئی چیز باقی نہ رکھے بلکہ کل بیچ ڈالے۔

بی شکوه اصطلاح۔ بقول بحر وبہار و انند (۱) آنکہ گلہ نکند مؤلف عرض کند بکسر شین معجمہ وفتح واو است و (۲) بضم شین وکاف وسکون مابعد بمعنی بی دبدبہ و بزرگی وحشمت وجہابت وشان وشوکت (ابوطالب کلیم ؎) نیست بگیتی دو چیز جسم وکم یا لقسم ٭ عاشق بے شکوہ وآتش بی دود را ٭ (اردو) (۱) وہ شخص جو شکوہ وشکایت نہ کرے (۲) بے حشمت وبی شان وشوکت۔

بی شکیب اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بی صبر وبی قرار مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بے صبرا۔ بے صبر شکوک نہ کہنے والا۔

بیشکین اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان

نام ممدوح خواجہ نظامی و ظہیر فاریابی۔ صاحب
ہفت بحوالۂ قنیہ ہمین قدر نوشتہ مؤلف عرض کند
کہ حیف است کہ تعریف مزید نکردند (اردو)۔
بیشکین ایک بادشاہ کا نام ہے جو نظامی اور ظہیر
فاریابی کا ممدوح تھا افسوس ہے کہ اس سے زیادہ
صراحت نہ ہو سکی۔

بیشمار اصطلاح۔ بقول بہار معروف یعنی
آنکہ شمردہ نشود و صاحب انند نقل نگارش صاحب
مؤید گوید کہ یعنی بے حساب است و صاحب
ہفت ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ مبالغہ است
در اظہار کثرت یعنی چیزی کہ بکثرت است و بسیار
(صائب ؎) زین درد بیشمار کہ دل را نصیب
شد ٭ خواہد ز راہ تجربہ آخر طبیب شد ٭ (اردو)
بے حساب۔ بقول آصفیہ۔ بے حد۔ بے شمار۔
غیر متعدد۔ بے پایان۔ بے شمار۔

بیشمر اصطلاح۔ بقول ہفت بکسر اول و
ضم شین منقوطہ و فتح میم یعنی بے شمار کہ بیشما
باشد و فرماید کہ این قاعدہ را مجنون نامند صاحب
مؤید گوید کہ مختصر بیشمار و این استعمال خواجہ
منصور است مؤلف عرض کند کہ بموافقت
ولیکن معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین
اہل زبان ازین ساکت (اردو) بے شمار
بقول آصفیہ۔ ان گنت۔ بے حساب۔ بہت۔

بیش موش اصطلاح۔ باسیم بر وزن
فیل گوش۔ جانوری است مانند موش و در زیر
بوتۂ بیش میباشد گویند گوشت او تریاق بیش است
یعنی دفع ضرر بیش می کند و آن را بعربی فارۃ البیش
خوانند صاحبان سروری و رشیدی و بحر و جامع
و ناصری و سراج ہم ذکر این کردہ اند صاحب
محیط بر (بیش موش بیشیا) گوید کہ این را (بیش
موش لوکا) و (بیش موش بوحا) نیز نوشتہ اند و
بعربی فارۃ البیش و آن حیوانیست شبیہ بموش
کہ مسکن آن نزدیک نبت و بیخ بیش می باشد
و بدان اغتذا می نماید و گوشت آن تریاق بیش

وسائر سموم حیوانی و نباتی است وجهت بہق و برص و جذام نافع و بعضی گویند کہ بوکا نباتیست کہ حوالی آن بیش می روید و آن را خواص بیش است در برص و جذام و آن تریاق بیش وغیرہ از سموم قاتلہ و گویند چون آن قریب بیش روید خشک گرداند و آن را بوجانیز نامند و گیلانی گوید کہ آن نبات جدوار است **مؤلف** عرض کند کہ موافق بیان است و حقیقت بیش بر (اجل گیا) مذکور (اردو) ایک چوہے کی شکل کا جانور ہے جو (اجل گیا) کے نیچے پیدا ہوتا ہے جس کو عربی میں فارۃ البیش کہتے ہیں

بیش وکم اصطلاح بقول اَنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ معروف و فرماید کہ بتقدیم کم ہم آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان (۱) بمعنی حقیقی استعمال این کردہ اند و بمعنی کمی و بیشی ہم (گلشن راز ع) بگفتا ہرچہ دیدند از کم و بیش ٭ نشانی دادہ اند از دیدۂ خویش ٭ (نظامی ع) سپردم بتو مایۂ خویش را ٭ تو دانی حساب کم و بیش را ٭ (ظہوری ع) بمیزان کم چہ جز وا وچہ مثقال ٭ چرا از فلک بیش و کم بیرم ٭ (ولہ ع) عشق و جنونی بجدی صبر و شکیبی اندکی ٭ در پلہ سنجیدگی بیش و کمی خوش کردہ ایم ٭ وفا بیان معاصر این را (۲) بمعنی تقریباً ہم استعمال می کنند چنانکہ گویند "این کم و بیش مساوی آنست" "بیش و کم ہر دو یکی است" ولیکن بدین معنی اکثر استعمال بہ تقدیم کم بر بیش است و کما بیش ہم مستعمل کہ بجایش می آید (اردو) (۱) کمی اور زیادتی ۔ مؤنث (۲) کم و بیش یعنی قریب قریب ۔

بیشہ بقول برہان بروزن ریشہ (۱) جنگل و نیستان را گویند و بعربی اجم خوانند و (۲) نائی ہم ہست از نے کہ شبانان نوازند و بعضے گویند سازی است شبیہ بچنگ و بعضے دیگر گویند شبیہ است بہ رباب ۔ صاحب سروری ہم ذکر ہر دو معنی کردہ (نظامی ع) در آمد تند شیر بیشہ پرورد

؎ کہ از دنبال می زد بر ہوا گرد ؎ (خاقانی ؎) باشعر من حدیث معزّی فروگذار ؎ کین رہ بسوی کمال رود وان بسوی نقص ؎ چون بیشۂ ضمیر من آوا برآورد ؎ روح معزّی آنجا معزّی کند برقص ؎ صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل گوید کہ بمعنی دوم نیشہ بنون اوّل است عوض موحّدہ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل فرماید کہ بمعنی دوم اصل این ہیچ است کہ بہ نیشہ شہرت دارد صاحب جامع ہمزبان برہان بہر دو معنی۔ خان آرزو در سراج بذکر قول برہان و رشیدی نسبت نیشہ گوید کہ این بر تقدیری صحیح باشد کہ ساز مذکور نے باشد و می تواند کہ نے کہ شبانان نوازند و بہندی بانسری گویند بنون بود و بمعنی ساز شبیہ بچنگ وغیرہ بیای موحّدہ بود ولیکن قوسی بیای فارسی و یای معروف بمعنی ساز مذکور گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ این ہمہ طبع آزمائی ہا مبنی بر قیاس است آنچہ صاحب برہان نوشتہ تصدیق آن از قول صاحب جامع شد کہ محقق اہل زبان است کہ معتبر تر است از زباندانان و معنی اوّل اسم جامد فارسی زبان، صاحب برہان این را بمعنی دوم با بای فارسی ہم آوردہ و گفتہ کہ آن را تونک ہم نام است بخیال ما آن مبدّل این است چنانکہ اسب و اسپ و آنچہ بنون عوض موحّدہ می آید جا دارد کہ آن را مبدّل ہیچ دانیم کہ بمعنی نے خورد و کنایہ از معنی دوم و این را بمعنی دوم مبدّل آن دانیم کہ نون بموحّدہ بدل می شود چنانکہ نرسک و برسک و جا دارد کہ ہمین را بمعنی دوم اصل دانیم و نیشہ را کہ بنون اوّل می آید مبدّلش و فارسیان ساز شبانان را کہ مخصوص با جنگل است بر سبیل مجاز بیشہ نام کردہ باشند ولیکن ماخذ اوّل بہتر از آخر می نماید بوجہ نے و ترجمہ بانسری ہم تائیدش می کند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) (۱) جنگل۔ مذکر (۲) بانسری بقول آصفیہ مثل الغوزے کے ایک باجہ۔ بانسلی۔ بنسی جسے منہ سے بجاتے ہیں **مؤلف**

عرض کرتا ہے اس کو چروا ہے اور جوگی اکثر جنگل ہی مین بجاتے ہین ۔ مؤنث ۔

بیشۂ ارزن استعمال ۔ بقول بہار دشت ارزن باشد (سنجر کاشی سے) تو لد تو مبرّا ست از حدوث و قدم ہا گواست قصۂ سلمان و بیشۂ ارزن ہا **مؤلف** عرض کند که ارزن در عربی زبان نام موضعی است سہ فرسنگ از شیراز ۔ مرکب اضافی است (اردو) موضع ارزن کا جنگل ۔ مذکر ۔

بیشۂ بی توشه اصطلاح ۔ بقول بحر و ملحقات برہان گوشۂ فقر **مؤلف** عرض کند که مرکب توصیفی است و کنایه و موافق قیاس (اردو) گوشۂ فقر ۔ گوشۂ فقیری کہہ سکتے ہین جس سے گوشۂ قناعت مراد ہے ۔ مذکر ۔

بیشی بقول اننذ بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) بالکسر نوعی از شیرینی است و (۲) بمعنی فزونی و زیادتی است **مؤلف** عرض کند که بمعنی دوم ہمان بیش بزیادت یای مصدری است و حقیقت معنی اول از معاصرین عجم معلوم شد شیرینی را بیشی گفته اند که از آرد گندم و شکر و روغن زرد بشکل تارہای باریک می سازند و موی شیرین ہم نام دارد و بعد از تیاری از ہمہ در آرد و شکر وغیره در نظر دہ چندی نماید ہمین است وجہ تسمیۂ این صاحب فرہنگ فدائی که یکی از علمای معاصر بود می گوید که (۳) بمعنی فضیلت است (اردو) (۱) ایک عجمی مٹھائی کا نام فارسی مین بیشی ہے جو سفید تارون کی شکل کی ہوتی ہے مؤنث (۲) بیشی ۔ بقول آصفیہ فارسی اسم مؤنث ۔ زیادتی ۔ بڑھوتری ۔ افزونی (۳) فضیلت ۔ مؤنث ۔

بیشی دادن مصدر اصطلاحی ۔ زیادہ کردن در مدارج است متعلق بمعنی دوم بیشی که گذشت (انوری سے) بدخواہ تو بر تختۂ این سکۂ خاکی ہا صفر لیست که بیشی ندہد ہیچ رقم را ؎

(ولہ ۵) نخشست گاہ نیستی بیش است صفر بیشی دہد بلی بر قوم مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بڑھانا مراتب مین زیادتی کرنا

(۱) بے صبر استعمال۔ (۱) بمعنی ناشکیبا
(۲) بے صبری اسم فاعل ترکیبی است۔

(ظہوری ۵) سپند راست بر آتش ہزار صبر و قرار قرار یافت کہ بے صبر و بے قرار منم و (۲) ناشکیبائی (ظہوری ۵) مراد ہیچ عاشق بر نیاید بجز بہ بے صبری اگر رمم کردہ صبرم طاقت آرام میدانم (انوری ۵) زشقت رازہا دارم ولیکن ز بے صبری یکی پنہان ندارم مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است۔ (اردو) (۱) بے صبر (۲) بے صبری مؤنث۔

بے صرفہ استعمال بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرہنگ بمعنی بے سود و بے نفع مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ۵) در نازو عشوہ چشم تو بے صرفہ خود نبود خرج نگہ چرا کنی فعل بیہودہ حوالہ است (اردو) بے صرفہ۔ بے فائدہ (غالب ۵) بے صرفہ ہی گزرتی ہے ہو گرچہ عمر خضر حضرت بھی کیا کہین گے کہ ہم کیا کیا کئے

(۱) بے صفا شدن استعمال بمعنی ناصاف
(۲) بے صفا گردیدن

شدن است (صائب ۵) شد بے صفا ز خاک سیہ کاسہ آب ما آخر برنگ ظرف بر آمد شراب ما (ولہ ۵) ملال در دل بے مدعا نمی گردد ز گرد آب گہر بے صفا نمی گردد (اردو) ناصاف ہونا۔

بے صفتی اصطلاح۔ بمعنی غیر محتاجی از صفت (انوری ۵) در بے صفتی علو صنعت بر تر ز بیان آفرینش مؤلف عرض کند کہ دریجا بے صفتی بمعنی صفت نداشتن نباشد بلکہ بمعنی مستغنی از صفت بودن است حاصل بالمصدر (اردو) صفت سے غیر محتاجی۔ خارج از صفت ہونا کا حاصل بالمصدر۔

بیضه بقول بهار تخم مرغ و جز آن و فرماید که با لفظ افگندن و انداختن و بر سنگ زدن و دادن و کشیدن و نهادن مستعمل. **مؤلف** عرض کند که تخصیص همین مصادر نیست که در ملحقات می آید و این لغت عرب است بالفتح که با لغات فارسی مرکب می شود و بقول محیط که بر بیض مطلق تخم مرغ خانگی است که بفارسی تخم مرغ و خایهٔ ماکیان و بعربی بیض الدجاج و در انگریزی اگ و بهندی مرغی کا انڈا گویند بهترین آن بزرگ مقدار و سنگین آنست و تازه که حرارت هوا بهضمه آن و چون بیضه از حیوانی بود که در مزاج خود شبیه بمزاج انسان باشد پس لامحاله مشابه تر بمنی و غذای انسان باشد شبیه ترین حیوانات بانسان آنست که بانسان الفت زیاده داشته باشد مثل ماکیان فلهذا بیضهٔ ماکیان افضل بیضه هاست در اغتذای آن بالجمله بقول شیخ افضل اجزای آن زردهٔ آنست که آن را العربی مح البیض و عقید نامند و آن مائل باعتدال است یعنی غذائی معتدل در حرارت و برودت و سفیدهٔ آن مائل به برودت و زردهٔ آن مائل بحرارت و آن هر دو رطب اند لا سیما سفیده و گویند زردهٔ آن مرکب القوی مائل بگرمی تا آخر درجهٔ اول و سفیدی آن سرد تر در دوم و پوست آن در اول و دوم سرد و خشک و پوست باریک اندرون آن که عرقی نامند سرد و خشک در اول و گویند معتدل و زردهٔ نیم برشت آن غذای بسیار و محمود دهد و خون صالح بسیار و معتدل پیدا کند و فضول آن اندک بود و آن سریع النفوذ و غذای نیک برای تجفیف و تقوی دل و دماغ و بدن و مبهی و جهت منع نزلات حاره از سینه و اصلاح حال سینه و خشونت آن و حلق و حنجره و خصوصاً آنچه از آواز سخت و یا از انصباب خلط حار بسوی آن عارض شده باشد که در این مواضع بچسپد و

ازالۂ خشونت کند و نافع سرفه و شوصه وسل و اعراض سلّیه و بحّة الصوت از حرارت و تهیّج الشفتین
و نفث الدّم و نزله است خصوصاً چون زردۂ آن نیمگرم مثل حریره بنوشند و منافع بسیار دارد
(اردو) انڈا۔ مذکر۔

بیضۂ آتش اصطلاح۔ بقول جہانگیری در ملحقات کنایه از آفتاب **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی است و مرادف بیضۂ آتشین که مرکب توصیفی است اگرچه دیگر محققین ذکرش نکرده اند ولیکن موافق قیاس است (اردو) آفتاب۔ مذکر۔ دیکھو آفتاب۔

بیضۂ آتشین اصطلاح۔ بقول بہار ورشیدی و جامع و (ناصری در ملحقات) و بحر و بہار و سراج کنایه از آفتاب **مؤلف** عرض کند که به ترکیب توصیفی است (حکیم خاقانی ؎)
نرگس شب غراب وار از حلق، بیضۂ آتشین براندازد (اردو) دیکھو بیضۂ آتش۔

بیضۂ آتشین سپر اصطلاح۔ بقول شمس مرادف (بیضۂ آتشین) **مؤلف** عرض کند که خلاف قیاس نیست و کنایه ایست لطیف که از خطوط شعاعی بپر مراد باشد و در بعض کتب در مصرع دوم همان سند خاقانی که بر (بیضۂ آتشین) گذشت تیر را بپر نقل کرده (اردو) دیکھو بیضۂ آتش۔

بیضۂ آتشین سپہر اصطلاح۔ بقول مؤید و ہفت کنایه از آفتاب **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است و اضافت این (بوی) سپہر نادرست نباشد (اردو) دیکھو بیضۂ آتش۔

بیضۂ آفتاب اصطلاح۔ بقول (جہانگیری در ملحقات) و ملحقات بہار و بحر آفتاب باشد **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی است که بیضۂ آفتاب آفتاب باشد یعنی آفتاب که بشکل بیضه است (اردو) دیکھو بیضۂ آتش۔

بیضۂ آہنین اصطلاح۔ مرادف (بیضۂ فولاد) کہ بیاید پیش می آید (جامی ؎) برزغم بدخواہان آن دین شد پیش تیر و تیغ کین ٭ چون بیضہ ہای آہنین بیضِ حمامش پاسبان ٭ (اردو) دیکھو بیضۂ پولاد۔

بیضہ از بیم افگندن مصدر اصطلاحی بقول خان آرزو در چراغ ہدایت کنایہ از غایت ترددو بیم **مؤلف** عرض کند کہ بغایت پریشان شدن است طرز بیان محقق ہند نزاد درست نیست (تاثیر ؎) تا کرد زدست پنجہ اش یاد ٭ گو افگند ز بیم بیضہ فولاد ٭ صاحب بحر گوید کہ (بیضہ افگندن) ہم بہمین معنی می آید کہ کنایہ از بسیار ترسیدن و زہرہ باختن است ما می گوئیم کہ عادت است کہ چون زن حاملہ بسیار ترسد پی وقت وضع حمل شود و ہمچنین پرندہ مادہ خوفناک ہم از غایت خوف بے وقت بیضہ می اندازد از ہمین اصطلاح این محاورہ قائم شد و بخیال ما (از بیم) را درین مصدر داخل کردن درست نیست (اردو) بے حد خوفناک ہونا۔ صاحب آصفیہ نے (گابھہ ڈالنا) پر فرمایا ہے۔ خوف یا رعب کے باعث حمل نکل پڑنا۔ نہایت رعب کا نا جیسے ”وہ اس حوصلہ کی بیوی تھی کہ اس کے سامنے گابھنی گابھہ ڈالتی تھی“

بیضۂ اسلام اصطلاح بقول وارستہ دائرہ اسلام (محمد اسمعیل ایما ؎) نیست دستی بر دل روشن غم ایام را ٭ کے تواند کس شکستن بیضۂ اسلام را ٭ صاحبان بحر و انند و بہار ہم ذکر این کردہ اند (شفیع اثر ؎) شاہ دریا دل علی مرتضیٰ کز تیغ او ٭ باشد ایمن بیضۂ اسلام چون گوہر در آب ٭ (صائب ؎) چشم شوخش بیضۂ اسلام را برسنگ زد ٭ زلف کافر کیش او نگذاشت ایمانی درست ٭ صاحب تحقیق الاصطلاحات می گوید کہ بمعنی ساحت اسلام است و خیال می کند کہ در شعر صائب کہ بالا گذشت صائب این را بمعنی تخم مرغ فہمیدہ **مؤلف** عرض کند کہ خیال صاحب تحقیق درست

نیست ما در شعر صائب هم (بیضهٔ اسلام) را کنایه دانیم از دائرهٔ اسلام و (بر سنگ زدن) درینجا کنایه باشد از شکستن و ضائع کردن قاتل (اردو) دائرهٔ اسلام (مذکر)

بیضه افگندن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارسته ترسیدن و زهره باختن صاحب بحر عجم و بهار این را بمعنی مذکور مرادف بیضه انداختن گفته وسند هر دو محققین از کلام محسن تاثیر است که مثلش بر (بیضه از بیم افگندن) گذشت مؤلف عرض کند که بیم را داخل این مصدر اصطلاحی کردن درست نیست و ما همدرانجا اشارهٔ این کرده ایم و صراحت ماخذ هم درانجا گذشت (اردو) دیکھو بیضه از بیم افگندن۔

بیضهٔ افلاک اصطلاح۔ بهار و آنند به اضافت تشبیهی قانع مؤلف عرض کند که بیضه اشرف در کلام خود استعمال این کرده و محقق هندی مراد از همین استعمال این اصطلاح را قائم کرده (ش) چون دلم در تنگنای این قفس افتاده است ؎ بیضهٔ افلاک را در زیر پر دارم بیاد اصل این (بیضهٔ فلک) باشد که فلک است که همچون بیضه است محقق نام آور از تامل کار نگرفت و (بیضهٔ افلاک) را اصطلاح قرار داد ضرورت ندارد که درین اصطلاح از جمع فلک کار گیریم و از همین سند مصدر اصطلاحی (بیضه در زیر پر داشتن) پیداست که بجایش می آید (اردو) دیکھو آسمان۔ مذکر۔

بیضهٔ اکسیر اصطلاح۔ بقول بهار و آنند کنایه از تخمهٔ اکسیر است (مولانا مظهر ش) پر سیمرغ و بیضهٔ اکسیر ؎ بتوان یافت یار نتوان یافت ؎ مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است که بیضه را استعارتهً بمعنی تخمه استعمال کرده اند (اردو) کیمیا کی ڈبیا یعنی وه ڈبیا جس میں اکسیر ہو۔ مؤنث۔

بیضهٔ الوان اصطلاح۔ بقول خان آرزو

ور چراغ ہدایت بیضہ ہائی کہ در جشن نوروز رنگین و منقش ساختہ بدان بازی کنند (اشرف ﷺ) برای عیدی اطفال گلشن ؛ عیان شد بیضۂ الوان غنچہ ؛ صاحبان بحر و بہار و انند ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) رنگ برنگ کے انڈے جن سے اہل عجم جشن نوروز کے دن بازی کرتے ہیں۔

بیضہ انداختن مصدر اصطلاحی بقول بہار و انند و آصفی مرادف بیضہ افگندن کہ گذشت (عرفی شیرازی ﷺ) ہمچو سیمرغ آسمان ہر روز ؛ بر زمین بیضۂ زر اندازد ؛ **مؤلف** عرض کند کہ ازین سند عرفی معنی (بیضہ افگندن) ظاہر نیست بلکہ معنی حقیقی بیضہ دادن است۔ بدون سند دیگر معنی بیان کردۂ ہر سہ محققین بالا را تسلیم نکنیم (اردو) دیکھو بیضہ افگندن اور ہماری تصحیح کے لحاظ سے انڈا دینا۔

بیضہ ہای آتشین اصطلاح۔ بقول سراج ستارگان **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) ستارے۔ مذکر۔

(۱) **بیضہ ہای زری** اصطلاح۔ الف
(۲) **بیضہ ہای زرّین** بقول صاحب جامع مرادف (ب) و ہم او بر (ب) گوید کہ کنایہ از ستارگان خان آرزو در سراج و صاحبان بحر و رشیدی و (ملحقات ناصری و جہانگیری) ہم بانش صاحب ملحقات برہان این را بمعنی آفتاب گفتہ **مؤلف** گوید کہ سکندری خوردہ و بر لفظ و معنی غور نکردہ معنی بیان کردۂ دیگر محققین موافق قیاس است (اردو) (۱) و (۲) ستارے۔ مذکر۔

بیضہ بازی اصطلاح۔ بقول بہار و انند بازیست کہ اطفال در اعیاد بہ بیضہ ہا کنند و آن را تخم بازی نیز گویند (ملا طغرا ﷺ) بہار آمد و عید ہمراہ او ؛ خوشی ہای نوروز بنگاہ او ؛ بہر قصر گل کودک خرمی ؛ گرفتہ بکف بیضہ شبنمی ؛

که در باغ هنگامه سازی کنند ٭ ز روی طرب تخم بازی کنند ٭ چو بازی شود در ته سرخ بید ٭ چکد رنگ سبز بیضه های سپید ٭ ولیکن نباید ز لیس چست و خوش ٭ از این بیضه بازی صدائی بگوش ٭ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) ایک کھیل کا نام عجم میں بیضه بازی ہے جو لڑکے عید نوروز میں انڈوں سے کھیلتے ہیں۔ مذکر۔

بیضه بته بال برآوردن مصدر اصطلاحی بقول بهار روانشد بمعنی بیضه در زیر پر گرفتن (میرزا صائب ؎) زان شهپر همت بتو کرد نذر است ٭ تا بیضه نگرد و دون بته بال برآری ٭ **مؤلف** عرض کند که بچه برآوردن از بیضه باشد تحقیقین با نام و نشان عنوز بر نه آکت معنی شعر نگردد (اردو) انڈوں سے بچے نکالنا۔

بیضه برآوردن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و سندی که از کلام صائب پیش کرده همان که بر مصدر گذشته گذشت۔ **مؤلف** عرض کند که بچه برآوردن پرند از بیضه باشد که بدون ته بال هم همین معنی دارد (اردو) دیکھو بیضه بته بال برآوردن۔

بیضه بر انداختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت۔ **مؤلف** عرض کند که بمعنی بیضه در آشیان خود گذاشتن و بیضه دادن طیور است و سند این از کلام خاقانی به (بیضه آتشین) گذشت مراد بیضه دادن که می آید (اردو) انڈے دینا۔

(۱ الف) **بیضه بر سر کسی شکستن**
(ب) **بیضه بر فرق کسی شکستن** مصادر اصطلاحی

وارسته بذکر الف گوید که کنایه از عاجز و رسوا کردن کسی را بهار هم ذکر این کرده و صاحب بحر هم را مرادف این گفته (جامی ۱ الف ؎) جامی بیضه نگیتی زفتن ٭ بر سر فتنه گران بیضه شکن (صائب ب ؎) دست شوخی چون برآرد ز آستین ٭ آن شاخ گل ٭ بیضه های غنچه را بر فرق بلبل بشکند ٭

وارسته می فرماید که ماخذ این آنکه بازیگران بیضه
در کلاه کسی نگذارند و دیگری را گویند بشکن او
بهر دو دست زور کند و بیضه غائب شود و او
خجل گردد و مردم بیگانه در خنده آیند مؤلف
عرض کند که ما مشاهده کرده ایم که شعبده بازان
بیضه را بدست گیرند و بر سر دستار یکی از حاضران
مجلس بزور می زنند ما دیدیم که بیضه بشکست و آواز
شکستن هم بزور برآمد و بیضه غائب شد و بعد از
چند دقیقه در دستارش تلاش کردند بیضه سالم
برآمد و معمول خجل شد و حاضرین مجلس خنده زدند
بالجمله این مصادر اصطلاحی قائم شد از همین تحقیق ما
و کنایه عاجز کردن زاید از ضرورت است۔
(اردو) کسی کو رسوا کرنا۔

بیضه پروردن مصدر اصطلاحی حسنا
بعضی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که هم داشتن بیضه زیر بال [illegible] است محتشم
کاشی (ف) زان دو زلف و عارضم پیوسته دلبستگیست
که چون بچه بیضهٔ خورشید را از زاغ و زغن می پرورد
مخفی مباد که (بیضهٔ خورشید) خورشید باشد و کنایت
از عارض یار و مراد از زاغ و زغن زلف یار
فتامل (اردو) انڈے سینا بقول آصفیہ پرند
کا اپنے انڈوں پر بیٹھنا۔ انڈوں کو گرمائی پہنچانا۔

بیضهٔ پولاد اصطلاح بقول خان آرزو در
چراغ ہدایت (۱) پولادیست که بصورت بیضه
ساخته از معدن آرند و (۲) نوعی از اسلحه که برای
حفاظت سر دارند صاحب بحر نقل نگارش مؤلف
عرض کند که هر دو تحقیق نازک خیال تعریف
خودشنی کرده اند۔ مراد از معنی اول بیضه که از پولاد
سازند و در خوابگاه نگهدارند و بعض وقت آن
را زیر بغل گیرند تا ریاح دفع شود و بعضی از برای
همین مقصد بیضهٔ مرمر یا سنگ معمولی هم می گذارند
و از معنی دوم خود مراد است که کلاه آهنین را نامند
برای حفظ سر و همین در عربی زبان مغفر و خود آن است
که این حباب فولاد است که فارسیان بیضه اش گفتند

(اردو) (۱) آہنی بیضہ۔ لوہے کا انڈا جو بعض
ضعفا اپنے بچھونے پر رکھتے ہیں اور دفع ریاح
کے لئے کمر یا پہلو کے نیچے لیتے ہیں۔ مذکر (۲) خود
بقول آصفیہ لوہے کی ٹوپی جو لڑائی کے وقت پہن لیتے ہیں

بیضۂ چرخ اصطلاح۔ بقول برہان و بحر
و جامع دانند و ہفت کنایہ از آفتاب **مؤلف**
عرض کند کہ موافق قیاس است کہ آفتاب ہم مثل
بیضہ مدوّر است (اردو) دیکھو آفتاب۔ مذکر

بیضۂ خاکی اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان
(۱) کنایہ از کرۂ زمین و (۲) بیضۂ کہ مرغ از
خاک می گیرد۔ صاحب بحر بذکر معنی اوّل نسبت معنی
دوم گوید کہ بیضۂ کہ ماکیان بے جفتی نر می اندازد
صاحب مؤید معنی اوّل را بحوالۂ قنیہ و معنی دوم را
بحوالۂ شرفنامہ نوشتہ صاحبان ہفت و انند ہم
ذکر ہر دو معنی کردہ اند مخفی مباد کہ صاحب محیط
نسبت معنی دوم بذیل بیض الریح می فرماید کہ
بیضۂ را گویند کہ مادہ بدون مقاربت نر می دہد
و آن را در عربی بیض التراب نیز گویند و بفارسی
بیضۂ خاکی و بہندی خاکی انڈا **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی اوّل بیضۂ کہ منسوب بخاک است یعنی
خاکی کہ مثل بیضہ مدوّر است بااضافت تشبیہی
کنایہ از کرۂ زمین و بمعنی دوم مرکب توصیفی است
و بقول قدما مادۂ مرغ آب منی نر را کہ بر خاک افتد
می خورد و بیضۂ ناقص میدہد کہ پوست سخت
ندارد و رنگ خاکی دارد و ازینجاست کہ چہ
بیضۂ خاکی موسوم شد و بعضے از حکما گویند کہ
چون در مقاربت با نر منی نگیرد و بعوض آن ہوا
گیرد این قسم بیضۂ ناقص می دہد کہ عربان آن را
بیض الریح گفتند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو)
(۱) کرۂ عرض یا زمین بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔
زمین کا گولہ۔ تمام زمین جو گنبد کی شکل پر ہے
(۲) خاکی انڈا بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ وہ انڈا
جو مرغی جفتی کے بغیر خاک میں لوٹ کر دے۔ اس
انڈے کا بچہ نہیں نکل سکتا۔

بیضهٔ خاکی اصطلاح - بقول بهار و بحر گنج
از زمین **مؤلف** عرض کند که اگرچه موافق قیاس
است ولیکن مشتاق سند استعمال می باشیم که کنایه
لطیف نیست و استعمال این در فارسی زبان
از نظر ما نگذشت (اردو) کرہ زمین - دیکھو
بیضهٔ خاکی کے پہلے معنے -

بیضه دادن استعمال - خان آرزو در
چراغ هدایت ذکر این کرده گوید که مرادف
بیضه نهادن است (طغرا سه) بسکه آب و دانه
ما یارش بعنی میدهد می تواند بلبل ما بیضه فولاد
داد - صاحبان بحر و بهار و انند هم ذکر این کرده اند
مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی است که بیضه
آوردن ماده پرند یا مار باشد (اردو)
انڈا دینا - انڈا رکھنا -

بیضه در آب اصطلاح - بقول برهان
(۱) بیضه که هنوز بچه دران متکون نشده باشد
صاحبان بحر و رشیدی و بهار و (سروری و جهانگیری

در لطائف) و جامع و هفت و سراج ذکر این کرده اند
صاحب بحر بذکر معنی اول گوید که (۲) نیز بمعنی کار نا
یا چیزی که هنوز صورت نگرفته باشد بهار هم ذکر معنی
دوم کرده و خان آرزو در سراج هم این را
آورده **مؤلف** عرض کند که هر دو معنی کنایه
و معنی دوم مجاز - بیضه چون در آب اندازند
و ته نشین نشود علامت آنست که بچه دران متکون
نشد و چون ته نشین شود میدانند که رنگی از خون
در وی پیدا شد و بچه متکون شد که استعمالش در لغات
جدا هم است و از همین طریقه دریافت این اصطلاح
بمعنی اول قائم شد (اردو) (۱) تازہ انڈا۔
جو گندا نہ ہوا ہو (۲) وہ کام جو ادھورا ہو جس
میں کامیابی کی امید نہ پیدا ہوئی ہو - ادھورا کام
بیضه در افسر کسی شکستن مصدر اصطلاحی
بقول وارسته عاجز و رسوا نمودنش (قاسم بیگ
حالتی سه) زردی بیضا چیست گر نه تمسخر کنان
شکسته تو چرخ را بیضه در افسر شکست - صاحب

بحر ہم ذکر این کرده و بہار ہم این را آورده **مؤلف** عرض کند که رسم عجم است که در محفلی چون خواہند کسی را رسوا کنند بیضه بر سرش می گزارند که بر زمین افتد و می شکند و مجلسیان خنده می زنند این مرادف (بیضه بر فرق کسی شکستن) است که بجایش گذشت و آنچه در انجا آئین بازیگران مذکور شد متعلق باین نیست و عاجز نمودن را از معنی این ہیچ تعلق نباشد (اردو) کسی کو رسوا اور شرمنده کرنا۔ عاجز کرنا۔

بیضه در زیر پر داشتن مصدر اصطلاحی (۱) معنی لفظی این گرم داشتن پرند بیضه را از زیر پر و بال بود برای بچه بر آوردن و (۲) کنایه از غالب بودن بر کسی و سند این از سعید اشرف بر بیضهٔ افلاک گذشت **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) (۱) انڈے سینا (۲) غالب ہونا۔

بیضه در زیر پر گرفتن مصدر اصطلاحی بقول انند مشہور **مؤلف** عرض کند که معنی حقیقی است یعنی نشستن پرند بر بیضه ہای خود تا بچه بر آرد اگرچه سند این پیش نشد ولیکن عیبی نیست که معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) انڈے سینا۔ پرند کا انڈون پر بیٹھنا۔

بیضه در سر کسی شکستن مصدر اصطلاحی بقول بحر مرادف (بیضه در افسر کسی شکستن) که گذشت۔ صاحب غیاث ہم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که ما استعمال این در کلام شعرای فرس ندیدیم و دیگر محققین و معاصرین عجم ساکت ثبتیا سند استعمال می باشیم (اردو) دیکھو بیضه در افسر کسی شکستن۔

بیضه در کدو اصطلاح۔ بقول شمس بیضه که بازیگران بکار برند **مؤلف** عرض کند که مقصودش چنین نباشد که بازیگران کدو ہی سلم را می شکنند و از داخل آن بیضه می برآرند و تماشائیان را متعجب می کنند ولیکن ما این شعبده را مشاہده نکرده ایم و دیگر محققین فارسی زبان ہم ذکر این نکرده اند اگر در عجم این را المعنی شعبده

استعمال کردہ باشند سند استعمال باید معاصرین بھم بہ شان ندارند مجرد قول شمس در خور اعتبار نیست (اردو) شعبدہ ۔ مذکر۔

بیضہ درکلاہ اصطلاح بقول بحر و ملحقات برہان (۱) بیضہ کہ بازیگران در کلاہ خود پنہان سازند و (۲) کنایہ از سر آدمی صاحب شمس کہ محقق بے تحقیق است این را مرادف (بیضہ در کدو) گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول اشارہ از ہمان بیضہ بازیگران کہ در کلاہ یا دستار کسے داخل کردہ غائب می کنند و باز پیدا می سازند و بمعنی دوم کنایہ ایست لطیف کہ بیضہ کہ در کلاہ است سر انسان است و بس (اردو) (۱) شعبدہ بازون کا وہ انڈا جسکو وہ ٹوپی یا دستار مین رکھکر غائب کرتے ہین اور پھر اسی مقام سے نکالتے ہین (۲) انسان کا سر ۔ مذکر۔

بیضہ درکلاہ کسی شکستن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ و بہار و بحر و غیاث و انند مرادف (بیضہ در افسر کسے شکستن) کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ تصفیۂ آن ہمہ را انجا کردہ ایم (وحید ؎) شکستند ازان بیضہ را در کلاہش ٭ کہ نخوت بہ سر داشت از زر شگوفہ ٭ (اردو) دیکھو بیضہ در افسر کسے شکستن ۔

بیضۂ دین اصطلاح بقول بہار و انند بمعنی دائرۂ دین **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ ایست موافق قیاس (میر خسرو ؎) زاد تو نیست بیضۂ دین آئے شکم پرست ٭ تو بیضۂ طلب کہ بط و ماکیان کنند ٭ (اردو) حلقۂ اسلام ۔ مذکر۔ دائرۂ دین بھی کہہ سکتے ہین ۔

بیضہ زدن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش (بیضہ بر سنگ زدن) بمعنی شکستن آن پیدا است کہ بمعنی حقیقی است و مجرد بیضہ زدن چیزی نیست (صائب ؎) چشم شوخش بیضۂ اسلام را بر سنگ زد ٭ زلف کافر کیش

او نگذاشت ایمانی درست ہے (اردو) ناقابل ترجمہ

(الف) بیضهٔ زر | اصطلاح - بقول برہان مرادف بیضهٔ زرین که بجای خود می آید (۱) کنایه از خورشید عالم آراست صاحبان بحر و مؤید و بہار و آنند و جامع و ہفت ہم ذکر این کرده اند و بہار صراحت مزید کند که (۲) کنایه از شعاع آفتاب ہم (عرفی ے) ہمچو سیمرغ آسمان ہر روز بر زمین بیضهٔ زر اندازد. ہے مؤلف عرض کند که طبع آزمائی بہار است که معنی دوم پیدا کرده کنایهٔ اصلی بمعنی اول است و - - - - - - - - -

(ب) بیضهٔ زر را بر زمین انداختن آسمان | مصدر لیست اصطلاحی بمعنی طلوع شدن آفتاب و این ہم کنایه باشد بمعنی دوم پیدا کرده بہار ہیچ است و ہیچ (اردو) الف - دیکھو آفتاب بمعنی خورشید بذکر (ب) آفتاب کا طلوع ہونا -

بیضهٔ زرین | اصطلاح - بقول بحر و رشیدی و بہار و آنند و جامع و ہفت و سراج و (جہانگیری) در ملحقات) (۱) مرادف بیضهٔ زر است مؤلف عرض کند که موافق قیاس است و کنایه ایست لطیف و مرکب توصیفی (خاقانی ے) پیش که طاؤس صبح بیضهٔ زرین نهد ہا اندمی بیضا بسان بیضهٔ مجلس ارم ہے (اردو) آفتاب بمعنی خورشید بذکر (۲) بیضهٔ زرین | بقول بہار کنایه از کواکب مؤلف عرض کند که سکندری خورده است اصلا این معنی جمع از ین واحد پیدا نیست بدون سند استعمال تسلیمش نکنیم معلوم می شود که از بیضهای زرین که گذشت در غلط افتاده (اردو) ناقابل ترجمہ -

(الف) بیضهٔ زرین نهاد	اصطلاح
(ب) بیضهٔ زرین نهادن	صاحب
(ج) بیضهٔ زرین نهد	ہفت ذکر
(د) بیضهٔ زرین نهند	الف گوید

که بمعنی آفتاب را پیدا آورد - صاحب بحر ذکر ب می فرماید که آفتاب را پیدا کردن است صاحب

گوید بیت (ج) می طرازد که اے آفتاب را
پیدا آرد و محقق بے تحقیق یعنی صاحب شمس لیلت
(د) گوید که یعنی آفتاب پیدا رند مؤلف عرض
کند که این ہر چہار تحقیقین از کلام خاقانی که بر (بیضہ
زرین) گذشت طبع آزمائی ها کرده اند و جوہر
تحقیق خود را ظاہر فرموده خاقانی در کلام خود
(بیضۂ زرین نہادن طاؤس صبح) کنایہ از طلوع
شدن آفتاب آورده پس ازین مصدر اصطلاحی
الفاظ ناقص قائم کرده تعریف آن کردن از
شان تحقیق شان بعید است و ترک فاعل از
مصدر مذکور یعنی (الف و ب و ج و د)
را باطل کند صاحب شمس که در تعریف (د)
(آفتاب پیدا رند) نوشته بے تحقیقی اوست
عجب نیست که (آفتاب پیدا آرند) نوشته باشد
و کاتب مطبع آنرا به تصحیف نقل کرد (اردو)
آفتاب نکلنا۔ آفتاب طلوع ہونا۔

بیضه زیر پر گرفتن | استعمال - بہار

ذکر این کرده صراحت معنی نکرد مؤلف عرض کند
که مرادف (بیضه در زیر پر گرفتن) است که گذ
بمعنی حقیقی و این اصل است و آن فرع علیه
این بزیادت کلمۂ در (اردو) انڈے سینا

بیضۂ سیمین | اصطلاح - بقول بحر (۱) ماہتاب
و (۲) ستارگان مؤلف عرض کند که مرکب
توصیفی است و کنایه باشد برای ماہتاب بمعنی
عام کوکب صاحب بحر درست نکرد که معنی (بیضہا
سیمین) را و یجا نقل کرد و قائل (اردو)
(۱) چاند - مذکر (۲) ستاره - مذکر۔

بیضه شکستن | مصدر اصطلاحی - صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که بمعنی حقیقی است که پرندگان چون بیضه را
قابل بچه برآوردن دانند آن را می شکنند (ناظم
ہروی سلمہ) بلبل آن روز که شد بیضه شکن از تم
که مکافات زر آہن قفسی می سازد ۂ (اردو)
انڈے توڑنا۔

بیضۂ صبح | اصطلاح بقول بحر و رشیدی و ملحقات برہان و بہار و ہفت و (جہانگیری در ملحقات) کنایہ از آفتاب باشد۔ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است و کنایہ موافق قیاس اگرچہ سند استعمال پیش نشد و لیکن معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) دیکھو آفتاب بمعنی خورشید۔ مذکر۔

بیضہ ضایع کردن | استعمال بقول بہار و انند آنست کہ بیضۂ مرغی گندہ شود و بچہ از ان نبر آید **مؤلف** عرض کند کہ معنی خلاف لفظ است یعنی این گندہ شدن بیضہ بہ بودن و بر آمدن بچہ اگرچہ معنی لفظی این گندہ کردن است بیضہ مسند و درا و لیکن بمجاز معنی لازم گیرند (اردو) انڈا گندہ ہونا۔

بیضۂ طابیل | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت (خسرو ﷺ) ز او تو نیست بیضہ وین است کم پرست چو تو بیضۂ طالب کہ ربط و ماکیان کنند چو **مؤلف** عرض کند کہ ہوا تحقیق

قیاس است یعنی خواستن و حاصل کردن بیضہ (اردو) انڈا چاہنا۔ حاصل کرنا۔

بیضۂ عنبر | اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و انند شمامۂ عنبر **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان عنبر را بشکل بیضہ ساختہ در جیب سینہ می گذارند تا بوی آن دماغ را معطر دارد و آن را بیضۂ عنبر گویند (مسعود سعد سلمان ﷺ) آنکہ چون خلق او ندارد بوی نافۂ مشک و بیضۂ عنبر (استاد عنصری ﷺ) ز رنگ و بوی ہمہ خیرہ گشتہ دیدہ و قعر ز لعل طویلہ یاقوت و بیضۂ عنبر (اردو) عنبر کا حب۔ مذکر۔ عنبر کی گولی۔ مؤنث۔

بیضۂ فلک | اصطلاح۔ ہمان کہ بہ بیضۂ افلاک گذشت (اردو) دیکھو بیضۂ افلاک۔

بیضۂ فولاد | اصطلاح۔ بقول بہار و انند رسم ولایت است کہ فولاد را گرد ساختہ می ریزند و آن بشکل بیضہ می باشد (صائب ﷺ) سخن جا می کند در بیضۂ فولاد چون جوہر چو کہ طوطی در دل

بیضه از گفتار محرم شد ۞ صاحب تحقیق الاصطلاحات
گوید که آهنی که قریب بشکل بیضه برای فروختن
سازند و به بلاد برند (صائب ؎) چرخ سنگین
دل کند آهن دلان را تربیت ۞ بیضهٔ فولاد تیغ
بدگهر می پرورد ۞ و فرماید که در هندوستان
خصوصاً در دکن بشکل بیضهٔ شتر مرغ از فولاد ساخته
بر قبور اکابر از سقف عمارت آویزند معلوم نیست
که در ولایت این رسم هست یا نیست (آرزو بلگرامی
؎) نمیدانم چسان شد مهربان بر روح غمناکم
۞ که دل آویخت جای بیضهٔ فولاد بر خاکم ۞ مؤلف
عرض کند که بر (بیضهٔ آهنین) اشاره این کرده ایم
مرکب اضافی است. یکی از معاصرین عجم گوید که
بالای مغفر بیضه نما گلوله از فولاد هم قائم کنند تا شمشیر
کار نکند آن را هم فارسیان بیضهٔ فولاد گویند والله اعلم
(اردو) دیکھو بیضهٔ آهنین۔

بیضهٔ قوی | اصطلاح بقول بهار بقاف
مضموم تخم قوی که جانوریست معروف و بعربی
نعامه خوانند ولیکن از کتب لغت عربیه نعامه بنون
بمعنی شتر مرغ معلوم می شود (محسن تاثیر ؎) چه
پستان بیضهٔ قوی تها سه ۞ عیان از عنبر اشهب شمامه
۞ **مؤلف** عرض کند که در خور بیان نبود اضافت
بیضه بهر یک پرندی توان کرد ولیکن یکی از علمای
معاصرین عجم گوید که (بیضهٔ قوی) بفتح قاف و کسر
واو مغفر را گویند والله اعلم (اردو) دیکھو بیضهٔ آهنین

بیضهٔ کافور | اصطلاح بقول بهار (۱) بمعنی
برف است (ملا قاسم مشهدی ؎) چشم گوهر مقصود
دل شد بیضهٔ کافور ۞ مباد اصبح آگاهی بروز واپسین
افتد ۞ (انوری ؎) خالی مدار خرمن آتش زدود
شعود ۞ تا در چمن ز بیضهٔ کافور خرمن است ۞ (وله
؎) گر بیضهٔ کافور زیان گرد و گهر سود ۞ بینی که
چه سود است در این مایه زیان را ۞ بهار گوید که درینجا
مراد از گهر ژاله است ولی تواند که قطرات باران یا
شبنم یا چیزی دیگر باشد صاحب ملحقات بهار بذکر معنی
اول گوید که (۲) کنایه از آفتاب و (۳) ماه هم

صاحب بحر ذکر ہر سہ معنی کردہ **مؤلف** عرض کند
کہ بہار شعر یف معنی اوّل خوب نکردہ مراد از ژالہ باشد
کہ بیضہ را ماند نہ برف کہ شکل بیضہ ندارد و از
ہر دو اشعار انوری کہ گذشت سندش پیدا است
و سند ملا قاسم مشہدی متعلق بمعنی اوّل نباشد بلکہ
معنی دوم راست و معنی سوم ہم موافق قیاس و ہر سہ
معنی کنایہ باشد (اردو) (۱) اولا۔ دیکھو تشابک
(۲) دیکھو آفتاب بمعنی خورشید (۳) چاند۔ مذکر۔

بیضہ کردن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی بیضہ دادن و بیضہ نہادن است۔
(کمال اصفہانی سہ) مرغی کہ کرد بیضۂ زرّین
آفتاب٭ بر گوشۂ سرای تو اش آشیانہ باد٭
(اردو) انڈے دینا۔

بیضہ کردن مشت | مصدر اصطلاحی
بقول بحر و بہار و اننذ بمعنی گرد کردن مشت۔
(میر نجات سہ) جانمن اول فتح است مشتیبا
از تنگ و تاز٭ بیضہ کن مشت و بران گردن
سختش بنواز٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق
قیاس است (اردو) مٹھی باندھنا۔ بقول
آصفیہ۔ انگلیان بند کرنا۔

بیضہ کشیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر
و بہار مرادف بیضہ نہادن بمعنی بیضہ دادن
(امیر خسرو سہ) زاد تو نیست بیضہ دین اسے
شکم پرست٭ تو بیضۂ طلب کہ رواو ماکیان کشید٭
مؤلف عرض کند کہ کنایہ ایست موافق قیاس
(اردو) انڈے دینا۔ دیکھو بیضہ نہادن۔

بیضۂ کلاہ | اصطلاح۔ بقول ہفت بیضہ
را گویند کہ بازیگران در کلاہ نگاہ میدارند۔
مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است
(اردو) وہ انڈا جو شعبدہ باز اپنی ٹوپی میں
محفوظ رکھتے ہیں۔ مذکر۔

بیضہ گرفتن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**

عرض کند که سندی که از محتشم کاشی پیش کرده است
بصید رنگ (بیضه زیر پر گرفتن) راست که گذشت
و مجرد بیضه گرفتن چیزی نیست بجزین که بمعنی حقیقی است
(اردو) انڈا لینا۔

بیضهٔ مجلس اصطلاح۔ بقول وارسته بمعنی
دائرهٔ مجلس۔ صاحبان بحر و انند و بہار عجم ہم ذکر
این کرده اند **مؤلف** عرض کند که مراد از حلقهٔ
مجلس است و سند استعمال این از خاقانی بر
(بیضهٔ زرّین) گذشت (اردو) حلقهٔ مجلس
دائرهٔ مجلس۔ جس سے مجلس مراد ہے۔ مذکر۔

بیضه نهادن استعمال۔ خان آرزو در
چراغ ہدایت گوید که معروف۔ بہار نقل نگارش
صاحب بحر گوید که مرادف بیضه کشیدن بمعنی
بیضه دادن است **مؤلف** عرض کند که موافق
قیاس قریب بمعنی حقیقی است و صاحب انند
ہم ذکر این کرده (ظہیر فاریابی سے) خروس
ہمہ لی تو تا پر ز دست در عالم بجای بیضه نهاد

تا کیان گوهر کو (محمد قلی سلیم سے) جواب نامه ما را
ز بس تغافل کرده ہزار بیضه کبوتر نهاد بر بامش
(اردو) انڈے دینا۔

بیضه یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که
بمعنی حقیقی است (مظہر سے) پر سیمرغ و بیضهٔ
اکسیر ہم می توان یافت با ز نتوان یافت ہم
(اردو) انڈا پانا۔ حاصل کرنا۔

بی طاقت استعمال۔ بہار بمعروف قانع
و صاحب انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ گوید که بمعنی
ضعیف و ناتوان **مؤلف** عرض کند که موافق
قیاس است (ظہوری سے) بر آساید فلک
از بی قراری ہا اگر بی طاقتان آرام بخشند
(اردو) بے طاقت اور ناتوان بقاعدهٔ
فارسی کہہ سکتے ہیں۔

بی طاقتی استعمال۔ بمعنی ضعف و ناتوانی
است (ظہوری سے) ناصح مبالغه بدو برسن

سخن مساز ؏ بے طاقتی بصبر و تحمل حوالہ است ؏ (ولہ ص) عشقم معلم ساختہ در قلزم بے طاقتی ؏ با آن ہمہ بے لنگری کشتی بطوفان بر کنم ؏ (اردو) ناتوانی۔ مؤنث۔

(الف) **بی طراوت**	استعمال
(ب) **بی طراوت شدن**	بہار بذکر
(ج) **بی طراوتی**	الف گوید

کہ بمعنی پژمردہ و خشک است (ظہوری ص) تا لہا بی طراوت رخت بست ؏ گریہ بر دیدہ بہ نم زد دست ؏ و (ب) بمعنی پژمردہ و خشک شدن (صائب ص) بے طراوت گرچہ از خط شد نہال قامتش ؏ خانہ پرداز است چون سیلاب رفتارش ہنوز ؏ و (ج) بزیادتِ یای مصدری بمعنی پژمردگی و خشکی (ظہوری ص) تا نالہ را سبک بکند بے طراوتی ؏ در سینہ دردہای گران آب می کنم ؏ مؤلف عرض کند کہ ہر سہ موافق قیاس است (اردو) الف پژمردہ خشک (ب) پژمردہ ہونا۔ خشک ہونا۔ (ج) پژمردگی۔ افسردگی۔ خشکی۔ مؤنث۔

بی طلب | استعمال۔ بقول آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بے اذن و بے اجازت (صائب ص) بر زبان حرف طلب ہرگز نمی آریم ما ؏ میہمان بے طلب را دوست میداریم ما ؏ (ولہ ص) ہستی بی طلب نوش از دہان یار می ریزد ؏ ثمر چون پختہ گردد خود بخود از بار می ریزد ؏ (اردو) بے طلب کرینگے۔ بے طلب۔ بے خواہش۔

بی طمع | استعمال۔ بقول آنند بحوالۂ فرہنگ فرہنگ بمعنی بے آز و حرص (شیخ شیراز ص) آنکہ بگذارد پادشاہی کن ؏ گردن بی طمع بلند شود ؏ (انوری ص) یکی ہزار کمر بے طمع چو کلک شکر ؏ یکی ہزار زبان بے نصیب چون سوسن ؏ مؤلف گوید کہ موافق قیاس است اسم فاعل ترکیبی (اردو) بے طمع۔ بے حرص اس شخص کو کہیں گے جس کو حرص اور طمع نہو۔

بیع | بہار گوید کہ بالفتح بمعنی خرید و فروخت است اما اکثر استعمال آن در فروختن است

و بقول منتخب بالفتح بمعنی مذکور بکسر اوّل و فتح ثانی عبادت خانہ ہای ترسایان **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است فارسیان استعمال این ترکیب فارسی مخصوص دارند با فروش کہ در ملحقات می آید (اردو) بیع۔ بقول آصفیہ عربی۔ مؤنث۔ فروخت۔ بکری۔

بیعانہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرہنگ بالفتح پیش مزد را گویند کہ بعربی سلم خوانند خان آرزو در سراج می فرماید کہ مرکب است از بیع کہ عربی ست و آنہ کہ برای نسبت است یعنی زریکہ پیشا از قیمت بہ بائع دہند **مؤلف** عرض کند کہ این داخل قیمت می باشد و برای تکمیل معاملہ۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید کہ اندکی از قیمت را نام است کہ مشتری بہ فروشندہ دہد برای انعقاد بیع (میرزا عبد الرضا متین اصفہانی ؎) ہر سودای خال گوشۂ چشم بتی وارم کہ پی بیعانہ باخود می برم خال سویدا را ؎ (ظہوری ؎) بہ بازار اشرار بابت غزت کو دعا بیعانۂ دشنام دارند کو (اردو) بیعانہ مذکر و بکیوا رسون۔

بیعانہ دادن استعمال۔ بمعنی ادا کردن بیعانہ باشد بہ بائع (ظہوری ؎) نقد دین و دل ظہوری می توان بیعانہ داد کو جنس ناز و عشوہ گر ارزان نباشد گو مباش کو (اردو) بیعانہ دینا

بیعانہ گرفتن استعمال۔ بمعنی حاصل کردن بائع بیعانہ از مشتری (ظہوری ؎) نکہت موی تو بیعانہ گرفت از مشتری کو ای خوشا سوداگر در مہر سودا بردہم کو (اردو) بیعانہ لینا۔

بیعت بقول بہار بالکسر مرادف بیع **مؤلف** عرض کند کہ لغت عربست و بقول منتخب (۱) بالفتح عہد بستن و (۲) بالکسر صومعۂ ترسایان۔ فارسیان تای مدوّرہ را بقاعدۂ خود بہ تای دراز بدل و بہ ترکیب تابعی استعمال این کنند یعنی اوّل الذکر کہ در ملحقات می آید (اردو) بیعت

بیعت گرفتن است (زلالی ع) بیعت ذوالفقار ستاند رقیب ما ۔ مؤلف عرض کند که موحدہ در اوّل ذوالفقار بمعنی انہ باشد و بس (اردو) بیعت لینا یعنی کسی شخص کو اپنا مرید بنانا۔

بیعت شکستن | مصدر اصطلاحی۔ جیسا بمعنی کہ این کردہ از معنی ساکت۔ مؤلف عرض کند خارج از مریدی شدن و کردن یا ترک مریدی کردن کسی و باغی شدن کسی (اشرف شیرازی ع) بیعت جسم و جان شکست اشرف خط او دست تا بہم برادر است ۔ (انوری ع) از ملکان عہد تو ہر کہ بجست از نخست بیعت باطل گرفت بیعت داور شکست ۔ (اردو) بیعت باقی نہ رہنا بیعت ترک کرنا باغی ہونا۔

بیعت کردن با کسی | استعمال۔ بہار این را مرادف بیعت بستن گفتہ کہ بجایش گذشت و صاحب تیر ہنر بانش و صاحب آصفی (ذکر بیعت کردن) کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی بیعت کسی کردن و مرید وے شدن (وحشی ع) ترک ما کردی و مہر و لطف بیعت با تو کردہ ناز و استغنا ولی ہم عہد و ہم پیمان ما (اردو) کسی کی بیعت کرنا۔ مرید ہونا۔

بیع دادن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و آنند بہا یا بیعانہ دادن (وحید ع) رو بسوی عالم بالا نہاد ۔ مشتری نقد روان بیع داد ۔ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است و بیع درینجا مخفف بیعانہ باشد یا عوض بیع (اردو) بیعانہ دینا یا قیمت ادا کرنا۔

بی عدیل | استعمال۔ بقول بہار معروف و صاحب آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ گوید کہ بمعنی بے نظیر و بے مانند باشد مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بے مثل بے نظیر۔

بیع زدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار

وبجز وانند بمعنی خریداری کردن (ظہوری سہ)
ره مایه داران ایمان زنند ٭ بجز وا بسیع دل وجان
زنند ٭ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است
(اردو) خریدنا۔

بی عقل | استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگیان بمعنی بیدانش **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی است (اردو) بے عقل۔ بے وقوف۔

(۱) **بیع گاہ** | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ عوامض
(۲) **بیع گہ** | سخن بالفتح وکاف فارسی بمعنی جای بیع وشرا **مؤلف** گوید که (۲) مخفف (۱) است بحذف الف از (۱) (نظیری سہ) آن را که قبول تو خریدار نباشد ٭ در بیع گہ جان و دلش بار نباشد ٭ (ظہوری سہ) در ہم کشش کالای شکیب این ہمہ کردیم ٭ در بیعگہ عشوہ گران پاک فروشیم ٭ (اردو) مقام بیع جیسے بازار۔

بیع نامہ | استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی دستاویز وسند بیع **مؤلف** عرض کند که قلب اضافت نامۂ بیع موافق قیاس است (اردو) بیعنامہ۔ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ بکری پتر۔ قبالہ۔ دستاویز فروخت۔

بی عنایت | استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی نامہربان **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) نامہربان۔

بیع وشرا کردن | استعمال۔ بمعنی حقیقی خرید وفروخت کردن است (ظہوری سہ) متاع سخن بیار است نقد [illegible] داری ٭ بزبان خود لکن بیع وشرائی می توان کردن ٭ (اردو) خرید وفروخت کرنا۔

بیعہ | خان آرزو در سراج بحوالہ (امام سیوطی در مہذب) گوید که بیعہ بکسر [illegible] معروف و عین [illegible] مفتوح فارسی معرب و فرماید که اصل فارسی معلوم نیست چرا که عین مہملہ در فارسی نباشد [illegible] بمعنی معبد ترسایان است۔ صاحب سوار السبیل می فرماید که بکسر اول و فتح عین مہملہ معرب [illegible]

صاحب منتخب این را بالکسر بمعنی صلوٰة گفته صاحب انند ذکر این نکرده نبیند ایم که صاحب سراج چرا این را خلاف موضوع خود در فارسی جا داده ما این را لغت عربی زبان فهمیم نه فارسی و نه معرب (اردو) گرجا۔ آتشخانه۔ مذکر۔

بی عیب بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بفتح عین مهمله بیداغ و عیب و بی نقص **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) بے عیب۔ بقول آصفیه بے داغ۔ بن کلنک۔ بے نقص۔ پاک۔

بیغا بقول برهان بفتح اوّل و سکون ثانی و غین نقطه دار بالف کشیده نام مرغی است که از هند و ستان آورند و بطوطی اشتباهی دارد و آن را طوطک نیز گویند صاحبان ناصری و هفت و جامع هم ذکر این کرده اند و خان آرزو در سراج گوید که بقول برهان نام مرغی و این بچند وجه غلط اوّل آنکه عربی است دوم حرف دوم نیز یاست و سوم آنکه مشدد است و عجب آنکه در فصل با نیز آورده **مؤلف** عرض کند که با حقیقت تبدیل این بر (بپغا۔ به بای فارسی دوم) عرض کرده ایم صاحب محیط بر (ببغا بهر دو موحّده) ذکر این هم کرده گوید که اسم طوطی است و بر طوطی گوید که معرب توته هندی است و ببغا به دو بای موحّده و گیلانی در حرف بای موحّده با یای تحتانی نوشته یعنی بیغا و آن طائریست مشهور اکثر سبز رنگ مقوس منقار و افضل طیور بتعلیم کلام و سریع التکلم و ضحک می کند رنگارنگ می باشد مزاج آن گرم در دوم و خشک در اوّل و ردی الکیفیت بسیار دیر هضم و گویند خوردن آن مفرح قلب و جهت التیام قروح کهنه نافع و خوردن زبان و دل آن مورث فصاحت و سرعت تکلم اطفال که دیر تکلم کنند و رافع لکنت زبان و ضماد گوشت آن جهت رفع تألیل و سرگین آن جهت دفع کلف و آثار و تحسین رنگ رخسار و خوردن آن جهت ازالهٔ بیاض چشم نافع است

واغفال و خواص آن بقول اہل ہند در توتہ گذشت (اردو) صاحب آصفیہ نے توتا پر کہا ہے
فارسی - اسم مذکر - ایک پرند کا نام جس کے پر سبز، چونچ سرخ اور گلے میں طوق ہوتا ہے طوطا، طوطی
(۱ الف) بیغار | بقول برہان بفتح اول بر وزن نی زار و گہوارہ ہر دو بمعنی سرزنش و طعنہ
(ب) بیغارہ | صاحب سروری بر (ب) قانع صاحبان رشیدی و جامع و انند ذکر ہر دو
کردہ اند صاحب ناصری بذکر (الف) بذیل آن ذکر ب ہم کردہ خان آرزو در سراج نسبت
ہر دو گوید کہ بیای فارسی ہم آمدہ ظاہر امبدل معلوم می شود **مؤلف** عرض کند کہ پیغارہ بہ یای
فارسی و ہای ہوز در آخر اسم جامد فارسی زبان است و (ب) مبدل آن چنانکہ اسپ و آب
و (الف) مخفف ب بحذف ہای ہوز (الوری ب ے) چو عزم خدمت آن بارگاہ و پیدا
بوکہ صحن و سقفش بیغارۂ زمین و سماست ٭ بدست حادثہ بندی نہاد بر پایم ٭ کہ ہیچ حادثہ
گاہی نہان و گہ پیداست ٭ (حکیم اسدی ے) ز فرمان شہ ننگ و بیغارہ نیست ٭ بہر روی
کہ راز سپہ چارہ نیست ٭ (اردو) الف و ب طعن - بقول آصفیہ عربی - اسم مذکر عیب گیری
طعنہ، مہنہ، سرزنش -

بیغال | بقول برہان بکسر اول بر وزن قیفال بمعنی نیزہ کہ بعربی رمح خوانند صاحب سروری
بحوالہ نسخۂ حسین وفائی ذکر این کردہ و صاحبان رشیدی و ناصری و جامع و انند و ہفت ہم ذکر
این کردہ اند - خان آرزو در سراج بذکر این گوید کہ ہمان بیغار است کہ رای مہملہ را بلام
بدل کردند و در میان طعنہ بمعنی سرزنش و بمعنی نیزہ زدن اشتباہ افتادہ فتامل - **مؤلف** عرض
کند کہ سبحان اللہ چہ خوش تحقیق است و چہ خوش تبدیلہا - شک نیست کہ رای مہملہ بہ لام و بالعکس

تبدیل می یابد ولیکن نہ دیدیم جاکہ بدون ضرورت عمل کنند اگر بیغار بمعنی نیزہ می بود البتہ قیاس تبدیل درست می شد وچون چنین نیست چہ ضرورت است کہ کار بہ تبدیل گیرند کہ خالی از فضولی نباشد بیغال بمعنی نیزہ اسم جامد فارسی زبان است وبس (اردو) نیزہ۔ مذکر۔ دیکھو ارتوج۔

بیغان بقول شمس بمعنی عہد وپیمان ہرزہ۔ **مؤلف** عرض میکند کہ بدون سند استعمال مجرد قولش در خور اعتماد نباشد کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند البتہ بہ بای فارسی بمعنی عہد وپیمان وبمعنی ہرزہ ہم بیایش می آید ولیکن این را مبدل ہم نتوان گفت کہ سند استعمال فارسیان از نظر ما نگذشت (اردو) دیکھو پیغان۔

بی غایت استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بی پایان۔ وبی نہایت **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بے حد۔ دیکھو بے پایان۔

بی غرض استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بی طمع وبی پروا **مؤلف** عرض کند موافق قیاس است (اردو) بے غرض بقول آصفیہ۔ بے پروا۔ بے مطلب۔ بلا واسطہ۔

بی غش وغل استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح غین اول وکسر غین ثانی بمعنی خالص وصادق **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) خالص۔ ہماری رای مین بے غل وغش بھی اردو مین کہہ سکتے ہین مگر حیرت ہے کہ صاحب آصفیہ نے (بے غل وغش) پر بے دریغ۔ اندھا دھند۔ اناپ شناپ۔ بے فکری سے۔ افراط سے۔ بکثرت لکھا ہے اور **مؤلف** کا خیال ہے کہ آپ کا تسامح ہے۔

بی غم استعمال۔ بقول بہار آنکہ غم نداشتہ باشد صاحب انند باتفاق معنی بالا گوید کہ (بی غمی) بمعنی بی غم بودن است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بے غم۔ وہ شخص جس کو رنج وغم نہ ہو۔

بی غمانه | استعمال. بقول بهار در تعریف نفس و وضع مستعمل (صائب ره) چون غنچه واشتم دل جمعی درین چمن * بر باد داد یک نفس بی‌غمانه‌ام (وله ره) اگرچه بر نفسم گرد کاروان غم است * بجان رسیده ام از وضع بیغمانهٔ خویش * و فرهنگ نیز کنایه از آن که وضع بیغمان داشته باشد مثنا انند نقل نگارش مؤلف عرض کند که معنی لفظی

این مثل بیغم است منه ... نداشته که ... اصطلاح یا استعمال خاص ذکر این نکنند تخصیص بانفس و وضع ندارد (اردو) مثل بیغم کے.

بی غمی | استعمال بقول هفت بمعنی بیغم بودن صاحب مؤید هم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که یای مصدری بر (بیغم) زائد است ولیکن بی رنجی و غمی (اردو) بے غمی. مونث.

بیغن | بقول شمس بفتح اوّل و ثالث صدای آب مؤلف عرض کند که معاصرین عجم ازین ساکت و دیگر محققین ذکر این کرده اند مجرد قول محقق بی تحقیق اعتبار را نشاید و بدون سند استعمال تسلیم نکنیم (اردو) پانی کی آواز.

بیغی | بقول لطائف برهان بفتح اوّل و کسر اوّل ترجمه دفع است و فرماید که بجای حرف ثانی بای ابجد هم آمده مؤلف عرض کند که نظر به اعتبار محقق این را فارسی قدیم دانیم. حالا بر زبان معاصرین عجم متروک است (اردو) دفع بقول آصفیه دور.

بی غیرت | استعمال. بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بمعنی بی حمیت و بی حیا مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) بے غیرت بقول آصفیه بے شرم. بے حیا.

بیغا | بقول شمس بفتحتین در فارسی زبان نام نوائی است مؤلف عرض کند که معاصرین عجم ازین خبری ندارند بدون سند استعمال تسلیم نکنیم (اردو) بَیغا فارسی میں ایک راگنی کا

ناصر ہے جس کی صراحت مزید افسوس ہے کہ نہ ہو سکی ۔ مؤنث ۔

بی فرجام استعمال ۔ بمعنی بی انجام است و موافق قیاس که فرجام بمعنی انجام و انتہا می آید (انوری ے) محنت خصم تو چون دور فلک بی پایان ☆ مدت عمر تو چون عمر ابد بی فرجام ☆ (ولہ ے) محنت دشمن تو بی پایان ☆ مدت دولت تو بی فرجام ☆ (اردو) بے انتہا ۔ بے انجام ۔

بی فرزانہ اصطلاح ۔ بقول بہار مرادف بی دانش و فرماید که قیاس آنست که نا فرزانہ باشد ۔ (شیخ شیراز ے) خلق می گویند جاه و منصب از فرزانگی است ☆ گو مباش اینہا که ما رندان و بی فرزانه ایم ☆ صاحبان انند و بحر ہم ذکر اینہا کرده اند مؤلف عرض کند که موافق قواعد و قیاس است (اردو) بے عقل ۔

(الف) بی فرمان اصطلاح ۔ الف بقول بہار آنکه محکوم کسی نشود

(ب) بی فرمانی

صاحبان انند و بحر ہم زبانش (میر معزی ے) نه بفرمان من است این دل معشوقه پرست ☆ همه فریاد مرا زین دل بی فرمان است ☆ (جمال الدین عبد الرزاق ے) چو آفتاب جہان سوز بیچو اختر شوخ ☆ چو روزگار لجوج و چو چرخ بی فرمان ☆ (انوری ے) با دل گفتم چو یار بی فرمانست ☆ این صبر نمودن و سخن بی پایان است ☆ مؤلف عرض کند که (ب) بزیادت یای مصدری بمعنی نافرمانی است (ولہ ے) بہ روانی نفاذ امرت ☆ کان نرفته است ز بی فرمانی ☆ (اردو) الف نافرمان بقول آصفیہ حکم نہ ماننے والا (ب) نافرمانی ۔ بقول آصفیہ حکم عدولی ۔ سرکشی ۔ عدول حکمی ۔ انحراف ۔

بی فروغ استعمال ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بی رونق مؤلف عرض کند که موافق قیاس است و مرکب اضافی (اردو) بے رونق ۔ بقول آصفیہ بے آب ۔ بدنما مؤلف عرض کرتا ہے کہ بے رونق اور بے فروغ بھی کہہ سکتے ہیں

بیفه | بقول شمس بیای معروف و فتح فا چوب بیت بوسیده که در خارستان بکار سوختن آید مؤلف عرض کند که محتج در بیان شمس در خور اعتبار نیست معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین اہل زبان ازین ساکت (اردو) جلانے کی لکڑی۔ مؤنث۔

بی فہمی | استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بی دانشی مؤلف عرض کند که موافق قیاس است و بی فہم بمعنی بی دانش ہم آمده (اردو) بے عقلی۔ بے وقوفی۔ مؤنث۔

بی قاعده | استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بی نظم و بی ترتیب مؤلف عرض کند که خلاف قیاس نیست (اردو) بے قاعدہ۔ دیکھو بے پرکار۔

بی قال | استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی خاموش و گنگ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) دیکھو بے زبان۔

بی قدر | استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بی رتبه و بی عزت مؤلف عرض کند که خلاف قیاس نیست (ظہوری ؎) نتوانم کم از ظہوری بود گر چه بیقدرم اینقدر گویم ؎ (اردو) بے عزت۔ دیکھو بے آبرو۔

(الف) بی قدر کردن
(ب) بی قدر ماندن
(ج) بی قدری

استعمال۔ الف بمعنی بی آبرو کردن است (صائب ؎) فقر بی قدر کند سلطنت عالم را ؎ ہوس ملک نباشد پسر ادہم را ؎ و (ب) لازم الف یعنی بی عزت و آبرو ماندن (ظہوری ؎) شہد بی قدر ز لب ہای شکر خای تو ماند ؎ سرو در کوتہی از قامت رعنای تو ماند ؎ و (ج) بزیادت یای مصدری بر (بی قدر) بمعنی بی آبروئی است (ظہوری ؎) تا بہ کی گریند بہ بیقدری من دوستان ؎ دشمنان خندند اگر گویم که با من دشمنست ؎ مؤلف عرض کند که ہمه موافق قیاس

(اردو) الف بے قدر کرنا۔ بے عزت کرنا۔ بے آبرو کرنا (ب) بے عزت رہنا۔ بے آبرو رہنا (ج) بے قدری۔ بے عزتی بے آبروئی مؤنث

بی قدم | استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر کنایہ از بی اصل و بی بنیاد ہو مؤلف عرض کند کہ بہ کسر قاف و فتح دال مہملہ موافق قیاس است (اردو) دیکھو بے اصل بے بنیاد بھی کہہ سکتے ہیں۔

بی قرار | استعمال۔ بقول بہار معروف و صاحب انند گوید کہ بمعنی بی سکون و بی صبر و مضطرب و سراسیمہ (ظہوری ع) سپند راست بر آتش ہزار صبر و قرار ہو قرار یافت کہ بی صبر و بی قرار سنم ہو (اردو) بے قرار بقول آصفیہ بے تاب۔ بے صبر۔ ناشکیبا۔

(۱لف) بی قرار گردیدن | استعمال۔ ۲ لف
(ب) بی قرار ماندن | بمعنی بی صبر
(ج) بی قراری | و بی سکون و سراسیمہ شدن است (صائب ع) فلک ز لنگر من با وقار می گردد ہو زمین ز سایۂ من بیقرار می گردد ہو و (ب) مرادف الف (انوری ع) از غم تو در دلم قرار نماندہ است ہو با غم تو در دبیقرار نماندہ است ہو و (ج) بزیادت یای مصدری بمعنی بی تابی و سراسیمگی باشد (صائب ع) شمع چندانی کہ سوزد بال و پر پروانہ را ہو بی قراری می دہد بال دگر پروانہ را ہو (اردو) ۲ الف بے قرار ہونا (ب) بے قرار رہنا (ج) بیقراری۔ مؤنث بمعنی بے تابی۔ پریشانی۔

بی قرین | اصطلاح۔ بقول بحر بمعنی بی مثل و بی نظیر۔ صاحبان انند و غیاث ہم بانش مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این بی مصاحب و ہم نشین است و موافق قیاس (اردو) بے مثل بے بدل۔

(۲ الف) بی قرینگی | اصطلاح۔ بقول بحر و انند و غیاث۔ ناہمواری چیزی و مراد از

یکتائی در امری و ثانی نداشتن در کاری **مؤلف** عرض کند کہ - - - - - - - - - - -

(ب) **بی قرینہ** بقول بہار بمعنی بی عدیل (صائب) مژگان زردخانہ بر انداز سینہ است بالماس در خراش جگر بی قرینہ است - **مؤلف** عرض کند کہ قرینہ بقول اننداللغت عرب است بمعنی نفس و پیوستہ شدن چیزی بچیزی و مناسبت معنوی میان دو امر و مناسبت ظاہری میان دو چیز و آنچہ محاذی یکدیگر باشند در بنیاد عمارت و فرماید کہ فارسیان بمعنی مثل و مانند ہم استعمال کنند و این مجاز است چنانکہ باقر کاشی گفتہ (سعہ) ما تیرہ شبیم و در جہان نیست بامروز کسی قرینہ ما - پس قول محققین بالا موافق قیاس می نماید ما برای (الف) مشتاق سند می باشیم و برای (ب) سند باقر کاشی بہ وجہ بکار می خورد (اردو) الف یکتائی - بے مثالی -

(ب) یکتا - بے مثل - بے بدل -

بی قصد استعمال - بقول انند بحوالہ فرہنگ فر (۱) بلا ارادہ و اضطرار آمد (۲) باکراہ و (۳) بمعنی ناگہان و ہم او (بی اختیار) را مرادف این گوید **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس و معنی حقیقی است و معنی دوم و سوم مجاز آن مشتاق سند استعمال می باشیم برای معنی دوم و سوم (اردو) (۱) بے اختیار (۲) کراہت سے (۳) یکایک -

بی قصور استعمال - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بی جرم و بی گناہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بے قصور - بقول آصفیہ - بے گناہ - بے خطا - وہ شخص جو خطا وار نہو - غیر ملزم -

بی قیاس استعمال - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بی حساب و بی شمار **مؤلف** عرض می کند کہ موافق قیاس است (اردو) بے قیاس - بقول آصفیہ - خیال سے باہر - بے حد - بے انتہا -

بی قید استعمال - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ

بمعنی مطلق العنان و آزاد **مؤلف** عرض کند کہ
موافق قیاس است (اردو) بے قید۔ دیکھو
بے افساد۔

بی قیمت اصطلاح۔ بقول بحر و بہار و آنند
بمعنی کالای بیش قیمت (میر صیدی ؎) در زبان
با نجابت کہ بی قیمت بود ؛ غبن دارد قطرہ نیسان
اگر گوہر شود ؛ **مؤلف** عرض کند کہ مرادف
بی بہاست کہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو بے بہا

بیکار استعمال۔ بقول آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بمعنی بی شغل **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس
است (صائب ؎) نیست یک چشم زدن
آن خم ابرو بی کار ؛ قبلہ شوخ تر از قبلہ نما را
دریاب ؛ (اردو) بے کار بقول آصفیہ
نکما۔ ناکارہ۔ ہیچکارہ۔

بیکار شدن استعمال۔ بمعنی بی شغل شدن
یا معطل و بی مصرف گردیدن (صائب ؎) گرچہ
خط از حلقہ ہای زلف او بی کار شدہ است

پا بر جا چو منکر حال طرازش ہنوز ؛ **مؤلف**
گوید کہ موافق قیاس است (اردو) بے کار ہونا
بے مصرف ہونا۔ کام کا نہ رہنا۔

(۳۴۶۹)

بی کار گذاشتن استعمال بمعنی بی کار
کردن است (انوری ؎) مرا صورت
نمی بندد کہ دل یار دگر گیرد ؛ مرا بیکار بگذارد
پی کار دگر گیرد ؛ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی
حقیقی است (اردو) بے کار چھوڑنا۔ بے کار کرنا

(۳۴۷۰)

بی کاری فروختن مصدر اصطلاحی
بمعنی بیکار بودن است (ظہوری ؎) بہ
گرفتاران بہ آزادی گذشتن عیب دان ؛
چند بیکاری فروشی بی ہنر کاری بعجز ؛ (اردو)
بے کار رہنا۔

بیک انگشت او بستہ اصطلاح۔ بہار
گوید کہ ظاہر اینست کہ در مقام مدح شخصی نظر
بعظمت شان و کمال اقتدار او گفتہ می شود۔
بمعنی بکمتر توجہ او سرانجام می یابد (محسن تاثیر ؎)

بقدرت خامۂ صاحب سخن وستی چنان وارد
کہ چندین رستم دستان بیک انگشت او بستہ پاست صاحب
انند نقل نگارِ بہار مؤلف عرض کند کہ اظہار درنگی
کسی است یعنی رستم دستان باوجود قوت و زور
خود وابستۂ یک انگشت ممدوح است یعنی پیش
ممدوح قوتی ندارد (اردو) اس کا محتاج ہے
اس کے ایک اشارے کا تابع ہے۔ اس کا محکوم ہے

بکبار | استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بفتح اوّل و ثانی وسکون کاف موحدہ بالف کشیدہ
ورای مہملہ زدہ بمعنی ناگاہ مؤلف عرض کند کہ
موافق قیاس است (اردو) یکبارگی۔ دیکھو
بارے کے گیارھوین معنے۔

بیک بستر خفتن | استعمال۔ بقول بہار کنایہ
از کمال بی تکلفی و بی حجابی است صاحب انند نقل
نگارش (صائب ؎) از پاک دامنان نکند حسن
احتراز ٭ با آفتاب خفتہ بیک بستر آیینہ ٭ مؤلف
عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) کمال
بی تکلفی۔ بے حجابی۔ مونث۔

بیک پا ساختن | اصطلاح۔ بقول شمس کسیرا
بمعنی کلیم مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس
و دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت و سوای شمس
عجم بر زبان ندارند۔ بدون سند استعمال۔
مجرد بیان صاحب شمس کہ محقق بی تحقیق است
اعتبار را نشاید (اردو) کھیل۔ کمل۔ کمبل
(دیکھو برتکان)

بیک پا ایستادن | مصدر اصطلاحی۔ بہار
ذکر این کردہ از معنی ساکت و صاحب انند
نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ ایستادن
بانتظار یعنی یک پا را بر زمین داشتن و پای
دیگر بر داشتہ منتظر حکم و آمادۂ رفتار بودن
و این کنایہ ایست لطیف۔ (ملا غنیمت ؎)
پرستاران ہندی شوخ و زیبا ٭ ستادہ بر سر
خدمت بیکپا ٭ (صائب ؎) در انتظار
صحبت پروانہ شہریان ٭ چون شمع تا بصبح بیکپا

شادہ ہو (اردو) منتظر ہونا۔ دکن میں
(ایک پاؤن پر ہونا) انھیں معنوں میں مستعمل ہے

بیک پا گریختن مصدر اصطلاحی بمبالغہ
است دیگر گریختن یعنی بدحواس و بسرعت تمام
گریختن کہ پای دیگر بر زمین قرار نگیرد از سرعت
مؤلف عرض کند کہ کنایہ ایست لطیف و موافق
قیاس (انوری سے) دل و دین وعی و عہد و
قوت ہو رخت بر سر یکی پای گریخت ہو (اردو)
سر پہ پاؤن رکھنا۔ سر پہ پاؤن رکھکر بھاگ جانا
سر پہ پاؤن رکھکر اڑ جانا۔ بقول آصفیہ نہایت
بے تاب و بیقرار اور بے سدھ ہوکر بھاگ جانا۔
جلد بھاگ جانا۔ (میر حسن سے) پہنچے نہ برق دوڑ
کو تیرے سمند کی ہو ہر چند اپنے سر پہ رکھے شعلہ وار
پا ہو (ظفر سے) دھوپ میں چلتے جون جون جون
زمین پہ پاؤن تھے ہو جون بگولا بھاگتے ہم سر پہ
رکھ کر پاؤن تھے ہو (مومن سے) بیخودی میں نہ
بات کا سر پاؤن ہو اڑ گئے ہوش رکھ کے سر پہ پاؤن

بیک پرکار گذاشتن مصدر اصطلاحی
بقول بہار بیک اندازہ و صاحب انند عمل نگاہداشتن
(اسمعیل ایما سے) بیک پرکار ما راکی گذارد ہو
جنون دوری دیوانہ ما ہو مؤلف عرض کند
کہ (بیک پرکار) یعنی بر یک راہ راست و بر یک
قانون و معنی این مصدر (بر یک قانون قائم داشتن)
و این کنایہ ایست موافق قیاس (اردو) ایک
طرز یا ایک رنگ پر قائم رکھنا۔

بیک پہلو افتادن مصدر اصطلاحی۔
خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ (۱) در پی یک
کار بودن بجد و کد تمام (اشرف سے) بستہ کمر
کینہ از قبضہ کمان او ہو در کشتن من نقش افتاد
بیک پہلو ہو صاحبان بحر و بہار و انند ہم ذکر این
کردہ اند و بہار اینقدر را اضافہ کند کہ (۲) بمعنی
غیرت و حمیت ورزیدن ہم گفتہ مؤلف عرض
کند کہ ہر دو معنی از ہمین یک شعر اشرف پیدا کردہ
بمعنی اول کنایہ ایست لطیف و موافق قیاس

ومعنی دوم ہیچ وہیچ تعلق ازین مصدر اصطلاحی
بزاردو باسند اشرف ہم آن را تعلقی نیست۔
(اردو) (۱) کد کے ساتھ کسی کام کے درپے ہونا
(۲) غیرت اور حمیت کا اظہار کرنا۔

بیک پیمانہ کشیدن مصدر اصطلاحی۔
بہار وانند از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ
مرادف (از یک پیمانہ نوشیدن) است کہ بجایش
گذشت (صائب ؎) کم نہ از لالہ صاف ودرد
این میخانہ را کہ بالب خندان بیک پیمانہ می باید کشید
(اردو) دیکھو (از یک پیمانہ نوشیدن)

بیک چشم دیدن مصدر اصطلاحی خان آرزو
در چراغ ہدایت گوید کہ بمعنی تفاوت نکردن در
گدا و توانگر (تاثیر ؎) مرا از فطرت خورشید
تابان این پسند آمد کہ با یک چشم می بیند بزرگ
وخرد دنیا را؛ صاحب بحر ہم بانقش۔ بہار گوید
کہ بنظر مساوات دیدن درمیان دو چیز متضاد
ونیز یا تفاوت نکردن... صاحب انند نقل نگارش

مؤلف عرض کند کہ در آخر این مصدر
اصطلاحی باید کہ (دو چیز را یا ہمہ را) زیادہ
کنیم یعنی ---

بیک چشم دیدن دو چیز را یا ہمہ را
مساوات ملحوظ داشتن در دو چیز یا دو کس یا ہمہ
وہیچ ضرورت گدا و توانگر یا دو چیز متضاد در
تعریف این درست نیست۔ خان آرزو و صاحب
بحر (گدا و توانگر) را در معنی این مصدر بسند تاثیر
داخل کردہ اند واین تخصیص از شان تحقیق دور
است و نزلہ بردارش بہار خواست کہ اصلاح
تعریف کند ولیکن (دو چیز متضادین) آن را
از راہ بد دقاتل واین مرادف (از یک چشم
دیدن ہمہ را) باشد کہ بجایش مذکور شد (صائب
؎) ہمچو خورشید بیک چشم جہان را دیدن ہم
نیست از منفعلی بصیرت کہ نزد وشن گہریست
(اردو) ایک آنکھ سب کو دیکھنا۔ بقول
آصفیہ سب کو ایک نظر دیکھنا۔ سب کو مساوی

سمجھنا۔ سب سے ایک ہی طرح پیش آنا۔ اپنے
بیگانہ کو برابر سمجھنا۔ دیکھو (از یک چشم دیدن ہمہ را)

بیکدست دو ہندوانہ نگنجد مثل۔ صاحبان
خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ
از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند
کہ فارسیان این مثل را بجائی زنند چون بینند کہ
کسی کاری از حوصلۂ خود زیادہ می کند کہ درست
نشود و طاقت سرانجامش ندارد (اردو)
دکن میں کہتے ہیں ایک ہاتھ میں دو خربزے نہیں
سماتے۔ یہہ کہاوت ترجمہ ہے اس فارسی مثل
کا۔ مطلب یہہ ہے انسان کو چاہیئے کہ ہر ایک
کام اپنے حوصلے سے زیادہ نہ کرے جس کی عہدہ
برائی نہ ہو سکے جیسا کہ ایک ہاتھ سے دو خربزے
نہیں اٹھا سکتا۔

بیک دندانہ خندیدن مصدر اصطلاحی
بہار ذکر این کردہ گوید کہ بیک وضع خندیدن
است (صائب ؒ) اگر خارست اگر گل مایۂ
خوشحالئی دارد ٭ کلید و قفل این منزل بیک دندانہ
می خندد ٭ صاحب انند نقل نگارش مؤلف
عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) ایک
وضع پر ہنسنا۔

بیک دندانہ سخن گفتن مصدر اصطلاحی
بقول بہار و انند بیک وضع سخن گفتن مؤلف
عرض کند کہ موافق قیاس است (صائب ؒ)
خار دیوار تو با نظارگی و باغبان ٭ از دلآزاری
بیکدندانہ می گوید سخن ٭ (اردو) ایک طرز پر بات
کرنا کہنا۔

بیک دندانہ نازکشیدن مصدر اصطلاحی
بقول بہار و انند بیک وضع نازکشیدن است
(صائب ؒ) در بہارستان یکرنگی بلند و پست
نیست ٭ ناز خار و گل بیکدانہ می باید کشید ٭ مؤلف
عرض کند کہ برداشت ناز کردن بمساوات است
یعنی ناز ہر کسی را بیک وضع برداشت کردن۔
(اردو) مساوات کے ساتھ ناز سہنا۔

بیکران استعمال ـ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بی حد و بی نہایت ـ صاحب فدائی کہ از علمای معاصرین عجم بود در فرہنگ خود گوید کہ ہر چیز کرانہ و پایانش پدیدار نباشد (انوری سہ) لیک چون حکم شہنشہ در میان آمد چہ باک ٭ خود چنان پندار جرمم بیکران آوردہ ام ٭ (اردو) بے حد و بے حساب ـ

بیکرانہ استعمال ـ این ہمانست کہ اشارۂ اینجا بر (ابیکرانہ) گذشت مرادف (ابیکران) کہ بجای پیش مذکور شد (انوری سہ) راہی است بیکرانہ غم عشق و مرا ٭ چون پای صبر نیست بپایان نمیرسم ٭ (اردو) بے حد ـ دیکھو بیکران اور ابیکرانہ

بیکروزہ محتاج کردن مصدر اصطلاحی ـ بقول وارستہ بیان چاشت محتاج کردن مبالغۂ افلاس است (زلالی سہ) خنطامی بر و بوم تاراج کرد ٭ سخن را بیک روزہ محتاج کرد ٭ صاحبان بحر و بہار و انند ہم ذکر اینہا کردہ اند

مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است ـ (اردو) روٹی روٹی کو محتاج کرنا ـ

(۱) **بی کس** اصطلاح ـ بی یار و مددگار (صائب سہ) آنکس کہ کسش نیست کس اوست خداوند ٭ بیکس بود آن کس کہ در این خانہ کسش ہست ٭

(۲) **بی کسانہ** از ہمین است بمعنی (بحالت بی کسی و بی یاری) (ظہوری سہ) چہ بیکسانہ نہادیم سر ببالینش ٭ بغیر داغ جنون کس نماند بر سر ما ٭ (اردو) (۱) بے کس بقول آصفیہ بی یار و مددگار ـ وہ شخص جس کا کوئی دوست نہ ہو ـ عاجز (۲) حالت بے کسی مین ـ بے بسی مین ـ

بی کس و کو اصطلاح ـ بقول بحر و بہار و انند آنکہ قوم و برادران و رفیقان نداشتہ باشد (رہی شاپور سہ) گریہ از نالیدن شاہ پور برین زور کرد ٭ از غریب بی کس و کوئی بیاد آمد مرا ٭ (محمد یوسف یوسف سہ) بروز شادی و غم بی کس و کو نیستم یوسف ٭ چو بلبل نغمہ پرداز

چو قمری توجه گر دارم * مؤلف عرض کند که مرادف بیکس و موافق قیاس اسم فاعل ترکیبی است (اردو) دیکھو بےکس۔

بیکسی استعمال بمعنی بی یاری مؤلف عرض کند که یای مصدری به بیکس زیاده کرده اند دیگر هیچ (ظهوری ره) تا کس وکوی بیکسان گردد * چقدر بیکسی علو دارد * (صائب ره) ز بیکسی بدل صاف من غباری نیست * گهر یتیم شود چون یتیم می گردد * (اردو) بیکسی مونث

بیک شاخ چادر افگندن مصدر اصطلاحی بقول وارسته یکسو کردن زنان رعنای خودنما چادر خود را بجهت اظهار حسن ترکیب و اعضا۔ (صائب ره) هر نخل پر شگوفه در بیت باغ لیلی است * چادر ز خیرگی فگنده بیک شاخ چادرش * (میر نجات ره) اگر بناز بیک شاخ افگنی چادر * دگر شگوفه نگردد بشاخسار سفید * صاحبان بحر و بهار عجم و انند هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که در کلام متأخرین افگندن بمعنی لازم است و در شعر میر نجات بمعنی متعدی حاصل هر دو برای این اصطلاح یکی است یعنی زنان رعنا که مقصود شان اظهار حسن خود است چون به سیر باغ می روند چادر بر شاخی بطرز پرده می اندازند و بر دو شاخ نمی بندند و عادت است که چادری که بر یک شاخ افگنده شود کار پرده نمی کند ولی پردگی می شود و همین باشد مقصود شان و از همین آیین این مصدر اصطلاحی قائم شد که معنی آن اظهار رعنائی کردن است محققین بالا تعریف خوبی نکرده اند و همین صراحت به (بشاخ چادر افگندن) هم گذشت (اردو) عرض حسن کرنا اظهار رعنائی کرنا۔

بیک شاخ چادر انداختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب بحر این را مرادف (بیک شاخ چادر افگندن) گفته سندی پیش نکرده مؤلف عرض کند که عیبی ندارد و موافق قیاس است که در افگندن و انداختن فرقی نیست (اردو)

دیکھو بیک شاخ چادر افگندن کا ترجمہ۔

(الف) بیک قرار بودن | (ب) بیک قرار خفتن | مصادر اصطلاحی

الف بیک طرز و بیک حالت بودن و (ب) بیک بازو خفتن و حرکت در خواب نکردن (صائب ؎) دایم بیک قرار بود بیقراریم ٭ بی طاقتی سپند مرا جستہ جستہ نیست (دلہ ؎) رگ فسردہ خود را بہ نیشتر بسان ٭ چو خون مردہ ہمہ شب بیک قرار مخسپ ٭ (اردو) الف ایک حالت میں رہنا (ب) ایک کروٹ سونا۔

بیک قلم | اصطلاح بقول بہار وانند کنایہ از تمام و مجموع (ملا سعید الجی ؎) عالم بیک قلم شدہ در چشم من سیاہ ٭ تا نسخہ مشق خط شدہ روی چو ماہ تو ٭ از خطش گرفتہ صفحہ ہمہ ورا بہ یک قلم ٭ یا رب کسی سیاہ چو روز سیاہ من ٭ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) یک قلم کہہ سکتے ہیں۔ تمام تر دکن میں یک قلم کا استعمال ہی چلیے ٭٭ اس نے یک قلم میری استدعاؤں کو نامنظور کر دیا یعنی میری تمام استدعائیں نامنظور ہوئیں اور ان کا کوئی حصہ منظور نہوا۔

بیک کنار نہادن | مصدر اصطلاحی۔

بقول بہار وانند کنایہ از دور کردن (ظہوری ؎) نہادہ است ظہوری ہوای بوس و کنار ٭ بیک کنار ہوس و کنار سوگند است ٭ مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این بیک سو کردن و کنایہ از دور و نامنظور کردن است (اردو) دور کرنا۔ نامنظور کرنا۔

بشکم | بقول سروری بفتح با و کاف صفہ و ایوان کہ اشکم نیز گویند (ناصر خسرو ؎) بسی رفتم پس آز اندرین پیروزہ گون بشکم ٭ کم آمد عمر و نامد پایہ آز و آرزو را کم ٭ صاحب رشیدی گوید کہ ظاہرا تصحیف اشکم است صاحب جامع ہم ذکر این کردہ و خان آرزو در سراج با رشیدی اتفاق دارد و بشکم را اصل می پندارد مؤلف عرض کند کہ با اشکم گذشت اشارہ اصلیت آن کردہ ایم و صفہ و ایوان شکم منزل را ماند و موحدہ اول

زائد پس دیگر لغات مرادف آن که گذشت مبدل همان است که صراحتش همه را انجا کرده ایم و این مخفف آن که فارسیان شین معجمه را از شکم حذف و پس ازان تحتانی باظهار کسره زیاده کردند (اردو) دیکھو بشکم۔

بی کم وکاست استعمال۔ بقول اننداجو آرزو فرہنگ فرنگ بمعنی بی نقصان یعنی کامل و متمم **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی است یعنی چیزی که کمی و کاستگی ندارد۔ کامل است بمعانی معنی ہم ہمہ زبان دارند گویند "بی کم وکاست رایش راقبول کردم" و "در تحقیق وزنش بی کم وکاست بر آمد" و "بی کم وکاست احوالش را بیان کردم" (اردو) بے کم وکاست بقول آصفیہ بغیر گھٹائے بڑھائے ٹھیک ٹھیک۔ جون کا تون۔ صحیح صحیح۔

بی کنار استعمال (۱) صفت آب و دریا یعنی بحری و دریائی و آبی که کنارہ ندارد و (۲) مجازاً بمعنی بی حد و این کنایہ باشد (صائب ؒ) دو چشم روشن ماہی درون پردۂ آب ؎ دو شاہد است که در آب بی کنار خضب ؎ (و لہ ؒ) گوہر از گردیتیمی ساحل النشا می کند ؎ ورنہ آن دریای رحمت بی کنار افتادہ است ؎ (و لہ ؒ) ندارد از شکست خلق پروا دیدۂ عشق بین ؎ که کشتی بی خطر باشد چو دریا بی کنار افتد ؎ (انوری ؒ) باقی بدو امی که اشداد وی کنارش ؎ چون عمر ابد بی کنار باشد ؎ **مؤلف** عرض کند موافق قیاس است (اردو) (۱) بے کنار دریا اور سمندر کی صفت مین استعمال کر سکتے ہین بمعنی بے ساحل یعنے وہ دریا جس کو کنارہ ہی نہو مبالغہ ہے۔ (۲) بے حد۔

بی کند اصطلاح۔ بقول رشیدی بفتح با و کاف نام شہری آباد کردہ جمشید که پای تخت افراسیاب بود (ناصر خسرو ؒ) مند دل بر جہان کز بیخ برکند ؎ جہان جمم را که او آگند بیکند ؎ صاحبان

جامع و سراج و هفت هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که وجه تسمیهٔ این متحقق نشد (اردو) بیکند ایک شہر کا نام ہے جو جمشید کا آباد کیا ہوا اور افراسیاب کا پایۂ تخت تھا

بیک نفس استعمال ـ بقول رہنمای سفرنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی یکدم مؤلف عرض کند که یک نفس بمعنی یکدم است و موحدہ بروز یادہ کردہ اند که افادۂ معنی در کند پس معنی این بہ یکدم است نہ یکدم (اردو) ایک دم میں ـ ایک لحظہ میں ـ

بیک نقطہ نشانہ زدن مصدر اصطلاحی بقول رہنمای بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار نشانہ بستن بر یک نقطہ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) ایک نقطہ پر نشانہ باندھنا ـ

بیکوئی اصطلاح ـ بقول وارستہ بکاف تازی نوا و رسیدہ مرادف بیکسی که کس و کوی مرادف یکدیگر است (سنجر کاشی ع) نسیم وار ز آوارگی و بیکوئی ہا مراصدا زدہ بلبل ز آشیانۂ خویش پرداخته صاحبان بحر و بہار عجم و انند ذکر این کردہ اند صاحب غیاث ذکر (بی کوی) بمعنی بیکس کردہ مؤلف گوید که یای مصدری بر این زیادہ کردہ اند و بس (اردو) دیکھو بیکسی ـ

بیگ بقول ملحقات برہان در ترکی زبان بمعنی صاحب و خداوند است صاحب بولچال ذکر این بمعنی خان زادہ و سردار زادہ کردہ مؤلف عرض کند که فارسیان ہم استعمال این کردہ اند و بگ بحذف تحتانی و (بی) بحذف کاف فارسی مخفف انیست و معنی حقیقی این بقول صاحب لغات ترکی بمعنی امیر و بلند مرتبہ (اردو) بی ـ بگ ـ بیگ ـ ترکی میں بلند مرتبہ کا لقب ہے

بیگادہ اصطلاح ـ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالکسر و فتح دال مہملہ و یای زدہ (۱) آنکہ از زبان تلفظ باشد و (۲) بمعنی نامرد مؤلف عرض کند که بگادہ از مصدر گادن است که

بمعنی گائیدن بجای خود می آید و اصل این ہردو
مصدر گائیدن است که اشارهٔ این بر
(بادگان) گذشت پس گاده افادهٔ معنی اسم
مفعول کند بمعنی حقیقی پیوسته و چسپیده و کنایه
از جماع کرده شده و بی برای نفی و بیگاده بمعنی
جماع نکرده شده و کنایه از نامرد و معنی اوّل
مجاز آن (اردو) (۱) عورتوں سے نفرت
رکھنے والا (۲) نامرد (دیکھو باموں کا نمبر ۱)

بیگار | استعمال ـ بقول برہان بیای مجہول
و بکاف فارسی بر وزن بیزار کار فرمودن بی مزد
بمعنی کار بفرمایند و اجرت ندہند صاحب سروری
گوید که (۱) بمعنی کار بی مزد باشد (شرف شفروه
سه) لعلت که چون نگین سلیمان فتاده است
جمشید را بسخره و بیگار می برد صاحبان رشیدی
و جامع و ہفت و سراج و ناصری و انند ہم ذکر
این کرده اند **مؤلف** عرض کند که گار به کاف
فارسی بمعنی خداوند ہم آمده و آنچه بحالت ترکیب
در آخر لفظی دیگر افادهٔ معنی فاعلیت کند از ہمین
است پس معنی لفظی این بی خداوند و بی مالک و
حالت ناپرسانی دارنده و کنایه از کار بی مزد
و بیگاری ہم بہمین معنی آمده چنانکه صاحب
ناصری بذیل این ذکرش کرده (مثل) بیگاری
به از بیکاری) معاصرین عجم این را (۲) بمعنی اسم
فاعل ترکیبی ہم استعمال کنند یعنی کسی که از و کار
بی مزد گیرند (اردو) (۱) بیگار ـ بقول آصفیہ
فارسی اسم مؤنث ـ وہ کام جو رعایا سے جبراً
لیا جائے ـ بے مزد کا کام (۲) بیگاری ـ فارسی اسم
مذکر ـ وہ مزدور جو حاکمانہ طور پر بلا اجرت بلایا گیا
ـ دکن میں اس کو بیگار بھی کہتے ہیں (سحر سه)
بیگاریوں کی شکل بسر کی جہان میں کچھ پشتارے
باندھ باندھ کے ہم نے اٹھائے رنج کے

(الف) **بیگاگان** | استعمال ـ بقول مؤید و
ہفت جمع بیگانه **مؤلف** عرض کند که ضرورت
بیان این نداشت که بقاعدهٔ فارسی جمع است

(انوری ۵) این نہ خلق است نور خورشید
است ٭ کہ بہ بیگانگان رسد چو بخویش ٭ و از ہمان
بیگانہ است ---------

(ب) **بیگانگی** | زیادت یای مصدری کہ بقول
انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ مقابل یگانگی است **مؤلف**
عرض کند کہ ترجمۂ غیریت باشد و بس و ------

(ج) **بیگانہ** | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
(۱) مقابل یگانہ۔ صاحب فدائی کہ از علمای معاصر
عجم بود می فرماید کہ دو شمان آشنا و خویش است
و آن کسی است کہ ناشناخت باشد و از مردم و
کسان خود نباشد **مؤلف** عرض کند کہ مخفف بی
یگانہ کہ یای حذف شدہ بیگانہ باقی ماند و صاحب
غیاث این را (۲) بمعنی نادر ہم گفتہ و ما بدون سند
استعمال تسلیمش نکنیم کہ از نظر ما نگذشت و اگر بنظر
آید مجاز معنی اوّل دانیم (اردو) الف۔ بیگانگی
جمع (ب) بیگانگی۔ بقول آصفیہ۔ اسم مؤنث۔ فارسی
مغائرت۔ غیریت۔ یگانگی کے خلاف (ج) (۱)
بیگانہ۔ دیکھو بے تاقہ (۲) نادر۔

بیگانہ آشنا نام | اصطلاح۔ بقول انند
بحوالۂ مظہر العجائب معشوق را گویند **مؤلف**
عرض کند کہ کنایہ الیست موافق قیاس (اردو)
معشوق۔ مذکر۔

(الف) **بیگانہ داشتن** | استعمال۔ الف
(ب) **بیگانہ ساختن** | بمعنی ناآشنا
(ج) **بیگانہ شدن** | داشتن و کنایہ
از دور داشتن ہم (ظہوری ۵) بیگانہ داشتم
ز دو داور در اولی ٭ اشکست آشنای گوشۂ چشم
ترحمت ٭ و (ب) مرادف (الف) (صائب)
فرنگی طلعتی کز دین مرا بیگانہ می سازد ٭ اگر در
کعبہ رومی آورد بتخانہ می سازد ٭ و (ج) لازم
ہر دو (ظہوری ۵) چہ مغزہا کہ نشد از عقل و
ہوش بیگانہ ٭ شمیم نافہ چین از کجاست میدانم
مؤلف عرض کند کہ ہر سہ مصادر مرکب
موافق قیاس است (اردو) الف بیگانہ رکھنا

(ب) بیگانہ کرنا (ج) بیگانہ ہونا۔

بیگانہ کیش اصطلاح۔ بقول صاحب فرہنگ فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود آنکہ از مردم کیش خود ہم آئین نباشد **مؤلّف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و مراد از وضع بیگانہ دار نہ و خود بیگانہ (**اردو**) بیگانے کی وضع رکھنے والا۔

بیگانہ وش استعمال۔ بقول آنند بحوالہ مظہر العجائب کنایہ از معشوق **مؤلّف** عرض کند کہ موافق قیاس است (**اردو**) معشوق۔ مذکّر

بی گاہ استعمال۔ بقول برہان بر وزن بیراہ (۱) بمعنی شام کہ در برابر صبح باشد و (۲) بیرون وقت و (۳) درنگ را نیز گویند۔ صاحب بحر ذکر معنی اوّل و دوم کردہ نسبت معنی اوّل می فرماید کہ مقابل پگاہ است کہ صبح را گویند۔ صاحب فدائی بر معنی دوم قانع و صاحب جامع متّفق با برہان در ہر سہ معنی۔ خان آرزو در سراج گوید کہ اغلب کہ در اصل بمعنی بی وقت است و معنی اوّل مجاز آن **مؤلّف** عرض کند کہ معنی دوم حقیقی است و معنی سوم مجاز آن و بہ معنی اوّل مخفف (بی پگاہ) (انوری ۵۵) اندر حریم پردۂ دوشیزگان غیب ہا رایش ز راستی گہ و بیگاہ محرم است ۔ (**اردو**) (۱) شام۔ مؤنث (۲) بے وقت (۳) دیر۔ مؤنث۔

بی گاہان اصطلاح۔ صاحب بحر ذیل بیگاہ گوید کہ بمعنی وقت شب با الف و نون زائدہ باشد و صاحبان آنند و غیاث ہمزبانش **مؤلّف** عرض کند کہ فرہنگ علیہ بیگاہ بمعنی اوّل اوست و قیاس می خواہد کہ بہر سہ معنی (بی گاہ) باشد معاصرین عجم بہر سہ معنی بر زبان دارند (**اردو**) دیکھو بے گاہ کے تینوں معنے۔

(۱) بیگ زادہ / **(۲) بیگزادہ ہا** استعمال۔ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ (۱) بمعنی بزرگ زادہ و (۲) بمعنی اولاد میرزا و سردار زادہ **مؤلّف** عرض کند

که موافق قیاس است فارسیان لغت ترکی (بیگ) را بقاعدهٔ خود استعمال کرده اند (اردو) (۱) امیر زاده۔ مذکر (۲) امیر زادے سردار زادے۔ مذکر

بیگلربیگ اصطلاح۔ بقول صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار لغت ترکی است بمعنی سردار و فارسیان استعمال این می کنند صاحب انند بحوالۂ غیاث گوید که لغت ترکی است بمعنی امیر الامرا و سپہ سالار **مؤلف** عرض کند که معنی بیان کردہ محققین آخر الذکر موافق قیاس است ولیکن استعمال معاصرین عجم ہمانست که ذکرش صاحب رہنما کرد صاحب ملحقات برہان بر (بیگلربیگی) گوید که بمعنی خداوند و امیر امیران است (اردو) سردار۔ امیر الامرا سپہ سالار۔ مذکر۔

بیگم بقول انند (۱) بکسر کاف فارسی لغت ترکی است بمعنی زن بیگ و میم درین لغت برای تانیث است چنانکه خانم زن خان و بفتح کاف فارسی (۲) امیر من۔ صاحب ہفت ہم ذکر معنی اوّل کردہ **مؤلف** عرض کند که معنی دوم بہ ترکیب فارسی است و بمعنی اوّل فارسیان استعمال این بفتح کاف کنند و بدین تصرف مفرس خوانیم (اردو) (۱) بیگم بقول آصفیہ ملکہ۔ خاتون لیڈی۔ امیر زادی۔ نواب زادی۔ شریف زادی۔ مؤنث (۲) میرے سردار۔

بی گمان استعمال۔ بقول ملحقات برہان بمعنی تحقیق و یقین صاحبان انند و ہفت و مؤید ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است که چون شک و شبہہ نباشد مرتبۂ یقین دارد (انوری ﷺ) آب اگر بہ آتش آید از نہیب عدل او ٭ بیگمان گردند بچون باد و خاک آمیزگار ٭ (اردو) بے شک دیکھو بے شبہہ۔

بی گناه استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بی جرم **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) بے گناہ۔ بقول آصفیہ

بے قصور۔ بے خطا۔

بی گناه از دزدهٔ عمر نترسد مثل صاحب خزینة الامثال ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف (آن را که حساب پاکست از محاسبه چه باک) (اردو) دیکھو (آن را که حساب پاک است از محاسبه چه باک)

بیگور کردن مصدر اصطلاحی بقول سروری در ملحقات کنایه از پنهان کردن و بی نشان ساختن است (ابوالفرج ع) رای به تدبیر قلعه بپرداخت پخم زدو بیگور کرد نام و نشان را به **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) بے نام و نشان کرنا۔ مٹا دینا۔

بیگه بقول برهان با کاف فارسی بروزن بیره مخفف بیگاه است که وقت شام و غیر وقت و ورنگ باشد۔ صاحبان مؤید و هفت و غیاث هم ذکر این کرده اند و خان آرزو در سراج بذیل بیگاه این را آورده **مؤلف** عرض کند که مخفف همان بیگاه است که گذشت بحذف الف۔ (انوری ع) بوده بر باد خواجه بیگه و گاه پر چه ساقیست پر شراب چو رنگ به (اردو) دیکھو بیگاه۔

بیگه و گاه استعمال۔ بمعنی وقت و ناوقت است (انوری ع) اگر ز حاتم طائی مثل زنند بجود به که نان چند بدادی به سهم بیگه و گاه با مخفی مباد که استعمال (گاه و بیگاه) بر زبان معاصرین عجم مشهور است (اردو) وقت بے وقت بقول آصفیه موقع پر اور بلا موقع۔ ہر وقت۔ علی الدوام ہمیشہ۔ برابر۔

بیل بقول برهان بیای ثانی مجهول بروزن فیل (۱) آلتی باشد آهنی که باغبانان و امثال ایشان زمین بدان کنند۔ صاحبان سروری و رشیدی و ناصری بر معروف قانع صاحبان جامع و سراج همزبان برهان و صاحب رهنما بحواله سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاجار هم این را آورده صاحب بول چال ترجمه

این بزبان ہندی کدال وپھاوڑا گوید وصاحب فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود صراحت فرمود
کردہ کہ تختۂ آہنی باشد پہن کہ یک سرش تیز است و سر دیگرش چوبی است سر ونہ یکی کہ در از پیش از
دو گز ونیم تا سہ گز است و آن را (بیل دستہ) گویند بہ در بندی استوار کردہ با آن زمین را برای
کشت می کنند و آمادہ می کنند **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است (اردو)
پھاوڑا بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ مٹی صاف کرنے کا اوزار۔ کسّی۔ بیلچہ۔ گل صفا۔ **مؤلف**
خیال کرتا ہے کہ اس کا صحیح ترجمہ پھاوڑا نہین ہے بلکہ وہ آلہ ہے جو پھاوڑے کے مشابہ بڑے
قد مین ہوتا ہے جس سے زمین کشت صاف کی جاتی ہے اس کا اردو نام معلوم نہو سکا۔ صاحب
بول چال کی غلطی ہے کہ اس کے ترجمہ مین پھاوڑا لکھا۔

(۲) **بیل**۔ بقول برہان پارو ئی را نیز گویند کہ کشتی بانان بجہتہ راندن غراب سازند و بقول
صاحب سروری چوبی کہ بہ آن کشتی رانند (امیر خسرو ؎) موج سوی جاریہ می برد دست ؎
بیل بسیلیش ہمی کرد پست ؎ صاحب رشیدی می فرماید کہ تختۂ بہیئت بیل کہ بر چوبی نصب کنند و کشتی
بدان رانند و بہندی نیز بیل گویند صاحب ناصری ہمزبانش (سعدی ؎) کنونم کہ در پنجہ اقبال نیست
بگو نمد پیش تیرم کم از بیل نیست ؎ صاحبان جامع و سراج ہمزبان برہان۔ صاحب فدائی گوید کہ
آنچہ بدان کشتی ہای کوچک را می رانند از تختہ ہای چوبین است پارو ہم می نامند و برف نیز از ان می روبند
مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اول است و منظر بہ شباہت این را بدین اسم موسوم کردند و فرق
ہمین قدر است کہ روی پہن این را بچوب می سازند و آن را از آہن (اردو) چپو۔ بقول
آصفیہ ناؤ چلانے کا ڈانڈ۔ اور ڈانڈ پر فرمایا ہے "ناؤ کھینے کا بانس یا بلّی"

(۳) **بیل** - بقول برہان و جامع نام میوہ ایست در ہندوستان مشابہ بہ بہی عراقی خان
آرزو در سراج می فرماید کہ بدین معنی لغت ہندیست **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت این را
بر آبل بیان کردہ ایم (اردو) دیکھو آبل کے پہلے معنے -

(۴) **بیل** - بقول برہان بلغت زند و پازند بمعنی چاہ باشد مطلقاً کہ بعربی بئر خوانند **مؤلف**
عرض کند کہ فارسیان قدیم ہمین بئر عربی را بقاعدۂ تبدیل مفرس کردہ اند کہ ہمزہ بیای مجہول
بدل و را بلام بدل می شود چنانکہ اگدش و یکدش و چنار و چنال دیگر ہیچ (اردو) باولی - مؤنث -

(۵) **بیل** - بقول برہان و جامع سبد سرگین کشی و کناسی را گویند **مؤلف** عرض کند کہ اسم
جامد فارسی زبان است (اردو) مثل پھاوڑے کے ایک سر پہن جہاڑو جس سے کیچڑ اور موزعن
کا میلا صاف کرتے ہین - مذکر -

(۶) **بیل** - بقول جہانگیری در ملحقات بایای معروف ماہ باشد کہ در برابر سال است
مؤلف عرض کند کہ دیگر محققین ذکر این نکردہ اند و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند
اگر سند استعمال بدست آید این را ہم اسم جامد فارسی زبان گوئیم (اردو) مہینہ - مذکر -

بیلابردار اصطلاح - بقول انند بحوالۂ
فرہنگ فرنگ بالکسر مردی کہ برای تقسیم مال
خیرات و صدقات پیش امرا مقرر باشد - دیگر
کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و معاصرین عجم
گویند کہ حالا بر زبان نیست ولیکن فارسی قدیم
است و از وجہ تسمیۂ این خبر ندارند **مؤلف**
عرض کند کہ امرای قدیم کیسہ ہای کم عرض باریک
یعنی بقدر عرض پول و پیا از پول درست می کردند
کہ دراز می بود و ملازم خاص شان اینچنین کیسہ
مملو از پول و زر با خود می داشت و آن

کیسه را بیلیه نام بود و بیلیه بردار بحکم مولی بهر کی
از سائلین یک بیله حواله می کرد اگرچه اہل لغت
از بیلیه ساکت اند ولیکن قرین قیاس است که معنی
لفظی بیلیه منسوب به بیل و کنایه از همان کیسه پر از
پول باشد که درو درازی شبیهه بدستهٔ بیل
است آنچه محقق ہند نژاد این را به الف نوشته
غلطی کتابت می نماید والله اعلم بحقیقة الحال

و جا دارد که از لغت پیلی که به بای فارسی بمعنی
کیسه می آید به تبدیل بای فارسی بموحده (چنانکه
اسب و اسپ) و بزیادت الف زائد در آخر بیل
این مرکب وضع کرده باشند و این بهتر از ماخذ
اول الذکر است ـ (اردو) بیلا بردار
بقول آصفیه ـ مذکر ـ فارسی ـ وه شخص جو
خیرات کے روپیه کی تھیلی لیکر چلے ـ

بیلاق بقول طبقات برہان بکسر اول و سکون ثانی مجہول و لام الف و قاف ساکن ـ جای سرد
که بجهت تابستان در زیر زمین کنند ـ صاحبان ہفت و انند ہم ذکر این کرده اند مؤلف عرض
کند که بقول لغات ترکی در ترکی زبان بالاق به ہمین معنی آمده جا دارد که فارسیان الف را به یا
بدل کرده مفرس کرده اند چنانکه حساب و حسیب و ہمین است اماله ـ ولیکن عجب است که محققین
اہل زبان این را ترک کرده اند (اردو) تہ خانه ـ مذکر ـ دیکھو بادغر ـ

بیلاک صاحب انند بحواله فرہنگ وصاف گوید که مغولی و ترکی (۱) ساعد و ساق دست
و (۲) معرفت و (۳) تحفه باشد مؤلف عرض کند که ہمه محققین فارسی زبان ازین ساکت
صاحب لغات ترکی بلک بمعنی ساعد نوشته ـ بدون سند استعمال این را اسم جامد فارسی زبان
ندانیم (اردو) (۱) ساعد ـ دیکھو ارم (۲) معرفت ـ مؤنث (۳) تحفه ـ مذکر ـ

بیلای بقول برہان با اول بیای رسیده و ثالث بالف کشیده و تحتانی زده بلغت زند و پازند

چاه باشد مطلقاً که عربان بئر خوانند صاحبان ناصری و هفت و انند هم ذکر این کرده اند.
مؤلف عرض کند که بیل بر معنی چهارمش به همین معنی گذشت و بیلا بزیادت الف فریدعلیه
آن باشد که بدان یای آخر هم زیاده کردند و صراحت ماخذ بیل بمعنی چاه همدرانجا کرده ایم
(اردو) دیکھو بیل کے چوتھے معنے۔

بیلچه بقول انندبحواله فرهنگ فرنگ کبیر اول و فتح جیم فارسی بمعنی کلند خورد مؤلف عرض کند که اگرچه دیگری از محققین لغات فرس ذکر این نکرده ولیکن موافق قیاس است از قبیل باغچه وامثال آن که کلمه چه افادهٔ معنی تصغیر کند که مرکب است با بیل بمعنی اولش (اردو) بیلچه بقول آصفیه. فارسی. اسم مذکر ایک اوزار کا نام ہے جس سے باغبان روشیں اور کیاریان بناتے ہیں اسکی ڈنڈی بڑی ہوتی ہے اور بیل پھاوڑے کا سا ہوتا ہے۔

بی لحاظ استعمال. بقول انندبحواله فرهنگ فرنگ. غافل و بی التفات مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) غافل بے التفات صاحب آصفیه نے بے لحاظ کو اردو میں بمعنی بے شرم لکھا ہے۔

بیلدار استعمال. بقول انندبحواله فرهنگ فرنگ آنکه به بیل کار کند. صاحب فدائی گوید که کسی که کارش کندن زمین است از بیل و مانند آن. مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) بیلدار بقول آصفیه. فارسی. اسم مذکر. وہ قلی جو اپنا ذاتی پھاوڑا اپنے پاس رکھے۔ پھاوڑے سے کام کرنے والا. کھودنے والا

بیل زدن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت. مؤلف عرض کند که کار از بیل کردن (بیل زن) اسم فاعل ترکیبی از همین است که صاحبان بحر و بهار عجم ذکرش

کرده اند و گویند که آنکه به بیل کار کند چون باغبان
و دهقان و مانند آن (نظامی ؎) همان بیل زن
مرد آلت شناس ٭ کند بیلکش را به بیلی قیاس ٭ —
(اردو) بیلداری کرنا بیل سے کام کرنا اور
بیلدار بیل زن کا مرادف ہے ۔

بیلژیک اصطلاح - بقول رہنما سفر بلجیم
است مؤلف عرض کند که جیم بدل شده به
زای فارسی چنانکه کج و کژ و جیم بدل شده به کاف
و همین مثال این قسم تبدیل معاصرین عجم است
مخفی مباد که بلجیم لغت زبان لاطینی است و سلطنتی
مختصری را نام است که درمیان فرانس و آئرلند
و جرمنی واقع است (اردو) بلجیم ایک سلطنت
کا نام ہے جو فرانس اور آئرلنڈ اور جرمن
کے درمیان واقع ہے ۔

بیلسته بقول برہان با ثانی مجہول بروزن پیسته (۱)
انگشتان دست را گویند و (۲) نوعی از گل هم
صاحب ناصری بذکر قول برہان و معنی اول
گوید که تحقیق آنست که پیلسته بپای فارسی است
و پیل بمعنی فیل و استه مخفف استخوان و استخوان
پیل عاج است و ساعد خوبان را در سفیدی
بعاج تشبیه کنند و چون انگشتان نیز از اجزای
ساعد اند مجازاً بر انگشتان نیز اطلاق شده صاحب
جامع هم ذکر هر دو معنی کرده و خان آرزو در سراج
بذکر هر دو معنی گوید که تحقیق آن در بای فارسی
می آید و در آنجا می نویسد که بمعنی دوم بپای است
(حکیم اسدی ؎) به بیلسته سنبل همین دسته
کرده ٭ بدر نیز بیلسته را خسته کرده ٭ (ناصر خسرو
؎) آن قد چو نارون چو چنبری شده ٭ پر شوخ گشت
دست چو بیلسته ٭ مؤلف عرض کند که معنی
حقیقی (پیلسته) استخوان پیل و کنایه باشد از
انگشتان که شابه آنست و این به تبدیل بای
فارسی بموحده مبدل آمده چنانکه اسپ و اسب
و کیفیت فرید معنی دوم هیچ بوضوح نپیوسته
که محققین مفردات طب ازین لغت ساکت اند

فارسی زبان صراحت فرید نکرده اند عجمی نیست
که آن هم سفید رنگ و شبیه استخوان فیل باشد
ولیکن نظر به صراحت خان آرزو و غیر صراحت
دیگران این را بمعنی دوم اسم جامد فارسی
زبان دانیم نه مبدل پلیته و صراحت مؤلف
پلیته به بای فارسی می آید (اردو) (۱) انگلیان
مؤنث (۲) ایک پھول کا نام جس کی کامل
تعریف معلوم نہ ہوسکی۔ مذکر۔

پلغت بقول شمس در فارسی زبان نام ستارهٔ که او را زهره خوانند مؤلف عرض کند که همه محققین ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند مجرد قول شمس بدون سند استعمال اعتبار را نشاید و همین لغت به همین معنی به فای چهارم عوض غین معجمه می آید عجبی نیست که محقق ما تحقیق به تصحیف نقلش کرده (اردو) زہرہ۔ دیکھو ناہید۔

(۱) **پلغوس** (۲) **پلغوش** بقول صاحب شمس هر دو به اول مکسور و لام موقوف نام گلی که بر کناره اش نقطه های سیاه باشد مؤلف عرض کند که اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد که (۱) مبدل (۲) که شین معجمه به مهمله بدل شود چنانکه گشتی و گستی و (۲) مبدل پلغیش که بیای فارسی بجایش می آید چنانکه اسپ و اسب (اردو) دیکھو پلغیش۔

پلغنت بقول برهان بضم ثالث بروزن می گفت ستارهٔ زهره را نام است صاحبان سروری و جامع و هفت هم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج گوید که (بی دخت) بهمین معنی گذشت اغلب که این تصحیف آن باشد مؤلف عرض کند که ما صراحت ماخذ (بیدخت) همدرانجا کرده ایم و آن را ازین هیچ تعلق نباشد و نه قاعدهٔ تبدیل بکارش می خورد هم
نیست که باعتبار صاحب جامع که محقق اهل زبان است این را اسم جامد فارسی قدیم دانیم

(اردو) زہرہ دیکھوا ناہمید۔

بیلقان بقول برہان وجامع وہفت بفتح اوّل وقاف بالف کشیدہ بر وزن پہلوان شہریست از ولایت ارّان مابین شیروان وآذربایجان **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیہ این معلوم نشد (اردو) بیلقان ایک شہر کا نام ہے جو ولایت ارّان سے ہے اور شیروان اور آذربائیجان کے درمیان واقع ہے۔ مذکر۔

بیلک بقول برہان وسروری ورشیدی وناصری وجامع وسراج بفتح اوّل بر وزن عینک (۱) منشور پادشاہان **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است (اردو) منشور۔ بقول آصفیہ فرمان شاہی۔ پروانہ۔ مذکر

(۲) **بیلک** ۔ بقول برہان وسروری ورشیدی وناصری وجامع وسراج قبالۂ خانہ وباغ وامثال آن **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) قبالہ۔ بقول آصفیہ عربی اسم مذکر۔ بکری پتر۔ سند ملکیت۔ مکان یا جاگیر وغیرہ کا وہ کاغذ جس سے ملکیت ثابت ہو۔ مکان کا کاغذ یا سند۔

(۳) **بیلک** ۔ بقول برہان وجامع وسراج تیری را گویند کہ پیکان آن دو شاخ باشد۔ صاحب سروری می فرماید کہ این را فیلک نیز گویند (شمس فخری ؎) ای شہی کہ بد وزقا بروز کین ومصاف ٭ بر آسمان مہ وخورشید را بیک بیلک ٭ (حمید لونکی ؎) بیلکش تیغی کہ از چرخ درشت آید برون ٭ نرمی موم آن نفس در سینۂ سندان نہاد ٭ (سروری ؎) شاہی کہ چوکردند قران بیلک ودستش ٭ البتہ چو ان خم ند بد حکم قران را ٭ مؤلف عرض

که مجازاً معنی بیهاره می نماید دیگر هیچ (اردو) وہ تیر جس کے پیکان میں دو شاخ ہوں. مذکر

(۳) **بیلک**. بقول برهان وجامع و سراج بکسر اوّل و ثانی مجهول نوعی از پیکان که آن را مانند بیل کوچکی سازند و پیکان شکاری نیز گویند و فرماید که بقول مؤید هندیست ولیکن در فارسی مستعمل. صاحب سروری ذکر این کرده (شاه طاهر سه) هست در چشم شیاطین هواجرم شهاب به بی نفاد تو چو تیری که ندارد بیلک ؛ صاحب رشیدی هم ذکر این کرده صاحب ناصری گفته این را بیلیه نیز گویند **مؤلف** عرض کند که کاف تصغیر بر بیل زیاده کرده اند و بس (اردو) تیر کی ایک قسم جس کی نوک مثل پھاوڑے کے پھیلی ہوئی ہو. مذکر.

بیلقان اصطلاح. صاحب ناصری گوید که صاحب برهان این را بفتح اوّل بر وزن شهروان با قاف نوشته ظن غالب اینست که بکسر اوّل باشد و یقیناً با کاف عجم بوده و بیلقان

و نام شهریست از ولایات اران مابین شیروان و آذربایجان **مؤلف** عرض کند که دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت صاحب انند نقل نگارش و وجه تسمیهٔ این هم ظاهر نمی شود (اردو) دیکھو بیلقان. مذکر.

بیلکش بقول شمس لغت فارسی است بمعنی ابر سیاه **مؤلف** عرض کند که دیگر همه محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین لغت ساکت بدون سند استعمال مجرد قول صاحب شمس را معتبر ندانیم (اردو) ابر سیاه. کہہ سکتے ہیں. مذکر. کالی گھٹا. مؤنث.

بیلوا بقول ملحقات برهان و انند و هفت و مؤید با ثانی مجهول بر وزن پیشوا. دارو فروش را گویند و بیای فارسی هم آمده **مؤلف** عرض کند که این اصل است و آن مبدل این چنانکه اسب و اسپ و ترکیب این از قبیل پیشوا که کلمهٔ وا و با افادهٔ معنی معیت و فاعلی هم کند

پس معنی لفظی این بیل دارنده و فروشنده بیل و مجازاً به تعمیم دار و فروش دیگر هیچ (اردو) دوافروش۔

بیله | بقول برہان و جامع و ناصری و جہانگیری و رشیدی و سراج بثانی مجہول بر وزن حیله (۱) خشکی و جزیرہ میان دریا و رود خانه۔ صاحب رشیدی می فرماید که زمین کنارہ دریا و رود خان آرزو در سراج تردید رشیدی کردہ (عمعق بخاری ع) زعمان قدرت فلک یک حباب بدریای جاہت جہان بیله ایست ؛ **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم باشد مخفی مباد که ہمین لغت بیای فارسی ہم می آید بجنبید معانی و تکمیل تعریف در آنجا شود (اردو) ٹاپو بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ جزیرہ۔ وہ ٹکڑا خشک زمین جو دریا یا سمندر سے گھرا ہوا ہو (جزیرہ۔ دیکھو ار بوچیپا کا نمبر ۲)

(۲) بیله۔ بقول برہان و جامع نوعی از دوائی صاحب ہفت این را گلی گفته صاحب محیط بر بیله می فرماید که از قسم رای بیل است و برد رای بیل) گوید که اسم گلی است۔ ہندی بیبا تو و بری که در شکل نبات تشبیہ به موتیه و موگرہ با اندک فرقی از ان روغن و عطر ترتیب می دہند طبیعت آن گرم و تر و بوئیدن آن مفرح و مقوی دل و دماغ و بقول اطبای ہند نفخ و سرد و دافع صفرا و مسکن حرارت و تپ و منافع بسیار دارد **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان دانیم وجا دارد که نسبت این به بادت ہای آخرہ سوی میوہ بیلیا به شهرکه گذشت واللہ اعلم بحقیقة الحال (اردو) بیلا بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک چنبیلی کی قسم کا پھول

(۳) بیله۔ بقول برہان و جامع طبله و خریطۂ عطار **مؤلف** عرض کند که باعتبار صاحب جامع

یہ تحقیق اہل زبان است این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) طبلہ۔ بقول آصفیہ عربی اسم مذکر۔ ڈبّا۔ صندوقچی جیسے طبلۂ عطار۔

(۴) بیلہ۔ بقول برہان و ناصری منشور پادشاہان مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است مرادف بیلک کہ بہمین معنی گذشت جادارد کہ این مبدل آن باشد یا آن مبدل این ہمچون پروانہ و پروانک (اردو) دیکھو بیلک کا نمبر (۱)

(۵) بیلہ۔ بقول برہان و ناصری قبالۂ باغ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان و مجاز معنی چہارم ہم توان گرفت و مبدل بیلک ہم کہ بہمین معنی گذشت چنانکہ صراحت این بر معنی چہارم کردہ ایم یا آن مبدل این (اردو) دیکھو بیلک کا نمبر (۲)

(۶) بیلہ۔ بقول برہان و جامع و ناصری و جہانگیری و رشیدی و سراج بمعنی رخسارہ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است دیگر ہیچ (خاقانی ع) بیلۂ تو کرد روی مہر و زہرہ را خجل (اردو) رخسارہ۔ کلّا۔ گال۔ مذکر۔

(۷) بیلہ۔ بقول برہان و جامع و ناصری و جہانگیری و رشیدی و سراج بمعنی پہلو مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و بس (حکیم سوزنی ے) آن دل کہ در میان دو بیلہ نہفتست ہر دو روی رسد ز قوس فلک تیر بیلکی ہا (اردو) پہلو۔ مذکر۔ دیکھو ابوبیت۔

(۸) بیلہ۔ بقول برہان و جامع و ناصری و جہانگیری و رشیدی و سراج پاروب کشتی بانان کہ بدان غرابہ رانند مؤلف عرض کند کہ بیل کہ بہمین معنی گذشت مخفف ہمین است (اردو) دیکھو بیل کا نمبر (۲)

(۹) **بیلہ** - بقول برہان و جامع و سروری و رشیدی و سراج پیکانی کہ مانند بیلچہ سازند (شمس فخری ؎) سالکان مسالک تحقیق را فارغند از شراب و تشبیلہ را دفع شیطان کفر را او را زنگ در کان مجاهدت بیلہ را (استاد فرخی ؎) چنان چون سوزن آر روشنی و آب بر روشنی از آتش که ز طوسی بیل بگذارد تا آب ماج اندرون بیلہ را **مؤلف** عرض کند کہ ہای نسبت به بیل زیادہ آمده بمعنی منسوب به بیل دیگر هیچ (اردو) وہ پیکان جس کی نوک پھیلی ہوئی ہو - مذکر -

(۱۰) **بیلہ** - بقول برہان و جامع چرک و ریمی کہ از زخم آید - خان آرزو در سراج گوید کہ بدین معنی بپای فارسی است **مؤلف** عرض کند کہ اگر بقولش پیلہ را کہ بپای فارسی بہمین معنی می آید اسم جامد فارسی زبان دانیم جا دارد کہ این مبدل آن باشد کہ پای فارسی بہ بای موحدہ بدل میشود. چنانکہ اسب و اسپ - بر اعتماد قول صاحب جامع کہ محقق اہل زبان است این را صحیح دانیم (اردو) ریم - مذکر - پیپ -

(۱۱) **بیلہ** - بقول برہان و جامع پیلہ ابریشم صاحب ناصری گوید کہ بمعنی ابریشم بپای فارسی است خان آرزو در سراج با ناصری متفق **مؤلف** عرض کند کہ اصلیت پیلہ بہ پای فارسی مسلم است ولیکن عجبی نیست کہ این را مبدل آن دانیم - صاحب جامع محقق اہل زبانست کہ تصدیق این کردہ و پای فارسی بموحدہ بدل می شود چنانکہ اسپ و اسب اگر صاحب ناصری استعمال این نشنیدہ باشد جا دارد کہ بر مقامش مستعمل نباشد (اردو) بیلہ - بقول آصفیہ فارسی - اسم مذکر - دیکھو بادامہ کا نمبر (۱)

(۱۲) **بیلہ** - بقول ہفت نام گلی است سفید رنگ - **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی این را دار و گلی

گفته اند و با صراحت این بر معنی دوم کرده ایم که این گل منافع بسیار دارد از ینجاست که این را ورد و اپکار می بندد (اردو) دیکھو بیلہ کے دوسرے معنے۔

بیله ور اصطلاح ـ بقول غیاث (۱) دارو فروش و (۲) آنکه دانه های آبگینه وغیره فروشد و فرماید که بباء فارسی هم آمده **مؤلّف** عرض کند که صاحب برهان بابای فارسی البته این را نوشته و دیگر کسی از محققین فارسی زبان غیر از صاحب غیاث به موحّده نه نوشت اگر سند استعمال پیش شود این را مبدل آن توانیم قیاس کرد چنانکه اسپ و اسب (اردو) (۱) دوا فروش (۲) منہار ـ مذکر بقول آصفیہ کانچ کی چوڑیاں بنانے اور بیچنے والا

بیم بقول برهان بروزن سیم ترس و واهمه را گویند صاحبان سروری و ناصری و جامع و هفت و بهار و انند و فدائی ذکر این کرده اند صاحب سخندان گوید که بزبان سنسکرت این را بهیم گویند (سعدی ؔ) شنیدم که در روز امید و بیم ٭ بدان را بنیکان ببخشد کریم ٭ (فرخی ؔ) عشق را بیم است ولیکن همه اندوه دل است ٭ خنک آن کو را از عشق نه ترس است و نه بیم ٭ بهار گوید که با لفظ آوردن و بردن و دادن و داشتن و کردن و کشیدن مستعمل **مؤلّف** عرض کند که استعمال این در ملحقات می آید و این اسم جامد فارسی زبان می نماید و جا دارد که مفرس باشد از لغت سنسکرت بحذف های هوز (اردو) ڈر ـ خوف ـ مذکر۔

بیم آوردن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند که خوفناک شدن است (اسیری لاهیجی ؔ) هر که از درد عشق بیم آرد ٭ نیست عاشق که مرد بیمار است ٭ (اردو) ڈرنا ـ خوف کرنا۔

بیمار بقول برهان بروزن دیوار (۱) ناتوان

وخستہ را گویند و امر بہ ترسیدن است یعنی بترس صاحبان ناصری و مؤید وانند و ہفت ذکر این کردہ اند بہار گوید کہ آن کلمہ نسبت است و معنی ترکیبی آن منسوب بہ بیم و اطلاق آن بر مریض مجاز است چراکہ در مرض بیم مرگ می باشد صاحب تحقیق الاصطلاحات فرماید کہ (۲) وصف چشم معشوق است مؤلف عرض کند کہ تسامح و بی غوری ہمہ ہان است بیمار را امر ترسیدن گفتن بلکہ این امر مصدر (بیم آوردن) است و معنی دوم استعارہ باشد از چشم معشوق کہ فارسیان از مجرد بیمار ہم چشم معشوق ارادہ کردہ اند۔ (فرخی ؎) ز کوژی پشت من چون پشت پیران ؎ ز سستی پای من چون پای بیمار ؎ (سلمان ساوجی ؎) خبر صحت بیمار تو آوردہ نسیم ؎ گرچہ باور نکند عقل خبرہای سقیم ؎ (اردو) (۱) بیمار۔ مریض۔ مذکر (۲) معشوق کی آنکھ کو بھی شعرای فرس نے بیمار کہا ہے اور اردو میں بھی استعارۃً اس کا استعمال ہے۔ جناب امیر مینائی نے آنکھ کی صفات میں اس کا اشارہ فرمایا

بیمارانہ استعمال۔ بہار ذکر این کردہ و از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بقاعدہ فارسی بمعنی مثل بیمار است (قاسمی یحیی ؎) ز دور ہم یار دید و گفت کین یحیی است ؎ بپنداری ؎ کہ سخت افتان و خیزان مست بیمارانہ می آید ؎ (اردو) مثل بیمار سکے

بیمار برآوردن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی بیمار قرار دادن است موافق قیاس (ظہوری ؎) مسیحا کو کہ آئین علاج عشق آموزد ؎ بگشتم تا ز ہمہ پرہیز بیمارم برآوردی ؎ (اردو) بیمار قرار دینا۔

بیمار بودن استعمال۔ بمعنی مریض شدن است (انوری ؎) در آرزوی شکر و بادام تو صد سال ؎ بر بستر تیمار تو بیمار توان بود ؎ مؤلف گوید کہ بمعنی حقیقی است (اردو) بیمار ہونا

بیمارپرسی اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و
آنند پرسش احوال بیمار کہ آن را بتازی عیادت
خوانند (خواجہ آصفی سہ) دوش می پرسید
حال چشم خود رفتم ز حال ؎ امشب آن بیمار
پرسیہا مرا بیمار داشت ؎ **مؤلف** عرض کند
کہ موافق قیاس است (اردو) بیمارپرسی
بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مؤنث۔ عیادت
بیمار کا حال پوچھنا۔

بیمارخانہ استعمال۔ خان آرزو در چراغ
ہدایت می فرماید کہ بمعنی دار الشفاست کہ بیمارستان
نیز می گویند (کمال خجند ع) باید حکیم را سوی بیمار خانہ
برد ؎ صاحبان بحر و بہار عجم و آنند ہم ذکر این کردہ اند
(ولہ سہ) جانم زغمزۂ تو بچشم تو می گریخت ؎ از
خستگیش میل زبیمار خانہ بود ؎ **مؤلف** عرض
کند کہ قلب اضافت خانۂ بیمار و موافق قیاس۔
(اردو) دار الشفا۔ مذکر۔ شفاخانہ۔ بیمارخانہ۔
ہوسپٹل۔ صحت حاصل کرنے کا گھر۔

بیمارخیز اصطلاح۔ بقول بحر کسی کہ از بستر بیماری
برخاستہ باشد صاحب ملحقات بہار ہم این را
آوردہ۔ بہار بذکر معنی بالا گوید کہ اغلب کہ خیز درین
ترکیب بمعنی خاستن است یعنی کسیکہ خاستن او
مثل بیماران بود و این در حالت نقاہت باشد
مؤلف عرض کند کہ بیمارخیز اسم مفعول ترکیبی بمعنی
بیمار برخاستہ شدہ و مراد از کسی کہ برخاستہ است
از بستر بیماری و مقصود از صحت یافتہ کہ برخاستن
از بستر بیماری علامت صحت است (اردو)
صحت یافتہ۔ بستر بیماری سے اٹھا ہوا۔

(۱) **بیماردار** اصطلاح۔ بقول بہار و بحر
و آنند بمعنی آنکہ متعہد خدمت بیمار باشد (صائب
سہ) ہر کجا باشد دلی می چیند از چشم تو درد ؎ ہر کجا
نازی بود بیماردار چشم تست ؎ **مؤلف** عرض
کند کہ موافق قیاس و اسم فاعل ترکیبی است و۔

(۲) **بیمارداری** بزیادت یای مصدری
بمعنی نگرانی بیمار است (میرزا رضی دانش سہ)

نیز داغت چشمت بجان و دل ما ٭ تر بیمار بیمار دار انگ
نباید ٭ (اردو) (۱) بیمار دار بقول آصفیہ
فارسی۔ اسم مذکر۔ بیمار کا خبرگیران۔ رنجوردار
بیمار کی خدمت کرنے اور اس کے علاج میں کوشش
کرنے والا (۲) بیمار داری بقول۔ مونث۔ رنجور
داری بیمار کی خدمت کی ذمہ داری۔ خبرگیری۔

بیمار داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ
بمعنی بیمار کردن است (حسن غزنوی سے) خبر لعبتان
لبت بوی بہی نیست مرا ٭ تا چو خود چشم مرا چشم تو دارد
بیمار ٭ (اردو) بیمار کرنا۔ بیمار بنانا۔

بیمارسان اصطلاح۔ بقول برہان (۱) بمعنی
بیمار مانند چہ سان بمعنی مانند ہم آمدہ و (۲) بیمارستان
را نیز گویند کہ بعربی دارالشفا خوانند بہار گوید کہ
این مخفف بیمارستان است بمعنی دوم (حکیم فردوسی
سے) بدو گفت گودرز بیمارسان ٭ ترا جای زیبا تر
از شارسان ٭ صاحب بحر عجم بانش صاحبان جامع
و رشیدی و ہفت و سراج ہم ذکر این کردہ اند
صاحب سروری بذیل بیمارستان این را آوردہ
مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است کہ
فوقانی از بیمارستان حذف شدہ (اردو)
(۱) بیمار کے مانند۔ مثل بیمار کے (۲) دیکھو بیمارستان

بیمارستان اصطلاح۔ بقول سروری
(۱) بمعنی دارالشفا (سراج الدین راجی سے)
بیمارستان عشقت ای دلبر ٭ مجنون کردہ ہزار
عاقل را ٭ و فرماید کہ بدین معنی بیمارسان بحذف
تا نیز آمدہ و (۲) نام قصبہ از فارس۔ صاحبان
بہار عجم و آنند و فدائی ہم ذکر این کردہ صاحب
ناصری می فرماید کہ مخفف این مارستان ہم آمدہ
مؤلف عرض کند کہ از قبیل گلستان و بوستان
است (اردو) دارالشفا۔ مذکر۔ دیکھو بیمارسان

بیمار سنگین استعمال۔ بقول بہار معروف
مؤلف عرض کند کہ مریضی کہ مرضش سخت
و مہلک باشد معاصرین عجم بر زبان دارند۔

(اردو) سخت بیمار ۔

بیمار شدن استعمال ۔ بمعنی حقیقی مبتلای مرض شدن است (صائب سه) عشق تمکین دلیل انکار زمن دارد بیش ٭ دایه پرهیز کند طفل چو بیمار شود ٭ (اردو) بیمار ہونا ۔

بیمار غنچ اصطلاح ۔ بقول برہان بفتح غین نقطه دار و سکون نا بعد (۱) بمعنی بیمار ناک و دردمند است یعنی بیشتر اوقات بیمار و رنجور باشد و (۲) کسی را نیز گویند که بیماری او از روی ناز و غمزه باشد صاحب سروری از استاد رودکی سند آورده (شعر) چو گشت آن پری روی بیمار غنچ ٭ ببرید دل زین سرای سپنج ٭ صاحب رشیدی گوید که بیماری را گویند که از طول بیماری غنچ شده باشد یعنی بهم آمده و گرد شده و فرماید که در صراح در تفسیر امراض این را آورده صاحب ناصری بذکر ہر دو معنی گوید که این لغت ماخوذ از غنچ است ٭ صاحب جامع همزبان برہان ۔ خان آرزو در سراج ذکر هر دو ارش بهاره هم این را آورده ۔ **مؤلف** عرض کند که غنچ بمعنی آغشته و ناز و غمزه می آید پس این بمعنی اول اسم فاصل ترکیبی است و بمعنی دوم مرکب اضافی و کنایه (اردو) (۱) دردمند بیمار (۲) ناز و غمزے سے مصنوعی بیمار بیمار نما ۔

(۱) بیمار کردن
(۲) بیمار گردیدن
(۳) بیمار گشتن

استعمال ۔ هر سه بمعنی حقیقی است یعنی (۱) بیمار نمودن کسی کسی را و لازمش (۲) و (۳) یعنی بیمار شدن کسی (انوری سه) کنی از تقویت لطف عرض را جوهر ٭ کنی از تربیت مهر شفا را بیمار ٭ (صائب سه) رخساره گلرنگ تو هر دم به هوا است ٭ چون چشم گران خواب تو بیمار نگردد ٭ (ظهوری سه) بیمار گشت چشم تو در دشمنان مبین ٭ از دوستان برای چه پرهیز می کنی ٭ (اردو) (۱) بیمار کرنا (۲) و (۳) بیمار ہونا ۔

بیمارگین اصطلاح ۔ بقول آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ بکسر کاف فارسی (۱) غذائی کہ بہ بیمار دہند و (۲) بیمار مؤلّف عرض کند کہ (گین) در فارسی زبان کلمہ ایست کہ افادۂ معنی فاعلی کند چون غمگین پس معنی دوم موافق قیاس است و برای معنی اول طالب سند استعمال می باشیم کہ محققین اہل زبان و معاصرین عجم ازین ساکت (اردو) (۱) بیمار کی غذا ۔ مؤنث (۲) بیمار ۔

بیماره اصطلاح ۔ بقول آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی علیل و ناتوان و بیمار مؤلّف عرض کند کہ ہای زائد در آخر بیمار است و بس مشتاق سند استعمال می باشیم کہ استعمال این از نظر ما نگذشت (اردو) دیکھو بیمار ۔

بیماری استعمال ۔ بقول آنند و بہار بمعنی رنجوری و مرض و فرمایند کہ با لفظ پیچیدن و واقع مستعمل مؤلّف عرض کند کہ مرکبات این در ملحقات می آید و یای مصدری با لفظ بیمار ترکیب یافتہ است و بس (صائب ۵) درد بادیہ ہا درد بہ درمان نتوان یافت ﴿ بیماری ہر شہر بہ تقلید حکیم است ﴿ (اردو) بیماری بقول آصفیہ فارسی ۔ اسم مؤنث ۔ علالت ۔

بیماری باریک اصطلاح ۔ بقول بحر مرض دق و تپ دق ۔ صاحب آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ بیماری سل گوید مؤلّف عرض کند کہ معاصرین عجم این را بمعنی عام استعمال می کنند یعنی بیماری نازک کہ صعب باشد تخصیص دق و سل نیست و سند استعمال می کند (اردو) مرض دق و سل ۔ پیچیدہ

بیماری پیچیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلّف عرض کند کہ عارض شدن مرض است بہ شدت کہ بیماری زود نگذارد (صائب ۵) لیک بیماری عشق بہ رگ جان پیچید ﴿ صائب ہم رشتہ بانگشت طبیبان نہ پیچید ﴿ (اردو) بیماری شدت سے ...

بیماری دادن مصدر اصطلاحی ...

آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ عارض کردن قضا و قدر بیماری را بکسی (طالب آملی ؎) ضبط ننگ مکن کہ بچشم تو داوہ اند ٭ بیماری کہ نیست بہ پرہیزش احتیاج ٭ (اردو) بیماری عارض کرنا۔ بیمار کرنا بیمار بنانا۔

بیماری سنگین اصطلاح۔ بقول بحر و بہار دانند بیماری گران کہ زود زائل نشود (صائب ؎) بیدماغی باعث بیماری من گشتہ است ٭ وبشتر سنگین شود بیماری از پرسیدنم ٭ مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است و موافق قیاس (اردو) صعب بیماری۔ مؤنث۔

بیماری کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مبتلای بیماری شدن است (اہلی شیرازی ؎) وصل آن را بہ کہ از ہجران گرفتار غمی شدہ ٭ قدر صحت آن کسی داند کہ بیماری کشد ٭ (اردو) بیمار ہونا۔ مبتلای بیماری ہونا۔

بیماری نہادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی عارض کردن بیماری و مراد از بیمار کردن است (اشرفی سمرقندی ؎) بیماری کہ جہل نہد در نہاد کس ٭ نی در عجم علاج پذیرد نہ در عرب ٭ (اردو) بیماری عارض کرنا۔ بیمار بنانا۔ بیمار کرنا۔

بی مانند استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بی مثل و بی نظیر مؤلف عرض کند موافق قیاس است کہ مانند و مثل ہر دو یکی است (اردو) بے مثل۔ بے نظیر۔

بی ماوا استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالف مقصورہ در آخر بمعنی بی خانمان۔ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است مراد از بی خانمان (اردو) دیکھو بے خانمان۔

بی مایہ استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ

(۱) بمعنی چیزی بی قیمت و کم بها معروف است
و بحوالهٔ ناصری (۲) آنچه از مادہ متکون نشده مانند
عقول و نفوس و امثال آن و آن غیر معروف است
و فرماید که این لغت از وساتیر نقل شده و از
همین است (بی مایگی) بمعنی افلاس و احتیاج -
مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو)
(۱) کم قیمت - کم بہا - ناچیز (۲) وہ شی جو کسی مادہ
سے متکون نہو جیسے عقل - نفس وغیرہ -

بیمبر | اصطلاح - بقول بحر و ملحقات برہان
بفتح بای ابجد و سکون رای مهمله (۱) بمعنی بہا و
قیمت و (۲) ترسنده را هم گویند بهار بذکر هر دو
معنی می فرماید که نسبت معنی اول وجهی معلوم نیست
صاحب انند نقل نگار بهار صاحب هفت هم ذکر
هر دو معنی فرموده مؤلف عرض کند که معنی ملفوظی
این برندهٔ بیم اسم فاعل ترکیبی است و کنایه از
معنی اول که بهای شی قابض را بیم واهمه و تشویش
کند از چگونگی آن و معنی دوم مرادف بیمگیر است
یعنی ترسنده که بردن بمعنی حاصل کردن آمده
و کسی که بیم حاصل کند ترسنده باشد (اردو)
(۱) قیمت - مؤنث (۲) ڈرپوک - دیکھو بد دل
کے پہلے معنے -

بیم بودن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این
کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که معنی
حقیقی است یعنی بودن خوف و ترس (سلمان
ساوجی سه) همه بیم من از آن غمزهٔ بیمار بود
همه تشویشم از آن زلف پریشان باشد کو -
(اردو) ڈر ہونا -

بیمثال | استعمال - بقول بهار معروف
صاحب انند گوید که بمعنی بی مانند است مؤلف
عرض کند که موافق قیاس باشد بمعنی بی نظیر و
لاثانی (اردو) بے نظیر - بقول آصفیہ لاثانی
بے بدل - بے مانند -

بیمایا | اصطلاح - بقول ملحقات برہان بمعنی
پیله ریشم - صاحب هفت گوید که بی ترس هم

وصاحب شمس می فرماید که بمعنی بی دریغ و بی منع و بیکابیک مؤلف عرض کند که محابا مفرس محابات عربی است که فارسیان بمعنی اندیشه و هراس استعمال کنند پس معنی این بی اندیشه و بی ترس است و بس اختلاف بیان محققین بالا طبع آزمائی است (ظهوری ﷺ) چرخ دگر کینہا ظهوری خوش میان بربسته است ٭ با دستدرش صحبت بی محابای روم ٭ (اردو) بے دھڑک بقول آصفیہ ـ بے خوف ـ بے اندیشہ ـ مؤلف عرض کرتا ہے ـ بے محابا بھی کہہ سکتے ہیں ـ

بی محابا پلنگ | اصطلاح ـ بقول برہان (۱) کنایہ از دنیا و روزگار است و (۲) کنایہ از موت ہم ـ صاحبان بحر و جامع و (ملحقات جہانگیری و ناصری) و سراج و انند و مؤید ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) (۱) دنیا مؤنث (۲) موت ـ مؤنث ـ

بی محابائی | اصطلاح ـ بمعنی بےخوفی است ـ (ظهوری ﷺ) بحسن من مایه مغروری طنازان است ٭ بی محابائی خوبان ز مدارای من است ٭ مؤلف عرض کند که یای مصدری برای محابای) که فرمایه علیه بی محابا است زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ (اردو) بے خوفی ـ مؤنث ـ

بی محل | استعمال ـ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح ہیم بمعنی بی وقت و بیجا مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) بے محل ـ بقول آصفیہ ـ بے موقع ـ بے جا ـ نامناسب

بی محلی | اصطلاح ـ بقول بحر و مؤید و ملحقات برہان بمعنی بی التفاتی مؤلف عرض کند که معاصرین عجم بدین معنی بر زبان ندارند مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) بے التفاتی ـ بے توجہی ـ مؤنث ـ

بیم دادن | مصدر اصطلاحی ـ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند

بمعنی ترسانیدن است (وحشی یافقی سه) رقیبا سه) در پرسش من کہ از ہوایت ہو بر عقل
می دہی بہیم کہ دار و قصد خونریزیت ہو ازین بہتر چہ خواہد بود یارب اینچنین باشد ہو (اردو) ڈرانا۔

بہیم داشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بمعنی ترسیدن است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (سالک قزوینی سه) این تیرہ نظر چہ بیم مردمک دارد ہو پوشیدن چشم را تماشائی نیست ہو (ظہوری سه) ہر بیرونی بدرون آمد وجا تنگ شد است ہو بیم دارم کہ بگیرند ز من بیرون را ہو (اردو) ڈرنا۔ خوف کرنا۔

بیمر اصطلاح۔ بقول برہان بروزن دیگر بمعنی بی حد و حساب و بسیار باشد۔ چہ مر بمعنی شمار ہم آمدہ صاحبان ناصری و جامع و ہفت و انند ہم ذکر این کردہ اند صاحب سفرنگ بضمن شرح سی و چہارمی فقرۂ (نامہ ثت حی افرام) ذکر این کردہ کہ بمعنی بی شمار و بی حصر است **مؤلف** عرض کند کہ لغت ژند و پاژند است (انوری

ہوان بی مر آمد ہو (اردو) بے حد۔ بے حساب۔ بے شمار۔ بہت۔

بیم رفتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ خوف واقع شدن است و موافق قیاس (والہٗ داغستانی۔ نثر) اگر اندیشہ اطناب نبودی از مثنویات خمسہ قلیلی درین کتاب قلمی می کرد ولیکن بیم رفت ہو (اردو) ڈر ہونا۔ خوف ہونا۔ ڈرنا۔

بیمروت استعمال۔ بقول انندراج از فرہنگ فرنگ (بضم میم) بمعنی بیرو و ناتراشیدہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ لحاظ و مروت ندارد (ظہوری سه) حرف مرہم گفتہ باشد بی رضای من لبم ہو بیمروت این قدر از دلفگاری برنداشت ہو (اردو) بی مروت۔ بقول آصفیہ۔ انسانیت سے باہر

وہ شخص جس کو کسی کا پاس اور لحاظ نہو ۔

بیم زدہ استعمال بقول صاحب فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود آنکہ ترس و ہراس بر رخ چہرہ شدہ کالبوہ اش ساختہ باشند **مؤلف** عرض کند کہ مقصودش غیر از خوفناک نباشد (اردو) خوف زدہ ڈرپوک

بیمزگی استعمال بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بی لطفی و بی ذائقگی **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و مرادف بی خوانی کہ گذشت (اردو) بیمزگی مؤنث ۔ بےلطفی دیکھو (بےخوانی)

بیمزہ استعمال بقول صاحب فدائی بی لطف و فرماید کہ آن ہر چیز و ہر سخن است کہ خوردن و شنیدنش مزہ نبخشد **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بےمزہ ۔ بقول آصفیہ ۔ بدذائقہ ۔ بےلذت ۔ بےلطف ۔

بی معنی اصطلاح بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالکسر و فتح میم ہیچ و بیہودہ و باطل **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بےمعنی ۔ بقول آصفیہ ۔ مہمل ۔ بیہودہ ۔

بی مغز اصطلاح بقول برہان کنایہ از مردم سبک و بی تمکین باشد صاحب (جہانگیری) در ملحقات و صاحبان رشیدی و ناصری و بحر و بہار و انند و سراج ذکر این کردہ اند (صائب ؎) ہر چند زنگ کر نتوان کرد بہ نی صلح ہا با وعدۂ بی مغز تو خرسند توان بود **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) سبک ۔ بقول آصفیہ اوچھا ۔ کم ظرف اور سبک سر بھی انہیں معنوں میں مستعمل ہے (غالب ؎) وہ اپنی خو نہ چھوڑینگے ہم اپنی وضع کیوں چھوڑیں ۔ سبک سر بنکے کیا پوچھیں کہ ہم سے سرگراں کیوں ہو

بی مغزان تردامن اصطلاح ۔ بقول بحر و ملحقات برہان و ہفت و انند یعنی صاحبان خلل و فاسقان و فاجران **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس کنایہ باشد (اردو) فاسقان ۔ فاجران ۔ وہ لوگ جو فسق و فجور میں مبتلا ہوں ۔ بدروشان او باشان ۔

بیمقال اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ

گنگ و خاموش۔ مؤلف عرض کند کہ مرادف
بی زبان باشد دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بے زبان
بیمقدار استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
(۱) بمعنی بی وقار و سبک سر۔ مؤلف عرض کند کہ
موافق قیاس است و (۲) بمعنی بی حد و حساب ہم
(ظہوری ؎) بر گدایان حشمت جمشید می گر دید
طرح ٭ بخش اگر می کرد قدر خویش بی مقدار او ٭
مؤلف عرض کند کہ درین شعر استعمال (بخش
بیمقدار) بہ ترکیب توصیفی است و این محاورۂ
فارسیان باشد کہ میان صفت و موصوف فصل آورند
(اردو) (۱) بے وقار (۲) بے حد و حساب
بیم کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱) بمعنی
ترسانیدن۔ مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس
است و استعمال فارسیان ہم بمعنی لازم و (۲) ترسیدن
است (ہاتفی جامی ؎) از ان فتنۂ جان ستان
بیم کرد ٭ از ان ہم شب را بد و نیم کرد ٭ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت بدون سند استعمال است و آن مصحّف (اردو) دیکھو بیسن۔

معنی اول را تسلیم نکنیم کہ معاصرین عجم و دیگر محققین
ازین ساکت (اردو) (۱) ڈرانا (۲) ڈرنا۔
بیم کشیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ مؤلف عرض کند
کہ بمعنی ترسیدن است (مفید بلخی ؎) می کشم
ہر نفسی بیم ز بی برگی خویش ٭ کہ مرا دست تہی بخیہ
قاتل باشد ٭ (اردو) ڈرنا۔
بیمگاہ اصطلاح۔ بقول بہار و انند بمعنی محلّ
خوف و خطر (خواجہ نظامی ؎) بہر بیمگاہی حصاری
کند ٭ ز بہر سر انجام کاری کند ٭ (ظہوری ؎)
بر بیمگاہ راحت و محنت رہم فتاد ٭ سود و زیان
ز گرمی سوداگر اختیم ٭ مؤلف عرض کند کہ
موافق قیاس است (اردو) مقام خوف یا خطر۔
بیمن بقول ملحقات برہان مرادف بیسن۔ مؤلف
عرض کند کہ ما حقیقت و ماخذ این را ہمانجا بیان
کردہ ایم کہ لغت ژند و پاژند است و ہمین املائی

بیمناک استعمال۔ بقول بہار و آنند از عالم ترسناک **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است کہ ناک بر وزن خاک لفظی است کہ بجہتہ بیان اتصاف موصوف بصفتی در آخر کلمات می آورند چون طربناک و غمناک و امثال آن (کذا فی البرہان) (اردو) خوفناک بقول آصفیہ۔ فارسی۔ ڈرکا بھرا ہوا۔ بھیانک۔ ڈراؤنا۔ اندیشہ ناک۔

بی منت استعمال۔ بقول آنند بکسر میم و فتح نون مشدد و نمت داون بکسی و بار منت نہ نہادن برا و ولی من و اذی۔ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حاصل بالمصدر است و موافق قیاس (صائب ؎) اگرچہ گریہ سرشار من ترکرد دریا را ٭ غنی بی منت نیسان نگوہر کرد دریا را ٭ (انوری ؎) بر جہان چو سایہ ابر است و نور آفتاب ٭ بخشش بی وعدہ و بی منت طغرل تگین ٭ (اردو) بے منت بقول آصفیہ بے احسان۔ بے دریغ۔ جیسے (خدا سب کو بے منت دیتا ہے)

بیمند اصطلاح۔ بقول آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ بکسر اول و فتح میم و سکون نون و دال مہملہ آلہ ایست کہ باغبانان از ان طائران را از باغ بپرانند **مؤلف** عرض کند کہ از قبیل جز و مند است و بمعنی لفظی منسوب بہ بیم و صاحب بیم یعنی چیزی کہ بدان پرندگان را می ترسانند (اردو) وہ جھنڈی جس سے پرندوں کو کھیتی سے اڑاتے ہیں اور آنے سے روکتے ہیں

بیموجب اصطلاح۔ بقول آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بی سبب و بی وجہ **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ موافق قیاس است ولیکن معاصرین عجم بزبان ندارند و عوض این استعمال بی وجہ و بی سبب می کنند (اردو) بے وجہ۔ بے سبب۔

بیموری اصطلاح۔ بقول برہان بضم ثالث بر وزن بلیوری بمعنی مہابت و صلابت و صاحب ناصری گوید کہ برہان بلاشبہہ خبط کردہ زیرا کہ بفتح واو اصح است و ببگیر بہا بر وزن سنگیری باین معنی مناسب است یعنی ترسانندہ صاحب جامع متفق با برہان

بہار گوید کہ ظاہرا مرکب است از جیم و تور کہ کلمۂ نسبت
است از عالم رنجبر و گنجور کہ یای مصدری بدان ملحق
نمودہ بمعنی مذکور استعمال کردہ اند۔ صاحب سفرنگ
بشرح بستمی فقرۂ (نامۂ وخشور گلشاہ) ذکر این کردہ
در اعراب و معنی با برہان وجامع متفق مؤلف عرض
کند کہ ماخذ بیان کردہ بہار درست است واصح
بہ فتح واو باشد چنانکہ صاحب ناصری گفتہ ولیکن صحیح ورد
بہ ضم میم است وہم از بیان رنجوری وگنجوری بہ ضم
جیم عربی وسکون واو بر زبان فارسیان است
عجب است از صاحب ناصری کہ باوجود یای مصدری
این را بمعنی ترساندہ گفتہ از قواعد زبان خود بیخبر است
وقوت تعریف ندارد (اردو) صلابت۔ بقول آصفیہ
عربی۔ اسم مؤنث۔ سختی۔ مضبوطی۔ مؤلف عرض
کرتا ہے کہ بیوری کا ترجمہ۔ ڈر۔ دہشت۔ ہے۔

بی مہرا استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بکسر میم بمعنی بی شفقت و بی رحم مؤلف عرض کند
کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) خامۂ بی مہرو

بی پروا زبان زد شد کنون ہ بارہ دیگر بی مروت بوفا
خواہم نوشتن ہ (انوری ؎) دایۂ دہر شہ پروردہ
کسی را کہ نخورد ہ بینی ای دوست کہ این دایہ چہ بی
مہر و وفاست ہ مخفی مباد کہ از ہمین است بی مہری
بزیادت یای مصدری بمعنی بی دردی (صائب ؎)
سرو از بی مہری باد خزان آسودہ است ہ صائب
آزادہ را از سردی دوران چہ باک ہ (اردو)
دیکھو بے درد اور بے دردی۔

(۱) بی میل استعمال بقول صاحب روزنامچہ
(۲) بی میلی بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ
قاجار (۱) بمعنی بدون خواہش مؤلف عرض
کند کہ بہ فتح میم است وموافق قیاس (انوری ؎)
وادہ بی میل کردہ بی کینہ ہ دوراین مایہ سوز صورت
سوز ہ (۲) بقول صاحب رہنما بمعنی بی دلی صاحب
بول چال می فرماید کہ بمعنی بی دلی و بی رغبت و
بی خواہش است وبخیال ما بزیادت یای مصدری است
بہ (۱) و بمعنی بی رغبتی است نہ بی رغبت (اردو)

(۱) بدون خواہش و رغبت (۲) بے دلی۔ بے رغبتی

بی می مست است مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان چون کسی را غافل در کاری بینند این مثل را گویند (اردو) دکن مین ایسے محل پر کہتے ہین "اپنے مین آپ مست ہے" "پی گیا ہے" "مدہوش ہے" ان تینون کہاوتون کا استعمال اس شخص کے حق مین ہوتا ہے جو درحقیقت پیا نہ ہو مگر اپنے کامون مین سخت غافل ہو۔

بین بقول فرہنگ جہانگیری بمعنی بینندہ و امر بہ دیدن **مؤلف** عرض کند کہ بین در فارسی قدیم بمعنی بصارت است و بینیتن مصدر زند و پاژند بمعنی دیدن و بین امر حاضرش فارسیان معاصر و اشتا دین خلف استعمال امر حاضر این کردند و مصدرش را ترک کردند و محققین فارسی دانستند کہ بین امر حاضر دیدن است و مبدل دین و قاعدۂ تبدیل وضع کردند از برای این تبدیل بہ بی خبری از حقیقت و معنی اول محض غلط کہ افادۂ معنی فاعل بدون ترکیب نمی شود چنانکہ (دوربین) و (ناتوان بین) اسم فاعل ترکیبی است حیف است کہ لغات فرس (۱) بین بمعنی بصارت و بینیتن مصدرش را ترک کردند زرد شتان معاصر تصدیق وجودش می کنند پس (۲) بین امر حاضر آنست و اصلا امر دیدن نیست چنانکہ رشیدی ذکرش کردہ صاحبان موارد و غیاث ہم سکندری خوردہ اند (اردو) (۱) بصارت۔ بینائی۔ مؤنث (۲) دیکھ۔ دیکھنا کا امر حاضر۔

بینا بقول برہان بکسر اوّل بر وزن مینا بمعنی (۱) دیدہ ور و صاحب بصیرت و بلغت زند و پاژند (۲) بمعنی ماہ است کہ بعربی شہر گویند صاحب جہانگیری در ملحقات بر معنی دوم قانع۔ صاحب رشیدی گوید کہ بمعنی (۳) بینندہ و صاحب چشم صاحب ناصری بذکر معنی اوّل و سوم گوید کہ (۴)

دیده و چشم را هم گویند چنانکه فردوسی راست (ب)
به بینندگان آفریننده را ✱ نبینی مرنجان دو بیننده را
صاحب جامع همزبان برهان. خان آرزو در
سراج گوید معروف و مرادش معنی سوم باشد و ذکر
معنی دوم هم کرده. مؤلف عرض کند که معنی سوم
حقیقی است که الف بر امر حاضر بینیدن زیاده کرده اند
که افادهٔ معنی فاعلی کند که ذکرش بذیل الف و اقسام آن
گذشت و معنی اول مجاز آن و معنی دوم هم کنایه
و معنی چهارم به نابینائی. صاحب ناصری شهادت
می دهد که در بیننده و بینا لفظاً فرقی نکرده. بحث
از بینا می کند و سند بیننده می دهد. هیچ است و
هیچ (انوری ﷺ) ✱ هیچ عقل بر اشکال دور او
واقف نه ✱ هیچ دیده بر اسرار حکم او بیناست
✱ (ظهوری ﷺ) بی حدیث تو سخن گویا نیست ✱
بی جمال تو نگه بینا نیست ✱ (اردو) (۱) صاحب
بصیرت (۲) چانند. مذکر (۳) دیکھنے والا.

بیناب بقول برهان بر وزن سیماب چیزی را

باشد که مردم را در حالت بیگانگی شعشعه دیده می شود و
در عربی این را معائنه می گویند. صاحب جامع بر
معائنه و مشاهده قانع. صاحب ناصری و ...
همزبان برهان. مؤلف عرض کند که یا(ی)
زائد بر لغت بینا زیاده کرده اند چنانکه ناشتا
و ناشتاب و این افادهٔ معنی مصدری در محاورهٔ
زبان می دهد یعنی حاصل دیدن (اردو) مشاهده
معائنه. مذکر.

بیناس بقول برهان با ثانی مجهول بر وزن
کیلاس دریچهٔ خانه را گویند. صاحب سروری
بذکر این گوید که باضافهٔ کاف هم آمده که می آید.
صاحبان رشیدی و ناصری و جامع همزبانش.
خان آرزو در سراج می فرماید که این بمعنی دریچه
و بیناسک تصغیر آن. مؤلف عرض کند که فرید علیه
همان بیناست که گذشت و این زیادتی افادهٔ
معنی خاص کند که بمعنی ظرف مشاهده باشد (اردو)
دریچه. مذکر. دیکھو اغره کا نمبر (۳)

بیناسک بقول برہان وسروری و رشیدی و جامع مرادف ہمان بیناس است کہ گذشت۔ صاحب برہان اینقدر را اضافہ کند کہ بیای فارسی ہم آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ محققین بالحیف است کہ در ترکت معنی این فرق نکردہ اند معاصرین عجم بابا اتفاق دارند کہ این نام دریچہ خورد تر است بکاف تصغیر در آخر (بیناس) زیادہ کردہ اند خان آرزو در سراج بذیل بیناس اشارہ اینکردہ است (اردو) بہت چھوٹا دریچہ یا جھروکہ بقول آصفیہ۔ مذکر۔ کھڑکی۔ دریچہ۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ دکن میں جھروکا اُس چھوٹے سوراخ کا نام ہے جو بغرض ہوا و روشنی و تماشا بجائے دریچہ قائم کرتے ہیں جو دریچہ سے بہت چھوٹا ہوتا ہے اور بیناسک کا یہی ترجمہ صحیح ہے (ہرتنا) دیکھا جو حال زار ہر ... کو ان سے جھانک کر ... لیا ... ایک سامنے کو دکن میں دریچے سے دیکھنا اور جھروکے سے جھانکنا کہتے ہیں ہمارا قطعی خیال یہہ ہے کہ اردو میں بھی دریچہ اور جھروکے میں یہہ نازک فرق ہے لیکن محقق دہلوی نے اس پر غور نہیں فرمایا۔

بیناسگ بقول مؤید باکاف فارسی (۱) ہمان بیناسک کہ بکاف تازی گذشت (کذا فی شرفنامہ) وہم او بر (بیناسک۔ بکاف تازی) گوید کہ صاحب ادات باکاف فارسی آوردہ (کذا فی شرفنامہ) ولیکن در نسخہ کہ برکتابت است دران ذکر این نیست (انتہی کلامہ) **مؤلف** عرض کند کہ قیاس غالب است کہ غلطی کتابت باشد کہ کاف عربی را کاتب مطبع کاف فارسی نوشت اگر سند استعمال بکاف فارسی بنظر آید این را مبدل آن دانیم چنانکہ کنند و گند۔ مخفی مباد کہ در نسخہ مطبوعہ نولکشور این را (۲) بمعنی پای پوش چرمی نیز نوشتہ ولیکن این معنی در دو نسخ قلمی نیست عجبی نیست کہ تصرف مطبع باشد بدون سند استعمال بر مجرد اضافہ مطبع این معنی را تسلیم نکنیم (اردو) (۱) دیکھو بیناسک (۲)

صبح حقیقی اور آفتاب ... مذکر ۔

بینا کردن استعمال ۔ بمعنی بینائی بخشیدن است (صائب ؎) از شکست گوہر خود شاد گشتن سہل نیست ٭ زین جواہر سرمہ تا چشم کرا بینا کنند ٭ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بینائی بخشنا ۔ بینا کرنا ۔

بینا گردیدن استعمال ۔ لازم مصدر گذشتہ بمعنی بینا شدن است (ظہوری ؎) ہمہ چشمست ظہوری بتو بینا گردد ٭ بتو گویاست زسر تا بقدم لب شدہ است ٭ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بینا ہونا ۔

بین الطلوعین استعمال ۔ بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار وقت ما بین طلوع صبح صادق و آفتاب ۔ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است اگرچہ این ترکیب عربی است ولیکن در عربی بدین معنی مستعمل نیست (اردو) طلوع صبح صادق اور آفتاب کا درمیانی وقت ۔ مذکر ۔

بی نام استعمال ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی گمنام و مجہول الاسم مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) گمنام وہ شخص جس کا نام مشہور نہ ہو صاحب آصفیہ نے (بے نام و نشان) پر فرمایا ہے وہ شخص جس کا پتہ نہ ہو گمنام ۔

بی ناموس استعمال ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی لامذہب و ناپرہیزگار مؤلف عرض کند کہ (۲) بمعنی حقیقی بی عصمت و عفت است و از برای معنی اول کہ ظاہر اکنایہ الیست موافق قیاس ۔ طالب سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت (اردو) (۱) لامذہب ۔ بدکار (۲) بے ناموس ۔ بے عفت و عصمت ۔ پاکدامنی نہیں رکھنے والا ۔

بی نان توان زیست ولی آب توان نیست مثل ۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی

ذکر این کرده اند و از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند که فارسیان این مثل را بجائی زنند که مقصود از بیان قلت چیزی باشد که اکتفا نکند برای انسان مایکی از معاصرین عجم را دیدیم که با حاکمی می گفت که ؎ آغا مشاہرہ که ما را عطا می کنی اینقدر قلیل است که چیزی نیست ؎ بی نان توان زیست لی بی آب نتوان ؎ مقصود همین قدر بود که ازین مشاہرہ نمی توانیم که آب هم خریده کنیم تا بنان چه رسد و بعضی گویند که این مثل نیست بلکه مقوله ایست صرف برای اظهار فرق آب و نان که اگر نان میسر نباید انسان نمی میرد لیکن بهم نرسیدن آب او را ہلاک می کند حاصل آنکه ما آنتعمال اول الذکر را لطیف دانیم (اردو) دکن میں کہتے ہیں ؎ روٹی نہ سہی اگر پانی بھی نہ ملے تو چپکی جیں گے نکلنگی

بینائش اصطلاح ـ بهار ذکر این کرده از معنی ساکت و به نقل سند علی خراسانی حاطب اللیل است (سه) می فروزد از چراغ دیدهٔ ما شمع طور و بینش اہل محبت و اصل بینائش است ؎ مؤلف عرض کند که (بینش) حاصل بالمصدر مصدر متروک (بینشن) است که ذکرش به (بین) گذشت و این مخفف (بینائیش) بحذف یک یاست بمعنی بینائی او به شین (ضمیر غائب) (اردو) اس کی بینائی اس کی بصارت اور بصیرت ـ

بینائی بقول برہان بر وزن زیبائی (۱) بمعنی دیده وری و بینندگی و فرماید که (۲) بمعنی چشم صاحب سروری هم ذکر ہر دو معنی کرده (سعدی ؎) دیده را فائده آنست که دلبر بیند ؎ ورنه بیند چه بود فائده بینائی را ؎ (ناصر خسرو ؎) بر حقیقت نگاشته روز و شب ؎ جان و دل و دو گوش و دو بینائی ؎ صاحب رشیدی همین گوید که بینائی و بینش معروف و گاه چشم نیز ازان اراده کنند صاحب ناصری هم ذکر ہر دو معنی کرده خان آرزو در سراج گوید که بمعنی اول بصارت است و معنی دوم مجاز آن مؤلف عرض کند که

اصل است بمعنی بصارت کہ بجای بینش گذشت و بینش
بمصدر ژندو پاژند اشارہ آن ہم در انجا مذکور
و (بینا) بہ الف آخر بر امر حاضرش افادہ معنی فاعلی
کند چنانکہ گذشت و (بینای) مزید علیہ آن و (بینائی)
بزیادت یای مصدری برہمین مزید علیہ بمعنی مصدری
فارسیان (بینش) را بمعنی بصیرت استعمال کنند و
(بینائی) را بمعنی بصارت و این فرق نازک محاورہ
را محققین بالا ترک کردہ اند (اردو) (۱) بینائی
بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ بصارت
روشنی چشم۔ جوت۔ نظر (۲) آنکھہ۔ مؤنث۔

بینتن مصدریست ژندو پاژند را مرادف دیدن
کہ حالا متروک است و از مشتقات این امر حاضر
(بین) در استعمال باقی است و صراحت کامل بر
(بیندی) می آید (اردو) دیکھنا۔

بیند بقول برہان بکسر اوّل و سکون ثالث و دال
ابجد (۱) بمعنی ہستند کہ از ہستی و بودن باشد صاحب
... ری ہم این را آوردہ (الوری سہ) چہ

بزرگی بود در ان نہ بیند بہ ہم در پیا آشیان
را و اجای بہ صاحب ناصری گوید کہ بمعنی ہستند و
باشند و این را بیند ہم گویند صاحب جامع فرہنگ
کہ بمعنی بوند و باشند کہ از بودن است صاحبان
ہفت و انند ہم ذکر این کردہ اند و صاحب ہفت
صراحت مزید کند کہ بسکون دوم و فتح سوم (۲)
مضارع دیدن **مؤلف** عرض کند کہ مبدل
بوند است و بس کہ واو بدل شد بہ تحتانی چنانکہ
انگول و انگیل و معنی این باشند آنانکہ این را
بمعنی ہستند گفتہ اند سکندری خوردہ اند و از قواعد
صرف زبان خبر ندارند ہستند جمع ہست است
بمعنی بودہ اند متعلق بہ زمانہ حال و بوند کہ اصل آنست
جمع مضارع باشد و آنچہ بمعنی دوم است مضارع
(بینیدن) کہ صراحت آن بر (بینیدنی) می آید
و ہیچ تعلق از مصدر دیدن ندارد (اردو)
(۱) رہیں (۲) دیکھے۔ دیکھنا کا مضارع۔

بلیندن مصدریست متروک مرادف (انبشتن)

علاوه بیدن اسم این مصدر همان (بین) که بجایش گذشت فارسیان بقاعدهٔ خود بزیادت علامت مصدر وآن برا اسم مصدر این را وضع کرده اند (بیند) مضارع این و (بینده) اسم فاعل (بین) امر حاضر این ونیز امر حاضر (بینیدن) و حاصل بالمصدر این (بیندگی) باقی مشتقات این نیابد که کامل التصریف نیست آنانکه مشتقات این مصدر را متعلق بمصدر (دیدن) کرده قواعد تبدیل حروف را قائم کرده اند سکندری خورده اند واز حقیقت خبر ندارند (اردو) دیکهنا -

بیندی | بقول بهار دانند صیغهٔ ماضی است و رسیرزا افاده معنی مضارع کند (واله هروی ۵) رخصت از تنگ فتانی دهی او واله را که بینهی نور خ که سیلابی وطنی بنانی است که صاحب قولی همی فرماید که برچند که این صیغهٔ ماضی است لیکن از این مقطع وسیاق حال مستفاد می شود و بیش را متعلق می داند بمصدر دیدن موءلف عرض کند که این را هیچ تعلق با مصدر دیدن نیست بلکه با (بینیدن) که بجایش می آید وآن مزید علیه (بیندن) است که گذشت بزیادت تحتانی معروف میان اسم مصدرش (بین) وعلامت مصدر (دن) و (بینید) ماضی مطلق آن و (بیند) مخفف بینید ماضی مطلق پس واله هروی برهمین ماضی مخففه یای مجهول بقاعدهٔ فارسی زیاده کرده چنانکه (دیدی) بمعنی می دید- صاحب بهار عجم (بیندی) را که ماضی نوشت غلط کرده واستعمال این که بمعنی مضارع دانست سکندری خورده و بر معنی شعر از غور کار نگرفت ازهمین استعمال فارسیان متحقق شد که استعمال (بیند) در فارسی زبان بدو معنی یکی مضارع مصدر (بیندن) و (بینیدن) ودیگری مخففا ماضی مطلق بینیدن که بینید است قائل را ردو دیکهتا - دیکها هوتا -

بینش | صاحب رشیدی (۱) بر معنی معروف دانیم و فرماید که (۲) نگاه چشم نیز از ان اراده کنند

(اردو) بے نصیب بقول آصفیہ۔ بدبخت
بدقسمت۔ نربھاگا۔

بی نظیر استعمال۔ بہار بمعروف قانع جناب
آنند بحوالہ فرہنگ گوید کہ بمعنی بی مثل و بی
مانند است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس
باشد (انوری سہ) یک صراحی بادہ مان دہ
بلبش نہ کہ ورد و باشد نیست کاری بی نظیر کہ۔
(اردو) بے نظیر (دیکھو بے مثال)

بی نعل بودن مصدر اصطلاحی۔ بقول ملحقات
برہان و بحر کنایہ از بی برگ و بی سامان و بی سرانجام
بودن **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی این مخصوص
است با اسپ و مجازاً بمعنی عام مستعمل شد۔
(اردو) بے سروسامان ہونا۔

بی نفس استعمال۔ بقول بہار و آنند آنکہ
دم نداشتہ باشد (صائب سہ) نیست مارا
بجز خموشی لذتی از زندگی کہ ما بجان بی نفس مانند ماہی
زندہ ایم کہ **مؤلف** عرض کند کہ بفتح فاست و
موافق قیاس (اردو) بے دم۔ بقول آصفیہ بے جان مردہ

بینک بقول بہار و آنند بحوالہ ملحقات بمعنی مردمک
چشم صاحب نوادر ہم بذیل بین ذکر این کردہ۔
مؤلف عرض کند کہ کاف نسبت است کہ بر لفظ
بین زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ چنانکہ سنگک بمعنی حقیقی
این منسوب بہ بصارت و کنایہ از مردمک (اردو)
مردمک۔ مؤنث دیکھو انگورک کا نمبر (۱)

بینک چشم اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان
و بحر بمعنی مردمک چشم **مؤلف** عرض کند کہ معنی لفظی
این بصارت چشم و کنایہ از مردمک۔ مرکب اضافی است
(اردو) دیکھو بینک۔

بی نم استعمال۔ چیزی کہ در و نم نباشد (ظہوری
سہ) خوشم کہ دیدۂ بی نم در آب گردید است
کہ زریزش قطرہ ہر سو حباب گردید است کہ
مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است
(اردو) بے نم کہہ سکتے ہیں وہ چیز جس میں
نمی اور تری نہ ہو۔

بی نماز استعمال ـ بقول بهار (۱) زن حائض (فرماید که این از اهل زبان بوضوح پیوست و (۲) کنایه از بی رحم و ناخدا ترس (صائب ـه) حذر ز فتنهٔ آن چشم بی نماز کنید ٭ ز میزبان سیه کاسه احتراز کنید ٭ و شارحش می نویسد که ظاهرا تحریف است و صحیح (نیم باز) معلوم می شود ـ **مؤلف** عرض کند که معنی دوم اضافه مطبع نولکشور می نماید که این در دیگر نسخه بهار عجم مطبوعهٔ مطبع سراجی یافته نمی شود و طبع آزمائی شارح خبر میدهد از ینکه ذوق شعر ندارد و در کلام صائب همانا (بی نماز) است نه (نیم باز) و مضمون شعر و سیه کاسگی میزبان هم (نیم باز) را نمی خواهد و نظر برسند صائب ما (بی نماز) را اینجا بر سبیل مجاز بمعنی فاسق گیریم و جا دارد که [illegible]ام صائب هم بی نماز بمعنی اوّل باشد ـ (اردو) (۱) وه عورت جسکو حیض آیا ہو (۲) [illegible] فاجر گنه گار ـ

بی نمازی اصطلاح ـ بقول برهان و جهانگیری کنایه از حیض آمدن زنان صاحب جهانگیری در ملحقات گوید که کنایه از حیض زنان (شرف شفروه ـه) ز مردی تو چنان شرم داشتند سباع ٭ که شرزه دیده چو خرگوش بی نمازی زن ٭ صاحب رشیدی هم این را آورده و ارسته این را بمعنی حیض گوید (طغرا ـه) و شب که دختر رز بی پرده جلوه گر شد ٭ نزدیک ما نیامد از دست بی نمازی ٭ صاحبان بحر و سراج و بهار عجم همزبانش **مؤلف** عرض کند که کنایه از حالت حیض است تعریف همه محققین درست نیست (اردو) حالت حیض ـ مؤنث ـ

ببینیم شتر بکدام پهلو می نشیند مثل ـ صاحب محبوب الامثال ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند که بجائی که انتظار برای تصفیهٔ چیزی می باشد این مثل را می زنند و معاصرین عجم هم این را بر زبان دارند

(اردو) ”دیکھو اونٹ کس کل بیٹھے“ یا ”اونٹ کس کروٹ بیٹھے“ (محبوب الامثال) جناب امیر مینائی نے امیر اللغات میں فرمایا ہے۔ (اونٹ دیکھیے کس کل بیٹھتا ہے“ یعنے کسی معاملے کی نسبت کہتے ہیں کہ دیکھا چاہیے کیا ظہور میں آئے اور انجام کار کیا ہو (جرأت سے) کیا دکھاتا ہے یہ چرخ بے مہار ہو بیٹھتا ہے اونٹ کس کل دیکھیے ہو آپ ہی نے فرمایا ہے کہ کل کی جگہ پہلو اور کروٹ بھی کہتے ہیں (نصیر سے) گرچہ مجنوں نے کہا ناقہ سے یہ اے ساربان ہو ایکدن لیلی سے کچھ تو ہمارے واسطے ہو دل میں اسکے پر یہی دبکا رہا اب دیکھیے ہو بیٹھتا ہے اونٹ کس پہلو ہمارے واسطے

(الف) بی نمک | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی (۱) ہمزہ صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید کہ نامرغوب (صائب سے) کنند بی نمکان در شراب بکار نمک ہو باین مجلس می راہ ہوشیاران ا ہا مؤلف عرض کند کہ (۲) اسم فاعل ترکیبی یعنی کسی کہ ذوق چیزی ندارد و شعر صائب سند ہمین است و بی نمکان کہ جمع بی نمک است بہ ہمین معنی مستعمل (ظہوری سے) ہزار سینہ بی کینہ ریش شد از رشک ہو بروی بی نمکان خندہ چند شور نکن ہو و از ہمین است

(ب) بی نمکی کردن | بقول برہان کنایہ از بی مزگی و بیوضعی و بی وفائی کردن صاحبان بحر و بہار و سراج و (جہانگیری در ملحقات) ہم ذکر این کردہ اند

(اردو) الف (۱) ہمزہ بقول آصفیہ۔ الونا پھیکا۔ بے مزہ (۲) وہ شخص جس کو کسی بات کا ذوق نہ ہو (ب) بے مزگی کرنا۔ بے وفائی کرنا۔

بیننده | بقول برہان با نون دیگر بر وزن زیبندہ (۱) بمعنی شخص بینا و (۲) صاحب وقوف و عاقبت اندیش و (۳) چشم صاحب جہانگیری در ملحقات با معنی سوم قانع (فردوسی سے) مرا آرزو نیست از چہر او ہو کہ بینندہ بر دارم از چہر او ہو صاحب رشیدی و بہار مانند وہفت ہمزبانش مؤلف عرض کند

که اسم فاعل مصدر (بینیدن وبینیدن) است ومعنی اوّل وسوم حقیقی است ومعنی دوم کنایه باشد (اردو) (۱) دیکھنے والا (۲) صاحب بصیرت۔ عاقبت اندیش (۳) آنکھ۔ مؤنث۔

بی ننگ | استعمال۔ بقول برہان وہفت (۱) بمعنی بی عیب وعار و (۲) بی وقار چه ننگ بمعنی عیب وعار است **مؤلف** عرض کند که معنی اوّل حقیقی است ومعنی دوم مجاز آن که کسی که ننگ وعار ندارد بی وقار می باشد (اردو) (۱) بے ننگ وناموس (ا) بقول آصفیه بے شرم۔ بے حیا۔ بدچلن۔ بدوضع۔ آزاد (۲) بے عزت۔ بے آبرو۔

بینو | بقول انند ومؤید بالکسر وضمّ نون جغرات چاپ بسته که ہنوز مسکه از وبیرون نیاورده باشند **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم بدین زبان ندارند ومحققین اہل زبان ازین ساکت۔ مشتاق سند استعمالی باشیم واسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) دہی یعنی جما ہوا دہی۔ مذکر۔ (دیکھو آصفیه مین جکّا)

بی نوا | اصطلاح۔ بقول بحر وارد وبہار وعجم درمانده۔ صاحب سفر نگ بشرح ہفتاد ومفتمین فقرهٔ (نامهٔ شت حی افرام) ذکر این کرده۔ جہانگیری غیاث وانند وشمس ہم این را آورده اند **مؤلف** عرض کند که (۱) بمعنی حقیقی بی صدا است و (۲) مجازاً بمعنی بی ساز وسامان مراد از درویش ومفلس۔ (صائب سله) نی درین بستان ماتا برگ دارد بی نوا است ✻ برگ را از خود بیفشان گر نوائی بایدت ✻ (انوری سه) آن روز که گنج حسن کردی ✻ ابریشم وثاق بی نوا را ✻ (اردو) (۱) بے آواز۔ بے صدا (۲) بے نوا اور بے برگ ونوا مفلس۔ فقیر کے لیے کہہ سکتے ہیں۔ درمانده۔ بے سہارا۔ درویش۔

بی نوائی | اصطلاح۔ بقول انند وبہار بی سامانی وبی آوازی و فرماید که بالفظ کشیدن مستعمل **مؤلف** عرض کند که بزیادت یای زائد (بی نوای) مرادف (بی نوا) است و این بزیادت یای مصدری بران موافق قیاس است

(صائب ص ۵) خرابی باعث تعمیر باشد بی نوائی را ہا کہ کوری کاسہ دریوزہ می گردد گدائی را (اردو) بے نوائی۔ مؤنث۔ بے سروسامانی مفلسی۔ تونگری کی ضد۔

بی نور استعمال۔ بقول آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بی فروغ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است و بر زبان معاصرین عجم ہم مستعمل و مراد از بی رونق است (اردو) دیکھیے فروغ

بی نور کردن مصدر اصطلاحی بقول بحر و ملحقات برہان (۱) کنایہ از کشتن و فرونشاندن شمع و چراغ جہانگیر اشند و مؤید (بی نور کن) را بحوالۂ قنیہ بمعنی بمیران و بی آب کن و روشنائی دور کن نوشتہ اند **مؤلف** عرض کند کہ بقول شان معنی این مصدر (۲) بمیراندن و (۳) بی رونق کردن ہم موافق قیاس است (اردو) (۱) چراغ بجھانا۔ گل کرنا (۲) مار ڈالنا (۳) بے رونق کرنا۔ بے نور کرنا۔

بی نوک اصطلاح۔ بقول آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی دوغی کہ در آفتاب خشک سازند **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان ندانند اگر سند استعمال بدست آید اسم جامد فارسی قدیم توان گفت سکوت محققین اہل زبان تقاضای سند می کند (اردو) خشک دہی۔ مذکر۔

بی نوکر صاحبان آنند و غیاث گویند بفتح نون و کاف تازی بمعنی شخص نوکری پیشہ کہ بجا نوکر نباشد غلط است و نا نوکر بہمین معنی صحیح چہ لفظ نا برای نفی بر مشتقات و صفات آید چنانکہ نابالغ و ناممنوع و لفظ بی بر اسمای غیر مشتق و صفات آید مثلاً بی شعور و بی ہنر و بی زر **مؤلف** عرض کند کہ این کلیہ غیر مسلم است کہ محاورۂ زبان برخلاف این ہم بکثرت یافتہ شدہ چنانکہ ہمدرین باب گذشت و (نا نوکر) را از زبان معاصرین عجم ہم نشنیدیم بلکہ غیر ملازم مستعمل است (اردو) غیر ملازم۔ وہ شخص جو نوکر نہ ہو۔ دکن میں اسکو بے روزگار کہتے ہیں۔ مذکر۔

بینه بقول بهار و انند و وارستہ جامہ کن حمام (شفیع اثر در ہجو حمام سه) ندارد بینہ آن تنگ ماوا ٭ پس بیان کفش پیش از یک قدم جا ٭ دو دہلیز عدم از پیش بینہ ٭ رہ باریک تا پای خزینہ ٭ (افضل ثابت سه) داغ دل از مردم چشم برون آورده ٭ گرم شد از آتش گلخن ہوای بینہ ام ٭ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و مراد از جائی کہ بعد از حمام در آن جامہ می پوشند (اردو) وہ مختصر مقام جو حمام سے متصل ملبوس پہننے کے لئے ہوتا ہے مذکر

بی نہایت استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بی حد و بی پایان **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و (بی نہایتی) بزیادت یای مصدری از ہمین است بمعنی بی پایانی (انوری سه) بلکہ از بی نہایتی چو ابد ٭ کہ نگنجد در دو خنک گی ٭ (اردو) بے پایانی۔ مؤنث۔

بینی بقول انند و بہار بالکسر ترجمۂ انف و ظاہر امرکب است از بین بمعنی بینش و یای نسبت زیرا کہ این عضو مرئی می شود یا آنکہ متصل بچشم کہ محل بینش است واقع شدہ بہر تقدیر از تشبیہات اوست الف۔ انگشت۔ خامہ۔ قلم نرگس (اللہ دردی سه) مابین دو چشم یار از نون تا میم ٭ بینی الفی کشیدہ بر صفحۂ سیم ٭ نی نی غلطم کہ از کمال اعجاز انگشت نبی است ماہ را کردہ دو نیم ٭ (محسن تاثیر سه) چہ بینی خامۂ سحر طرازی ٭ بہار نسترن را نیم بازی ٭ (لا ادری سه) قلم نرگس است بینی یار ٭ چہرۂ او گل ہمیشہ بہار ٭ **مؤلف** عرض کند کہ ما اسم جامد فارسی زبان دانیم و بزیادت یای نسبت بر بین کہ بمعنی بصارت است معنی لفظی اینیا منسوب بہ بصارت گیریم کہ چیزی کہ نگاہ بدان اول رسد بینی است (اردو) ناک۔ بقول آصفیہ۔ مؤنث۔

بی نیاز اصطلاح۔ بقول برہان (۱) بمعنی غیر محتاج و (۲) توانگر و بی احتیاج چہ نیاز بمعنی

احتیاج است صاحبان بحر وانند وبهار وهفت
هم ذکر این کرده اند. صاحب بحر بمعنی دوم قانع
مؤلف عرض کند که معنی اول حقیقی است و
موافق قیاس ومعنی دوم مجاز آن (صائب
[illegible]) بی نیاز از ناله ها باشد چو نی ساق تمام
چون افتاد سیمین حاجت خلخال نیست ﴿ (واله [illegible])
آن حسن بی نیاز ودل ما نیاز مند ﴿ گوهر گران وطبع
خریدار نازکست ﴿ (اردو) بے نیاز بقول
آصفیه (۱) بے پروا. لاطمع (۲) غنی. غیر محتاج.

بی نیاز کردن | استعمال. بمعنی بی پروا وبی
احتیاج وتونگر کردن است (صائب [illegible]) کرد
صائب شعر تر از آب خضر هم بی نیاز ﴿ مصرع [illegible] که
سبز از تر زبانی شد مرا ﴿ مؤلف عرض کند که
موافق قیاس است (اردو) بے نیاز کرنا.
بے فکر کرنا. تونگر کرنا.

بی نیازی | استعمال. بقول هفت ومؤید
(۱) بمعنی بی احتیاجی و (۲) غیر محتاجی وتونگری

مؤلف عرض کند که موافق قیاس است که یای
مصدری بر (بی نیاز) زیاده کرده اند وبس
(صائب [illegible]) سکه بر توکل کی بی سر بنا گیرد ﴿
زمین بی نیازی نیست ممکن نقش پا گیرد ﴿ (انوری
[illegible]) اگر چه هست بضاعت بضاعت مزجاة ﴿
به بی نیازی خود شکر این زمین بینید ﴿ (اردو)
بے نیازی کهه سکتے هیں بمعنی (۱) بے احتیاجی (۲)
تونگری. مؤنث.

بینی بند | اصطلاح. بقول انند بحواله فرهنگ
فرنگ بالکسر نوعی از نقاب زنان مؤلف عرض
کند که آن نقاب کوچکی که در برقع بالای چشم باشد
که به بینی منتهی شود یعنی زنان عجم برقعی می دوزند که همه
جسم را می پوشد وبرای چشم پارچه جدا گانه از پارچه
مشبک درست می کنند که از جبین تا بینی آویزان
می باشد وکناره زیرین آن را قریب بینی با برقعه
مذکور بواسطه دوخته واصل می کنند (اردو)
بینی بند فارسیوں نے جالی کے اس نقاب کو

کہا ہے جو بیرقع میں پیشانی سے لٹکایا جاتا ہے اور
ناک پر ختم ہوتا ہے۔ مذکر۔

بینی در اصطلاح۔ خان آرزو و چراغ
ہدایت گوید کہ باضافت چوبیکہ بر تختۂ در نصب
کنند تا ہر دو تختہ چوبے بہم بستہ شود و مضبوط
گردد و یکی بر دیگری باشد (تاثیرہ) کار
کشایان زحادثات مصنوعہ بینی در آصفت
رعافی ندارد پس وحی فرماید کہ بینی در را کارگشا
گفتن خالی از تعدی نیست صاحبان بحر وانند و بہار
و عجم ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ
موافق قیاس است (اردو) (دروازے کی
بینی) دکن میں بھی استعمال ہے یعنی وہ تختہ جو ایک پٹ
پر اس غرض سے نصب کیا جاتا ہے کہ دروازہ
بند ہونے کے بعد دونوں پٹ کے درمیان شگاف
باقی نہ رہے۔ مذکر۔

بینی درہ اصطلاح۔ بقول اننہ عبد الرشید
فرہنگ بالکسر و فتح دال و رای مہملتین نامی بینی و
دیرہ بینی و منخر **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت
درۂ بینی و موافق قیاس است (اردو)
منخر بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ نتھنا۔
سوراخ بینی۔ ناک کا چھید جب دونوں نتھنے
کہنے منظور ہونگے تو منخرین کہینگے۔

بینیدن مصدر یست متروک کہ حقیقت
ماخذ این مصدر (بینیدن) و (بینیدی) بیان کردہ ایم
از حسن التصریف است (اردو) دیکھو بینیدن
و دیدن۔

بینی زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انجم
و بہار و انند کنایہ از انکار کردن (مولوی معنوی
سہ) چون اشارت ہاش را بر جان نہی در وفا
آن اشارت جان دہی پس اشارتہای اسرار
دہد ترا زیر و زبر تو کارت دہد در پیش
را بینی زنی پس مرد پنداری و چون بینی زنی
عرض کند کہ عجمیان بحالت انکار چیزی بینی را
حرکت میدہند و این علامت نفرت از انست

وازہمین عادت این مصدر مرکب قائم شد (اردو) انکار کرنا۔ صاحب آصفیہ نے (ناک چڑھانا) پر فرمایا ہے ناپسند کرنا اور یہی معنے (ناک سکیڑنا) کے ہیں۔

بینی کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و بہار و آنند کنایہ از غرور و تکبر کردن (مولوی معنوی سے) شکر کن غرہ مشو بینی مکن ٭ گوش دار و ہیچ خود بینی مکن ٭ ہر کسی کو از حسد بینی کند ٭ خویش را بی گوش و بی بینی کند ٭ مؤلف عرض کند کہ این مخفف خودبینی کردن است دیگر ہیچ (اردو) ناک چڑھانا بقول آصفیہ غرور کرنا۔ نخوت سے خاطر میں نہ لانا کراہت کی نظر سے دیکھنا

بینی کوه اصطلاح بقول وارستہ بر آمدگی سر کوه پیش کہ آن را در تازی قلہ خوانند (سلیم سے) بریده بینی از بس ضعف و اندوه ٭ کشیده تیغ ہمچون بینی کوه ٭ و فرماید کہ ہمین را تیغ کوه گویند۔ صاحبان بحر و بہار و آنند ہم ذکر این کرده اند۔ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ہم این را آورده و صاحب بول چال صراحت مزید کرده کہ سنگی از سنگہای کوه بیرون آمده باشد مثل ایوان آن را بینی کوه گویند۔ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) پہاڑ کی وہ چٹان جو مثل بر آمدے اور ایوان کے باہر نکلی ہوئی ہو۔

بیو بقول برہان و جامع بفتح اول و ضم ثانی و سکون واو مجہول (۱) بمعنی عروس باشد و بکسر اول و سکون ثانی مجہول و واو (۲) کرمکی باشد کہ جامہ پشمین و کاغذ را بخورد و ضائع کند۔ صاحب سروری گوید کہ بمعنی اول (بیوک) بہ کاف ہم گویند (حکیم سنائی سے) برہی گرگنی بفر و ہی خوی ٭ از خلاف خورہ تنگ بیوی ٭ و ہم او ذکر معنی دوم کرده می فرماید کہ چو وزن دیو کرمی است کہ آن را بید ہم نامند (فخر الدین ابو المعانی سے) ز عدلش گرگ با صد حیلہ و ریو ٭

نہان گردد بہ پشم میش چون بیوہ ۔ صاحب رشیدی بذکر معنی اول فرماید کہ بیوہ و بیوک مرادف شد ز بیوگانی
بمعنی عروسی و ذکر معنی دوم ہم کردہ از پور بہا سند دہد (ع) شہاب تلا ورز تو دیو بہ ۔ بہ پشم زنخدانت
در بیوہ ۔ (آذری ع) زعنکبوت فلک رشتہای آتش رنگ ۔ بتافت در تف آن بر گلیم شب زدیو
صاحب ناصری ہم ذکر ہر دو معنی کردہ خان آرزو در سراج بر معنی اوّل قانع مولّف عرض کند کہ بمعنی
اول بیو اسم جامد فارسی زبان است بمعنی زن عروس و زنی کہ در کم سنی کدخدا شود و آنرا بہ کاف
تصغیر بیوک نامند و انچہ بہ واو عوض موحدہ می آید مبدّل این چنانکہ آب و آو و بمعنی دوم مبدّل
بید باشد کہ بر معنی چارمش گذشت و اشارہ این ہم ہمدرانجا مذکور و محقّقین فارسی برای سند تبدیل
دال با واو ہمین را بسند گرفتہ اند دکا آبیدہ دکا لیوہ ہم تمثیل ہمین تبدیل است وحقیقت این کرکہ
ہماتجا بیان کردہ ایم (اردو) (۱) دلہن بقول آصفیہ ۔ ہندی ۔ اسم مونث ۔ عروس ۔ بہو ۔
بنڑی ۔ بانو (۲) دیکھو بید کے چوتھے معنے ۔

بیوار | بقول برہان بروزن دیوار عدد دہ ہزار را گویند و بانیمعنی بحذف الف ہم آمدہ صاحب
سروری بذیل بیور از (سراج سکزائی) سند این آوردہ (ع) از ہمت تو کی سزد آخر کہ بندہ را
ہر سال عشر الف ز بیوار می رسد ۔ صاحبان رشیدی و ناصری و جامع فرانند و ہفت و سراج
ہم ذکر این کردہ اند مولّف عرض کند کہ بیور کہ بہمین معنی می آید مخفّف این است چنانکہ معاصر
عجم ہم می گویند جز این نیست اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) دس ہزار ۔

بیوارہ | بقول برہان با ثانی مجہول بروزن بیچارہ (۱) بیکس و غریب و تنہا و بی خانہ و مرتبہ و بی
... را گویند و (۳) چوبی کہ بدان گلولہ خمیرہ نان تنک سازند ۔ صاحب سروری بمعنی اول قانع

بنظر آمده **مولّف** عرض کند که مجاز معنی دوم است و آنچه به نون دوم مستعمل باشد مبدل این چنانکه اوپنگ واونج (اُردو) جواب - مذکر -

بیواسطه | استعمال - بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ بمعنی بے وسیله و بی ذریعه **مولّف** عرض کند که موافق قیاس است (انوری ﷺ) بی واسطهٔ بدہدش نغبهٔ از جنبش رو م و قرار چین پؔ (اُردو) بے وسیله بے ذریعه کہه سکتے ہیں -

بیوان | بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ بالکسر بمعنی اجازت دہنده انگی **مولّف** عرض کند که وآن بمعنی نگہبان می آید و این بمعنی لفظی بی نگہبان و بی مانع است وکنایه از اجازت - دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده و معاصرین عجم بر زبان ندارند پدیدن سند استعمال تسلیم نکنیم (اُردو) اجازت - مونث -

(الف) **بیواریدن** | مصدر اصطلاحی بقول برہان بکسر اول و ثالث مجهول بر وزن فرو باریدن باچاوید و فرو بردن را گویند که بعربی تلع خوانند و بایای کشیدن بفتح ثانی ہم آمده که بر وزن تشکر خاریدن باشد و این اصح است چه در اصل این لغت (باو باریدن) بوده است ہمزه بیا بدل کرده اند بیوباریدن شده و (اوباریدن) بفتح ہمزه بمعنی ناجاویده فرو بردن وبلع کردن باشد وہم او ----------

(ب) **بیوبرد** | را آورده گوید که بکسر اول وضم یای تحتانی بر وزن پی فشرد (۱) ماضی (بیوباریدن) (۲) بمعنی مصدر ہم و فرماید که درین لغت ہمزه را بیا بدل کرده اند چون بنداشت که اصلش (اپاشدا) بود - صاحب رشیدی بر (الف) می فرماید که ہمان (اوباریدن) که گذشت - صاحب ناصری ذکر الف و ب ہر دو کرده بیا را ماضی الف قرار می دہد و برای الف از حکیم ناصر خسرو سندی آورده (ﷺ) یک گروه از کریم طبعی خویش ؛ مردمی را بجان خریدارند ۔ بیچو ماہی یکی گروه از حرص ؛ یکدگر را ہمی بیوبارند ۔ وصاحب جامع بذکر الف گوید که بمعنی کرباس کا غذه

(حکیم اسدی ساله) بدو گفت کز خانه آواره ام ؛ ز ایران یکی مرد بیواره ام ؛ صاحبان رشیدی و
انند و بهار و سراج و جامع هم ذکر این کرده اند مولف عرض کند که بهر دو معنی اسم جامد فارسی
زبان است یکی از معاصرین عجم می فرماید که فارسیان الف اول (آواره) را به تحتانی بدل کرده اند
چنانکه (تازانه) را (تازیانه) کردند و معنی اول حقیقی است و اثر این تبدیل باشد که در معنی اول هم آوارگی باقی ماند
و بعضی گویند که واره در فارسی زبان مقدار را گویند پس معنی لفظی این بی مقدار است و کنایه
از بیکس و بیچاره و غریب و معنی دوم مجاز معنی اول است و بس (اردو) (۱) دیکھو بیچاره (۲)
بیلین مذکر۔ دیکھو (اسباب نورد مانند)

بیواز | بقول برهان و رشیدی و جامع یا ثانی مجهول بروزن شیراز (۱) شپره را گویند که آنرا
مرغ عیسی هم خوانند و بعربی خفاش و بجای حرف اول بای فارسی هم آمده صاحب ناصری می فرماید
که این را بیوازه هم گویند مولف عرض کند که اصل این (بی آواز) بود الف ممدوده حذف شده
مخففش بیواز ماند معنی لفظی این چیزی که آواز ندارد و کنایه از شپره که پریدنش مطلق آواز نمی دهد
وانچه به بای فارسی می آید مبدل این چنانکه اسب و اسپ (اردو) چمگادڑ۔ دیکھو بازیره کا نمبر ۲-
(۲) بیواز۔ بقول برهان و سروری و رشیدی و جامع بمعنی اجابت و قبول هم آمده مولف عرض کند
که اسم جامد فارسی زبان است (استاد بهرامی ساله) بامید رفتم بدرگاه او ؛ امید مرا جمله بیواز کرد ؛
(مولوی معنوی ساله) در جهان روح کی گنجد بدن ؛ کی شود بیواز هم قربهای ؛ (اردو) اجابت بقول
آصفیه قبولیت بینانگاری۔ مونث۔
(۳) بیواز۔ بقول برهان و سروری و جامع بمعنی پاسخ و جواب و باین معنی بجای حرف ثانی نون هم

پشمینه‌خوار نیز- خان آرزو در سراج ذکر (الف) کرده گوید که (پرداوباریدن) یای زائد آمده بسبب آن الف بیا بدل شد چنانکه قاعدهٔ فارسیان است صاحب بحر برالف گوید بکسر اول (دواومجهول است) کامل التصریف که مضارع این (دیوبارو) آمده و فرماید که - - - - - - - - - -

(ج) **بیوبردن** | هم بهمین معنی مصدر نیست

کامل التصریف که مضارعش (بیوبرد) باشد- صاحب نوادر بهمزبانش **مولف** عرض کند که حقیقت الف همان است که محققین بالا ذکرش کرده اند که اصلش (داوباریدن) است و صراحت ماخذ داوباریدن) بجایش گذشت (ب) با الف هیچ تعلق ندارد که ماضی مطلق (ج) باشد به ضم موحده و سکون رای مهمله و مضارعش بفتح موحده و رای مهمله محققین بالا سکندری خورده اند که (ب) را متعلق به الف کرده اند و اصلا بمعنی مصدر نباشد و (ج) مصدر نیست مستقل و مخفف (الف) بحذف الف پنجم و تحتانی هفتم- وظاهرا همین قدر است تحقیق (ب) و (ج) بلحاظ ماخذی که بر (داوباریدن) گذشت ولیکن یکی از معاصرین عجم بنسبت (ج) گوید که (بیو) در فارسی قدیم بمعنی داخل است و لغت ژند و پاژند باشد و فرماید که بهمین معنی گرگی را هم نام کردند که داخل پشمین و کافذ جای اوست ما این را تسلیم نه کنیم و ماخذ بیو بمعنی دومش که گذشت بهتر ازین ماخذ است بالجمله مقصود مش این است که (بیوبردن) یعنی (فرو بردن) بمعنی حقیقی است و خیال ما این را بدین وجه تسلیم نمی کند که بیو بمعنی داخل بجایش مذکور نشد و همه محققین ازین معنی ساکت اند اگر این را تسلیم کنیم یای اول زائد نباشد بلکه اصلی والله اعلم بحقیقة الحال- وانچه صاحب جامع بذیل الف بمعنی کرمک کاغذ و پشمینه را نوشته غلطی اوست که غور بر لفظ نکرده و خلاف قیاس است (اُردو) الف و ج دیکھو (داوباریدن) (ب) ماضی اور مضارع ہے ج کا-

بیوتات نویسی اصطلاح بیان بیوتات نویسی که اشارهٔ این درانجا کرده ایم (اردو) دیکھو بیوتات نویسی۔

بیور بقول برہان ورشیدی وناصری وجامع وسراج دانند وہفت بروزن زیور بکسر اول و فتح ثالث (۱) بمعنی ده ہزار صاحب سروری از حکیم فردوسی سند دہد (ےہ) کجا بیور از پہلوانی شمار بود در زبان دری ده ہزار ۔ مولف عرض کند که ما اشارهٔ این بر (بیوار) کرده ایم (اردو) دیکھو بیوار

(۲) بیور ۔ بقول برہان وسروری ورشیدی وناصری وجامع وسراج دانند وہفت نام ضحاک ماران هم ہست واو را (بیوراسپ) می خوانده اند وبتخفیف (بیور) هم خوانند لیکن صاحب فرہنگ باختیں بفتح وضم ثانی آورده است (سراج سکزی ےہ) نه من عیش دارم زجمشید فر ۔ که بیر بد بیوریانش اثر مولف عرض کند که درانجا ہمین قدر کافی است که مخفف (بیوراسپ) است که می آید (اردو) دیکھو (بیوراسپ)

(۳) بیور ۔ بقول برہان وسروری وجامع وسراج دانند وہفت گردگان و بادام وپسته را نیز گفته اند که مغز آنہا تیز وضائع شده باشد مولف عرض کند اسم جامد فارسی قدیم است بعض گویند که تخصیص با مغز بادام وپسته وگردگان نباشد ہمه اقسام مغزیات ضائع شده را فارسیان بیور گویند (اردو) وہ مغزیات جن کے بگڑ جانے سے ذائقے مین تیزی پیدا ہوگئی ہو ۔ مذکر۔

بیوراسپ بقول ناصری بذیل (بیور) لقب ضحاک زیرا که ده ہزار اسپ داشته صاحبان رشیدی برہان هم بذیل بیور ذکر این کرده اند وصاحبان جامع وسروری ذکر مستقل این کرده (ناصری ےہ) آن بیوراسپ تندخو کز کبر گل تمود بود خاره ونسک در چشم او اکنون ببا بیور نگر ۔ مولف عرض کند که موافق قیاس است (حکیم خاقانی ےہ) دوش محمد از در مهر نبوت است ۔ آن دوش بیوراسپ

بر وجای آن دال [illegible] (اُردو) ضحّاک کا لقب فارسی
میں بیوراسپ ہے۔ مذکّر۔

بیور پرموز | اصطلاح۔ بقول شمس بفتح و تبدیل
بضمّ اول بمعنی علف مؤلّف عرض کند کہ پرموز
بمعنی علف بجای شوخش می آید و بیور بمعنی [illegible]

کہ مغیرات ناقص را نام است پس محقّق بی تحقیق
این مرکّب را بمعنی حقیقیش دیده باشد و غور بر
معنی ترکیبی نکرده باشد کہ بمعنی علف مجرّد نوشت
ازینجاست کہ دیگر ہمہ محققین اہل زبان ازین مرکّب
ساکت اند (اُردو) ناقابل ترجمہ۔

بیورد | بقول برہان با ثانی مجہول بروزن بیدرد (۱) نام مبارزیست کہ افراسیاب بدو پیران
ابیورد (۲) نام شہریست در خراسان مشہور بہ باورد صاحبان رشیدی و ناصری و جامع ذکر
این کرده اند بدین صراحت کہ ابیورد شہر معروف است بنا کرده او۔ خان آرزو در سراج می فرماید
اندر نسخہ [illegible] بیورد بمعنی دوم مخفف ابیورد باشد۔ و شہر مذکور را منسوب بہ مبارز مذکور نمودن
استبعادی دارد۔ مؤلّف عرض کند کہ وجہ تسمیہ معنی اول متحقق نشد و حقیقت معنی دوم بر
ابیورد بگذشت و اشارهٔ این ہم را انجا مذکور (اُردو) (۱) بیورد ایک پہلوان کا نام ہے
جو افراسیاب کے زمانہ میں تھا۔ مذکّر (۲) دیکھو ابیورد۔ مذکّر۔

بیوراسپ | اصطلاح بقول برہان و ہفت
بہ بای عربی و بقول آنند بہ بای فارسی دوم مرادف
بیوراسپ کہ گذشت۔ مؤلّف عرض کند کہ بحذف

الف تبدیل موحّده بہ بای فارسی یا بالعکس آن مخفّفش
چنانکہ تب و تپ و اسپ و اسب (اُردو)
دیکھو بیوراسب۔ مذکّر۔

بیوس | بقول [illegible] بفتح اول بروزن عروس (۱) طمع و خواہش و امید و (۲) امیدواری
باشد [illegible] از ہر نوع کہ بوده باشد و (۳) بمعنی چاپلوسی و (۴) انتظار ہم۔ صاحب سروری

بر معنی اول و سوم قانع صاحب ناصری ذکر هر سه معنی اول کرده فرماید که بیوسیده بمعنی طمع کننده و بیوسنده بمعنی تواضع و چاپلوسی کننده و فرماید که اصل مصدر همه بیوسیدن است صاحب جامع متفق با برهان بهر چهار معنی - خان آرزو در سراج می فرماید که بلوس به لام عوض تحتانی به همین معنی گذشت و ظاهرا به تحتانی تصحیف است و به بای فارسی هم می آید و آن غالباً صحیح نیست مولف عرض کند که این اسم مصدر بیوسیدن است و آنچه به لام عوض تحتانی گذشت تصحیف نباشد آن اصل است و این مبدلش چنانکه نال و نای - هیچگاه تصحیف نباشد مخفی مباد که معنی سوم اصل باشد و دیگر همه معانی مجاز آن و صراحت ماخذ بلوس بجایش گذشت (ابن یمین ۱۵) هرکرا همت بلند بود ؛ راه یابد به منتهای بیوس ؛ صاحبان موارد و نوادر بذیل مصدر گویند که اصل و صحیح (بیوسی) است به یای مصدری نه تنها بیوس و بسند دعوی خود از انوری سند دهند (۱۵) افسوس که عمرم به بیوسی بگذشت ؛ وین عمر چو جان عزیزم از سی بگذشت ؛ اکنون چه خوشی و گر خوشی دست دهد ؛ صد کاسه بنانی چو عروسی بگذشت ؛ مولف عرض کند که غور نکرده اند وجود بیوس در فارسی زبان از تصدیق محققین اهل زبان و سند ابن یمین ثابت و بیوسی بیای مصدر هم چنانکه امید و امیدواری نمی دانیم که محققین بالا چرا بیوس را غلط و بیوسی را صحیح دانسته اند (اردو) (۱) طمع - خواهش امید - مونث (۲) امیدواری - مونث (۳) چاپلوسی - مونث (۴) انتظار - مذکر -

بیوسپا بقول شمس مرادف بیوراسپا ابنی لقب ضحاک مولف عرض کند که دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت اند و خلاف قیاس نیست که مخفف همان بیوراسپ است بحذف رای مهمله والف - استعمال این از نظر ما نگذشت (اردو) دیکھو بیوراسپا -

(الف) بیوسد الف بقول برهان بمعنی طمع

(ب) بیوسنده کند و امید وار گردد مشتق

(ج) بیوسید از بیوسیدن و هم اونسبت

(د) بیوسیدن (ب) گوید که تواضع و چاپلوسی

کننده و امید وار شده و بر (د) می فرماید که بر
وزن خموشیدن بمعنی (۱) امید داشتن و امیدوار
گردیدن و (۲) طمع کردن و (۳) چاپلوسی نمودن
صاحب سروری ذکر (الف) کرده متفق با برهان
(حکیم عنصری ـــہ) نکند میل بی هنر به هنر؛
که بیوسد ز زهر طعم شکر؛ و ذکر (ب) هم کرده
(سنائی ـــہ) سگ بیوسنده گرگ درنده است؛
سفله سالوس و لوس غرّنده است؛ و بر
(د) می فرماید که امید داشتن و تواضع و
چاپلوسی کردن است - صاحب هفت (ج)
را بمعنی (الف) آورده ظاهرا غلطی کتابت می نماید
صاحب بحر عجم که محقق مصادر فرس است ذکر
(د) کرده همزبان برهان بدین اضافه کرد (م)
تواضع کردن هم و فرماید که سالم التصریف است
که غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید و صاحب
موارد المصادر باتفاق هر سه معنی بیان کرده
برهان این را کامل التصریف گوید و صراحت
مزید کند که اصل این بیوسی بیای مصدری صحیح است
نه تنها بیوس **مولف** عرض کند که ما تصفیه بیوس
و بیوسی بجایش کرده ایم و در اینجا همین قدر کافی است
که (د) مصدریست مرکب با اسم مصدر بیوس که
گذشت و جا دارد که بیوسی را هم اسم مصدر
گوئیم که علامت مصدر دن با آن مرکب کرده اند
و شک نیست که کامل التصریف است چنانکه صاحب
موارد گفته و بر هر چهار معنی بیان کرده صاحب
شامل و ضرورت نداشت که از مشتقات این
مضارع و اسم فاعل و ماضی را بیان کنند
چنانکه محققین بالا کرده اند و حاصل بالمصدر
این هم (بیوسی) است بر وزن اسم مصدر
(اردو م) (د) (۱) امید وار هونا - امید رکهنا

(۲) طمع کرنا (۳) چاپلوسی اور خوشامد کرنا (۴) نوکری کرنا

بی وضعی اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر و فتح واو و کسر عین مہملہ بمعنی بداطواری **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است ولیکن بعض از معاصرینما ہم عوض این استعمال (بدوضعی) می کنند مشتاق سند استعمال می باشیم کہ از نظر ما نگذشت (اردو) بدوضعی کہہ سکتے ہیں۔ مونث۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے بدوضع بمعنی بداطوار و بدچلن لکھا ہے دیکھو بدآئین۔

(۱) **بی وفا** استعمال (۱) اسم فاعل ترکیبی است

(۲) **بی وفا کردن کسی را** بمعنی کسی کہ صفت وفا ندارد (صائب ؎) وفاداری ز عمر بی وفا ہر کس می جوید ٭ ز سیلاب سبک رفتار خودداری طمع دارد ٭ (۳) خوگر بیوفائی کردن کسی را (ظہوری ؎) از جفا ہای تو خود را بی وفا کردیم و رفت ٭ از وفا دیگر نگو با تو خود جفا کردیم و رفت ٭ **مؤلف** عرض کند کہ ہر دو موافق قیاس است (اردو) (۱) بے وفا شخص جو بد وفادار نہو۔ بدعہد (۲) بے وفا بنانا۔

بیوفائی یای مصدری بر (بیوفا) کہ مزید علیہ بی وفاست زیادہ شد بمعنی مصدری (ظہوری ؎) نبینی تا درنگو ترک وفا دشوار نیست ٭ در جہان دشوارتر از بی وفائی کار نیست ٭ (اردو) بیوفائی بدعہدی۔ مونث۔

بیوفگند استعمال۔ بقول مؤید مطبوعۂ مطبع نولکشور بفتحتین با کاف فارسی مفتوح مزید علیہ بیفگند کہ فا را بواو بدل کردند چنانچہ با را بواو بدل می کنند (کذا فی القنیہ) **مؤلف** عرض کند کہ تحریف صاحب مطبع (بیوگندم) را بیوفگند نوشت و در دیگر نسخ قلمی ہم (بیوگند) مرقوم فا بہ واو بدل می شود چنانکہ فرنج و ورنج۔ موحدہ اول زائد است۔ ماضی مطلق از مصدر (بیوگندن) (اردو) دیکھو بیوگندن یہ اسکا ماضی مطلق ہے۔

بیوقت استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بی ہنگام **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است مرادف (بی گاہ) کہ گذشت (اردو)

بے وقت بقول آصفیہ بے موقع ۔

بی وقر | استعمال ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرہنگ بفتح واو و سکون قاف و را بمعنی بے اعتبار و بی تمکین **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بے وقر بقول آصفیہ ۔ بے توقیر، ذلیل ۔ خوار ۔

بیوک | بقول سروری و جامع و انند اصل این بیو کہ بمعنی عروس گذشت **مولف** عرض کند کہ اشارہ این ہم درانجا کردہ ایم (استاد رودکی ؎) بیو عزیزم من ای گرامی شاد باش ﴿ اندرین خانہ بیان نو بیوک ﴿ (فخر گرگانی ؎) ہمہ سالہ عروسی کرد شوہر ﴿ بیوکش دیبہ و داماد و پیرو ﴿ و فرماید کہ بکاف فارسی نیز آمدہ (اردو) دیکھو بیو ۔

بیوکانی | بقول جامع بر وزن خموشانی بمعنی عروسی **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است کہ بیوکان بزیادت الف و نون مزید علیہ بیوک است و بزیادت یای مصدری بمعنی عروسی است (اردو) عروسی ۔ شادی ۔ کتخدائی ۔ مونث ۔

بیوکندن | بقول جامع مرادف بیفگندن است بہ تبدیل فا بہ واو ۔ خان آرزو در سراج می فرماید یا زائد است **مولف** عرض کند کہ دیگر محققین این را بکاف فارسی نوشتہ اند کہ بجایش می آید با حقیقت ماخذ بر افگندن بیان کردہ ایم تصفیہ کاف عربی و فارسی ہم درانجا کردہ ایم و درینجا ہمین قدر کافی است کہ موحدہ زائد است و تبدیل شدہ واو چنانکہ فرنج و درنج (اردو) دیکھو افگندن یہ اسکے تمام معنوں پر شامل ہے ۔

(۱) **بیوگ** | بقول برہان با کاف فارسی بفتح اول

(۲) **بیوگانی** | و ضم ثانی (۱) بمعنی عروس و (۲) بمعنی عروسی و فرماید کہ (۱) بضم اول و بای فارسی ہم آمدہ و نسبت (۲) فرماید کہ صاحب موید بجای حرف ثانی نون آوردہ ۔ صاحب رشیدی بذیل بیوگ کرد (۱) و (۲) کردہ (عنصری ؎) ساخت انگہ یکی بیوگانی

ہم بر آئین در رسم یونانی پیراستہ و بہار عجم برہان رشیدی صاحب بحر بذیل (۳) ذکر (۱) ہم کردہ معنی با رشیدی متفق **مولف** عرض کند کہ بعض از محققین این را بہ کاف عربی ہم نوشتہ اند چنانکہ گذشت و بیوک بمعنی عروس گذشت اصل این است و کاف تصغیر بران زیادہ کردہ بیوک کردند برای عروسی کہ در صغر سنی عقد او شدہ و آنانکہ بہ کاف فارسی استعمال این کردہ اند از ماخذ این واقف نباشند و درینجا چارہ جز این نیست کہ مبدل دانیم کہ کاف عربی بفارسی بدل شد و چنانکہ گند و گند و بیوکان بزیادت الف و نون مزید علیہ بیوک و (۲) بزیادت یای مصدری بمعنی مزید علیہ افادۂ معنی مصدری کند و بیو بہ نون عوض تحتانی در فارسی بدین معنی نیاید البتہ لغت ہندی است بہ تشدید نون بمعنی عروس در مؤید الفضلا کہ (بیوکانی) بیوک گذشت با ہم کجا بیش جا دادہ ایم و درینجا ہم چنین بفہم ما آمدہ ہمین قدر کہ ممکن است کہ فارسیان بیو را کہ لغت ہندی است بہمین معنی بہ تخفیف مفرس کردہ باشند و لیکن بدون وجود سند استعمال بر مجرد قول مؤید این را تسلیم نکنیم و جا دارد کہ فارسیان آن را با نون بحذف الف بیو کردہ برای عروس استعمال کردہ باشند و بزیادت کاف تصغیر برای عروس خورد سال بیوک و مزید علیہ آن بیوکان و بزیادت یای مصدری (بیوکانی) با ہمی حال سند استعمال باید (اردو) (۱) دیکھو بیو کے پہلے معنے - چھوٹی دلہن - مونث - (۲) شادی - دیکھو بیوکانی -

(۱) **بیوگند** (۱) بقول ہفت بمعنی بیفگند

(۲) **بیوگندن** و (۲) بقول بحر و سروری و رشیدی بمعنی بیفگندن **مولف** عرض کند کہ (۲) ہمان بیوکندن کہ بہ کاف عربی گذشت و تصفیہ کاف عربی و فارسی بر افگندن مذکور شد و این مبدل بیفگندن است و (۱) بہ سکون نون ماضی مطلق و بفتح نون مضارع آن (اردو) (۱) دیکھو افگند (۲) افگندن کی ماضی یا مضارع

بیون بقول برہان و جامع بفتح اول بر وزن

زبون بمعنی تریاک و افیون صاحب سروری می فرماید که
این را ابیون نیز گویند که گذشت خان آرزو در سراج
گوید که بوزن زبون تریاک ظاهرا بیای فارسی است
مخفف اپیون که افیون مبدل آنست مولف
عرض کند که پیون در محاورهٔ فرس نیامده و اگر استعمالش
بنظر آید توانیم گفت که مخفف اپیون است که گذشت
و از ینکه استعمال این بقول محققین اہل زبان
مسلم است می توانیم عرض کرد که مخفف و مبدل اپیون باشد
که الف حذف شده و بای فارسی بدل شده به بای عربی
چنانکه تپ و تب و یکه بیچ (اردو) دیکھو افیون -

بیوند | بقول برہان و جامع و ناصری و ہفت و انند و سراج بر وزن ریوند بمعنی غدر است
که بیوفائی کردن باشد مولف عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است - یکی از معاصرین عجم گوید
و قرین قیاس است که وند بمعنی خواہش پس معنی لفظی این بی خواہش و نامرغوب - فارسیان
برای غدر استعمالش کردند که مرغوب نیست بلکه مکروہ و موافق قیاس می نماید والله اعلم بحقیقة الحال
(اردو) غدر بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - بے وفائی - عہد شکنی - بدعہدی - بغاوت - سرکشی - انحراف

بیوه | بقول برہان و ناصری و جامع بر وزن میوه (۱) بمعنی غریب و تنہا مولف عرض کند که
یکی از معاصرین عجم گوید و درست گوید که این مرکب است از بی که افادہ معنی نفی کند و وہ که در زبان فارسی
زبان کلمہ ایست که در محل انتعاش طبیعت استعمالش کنند و حاصل این مرکب بمعنی غمزده
(اردو) غریب - تنہا -

(۲) بیوه - بقول برہان و سروری و جامع و ہفت و انند زنی را گویند که شوہرش مرده باشد
یا او را طلاق داده چنانکه (امیر خسرو) بود یکی کودک بیوه سرشت ؎ بر سر ره خفته نگہبان
گشت ؎ صاحبان ناصری و فدائی بر زن شوہر مرده قانع - خان آرزو در سراج ذکر این کرده

مولف عرض کند کہ مجاز معنی اول است و در عرف و محاورۂ عجم برای زن شوہر مردہ مخصوص (اُردو)

بیوہ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مونث ۔ بدھوا ۔ رانڈ ۔ نخصمی ۔ وہ عورت جس کا خاوند مرگیا ہو۔

(۳) بیوہ ۔ بقول برہان و جامع و ہفت و انند مردی را گویند کہ زنش مردہ باشد ۔ خان آرزو ذکر این کردہ می فرماید کہ این متروک الاستعمال است و بمعنی دوم مستعمل مولف عرض کند مجاز معنی اول باشد نظر بہ تنہائی (اُردو) رنڈوا ۔ بقول آصفیہ ۔ ہندی ۔ اسم مذکر ۔ مرد بے زن ۔ دیکھو آیم ۔

(۴) بیوہ ۔ بقول برہان و ہفت و انند و سراج نام داروی است کہ برگ آن بہ برگ کبر ماند اما خار ندارد و ثمر آن بخیار دراز لیکن کوچکتر از ان کہ آنرا بعربی قثاء البری خوانند و قثاء الحمار ہمانست صاحب جامع بر نام گیاہ قانع ۔ صاحب محیط ذکر این نکردہ و بر قثاء الحمار فرماید کہ لغت عرب است و نیز بعربی مشیلا الذئب و صاب و بفارسی خیار زہ اسپند و خیار خر و سا ہنگ و خیار دشتی و بیونانی شقو شینا و بقول دیا سقور یدوس سقیس اغریوس بمعنی خیار صحرائی و نیز اسفر اغریوس و سندیوس اغریوس و شلو ریون نامند و بہندی بندال و کھکر بیل خوانند ۔ بالجملہ نبات آن شبیہ بہ نبات خیار زہ گرم و خشک در سوم و گویند گرم در دوم و ملطف محلل جالی منقی دماغ و مسہل مرۂ صفرا و بلغم و زرد آب و خون منقی و جہت فالج و لقوہ و صرع و کزاز و صداع و غیرہ نافع و منافع بسیار دارد مولف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان دانیم (اُردو) بندال ۔ بقول محیط اسم ہندی قثاء الحمار اور بقول آصفیہ ہندی ۔ اسم مونث ۔ ایک قسم کی تلخ گھانس جسے تنگیرہ بھی کہتے ہیں ۔

بہہدہ | بقول برہان و جامع بکسر اول و ضم ہا بہ واو رسیدہ (۱) مخفف بیہودہ بمعنی ناحق و باطل

و بفتح ۔ چہ بودہ بمعنی حق است صاحب سروری ہمہ با تنش دو حکیم فردوسی ۵۲ مہر خواہی ز من د

بے مہری ؎ بدہ خواہی زمن بیہودہ ؎ صاحب رشیدی فرماید کہ بیہودہ ہم بمعنی حق است و لہذا بیہدہ و بیہودہ ہر دو بمعنی ناحق صاحبان ناصری داند و ہفت و بہار و جہانگیری ذکر این کردہ اند مولف عرض کند کہ بقول خان آرزو کہ بذیل بیہودہ در سراج گفتہ این مخفف بیہودہ است و بدہ ہم مخفف بیہودہ بمعنی حق (اُردو) بیہودہ بقول آصفیہ۔ فارسی ناحق۔ باطل۔ لغو۔

(۴۴) بیہدہ۔ بقول برہان و جامع و جہانگیری بفتح اول جامہ را گویند کہ از حرارت آتش زرد شدہ باشد خان آرزو در سراج گوید کہ تصحیف بیہودہ باشد کہ بہمین معنی گذشت مولف عرض کند کہ درینجا ہمین قدر کافی است کہ مخفف بیہودہ بحذف واو باشد کہ بہمین معنی می آید و جائے دیگر بیہودہ ما گفتہ ایم کہ بہمین معنی می آید مبدل بیہودہ دانیم کہ بیہدہ اخذ آن است و مراد بیہودہ کامل باشد بر مصدر (بیہودن) گذشت تکمیل بحث بر بیہودہ می آید (اُردو) وہ کپڑا جو آگ کی حرارت سے پیلا ہو گیا ہو۔ مذکر۔

بیہدہ بال | اصطلاح۔ بقول وارستہ ہرزہ گرد (شفائی ؎) تہمت آلود تماشا و بدہ حیران ماست ؎ بیہدہ بال گلستان وفا افغان ماست ؎ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت مولف عرض کند کہ موافق قیاس است (اُردو) ہرزہ گرد۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ بیہودہ پھرنے والا۔ آوارہ گرد۔

(الف) **بیہدہ تاز** | استعمال۔ بمعنی بیہودہ گرد و آزاد (انوری ؎) ہمو کب جاہ تو فلک بیہدہ تازے ؎ با حجت عدل تو ستم بیہدہ گوئی ؎ مولف عرض کند کہ موافق قیاس است و از ہمین سند انوری استعمال

(ب) **بیہدہ گو** | بمعنی بیہودہ سخن و فضول گو پیدا ست و ہر دو اسم فاعل ترکیبی است (اُردو) (الف) دیکھو بیہودہ بال (ب) بیہودہ گو۔ ہرزہ سرا۔ غیر مہذب گفتگو کرنے والا۔ بک بک کرنے والا۔ فضول گو۔ صاحب آصفیہ نے (بیہدہ گوئی) کا ذکر

(۷۰۶۴)

(۷۰۶۵)

کیا ہے۔ بمعنی مصدری۔

بی ہراس استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر ہای ہوز بمعنی بی خوف و ترس مولف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بے خطر دیکھو بے خار۔

بیہ سوز اصطلاح۔ بقول شمس بمعنی از شمع کہ در و پیہ سوزانند مولف عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین از ین ساکت ظاہراً پیہ مبدل (پیہ بہ یای فارسی) باشد و این مرکب۔ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی سوزندۂ پیہ و کنایہ از شمع توان کرد و برای این مشتاق سند استعمال می باشیم کہ از نظر ما نگذشت و مجرد قول شمس بدون سند اعتبار را نشاید (اردو) شمع مونث۔ دیکھو اسپید کا نمبر (۱)

بیہق بقول برہان و جامع بفتح اول و ثالث و سکون قاف نام شہریست غیر معلوم صاحب ناصری می فرماید بروزن بیرق ناحیہ ایست از سبزوار و از مضافات آنست قریۂ موسوم بہ خسرو گرد (انوری ع) سید بیہقی را دوش گفتم ؛؛ و فرماید کہ تاریخ بیہقی در آثار غزنویہ کتابیست پسندیدہ و معروف (اردو) بیہق ایک شہر کا نام ہے جو سبزوار میں واقع ہے۔ مذکر۔

بی ہمال استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر اول و ثالث بمعنی بی نظیر و بی انباز و بی ہمتا مولف عرض کند کہ موافق قیاس است اسم فاعل ترکیبی باشد (اردو) بے نظیر۔ دیکھو بے مثال۔

بی ہمان استعمال۔ بقول وارستہ مرادف بیمان بیمان نیز گذشت (والہ ہروی ع) زیر نگین تو باد ملک سراسر ز ران نکنم عرض بیمان و فلان رقم (اردو) دیکھو بیمان۔

بی ہمت استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر اول آنکہ راسخ دم و ثابت قدم نباشد مولف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس (اردو) بے ہمت۔ دیکھو بے جرأت

کھد سکتے ہیں (دیکھو بیے وقت)

بپہود | بقول برہان بفتح اول بروزن فرسود (۱) چیزی را گویند کہ نزدیک بسوختن رسیدہ و آتش آن را زرد کردہ باشد و فرماید کہ بکسر اول ہم آمدہ صاحب سروری فرماید مرادف برہپو کہ بجایش گذشت (۲) خانہ کہ آتش در آن گرفتہ و لیکن ہنوز نسوختہ باشد (شمس فخری ۹۲) گفتہ بلا را کہ تن و جان عدو سوز ٭ گفتا کہ چہ تیست ہنوز آنچہ نہ بپہود ٭ صاحبان رشیدی و ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ مبدل برہپو است و این است سند ماضی بپہودن (اردو) دیکھو برہپود ۔

بپہودن | بقول اننذ بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) بالفتح بریان کردن (۲) بالکسر باطل گفتن **مولف** عرض کند کہ بمعنی اول مرکب است از بپہود کہ گذشت و علامت مصدر دن و برہپودن ہم بجای خودش گذشت و این را مبدل آن توان گرفت و بمعنی دوم مصدر یست مرکب از بپہود کہ مخفف بپہودہ باشد کہ علامت مصدر بران زیادہ کردہ مصدری وضع کردہ اند محققین مصادر این را ترک کردہ اند و نزد شان متروک است (اردو) (۱) تلنا ۔ بریان کرنا (۲) بیہودہ باتیں کرنا ۔

بپہودہ | بقول برہان (۱) بکسر اول بروزن فیروزہ بمعنی بیہدہ است کہ ناحق و بی نفع باشد و (۲) بفتح اول جامہ را گویند کہ نزدیک بسوختن رسیدہ باشد صاحب سروری بذیل بیہدہ ذکر این بمعنی اول کردہ (سعدی ۱۵) مجال سخن تا نیابی زپیش ٭ بہ بیہودہ گفتن مبر قدر خویش ٭ صاحب رشیدی ہم بر معنی اول قانع صاحب ناصری گوید بپہودہ بمعنی حق است و مخففش بپہدہ ہم پس بپہودہ مرکب ازان است و بپہدہ مخفف این را او ہم بر معنی اول قناعت کردہ صاحبان جامع و بہار ذکر این بمعنی اول کردہ اند ۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول گوید کہ قوسی بمعنی جامہ نیم سوختہ نیز آوردہ و در جہانگیری وغیرہ چیزی کہ نزدیک بسوختن رسیدہ و حرارت آتش آن را زرد ساختہ باشد اغلب کہ

بدینمعنی تصحیف برہیو باشد **مولف** عرض کند کہ مبدّل برہیودہ چرا نگوئیم کہ چنانکہ بر بیہدہ نوشتہ ایم (اُردو) دیکھو بیہدہ۔

(۱) **بیہودہ خند** | اصطلاح۔ بہار رو انند ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ خندہ بیہودہ کند۔

(۲) **بیہودہ خندی** | بمعنی تبسم بیہودہ و خندہ بیہودہ (صائب ۲ ھ) داشت دلتنگی مرا چون غنچہ در پیرہن ہ چون گل از بیہودہ خندی خرمنم برباد رفت ہ (اُردو) (۱) بیہودہ ہنسنے والا۔ (۲) بیہودہ ہنسی۔ مونث۔

بیہودہ خوارگی | اصطلاح۔ بقول بہار بیگر وانند اسراف و خرچ بیجا (نظامی ھ) چنان نیز کمتر سپرد از گنج ہ کہ آید ز بیہودہ خوارگی رنج ہ **مولف** عرض کند کہ معنی حقیقی این حاصل بالمصدر بیہودہ خوردن و مراد ازان است اسراف و خرچ بیجا (اُردو) اسراف بقول آصفیہ عربی۔ مذکر۔ فضول خرچی۔ خرچ بیجا۔

بیہودہ دارو | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ غوامض سخن بمعنی داروی بیہوشی (اسیر ھ) خرد بیہودہ داروی دماغ است ہ حریفی را کہ درد آشنای عشق است ہ **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اُردو) داروے بیہوشی۔ مونث۔ وہ دوا جس کے استعمال سے بیہوشی طاری ہو۔

بیہودہ رو | استعمال۔ **مولف** گوید کہ کسی کہ روش او بیہودہ باشد۔ اسم فاعل ترکیبی است (انوری ھ) باورا ہردم بساطت گوید ای بیہودہ رو ہ روش داری زیر پا تا ہان بغفلت بسپری ہ (اُردو) بیہودہ روش۔ وہ شخص جس کی روش اور چال بیہودہ ہو۔

(۱) **بیہودہ گرد** | اصطلاح۔ بقول بہار و انند مرادف بیہودہ نال **مولف** عرض کند آنکہ سیر بیہودہ و بی کار کند و از ہمین است۔ - - - - - - -

(۲) **بیہودہ گردی** | بزیادت یای مصدری بمعنی گردش بیہودہ (صائب ھ) با سر آزادہ

(۵۰۶)

این بیہودہ گردی تا بچند ؛ کوہ زیر تیغ در دامان خود

با جمع کرد ؛ (اُردو) (۱) بیہودہ سیر کرنے والا (۲)

بیہودہ گردی بمعنی گردش بیہودہ - مؤنث -

بیہودہ گفتن استعمال - مولف گوید کہ سخن

بیہودہ کردن است بمعنی حقیقی (ظہوری ؎) ظہوری

تا یکے بیہودہ گوئی ؛ زبان در مہر استغفار بنشین ؛

(انوری ؎) گر زخاصت و بد از خاص تو بیہودہ مگوی

ور ز توزیع ز توزیع تو باد و مدرای ؛ (اُردو)

بیہودہ کہنا -

بیہودہ گوی استعمال - مولف گوید کہ اسم

فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ بیہودہ سخن کند و از بیہودہ

(بیہودہ گوئی) بمعنی مصدری بزیادت یای مصدری

در آخر این (ظہوری ؎) پند گو پرداخت فصلی

سخن می آید ش ؛ کردہ خوش بیہودہ گوئی تا گرہ بر باد

(اُردو) بیہودہ گو - فضول گو - وہ شخص جو بیہودہ باتیں کرے

بیہودہ نال اصطلاح - بقول بہار و انند

مرادف بیہودہ گرد مولف عرض کند آنکہ کار

از غور نگرفت این اسم فاعل ترکیبی است بمعنی

کسی کہ نالۂ بیہودہ کند (صائب ؎) مدار

از دست چون لیلی زمام محمل تمکین ؛ مینگن چون

جرس دنبال خود بیہودہ نالان را ؛ (اُردو)

نالۂ بیہودہ کرنے والا -

الف **بی ہوش** استعمال - الف بقول انند

ب **بیہوش شدن** بحوالۂ فرہنگ فرنگ

ج **بیہوش کردن** بالکسر بمعنی دیوانہ و

مدہوش مولف عرض کند کہ موافق قیاس و

(ب) لازم بمعنی دیوانہ و مدہوش و عاشق شدن

و (ج) متعدی آن (ظہوری الف ؎) ہوش

آگاہی دگر دارد ؛ تا ظہوری مست است بیہوشت

(دولہ ج ؎) کردہ کیفیت تماشایت ؛ ہر طرف

صد نگاہ را بیہوش ؛ (اُردو) (الف) بیہوش

بقول آصفیہ - بے سدھ - بے حواس - مدہوش

(ب) بے ہوش ہونا (ج) بے ہوش کرنا -

بی یار اصطلاح - بقول بہار (۱) بیدل

بی نظیر و (۲) آنکه از کسی امداد و اعانت نخواهد صاحب آنند گوید که بی کس هم صاحب بحری فرماید (۳) مرادف بی آشنا **مولف** عرض کند که همین است بی کس و مقصودش همین که کسی که یاری ندارد- برای معنی اول و دوم مشتاق سند استعمال می باشیم که از نظر ما نگذشت **(اُردو)** (۱) بے نظیر- بے مثال (۲) وہ شخص جو کسی سے اعانت اور مدد نچاہے (۳) بے یار کہہ سکتے ہین (دیکھو بے کس)

بای فارسی

پ بقول آنند این حرفی است از حروف مخصوصهٔ فارسی **مولف** عرض کند که بدل میشود (۱) با موحده چنانکه پتّاره و بتّاره و اسپ و اسب و تپ و تب و (۲) با تای فوقانی چنانکه پخم و تخم و (۳) با جیم عربی چنانکه پالیز و جالیز و (۴) با غین معجمه چنانکه پرویزن و غرویزن و (۵) با فا چنانکه سپید و سفید و گوسپند و گوسفند و کلپ و کلف و (۶) با کاف عربی چنانکه پنج و کنج و (۷) با لام چنانکه سراندیپ و سراندیل و (۸) با میم چنانکه سپاروک و سماروک و (۹) با واو چنانکه پار پا و چار وا و پام و وام مخفی مباد که انحصار این نباشد که بمقابله تبدیل بیان کردهٔ محققین فارسی به تحقیق ما اضافه هم شد که داخل بیان بالاست و جا دارد که بضمن تالیف این کتاب تبدیلی تازه هم بنظر آید بالجمله عدد این در جمّل مثل موحده دو باشد و این را فارسیان بای فارسی گویند **(اُردو)** (پ) بقول آصفیه فارسی - اسم مونث اُردو والف بے لتے کا تیسرا اور ہندی حروف صحیح کا اکیسوان - شفتی کا پہلا حرف جسے رسم خط مین بای فارسی یا عجمی اور ہندی مین پے کہتے ہین اور یہ حرف اردو مین باے ابجد سے بدلا جاتا ہے اور ہندی مین جب الف کے ساتھ کسی صفت کے اخیر مین آتا ہے تو اس کو اسم بنا دیتا ہے یا نسبت کے معنے دیتا ہے جیسے بڑا پا-

پاے فارسی باالف

پا بقول برہان وجہانگیری وناصری (۱) معروف است کہ بعربی رجل خوانند و (۲) تاب وطاقت و قوت وقدرت را نیز گویند (کمال اسمعیل ۲۵) شاد باش ای دل پردل کہ ندارد پایت ٭ دشمن از خود بتُل دستم دستان باشد ٭ خان آرزو در سراج گوید کہ افادۂ معنی مقاومت ہم کند چنانچہ گویند فلانی پای ندارد یعنی با او مقاومت نمیتواند کرد یا قائم نمیتواند بود و این مجاز است **مولف** گوید کہ اسم جامد باشد (اردو) (۱) پاؤں بقول آصفیہ - ہندی - اسم مذکر - پیر - چلنے کا عضو - ٹانگ (۲) طاقت - قدرت - مونث -

پاآہو اصطلاح - بقول برہان وبحر باالف ممدودہ وبا بواو رسیدہ باصطلاح بنایان (۱) خانۂ شش پہلو وآنرا بعربی مسدس خوانند و (خانہ گج بری) را نیز گویند کہ بعربی آنرا مقرنس نامند و (۲) کنایہ از دنیا ہم باعتبار شش جہت صاحب جہانگیری ذکر معنی اول دوم کردہ گوید کہ حکیم ناصر خسرو در مذمت دنیا نظم نمودہ (۵) زین دیو وفاچہ طمع داری ٭ ہیچہ من از این بنا پاآہو ٭ وہم او در ملحقات بذکر معنی اول نسبت معنی دوم می فرماید کہ خانہ را ہم نام است کہ آنرا گچ بری کردہ باشند و (آہو پا) ہم نام دارد وہمین است مقرنس عربی صاحب رشیدی گوید کہ ہمان (آہو پا) است کہ در ممدودہ گذشت خان آرزو در سراج ہم ذکر ہر دو معنی کردہ صاحب ناصری ذکر معنی دوم نکردہ **مولف** عرض کند کہ (آہو پای) در ممدودہ گذشت کہ در انجا بر معنی اول اکتفا کردہ اند مخفی مباد کہ صاحب ناصری نسبت مقرنس صراحت مزید کند کہ قرناس در لغت عربی دماغۂ کوہ آمدہ چون در ان گچ بری ودطاقہا وطاقچہ با ترکیب دماغہ از گچ چیزی بر آمدہ سازند لہذا تشبیہ بدماغۂ کوہ کردہ آنرا مقرنس گویند **مولف** عرض کند کہ معاصرین عجم تصدیق خیال ما می کنند کہ خانۂ شش پہلو ومقرنس را بدینوجہ (آہو پا)

پا (پای آہو) گویند کہ بر ہر یک پہلو و طاقچہ آن نقش
شکم آہو می کنند و دنیا را آہو پا برای این گفتہ اند کہ
ہمچون آہو زود سیر است و بس (آرزو) (۱) دیکھو
(آہو پای) کے پہلے معنے (۲) دنیا ۔ مؤنث ۔

(الف) **پا از پیش بدر رفتن** | مصادر اصطلاحی

(ب) **پا از پیش رفتن** | خان آرزو در چراغ
ہدایت نسبت ہر دو گوید کہ (۱) بمعنی لغزیدن و مجاز
(۲) تقصیر و زلت (سلیم ؒ) ہزار سال بہ نشہ ہم دور
بیک تقصیر ؎ رود چو پای کس از پیش در قفا افتد ؎
وارستہ بذکر معنی اول نسبت معنی دوم گوید کہ کنایہ از
عجز افتادن (سعید اشرف ؒ) مفلسی کرد
ز زندان وطن آزادم ؎ پایم از پیش بدر رفت و
بہ بند افتادم ؎ (مخلص کاشی ؒ) سرو ای سخن
با سر و سامان نشود ؎ این بود کہ پای قلم از پیش
بدر رفت ؎ (شفائی ؒ) رود تا پای دل از پیش
ارباب سلامت را ؎ فریب سبزۂ خطش سر چاہ
ذقن پوشد ؎ (تاثیر ؒ) دست تہی است حاکم
از کمال خویش ؎ از پای بیش رفتہ منزل رسیدہ ام
صاحب بحر نقل قول خان آرزو و وارستہ کردہ
مؤلف عرض کند معنی اول درست است و
تحقیق معنی دوم درست نیست از ہمہ اسناد بالا
تصدیق معنی اول می شود و اصلاً معنی دوم پیدا نیست
و آنچہ کنایہ عجز پیدا می شود (۳) بر زمین افتادن
کہ حاصل بالغزیدن است و ہمین است معنی دوم
این ہر دو مصادر اصطلاحی خان آرزو و وارستہ
ہر دو طبع آزمائی کردہ اند و بحقیقت ہر دو حضرات
بجز کہ مثال ہر دو ہست ۔ بہ پیروی و اعتبار رشان
سکندری خوردہ و از ہمین اصطلاح عام (پای
قلم از پیش بدر رفتن) بمعنی لغزش پیدا شدن
در قلم است چنانکہ از کلام مخلص کاشی پیدا است
و (پای دل از پیش رفتن) لغزش دل باشد۔
چنانکہ شفائی آوردہ فاعل (اردو) (۱) پاؤں
پھسلنا (۲) زمین پر گرنا ۔

پا از بیابان بدر بردن | مصدر اصطلاحی ۔ [illegible]

برد (پا از جای بریدن) می آید (اردو) دیکھو (پا از جاسے بریدن)

پا از جا رفتن مصدر اصطلاحی - استقلال قائم نماندن و لغزش پا باشد (ظہوری ع) سر از نمی رود و در زمنگاہ عشق پا از جا بہ بجز زخم تبر بر مغفر و جوشن نمی باشد **مولف** عرض کند کہ (از جا رفتن پا) در محدودہ گزشت (اردو) لغزش واقع ہونا - دیکھو (از جا رفتن پا)

پا از جای بریدن مصدر اصطلاحی و ایستند مترادف قدم از جای بریدن بمعنی ترک آمد و شد بجای کردن (سلیم طہرانی ع) پا ہم ز کوی او چو شکیب گر بریدہ شد بہ تا کی بروی شیشہ دلہا توان گذشت صاحب بحر ہمزبان **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است (پا از جا بریدن) مخفف این و جا دارد کہ این را مترادف آن دانیم (اردو) آمد و رفت ترک کرنا -

پا از حد بیرون بردن مصدر اصطلاحی بقول بہار (۱) کنایہ از حد خود بیرون آمدن (میرزا صائب ع) پا منہ بیرون ز حد خود سعادت مند باش بہ نیست کمتر از ہما تا چند در ویرانہ است بہ صاحب بحر گوید کہ (۲) وضع قدیم خود گذاشتن (۳) کردن کاری کہ نہ درخور او باشد صاحب آنند ہمزبان بہار **مولف** عرض کند کہ سند صائب متعلق معنی اول است معانی دوم و سوم اگرچہ موافق قیاس است ولیکن سندش از نظر ما نگذشت (اردو) (۱) حد سے بڑھنا - دیکھو (از جا بر آمدن) (۲) قدیم وضع ترک کرنا (۳) وہ کام کرنا جو اپنے لائق نہ ہو -

(الف) **پا از دائرہ برون نہادن** مصدر اصطلاحی

(ب) **پا از دائرہ بیرون نہادن**

بہار ذکر الف کردہ از معنی ساکت و صاحب آنند ذکر ب کردہ او ہم از معنی ساکت و رسیدہ **مولف** عرض کند کہ مرادف (پا از حد بیرون بردن) بمعنی اول است - برون مخفف بیرون است ہر دو مصدر ... است (وحید ع) ز تاب سیلی غم چون

صدای وحدت گاہی ؎ برون زدائرہ پا می نہم
ولی باصول (اُردو) دیکھو (پا از حد بیرون بردن) کے پہلے معنے۔

پا از سر ساختن مصدر اصطلاحی۔ در مقام احترام استعمال این می کنند چنانکہ (ظہوری ؎) دل بہ تحقیق خبر پای ز سر ساختہ بود ؎ اینک از پیش کسی رو بقفا می آید ؎ (اُردو) دکن میں کہتے ہیں (سر سے چلنا) یعنی مخاطب کی تعظیم کے لئے باادب چلنا۔

پا از سر مطلب نہادن مصدر اصطلاحی۔ در ہر قدم مطلب خود نگاہ داشتن (ظہوری ؎) بہتر آنست کہ پا از سر مطلب بنہند ؎ در طلب گرچہ سالک گرو از ما نبرد ؎ (اُردو) ہر قدم پر مطلب کا خیال رکھنا۔

پا از شادی بر زمین نرسیدن مصدر اصطلاحی صاحب بحر درین مصدر اصطلاحی بعوض (پا) (پای)، نوشتہ عیبی نیست کہ ہر دو یکی است

وبقولہ کمال شادمانی و غایت خوشی نمودن مؤلف عرض کند کہ تعریف خوشی نکرد کہ این بمعنی خوش شدن بنہایت است و بجایش (غایت خوشی نمودن) فارسی ہند است و محاورہ نیست (اُردو) بے حد خوش ہونا (پاؤں زمین پر نہ ٹھیرنا) بقول آصفیہ۔ خوشی کے مارے تھہر نہ رہنا۔ کمال خوش ہونا۔

پا از گلیم دراز کردن مصدر اصطلاحی۔ بہار ذکر این کردہ گوید کہ شیخ العارفین این را بمعنی از حد بیرون آمدن استعمال فرمودہ و این مخصوص ایشا نیست (دست ؎) تا سرو را ہوای قدرت سر فراز کرد ؎ پا از گلیم ناز چو زلفت دراز کرد ؎ صاحب انند نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ ہیچ خصوصیت با شیخ العارفین نیست چرا کہ معاصرین عجم بر زبان دارند (صائب ؎) پا از گلیم خویش نباید دراز کرد ؎ تیغ ستم بہ بین چہ بہ زلف آیاز کرد ؎ (اُردو) چادر سے باہر پاؤں پھیلانا۔ بقول آصفیہ۔ اپنی حد یا بساط سے باہر قدم رکھنا۔

پا از میان کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر کنایہ از برآوردن خویشتن را از میان کاری (محسن تاثیر ؎) از میان تا ثیر اگر پا وختر رزمی کشند ٭ درمیان عاشق ومعشوق کی دلّالہ بود ٭ **مولّف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اُردو) کسی کام مین سے اپنا قدم نکال لینا " یہہ دکن کا محاورہ ہے (کسی کام سے کنارہ کرنا)

پا از وضع بیرون کشیدن مصدر اصطلاحی بقول بحر مرادف (پا از حد بیرون بردن) **مولّف** عرض کند کہ مرادف معنی دوم اوست و موافق قیاس (اُردو) دیکھو (پا از حد بیرون بردن) کے دوسرے معنے۔

پا از وضع بیرون گذاشتن مصدر اصطلاح۔ بقول بہار و اننددسمعنی وضع خود ترک کردن (میر طاہر وحید ؎) برق آہش خویشتن را می زند برخرمنش ٭ چون گذارد پا ز وضع خویشتن بیرون بنا ہلال ٭ **مولّف** عرض کند کہ مرادف مصدر گذشتہ (اُردو) دیکھو (پا از حد بیرون بردن) کے دوسرے معنے۔

پا از وضع خود بیرون گذاشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف (پا از حد بیرون بردن) **مولّف** عرض کند کہ ہمان اصطلاح گذشتہ (اُردو) دیکھو (پا از حد بیرون بردن) کے دوسرے معنے۔

پا افزار اصطلاح۔ بقول برہان با فاو زای منقوطہ بروزن ناہموار کفش وپاپوش را گویند صاحب جہانگیری گوید کہ بحذف الف (پا فزار) ہم گویند صاحبان سراج ورشیدی وناصری وبحر وبہار وانند وبہار عجم ذکر این کردہ اند و(پای افزار) مزید علیہ انیست بزیادت یای تحتانی (والہ ہروی ؎) مسافران خرد منزلی بسر نبرند ٭ اگر چہ زابلہ در پا کنند پا افزار ٭ **مولّف** عرض کند کہ قلب اضافت (افزار پا) است کہ بجایش گذشت وصراحت ماخذ ہم در انجا کردہ ایم

و تکمیل بحث این بر (پای افزار) می آید خان
آرزو در سراج صراحت مزید کند که بعضی این
را بمعنی پا افشار هم گیرند ولیکن اصح آنست که
این همان کفش و جوراب است و پا افشار چیز
دیگر که می آید تا می گوئیم که جوراب ورای کفش است
نباید که ذکرش درینجا کرد - خان آرزو از غور
کار نگرفت - (اُردو) دیکھو افزار پا -

پا افزار پیش نهادن

مصدر اصطلاحی - بقول بحر تهیهٔ سفر کردن مؤلف عرض کند
که کسی که ارادهٔ رفتن بجائی کند ملازمش در ایران
کفش او را پیش او می نهد تا در پا می کند و برود
از همین عادت این مصدر اصطلاحی قائم شده
باشد و تخصیص این با سفر البته تقاضای سند
استعمال می کند که معاصرین عجم بر زبان ندارند
و محققین اهل زبان این را ترک کرده اند (اُردو)
تهیهٔ سفر کرنا -

پا افشار

اصطلاح - بقول برهان بشین
قرشت بروزن پا افزار (۱) دو تختهٔ کوچک باشد
بمقدار نعلین که بافندگان و جولاهگان چون
یک پای بران افشارند نصفی از رشتهای که می
بافند پائین رود و چون پای دیگر بیفشارند نصف
دیگر - صاحبان جهانگیری و سراج و رشیدی و
سروری و وارسته و ناصری و بحر و انند ذکر این
کرده اند بهار گوید که (۲) نعلین چوبین که
مزارعان وقت شگافتن زمین در پا کنند مؤلف
عرض کند که بدون سند استعمال معنی دوم را
تسلیم نکنیم که خلاف همه محققین است و معاصرین
عجم بر زبان ندارند (شیخ آذری ــه) نیست
بافنده او بدست افزار ؎ نه بماکو نورد و
پا افشار ؎ (سیفی ــه) دست بر سر میزند
سیفی ازین غم چون نورد ؎ تا چرا پای تو میبود سند
پا افشار را ؎ مخفی مباد که افشاردن بمعنی محکم
کردن پای بجایش گذشت و این اسم فاعل
ترکیبی است (اُردو) دو دو تختے جن کا عرض

طول پاؤن کے نیچے کے موافق ہوتا ہے جلا ہے
اس پر پاؤن رکھکر اپنا کام کرتے ہین اور تانا نہین
سے متعلق ہوتا ہے - مذکر -

پاافشردن | مصدر اصطلاحی - ہمان افشردن
پاست کہ بجا ئین گذشت (ظہوری سہ) ابر
در دعوی چشم نہ بجا پا افشرد ؛ رو برو کردہ بہر
گوشہ دو صد جیحون را ؛ (ولہ سہ) بر غم پا
بہر غیر افشرد ؛ بضرب دست خود پا سوفا کرد ؛
(اُردو) دیکھو افشردن پا -

پاانداز | اصطلاح - بقول انند فرش و بساط
کہ برای تعظیم شان خود و تعظیم مہمان در رہگذرش
گستر ند (طالب کلیم سہ) تا نباشد یک گلستان
خار پا انداز من ؛ کی ز کنج غم قدم در باغ و
بستان می نہم ؛ صاحب بحر گوید کہ فرشیکہ برای
تعظیم زیر پای مہمانان بگستر ند و با لفظ افگندن
مستعمل مولف عرض کند کہ اسم مفعول ترکیبی است
بمعنی حقیقی چیزی کہ بزیر پا انداختہ شود و استعمال

این بہ سہ طرز می شود (۱) وقتی کہ مہمانی معزز
می آید در راہش فرش کنند و آنرا ہمین نام گویند
و (۲) فرشی خاص کہ صاحب خانہ بدر خانہ
خود می اندازد تا صادر و وارد کفش خود را
بران صاف کردہ داخل خانہ بیاید و این
اکثر کلفت واز اقسام بافت کلفت درست کردہ
می شود و در بعضی جا ہا از تار آہن ہم و (۳)
فرش مخملی خورد کہ بالای فرش خانہ پیش کرسی ہا
می کنند تا کرسی نشین پای خود بران قائم کند
و این برای زینت فرش مکان است -
(اُردو) (۱) وہ فرش جو مہمان کے
اعزاز مین دروازہ مکان سے داخل مکان
تک تمام راستے مین سفید چاندنی وغیرہ کیا جاتا ہے -
(۲) پاانداز - بقول آصفیہ فارسی - وہ فرش
جو مکان کے اندر دروازہ پر پاؤن کی گرد
صاف ہو جانے کے واسطے بچھا دیتے ہین
(۳) وہ مخملی ٹکڑے جس کو کرسیون یا صوفون کے آگے

بغرض آرایش فرش پر بچھاتے ہیں اور کرسی نشین کے پاؤن کے نیچے ہوتے ہین۔ مذکر۔

پااورنجن اصطلاح۔ بقول برہان بائے ہوز مفتوح و واو ساکن و فتح رای قرشت و سکون نون و جیم مفتوح بنون دیگر زده بمعنی خلخال باشد و آن حلقه ایست از طلا و نقره و مانند آن که زنان در پای کنند۔ صاحب سروری ذکر این کرده می فرماید که (پارنجن) و (پاورنجنا) مخفف این (معروفی ۵) ز پااورنجن آن سرو نوشاد ؤ بگل درمانده پای سرو آزاد ؤ صاحب ناصری بذکر این گوید که آنچه در دست می کنند آنرا (دست اورنجن) نام است و این را (پاورنجن) نیز گویند صاحب بحری فرماید که همین است در عربی خلخال۔ خان آرزو در سراج هم ذکر این کرده **مولف** عرض کند که (اورنجن) بجای خودش گذشت و حقیقت ماخذش بر (ابرنجن) گذشت۔ آن عام است برای دست و پا و این مخصوص برای پا (اردو) پازیب بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مونث۔ پانو کے ایک زیور کا نام۔

پااوزار اصطلاح۔ بقول رشیدی مرادف (پاافشار) که گذشت۔ خان آرزو در سراج این را آورده می فرماید که آنانکه این را بمعنی (پاافشار) گیرند غلط است و اصح آنست که این مرادف پاافزار بمعنی کفش و جراب است **مولف** عرض کند که ما را اتفاق است با خان آرزو که این مبدل (پاافزار) است بمعنی کفش چنانکه فرنج و ورنج ولیکن بمعنی جراب نباشد و ما اشاره این بر (پاافزار) هم کرده ایم و بدون سند استعمال این معنی را تسلیم نکنیم (اردو) دیکھو پاافزار۔

پااوژاره اصطلاح۔ بقول سروری بازای فارسی چوبیکه جولاهه در وقت کار کردن پای بران نهد (کذا فی السامی) **مولف**

عرض کند کہ فارسیان بہ ہمان (پاافزار) کہ بمعنی کفش
گذشت بای نسبت زیادہ کردند و زای عربی را بہ
زای فارسی بدل کردند چنانکہ آژیر و آژیرہ بمعنی
لفظی این منسوب بہ کفش پا و کنایہ از آلہ جولاہگان
کہ زیر پا دارند کہ (پاافشار) ہم گویندش (اُردو)
دیکھو پاافشار ۔

پاپ | بقول انند و برہان در فارسی زبان
خلیفہ دین عیسی علیہ السلام را گویند و بابای فارسی
سوم ہم گفتہ اند ۔ مؤلف عرض کند کہ صراحت
کامل این ہمانجا کنیم و درینجا ہمین قدر کافی است
کہ این مبدل آنست چنانکہ اسپ و اسب (اُردو)
دیکھو (پاپ)

پاباز شدن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر
زیر رفتار آمدن طفل و فرماید کہ حالا خصوصیت طفل
نماندہ (کلیم ص) پسر کوی او تا باز شد پای
سرشکم من چو طفلان را باین ابتدا از کتب رہا
کردم ۔ مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم
گویند کہ حالا ہم این محاورہ را با طفلان تخصیص نیست
نمی دانیم کہ محقق بالا چرا خصوصیت این را
برداشتہ سندش ہم خصوصیت را ظاہر کند
کہ سرشک طفل است استعارۃً (اُردو)
لڑکے کی رفتار کا آغاز ۔ لڑکے کا چلنا ۔

پاباز کردن | مصدر اصطلاحی ۔ بہار
این را مرادف (پاباز شدن) گفتہ و سند
ابوطالب کلیم را کہ بہ پاباز شدن گذشتہ
برای این آوردہ و نیز گوید کہ حالا در محاورہ خصوصیتی
برای طفل نماندہ ۔ صاحب انند نقل نگارش
وارستہ ہم ذکر این کردہ معلوم می شود خصوصیت
قائم کردۂ اوست ضعیف است کہ سند استعمال
این پیش نکرد (اُردو) دیکھو (پاباز شدن)

پابازی | اصطلاح ۔ بقول مؤید بمعنی شوش
ودر ۔ مؤلف عرض کند کہ در دیگر نسخ قلمی
مؤید این لغت یافتہ نمی شود و اضافہ مطبع منشی
نولکشور می نماید و دیگر ہمہ محققین فارسی زبان

ہم ازین ساکت بدون سند استعمال این را تسلیم نہ کنیم واگر سند بدست آید توانیم گفت کہ چون سوزش ودرد در اعضای انسان شود از بیقراری دست وپا زنند وفارسیان آنرا پاپازی گفتہ باشند (اُردو) سوزش۔ جلن۔ مونث۔ درد۔ مذکر۔

پاپالاکردن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ کنایہ از حالتی است امرد را کہ در وقت خاص رو دہد (فوقی یزدی ؎) چون روی در بزم ما ای دلبر محبوب من ٭ سر بہ بالاگر کنی سہل است پابالاکن ٭ صاحب بحر نیز بالنقل با مولف عرض کند کہ صاحب بحر ہم تصدیق این اصطلاح می کنند وگوییم از حالت خاص مراد از وقت اغلام بازی است کہ پای امرد بالا می شود بر خلاف زن پس معنی این مصدر اصطلاحی مفعول شدن کون دادن است (اُردو) اغلام کرانا۔ دیکھو بر خود کشیدن۔

پاپالاگذاشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحبان اننددبحر وبہار ووارستہ دویدن وبشتاب رفتن (مخلص کاشی ؎) نیستی بیا زخود ای نالہ پابالاگذار ٭ درد دل بیجا چرا پیش مسیحا می کنی مولف عرض کند کہ ہمان (پابالاگذاشتن پا) است کہ جابیش گذشت (اُردو) دیکھو بالاگذاشتن پا۔

پاپالانہادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار ووارستہ وبحر واننداد مرادف (پاپالاگذاشتن) کہ گذشت (صائب ؎) داغ ناسور مرا گر بہ دل صحرا نہند ٭ از خجالت لالہ ہا بر کوہ پابالانہند ٭ مولف عرض کند کہ ہمان کہ بر (بالانہادن پا) گذشت (اُردو) دوڑنا۔ جلد جلد چلنا۔ دیکھو بالاگذاشتن پا۔

پاپیارفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار بمعنی (۱) برابر بودن باکسی در سیر وسفر و (۲) در تتبع دنبالہ‌اش (مسیح تاثیر ؎)

پیچ درعشق زکس پای کمی نیست مرا ؛ پا بپا همره مجنون چو سلاسل رفتم ؛ صاحب بحر گوید که معنی اول حقیقی است و معنی دوم کنایه باشد به مجاز ـ خان آرزو در چراغ متفق با بحر ـ مولف عرض کند که موافق قیاس (اردو) قدم بقدم چلنا ـ بقول آصفیه (۱) کسی کے پنڈے سے چلنا ـ پیچھے پیچھے چلنا ـ ساتھ ساتھ چلنا (۲) کسی کی پیروی کرنا کسی کی روش اختیار کرنا ـ لکیر پر فقیر ہونا ـ

پابحساب نهادن مصدر اصطلاحی ـ بقول بهار کنایه از غایت حزم و احتیاط کردن (صائب ــه) خط شبرنگ کرد حسن نهد پابحساب ؛ شب نوروز من و روز حساب است ترا ؛ صاحبان بحر و انند همزبان بهار مولف عرض کند که آنکه از لغزش خوفناک باشد قدم را بشمار و آهسته به زمین نهد تا سکندری نخورد و از همین عادت این اصطلاح قائم شد (اردو) گن گن کے قدم رکھنا ـ بقول آصفیه پهونک کر پاؤں رکھنا ـ کمال احتیاط سے قدم رکھنا ـ ہوشیاری اور عاقبت اندیشی سے کوئی کام کرنا ـ

پابنچار رسیدن مصدر اصطلاحی ـ کنایه باشد از مبتلای مصیبتی شدن (ظهوری ــه) گوید ش و ستم به گل در بوستان عافیت ؛ در بیابان بلا پایم بنچاری می رسد ـ مولف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) مصیبت میں مبتلا ہونا ـ

پابخلد نهادن مصدر اصطلاحی ـ داخل خلد شدن و این مخصوص بخلد نباشد بلکه برای هر ظرف مکان استعمال این توان کرد چنانچه (پابخانه نهادن) (ظهوری ــه) گل تفرج کوی تو حور اگر بیند ؛ چو پابخلد نهد شرمسار برگردد ؛ (اردو) بہشت میں داخل ہونا ـ

پابدامان آوردن مصدر اصطلاحی ـ قانع شدن و باطمینان خاطر نشستن (ظهوری ــه)

پا بدامان عطر در مغز آورم ؛ یا دگلزار گریبان بہ نخورد ؛ **مولّف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اُردو) قانع ہونا۔ اطمینان سے بیٹھنا۔

پا بدامن افشردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار مرادف پا بدامن پیچیدن و کشیدن یعنی ترک آمد و شد کردن (طالب آملی ــہ) طالب توفیق گیر زوصل بتان کہ ما ؛ پای طلب بدامن حرمان فشردہ ایم ؛ صاحب بحر تعریفی خوش کردہ کہ گوشہ گرفتن و صبر و قناعت نمودن است ؛ صاحب انند نقل نگار بہار **مولّف** عرض کند کہ پای را در دامن گرفتن یعنی باز آمدن از رفتار و احتراز از تگ و دو باشد و از ہمین این اصطلاح قائم شد مخفی مباد کہ از سند طالب (پا بدامن فشردن) پیدا می شود و عینی نیست کہ فشردن مخفف افشردن است (اُردو) پاؤں سمیٹنا۔ بقول آصفیہ ترک ملاقات کرنا۔ علحدگی۔ تنہائی اختیار کرنا۔ کوچہ گردی سے باز آنا (پاؤں کھینچکر بیٹھ رہنا) (پاؤں کھینچنا) بھی کہہ سکتے ہیں (صبر کرنا۔ قناعت کرنا)

(الف) پا بدامن پیچیدن مصادر اصطلاحی ہمہ مرادف (پا بدامن افشردن است)

(ب) پا بدامن جمع کردن

(ج) پا بدامن کردن

(د) پا بدامن کشیدن

صاحبان بحر و بہار و عجم و انند ذکر (الف) کردہ اند و صاحبان بحر و انند ذکر (ب) و صاحبان بحر و مؤید ذکر (ج) و صاحبان بحر و بہار و انند ذکر (د) **مولّف** عرض کند کہ ہمہ موافق قیاس است (ملّا قاسم مشہدی الف ــہ) محبت پای صبری گر بدامان کشی پیچیدہ ؛ در و دہ پنجۂ یوسف گریبان زلیخا را ؛ (اُردو) دیکھو (پا بدامن افشردن)

پا بدر بستی گردانیدن مصدر اصطلاحی بقول بحر و انند در غایت عاجز ساختن او کہ

عرض کند کہ طالب سند استعمال می باشیم محققین اہلزبان ذکر این نکردہ اند و معاصرین ہم ساکت بادی این صاحب غیاث ہمہ تن زاست و نقل نگارش بحر و دانند (اُردو) عاجز کرنا۔

پاپُر | اصطلاح - بقول بہار و انند بفتح بای موحّدہ ترک کنندۂ آمد و شد (عارف تبریزی ؎) خلق را (پاپُر) توان کردن بہ تیغ خلق لیکچ بی سپر خود در از ترک تند می خو کردہ ایم ؎ **مولّف** عرض کند کہ اسم مفعول ترکیبی است بمعنی پای بریدہ شدہ و مجازاً بمعنی (کنارہ کش) باشد و این تعریفی خوش است (اُردو) کنارہ کش کہہ سکتے ہیں - صاحب آصفیہ نے کنارہ کشی کا ذکر کیا ہے اور (کنارہ کش ہونا) بھی -

پابرآمدن بسنگ | مصدر اصطلاحی - مانع رفتار شدن سنگ **مولّف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) بسنگ مصلحت پابر نیاید تیز گامان را ؎ بس افتادنہا بلای سالکان پیش بین باشد ؎ (اُردو) مانع رفتار ہونا کسی کی رفتار کو روکنا -

پابراہ ماندن | مصدر اصطلاحی - وطلب چیزی و کسی رفتن **مولّف** عرض کند کہ موافق قیاس است (عرفی ؎) فیض را نازم کہ ہر کس پا براہت ماندہ است ؎ دل بدست آورد و جان را از میان انداختہ ؎ (اُردو) کسی چیز کی طلب میں جانا -

پاپُر بہ تیغ کردن کسی را | مصدر اصطلاحی - صاحب بحر بذیل (پا از جائی بریدن) گوید کہ (پاپُر بہ تیغ کردن) متعدی اوست **مولّف** عرض کند کہ معنی حقیقی این پای کسی بہ تیغ بریدن است و (پاپُر) درینجا اسم مفعول ترکیبی است بمعنی پا بریدہ شدہ و سند این بر (پاپُر) گذشت (اُردو) کسی کا پاؤں تلوار سے کاٹ دینا - پاؤں کٹا کر دینا -

پا بر پی رسیدن مصدر اصطلاحی بقول بہار کنایہ از متابعت کسی کردن صاحب انند با (پای بر پای کسی نہادن) ذکر این کردہ مولف عرض کند اگرچہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین اہل زبان ساکت و بدون سند استعمال این را تسلیم نکنیم کہ بگوش ما نخوردہ و از نظر ما نگذشت ولیکن موافق قیاس است (اُردو) متابعت کرنا (دیکھو پا بپا رفتن)

پا بر پی نہادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب انند این را بزیادت تحتانی بر پا نوشتہ گوید کہ مرادف (پا بر پی رسیدن) است بمعنی متابعت کسی کردن کہ آنرا در عربی (طابق النعل بالنعل) گویند مولف عرض کند کہ موافق قیاس است (اُردو) کسی کی پیروی کرنا۔ متابعت کرنا (قدم بقدم چلنا۔ دیکھو پا بپا رفتن)

پا برجا اصطلاح۔ بقول برہان و بحر و انند و موید بفتح بای ابجد و سکون رای قرشت و جیم بالف کشیدہ بمعنی (۱) دائم و ہمیشہ (۲) ثابت قدم۔ صاحب رشیدی بر ثابت و ہمیشہ قانع صاحب انند این را مرادف (پایدار) گوید بہر دو معنی۔ صاحب جہانگیری در ملحقات ذکر بہر دو معنی کردہ (ظہوری ؎) بشد زہر بدل بشہر کام اندائی ؛ دادیم ہمین رنج براعت رائی ؛ از سینہ پارہ پارہ گردون دوزی ؛ وز دست شکستہ درد پا برجائی ؛ خان آرزو گوید کہ در اصل بمعنی ثابت است چنانکہ دشمن پا برجا گویند یعنی کسیکہ در دشمنی ثابت قدم و قائم باشد و گاہی بمعنی ہمیشہ نیز مستعمل مخفی مباد کہ بعض محققین این را بزیادت تحتانی در آخر (پا برجای) قائم کردہ اند عیبی ندارد و کہ مزید علیہ انیست (صائب ؎) سرو پا بر جای را جستن خلاف عادت است ؛ نالۂ قمری ز شوق قامت دلجوی کیست ؛

مولف عرض کند که معنی دوم اصل است و
معنی اول مجازش (اردو) (۱) ہمیشہ۔ دائم
(۲) ثابت قدم۔

پابرداشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر
بمعنی دویدن و شتاب رفتن و آرستہ این را
مرادف پابالاگذاشتن و نہادن گفتہ (سالک
قزوینی ؎) ہمچو مجنون پی آوازۂ درائی برداز
سر زنجیر بدوش افگن و پائی بردار ٭ مولف
عرض کند که موافق قیاس است (اردو) دیکھو
پابالاگذاشتن و نہادن۔

پابرزمین فشردن مصدر اصطلاحی۔
بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ
قاجار بمعنی ثابت قدمی مولف عرض کند که
طرز تعریف خوب نیست معنی این ثابت قدم
بودن است و ثابت قدمی اختیار کردن
مجرد (ثابت قدمی) حاصل بالمصدر است
مخفی مباد که این مرادف ہمان افشردن پاست
که در الف مقصورہ گذشت و پا افشردن ہم
در ہمین باب مذکور شد (اردو) ثابت قدم ہونا

پابرسال وماه نہادن مصدر اصطلاحی
بقول انند زمانہ را مغلوب خود تصور کردن
از جہت فراخی معاش (ظہوری ؎) وقت است
که برپای ہوس بند نہی ٭ در سر فرصت وقت گوش
بر بند نہی ٭ در حلق زمان فراخ سد چون
تو که دید ٭ پائی بر سال و ماہ تا چند نہی ٭
مولف عرض کند که ہیچ ضرورت ندارد
که فراخی معاش را در تعریف این مصدر داخل
کنیم معنی این زمانہ گذاشتن و بسر کردن عمر است
و پس مخفی مباد که در نقل شعر غلطی را یافتہ
و بلحاظ آن مصدر غلط قائم شدہ که صحیحش بر
(پا بر سر سال و ماہ نہادن) گیریم (اردو)
عمر گزارنا۔ زمانہ گزارنا۔

پابر سرحرف کسی گذاشتن مصدر
اصطلاحی۔ بقول بہار روانشدہ داراستہ و بحر

حرف او توجہ نکردن (حسن رفیع ع) پاپر سر
حرف من گذاری ﴿ آری بمنت سخن نیست ﴿
مولف عرض کند کہ حرف کسی را زیر پا آوردن
گویا بر سخنانش اعتنا نکردن است (اُردو)
کسی کی بات کی پروا نکرنا۔ کسی کے کہے پر توجّہ
نکرنا۔ کسیکی نصیحت نہ سننا۔

پاپر سر سال و ماہ نہادن | مصدر اصطلاحی

بقول بہار مرادف ہمان (پاپر سال و ماہ
نہادن) است کہ گذشت مولف عرض
کند کہ سندی کہ از ظہوری در انجا گذشت بہار
نقل آن درینجا ہم کردہ کہ بمصرع آخرش
(پائی برم) را (پاپر سر) نوشتہ ہمین صحیح است
صاحب آنند در نقل شعر غلط کردہ بلحاظ آن
مصدر بالا قائم نمود (اُردو) دیکھو (پاپر سال و ماہ نہادن)

پاپر سر لباس نو گذاشتن | مصدر اصطلاحی

وارستہ و بہار و بحر و آنند گویند کہ رسم عجم است
کہ چون جامۂ نو خواہند کہ بپوشند اول پا بران
گذارند تا تبرّہ دست و پا کہنہ شود و این رسوم
زنان آنجاست چنانکہ از اہلزبان شنیدہ شد
(محسن تاثیر ع) دولت ز تازہ دولت
خواری کشد ز اوّل ﴿ پوشندہ پا گذارد بر سر
لباس نو را ﴿ مولف عرض کند کہ معنی
این مصدر اصطلاحی لباس نو پوشیدن است
و مصدری کہ از کلام محسن تاثیر پیدا می شود
(لباس نو را پابر سر گذاشتن) است (اُردو)
نیا لباس پہنا۔ اور (لباس نو پر پاؤن رکہنا)
یہہ عجمی عورتون مین مروّج ہے کہ وہ اول نئے
لباس پر پاؤن رکہنے کے بعد اسکو پہنتی ہین تا
وہ گہس پس کر جسم سے اترے۔

پاپر سر ماہ و سال نہادن | مصدر

اصطلاحی۔ بقول وارستہ ہمان کہ بہ تقدیم سال
بر ماہ گذشت دیگر ہیچ و سند این ہم ہمدر انجا
مذکور (اُردو) دیکھو پاپر سر سال و ماہ نہادن

پاپر سنگ آمدن | مصدر اصطلاحی

صاحب آنند ذکر این کرده مولف عرض کند که همان (بر سنگ آمدن پا) است که بجایش گذشت (اردو) دیکھو بر سنگ آمدن پا۔

پا بر سنگ خوردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول آنند مرادف (پا بر سنگ آمدن) مولف عرض کند که همان (بر سنگ آمدن پا) که بجایش گذشت (وحید سہ) پایش بسنگ تا نخورد در ره طلب ؛ کی نقد سعی کیسهٔ صبر احتمای برد ؛ (اردو) دیکھو بر سنگ آمدن پا۔

پا بر سنگ در آمدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول آنند مرادف (پا بر سنگ آمدن) که گذشت (شیخ اوحدی سہ) نشگفت پای ما که در آید بسنگ غم ؛ زیرا که احتیاط نکردیم راه را ؛ مولف عرض کند که همان (بر سنگ آمدن پا) (اردو) دیکھو بر سنگ آمدن پا۔

پا بر رکاب | اصطلاح۔ بقول بهار (۱) آنکه آماده رفتن باشد و بقول حاشیه‌نگارش (۲) هر چیزی که قریب ضائع شدن باشد عموماً و مائل شدن شراب بترشی خصوصاً و فرماید که با لفظ داشتن و زدن و شدن و نهادن مستعمل۔ صاحبان بحر و آنند بمعنی اوّل قانع مولف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است که پا در رکاب داشتن علامت سوار بر اسپ شدن است و سوار اسپ شدن علامت آمادگی است برای رفتن یعنی اول کنایه باشد و معنی دوم مجاز آن برای غیر انسان هم (صائب سہ) غافل ز حال عاشق خونین جگر مباش ؛ مغرور حسن پا برکاب این قدر مباش ؛ (وله سہ) همه از درد طلب نعل در آتش دارند ؛ کوه چون ریگ روان پا برکاب است اینجا ؛ (وله سہ) کمتر از جنبش ابروست مراد در نشاط ؛ خون می چون مه نو پا برکاب است مرا ؛ (وله سہ) نقصان درین بساط بود خوشتر از کمال ؛

بدر از ہلال پا بر کاب است ؎ بیشتر ؎ مخفی مباد که تخصیصی که برای شراب مذکور شد فضول است و تعمیم معنی دوم بران هم شامل و تخصیص مصادر بالا هم نباشد که صراحتش در ملحقات می آید۔ (اُردو) (۱) پا بر کاب اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو روانگی پر آمادہ ہو۔ مذکر (۲) وہ چیز جو قریب میں متغیر ہونے والی ہو۔ مونث۔

پا بر کاب باشیدن استعمال۔ آمادہ بودن به رفتن۔ سند استعمال این از کلام صائب به (پا برکاب) مذکور شد مولف عرض کند که بمعنی حقیقی است برای انسان و غیر آن که صراحتش بر پا بر کاب گذشت (اُردو) پا برکاب ہونا۔ جانے پر آمادہ ہونا۔

پا بر کاب شدن استعمال۔ بہار ذکر این بدیل پا بر کاب کرده از معنی ساکت مولف عرض کند که بمعنی حقیقی است مرادف پا برکاب باشیدن (صائب ؎) پیش از ان دم که ز مقراض شود پا بر کاب ؎ چشم بکشای خط مشک نشان را دریاب ؎ (اُردو) پا برکاب ہونا۔

پا بر کاب ماندن استعمال۔ بہار اشارۂ این بدیل پا بر کاب کرده از معنی ساکت مولف عرض کند که مرادف پا برکاب باشیدن موافق قیاس (صائب ؎) از حیا تم نفسی پا برکاب ماند است ؎ میرود وقت که از من خبری می گیری ؎ (اُردو) پا برکاب رہنا۔ جانے پر آمادہ ہونا۔ دیکھو پا برکاب باشیدن۔

پا بر کاب نہادن استعمال۔ مرادف پا برکاب باشیدن موافق قیاس است۔ (ظہوری ؎) عشق خوبان نهاده پا برکاب ؎ داده بعیش جهان زینت ؎ مولف عرض کند که درینجا آغاز مراد است که اراده رفتن هم آغاز سفر است و این مجاز معنی حقیقی است یعنی مجرد (آمادگی) (اُردو) آمادہ ہونا۔ آغاز کرنا۔

پا بر گرفتن مصدر اصطلاحی۔ **مولف** عرض کند کہ بمعنی برداشتن پا باشد متعلق بمعنی اوّل (برگرفتن) کہ بجایش گذشت (ظہوری ـــہ) با ظہوری در طلب شاید کہ ہمپائی کند ؎ ہر کہ در راہش بجای پا بپا بان برگرفتہ ؎ (اردو) پاؤن اٹھانا۔ چلنا۔

پا بر گلو افشردن مصدر اصطلاحی۔ جانوری را بعد ذبحش پای بر گلویش نہادن تا زود بمیرد و دیرنہ طپد و دست و پا زدنش بزور رہ لباس ذابح را بخون نرنگند و این رسم عجم و ہند است کہ اکثر بر گوسپند یا گاو مذبوح مرعی است (ظہوری ـــہ) با تہیدی کہ صیادی کند سر پنجہ را رنگین ؎ ظہوری آہو پا بر گلو افشردہ را ماند ؎ **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) ذبح کئے گئے جانور کے گلے پر بعد ذبح پاؤن رکھنا تاکہ وہ دیر تک نہ تڑپے اور ہاتھ پاؤن زور سے نہ مارے۔

پا بر مصحف کشیدن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ و بحر کنایہ از کمال بی ادبی (زلالی ـــہ) چہ زلفی ہندوی ایمان بریدہ ؎ سیاہی پای بر مصحف کشیدہ ؎ **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است ولیکن معنی حقیقی این بی ادبی کردن بدرجۂ کمال است معنی بیان کردۂ محققین بالاحاصل بالمصدر است (اردو) سخت بے ادبی کرنا۔

پا برنجن اصطلاح۔ بقول برہان پاؤن ساکن و جیم مفتوح بنون دیگر زدہ بمعنی پا اورنجن است کہ گذشت۔ صاحبان جہانگیری و بحر و انند و موید و سراج ہم ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ صراحت کامل بر (ابرنجن) گذشت و (برنجن) مخفف ابرنجن کہ ترکیب یافتہ است با پا ہمان خلخال کہ ذکرش بر (پا اورنجن) گذشت (اردو) دیکھو پا اورنجن۔

پا بر ہوا اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی (۱)

هر چیزی بی اصل عموماً و (۲) حرف بی اصل خصوصاً
(میر یحیی ۵۲) منم آن نکته پروری که مدام٭
صفت کون بچه تا گویم٭ من دو صفت جماع
زن بیهات٭ حرف پا بر هوا چرا گویم٭
مولف عرض کند (۳) کسی که پای خود
در عالم خواب بر دارد چنانکه زن در جماع و
رسد ی که محققین بالا برای معنی دوم از کلام
میر یحیی شیرازی آورده اند برای معنی سوم بکار می
خورد و اگر ازین سند (حرف پا بر هوا) را بمعنی
حرف فضول گیریم من وجه معنی شعر درست
می شود و لیکن معنی حرف بی اصل که درست
نباشد چرا که جماع زن حرفی بی اصل نیست
بلکه حرف اصل است حاصل اینست که معنی
سوم اصل باشد - اسم فاعل ترکیبی و صفت
برای انسانی که پایش بخواب بلند باشد و
بمعنی اوّل صفت چیزی که بی اصل بود عموماً
بسبیل کنایه و بمعنی دوم صفت حرف خصوصاً
بمعنی حرف بی اصل و فضول ہم (اردو)
(۱) ہر بے اصل چیز - مونّث (۲) ہوائی
خبر - بقول آصفیہ - اسم مونّث - بازاری گپ -
بے سر و پا خبر - افواہ - گپ - اور بقول مولف
فضول بات (۳) وہ شخص جو لیٹ کر پاؤں
بلند کیا ہو جیسے ہے یا عورت ان معنوں میں
(پا بہوا) کا استعمال بھی اردو میں بقاعدہ
فارسی ہو سکتا ہے -

پا بزمین نرسیدن مصدر اصطلاحی - بقول
برہان دانند (پای بزمین نرسیدن) کنایہ از
خوشحالی مفرط و انتعاش طبیعت باشد کہ می آید
مولف عرض کند کہ موافق قیاس است
در این اصل و آن مزید علیہ این بزیادت
تحتانی بر پا چون جا و جای فارسیان گویند
کہ در خوشحالی و سرور پای انسان بر زمین قائم
نباشد و این مبالغہ ایست بخیال فرضی و مصدر
(پا از شادی بر زمین نرسیدن) بہمین معنی

بجایش گذشت پس این را غفلت آنہم توان گرفت
(اُردو) دیکھو پا از شادی بر زمین نرسیدن۔

پابست | اصطلاح۔ بقول بحر (۱) بنیاد
عمارت و (۲) محکم و (۳) گرفتار و اسیر صنائی لیکن
انند و غیاث ہم ذکر این کردہ اند (ظہوری ؎)
رشک ذرہ را کردی پابست کاخ دستی اسپتا ؎
وای بر جان من این بنیاد دل بر کہ گیست ؎ مولف
عرض کند کہ اسم مفعول ترکیبی است و بمعنی اول گرفت
معنی موافق قیاس و (۴) بمعنی استحکام ہم بنظر آمدہ
(ظہوری ؎) بنای زہد را پابرد لای بادہ
پابستی ؎ ظہوری خانہ در کوچہ خماری باید ؎
(اُردو) (۱) عمارت کی بنیاد۔ مونث (نیو
مونث۔ دیکھو بندیش) (۲) محکم۔ مضبوط (۳)
گرفتار اسیر (۴) استحکام۔ مذکر۔ بمعنی استواری
مضبوطی۔

پابستن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱) محبوس
شدن و بقول انند (۲) منتظر شدن نیز صاحب
مویّد ذکر ہر دو معنی کردہ نسبت معنی دوم
گوید منتظر ماندن باشد مولف عرض
کند کہ ہر دو معنی موافق قیاس و لیکن بمعنی
دوم معاصرین عجم بر زبان ندارند مشتاق
سند استعمال می باشیم کہ از نظر نگذشت
(اُردو) (۱) قید ہونا (۲) منتظر رہنا۔

پابستہ | اصطلاح۔ بقول بحر (۱) گرفتار
و محبوس و (۲) اسیر محبت مولف عرض
کند کہ موافق قیاس است و لیکن استعمال
این بمعنی دوم از نظر ما نگذشت و معاصرین
عجم ہم بر زبان ندارند و دیگر محققین فارسی
زبان ہم ازین ساکت۔ مشتاق سند استعمال
می باشیم (اُردو) (۱) گرفتار۔ مقید
(۲) اسیر محبت۔

پابسرا نہادن | مصدر اصطلاحی
داخل سرا شدن مولف عرض کند کہ
این متعلق بہ ظرف مکان است عموماً چنانکہ

(را بنہادن بمیدان یا در خانہ و امثال آن) (ظہوری ؎) آن بہ کہ خرابی ننہد پا بسرائی ٭ گر ریختہ توان از گل تعمیر برآورد ٭ (اردو) گھر مین پاؤن رکھنا - یعنی گھر مین داخل ہونا - دکن مین مستعمل ہے -

(الف) پا بسنگ آمدن	مصادر اصطلاحی
(ب) پا بسنگ بر آمدن	بقول انند
(ج) پا بسنگ خوردن	(۱) معروف
(د) پا بسنگ در آمدن	و (۲) کنایہ
(ھ) پا بسنگ رسیدن	از بلا و گروہی

پیش آمدن بہار و بحر (ب) را مرادف گفتہ (طالب آملی ؎) من و زیارت کوئی کہ پای دیدہ براہش ٭ اگر بسنگ برآید بسنگ سرمہ برآید ٭ صاحب انند (ج) را مرادف (الف) نوشتہ (وحید ؎) پای بسنگ تا نخورد در رہ طلب ٭ کی نقد سعی کیسۂ صرّاف می رود ٭ و (د) بقول انند و بحر مثل (شیخ اوحدی ؎) نشگفت پای ما کہ در آید بسنگ عمر ٭ زیرا کہ احتیاط نکردیم راہ را ٭ و (ھ) بقول انند و بحر رسوید از پای در افتادن و (۳) ہوشیار شدن مولف عرض کند کہ درین ہر پنج مصادر پا و پای مزید علیہش ہر دو مستعمل وہمانست کہ در موحّدہ بر (بر سنگ آمدن پا) گذشت بہر دو معنیش - معاصرین عجم می گویند معنی سوم نیز درین ہر پنج مصادر است (اردو) (۱) و (۲) دیکھو (بر سنگ آمدن پا) (۳) ہوشیار ہونا - متنبہ ہونا -

پا بقدر گلیم دراز کردن	مصدر اصطلاحی -

بقول بحر و غیاث و انند بقدر دسترس و استعداد خود کاری کردن صاحب رہنما ہم بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار ذکر این کردہ مولف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) دکن مین کہتے ہین ”جتنی چادر اتنا پاؤن پھیلا“ یعنی جتنا استعداد ہے اسقدر کام کرو

اس کہاوت کا تعلق مصدر (اپنی چادر کے موافق
پاؤں پھیلانا) سے قائم ہو سکتا ہے۔ اردو میں (چادر سے
باہر پاؤں پھیلانا) اس کا مقابل مستعمل ہے دیکھو
(پا از گلیم دراز کردن) اس موقع پر اردو ترجمہ
(حوصلہ کے موافق کام کرنا) ہو سکتا ہے۔

پا بکلات کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بہار بکاف تازی و فوقانی۔ فنی است از کشتی
کہ حریف را از کمر گرفتہ چنان بردارند کہ پایش
بلند شود (میر نجات ــہ) کردہ پا بکلاتش کہ ازو
رفت حیات ٭ بگذرد از غیر چہ میخواہی ازین کہنہ
کلات ٭ صاحب بحر بذکر معنی بالا گوید کہ کلات
بکاف تازی بروزن حیات قلعہ کہ بر سر کوہ و
پشتہ باشد خواہ آباد بود خواہ ویران (کذا فی المنتخب)
وارستہ ہم ہمزبانش۔ **مولف** عرض کند کہ معنی
لفظی این پای بلند کردن از قلعہ کلات و کنایہ
از (حریف را کمر گرفتہ پایش بلند کردن در کشتی)
(اردو) کشتی میں حریف کی کمر پکڑ کے زمین
سے بلند کرنا۔

پا بگنج فرو رفتن مصدر اصطلاحی۔
بقول بہار کنایہ از دولت یافتن و مالدار
شدن (صائب ــہ) پای ویرانہ ہر کس
کہ فرو رفت بگنج ٭ نیست صائب سر معمار
وغم تعمیرش ٭ (خواجہ نظامی ــہ) کہ
دادہ دولت مرا پای رنج ٭ کہ پایم فرو رفتہ
زنیسان بگنج ٭ صاحبان بحر و انند ہمزبانش
مولف عرض کند کہ موافق قیاس است
(اردو) مالدار ہونا۔ دولت مند ہونا۔

پا بلند کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار
و بحر و برہان و رشیدی و (جہانگیری در ملحقات)
بشتاب رفتن و دویدن (میر خسرو ــہ)
بعزم تو پای باد بلند کند ٭ باد ہر چند پا بلند
کند ٭ **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است
کہ کسی کہ زود دود شتابیدہ پایش در رفتار
زیادہ تر بلند شود و بمقابلہ [illegible] معمولی (اردو)

بڑہانا۔ بقول آصفیہ۔ قدم بڑہانا۔ جلد چلنا۔ پھرتی کے ساتہہ قدم رکہنا۔ تیز رفتار ہونا ڈگین بھرنا (پاؤن اٹہاکے جانا) بہی کہتے ہین دیکھو بالاگذاشتن پا۔

پا بمیان نہادن | مصدر اصطلاحی۔ درمیان کاری آمدن است **مولف** عرض کند که موافق قیاس و بمعنی حقیقی است (ظہوری ؎) بہجر جان بکناری چسان رود که امید ٭ نہاده پا بمیان کار مشکل افتاد است (اُردو) قدم درمیان ہونا۔ بقول آصفیہ بیچ مین پڑنا۔ آڑے ہونا۔ دکن مین کہتے ہین قدم بیچ مین آنا چاہیے " اون کا قدم بیچ مین آگیا اب تو تصفیہ ہوکر رہیگا "۔

پابند | اصطلاح۔ بقول بہار (۱) رسنی که ہردو پای اسپ بدان بندند چنانچه افسار رسنی که ہردو دست اسپان بدان بندند و درعرف اول را پچھاڑی و ثانی را اگاڑی نامند صاحب بحر نسبت معنی اول گوید که ریسمانی که بدان پای دواب بندند و (۲) شخص گرفتار و (۳) متعلق۔ صاحب انند ذکر ہردو معنی اول الذکر کرده و صاحب موید برای تائید فضلای فرماید که (۴) پای را ببند و (۵) ضد مجرد **مولف** عرض کند که نسبت معنی اول تعمیم بیان صاحب بحر درست است اسم فاعل ترکیبی و معنی دوم موافق قیاس که گرفتار و مقید مثلاً نسبت در پای دارد و نسبت معنی سوم عرض می شود که کسی که مقید بکاری است۔ مجاز معنی دوم و بمعنی چہارم امر حاضر پابندیدن۔ احسان صاحب موید است که برای تائید فضلا انمعنی را بیان کرد که طفل مکتب صرف خوان ہم ازین واقف است و نسبت معنی پنجم عرض می رود که ضد آزاد است و مقصودش ازہمان معنی سوم که بالا گذشت (اُردو) (۱) پابند۔ بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مذکر۔ گھوڑے کی پچھاڑی **مولف** عرض کرتا ہے که بلحاظ معنی بیان کرده بہار

(پچھاڑی) اور بلحاظ تعمیم صاحب بحر عجم وہ رسّی جس سے تھان پر چار پایون کے پاؤن کو باندہ دیتے ہین (۲) قیدی۔ مقیّد (۳) کسی کام کا مقیّد (۴) پاؤن کو باندہ (امر حاضر) (۵) مجرّد اور آزاد کا مقابل۔

پاپندکیش اصطلاح۔ بقول انند و غیاث بکسر کاف تازی نام شہری۔ فرماید کہ بعض شارحین بوستان پاپند بمعنی زمین گل ولای نوشتہ اند و کیش نام جزیرہ۔ **مولف** عرض کند کہ زمینی را کہ گل ولای دارد و پای مردم دران فرو رود پاپند نام کردند استعارہ ایست و شہری را (پاپندکیش) نام کردن درین حالت درست باشد کہ زمینش گل ولای دارد و جزیرہ باشد حیف است تعریف مزید این جزیرہ بیان نشد کہ کجا واقع است (اُردو) پاپندکیش ایک شہر کا نام ہے جو ٹاپو ہے جسکی تعریف مزید معلوم نہ ہوسکی۔ مذکر۔

(الف) پابوس اصطلاح۔ الف۔ بقول بحر

(ب) پابوسی بمعنی (۱) پابوسیدن و (۲) پابوسندہ صاحب انند بحوالۂ غیاث ذکر ہر دو نمودہ و ہم او (ب) را بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی قدم بوسی آوردہ صاحب موید نسبت الف بذکر معنی دوم گوید کہ (۳) بمعنی ابر ہم **مولف** عرض کند کہ مقصود بحر از معنی اوّل اسم مصدر باشد کہ از ہمین وضع شد مصدر (پابوسیدن) و حاصل بالمصدرش ہم صاحب بحر تعریف خوشی نکرد و بمعنی دوم اسم فاعل ترکیبی است و بمعنی سوم امر حاضر است از ہمان مصدر و (ب) حاصل بالمصدرش (ظہوری سلمہ) نخل بی برگ و بار فقد کسی ؎ کہ بپا بوس یار خم نشود ؎ (ولہ سلمہ) سرو را نیست رخصت پابوس ؎ گر نہ چون شاخ گل خمیدہ شود ؎ (ب) موافق قیاس است حاصل بالمصدر پابوسیدن (اُردو) (الف) (۱) قدم بوس۔ (قدم بوسیدن) کا اسم مصدر (۲) پاؤن کو بوسہ دینے والا قدم بوس (۳) قدم کو بوسہ دے (ب)

قدم بوسی - مونث -

پاپوک اصطلاح - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بضم بای موحدہ پاپوش را گویند مولف عرض کند کہ معاصرین عجم برزبان ندارند ودیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت جا دارد کہ مرکب باشد با پا بمعنی حقیقیش و بوک مجاز معنی پہنیش بمعنی مطلق جای پس معنی لفظی این جای پا و کنایہ از پاپوش وجا دارد کہ این را مبدل (پاپوش) گیریم کہ یای فارسی بدل شدہ بموحدہ چنانکہ تپ و تب وشین معجمہ بدل شدہ بکاف و سند اول این تبدیل کہ بنظر رسید ہمین است والاول اولی من الآخر ولیکن طالب سند استعمال می باشیم (اردو) دیکھو پاپوش اور پاافزار -

پاپیش ازگلیم کشیدن مصدر اصطلاحی - بقول بحر مرادف پا از حد برون بردن مولف عرض کند کہ اگرچہ موافق قیاس است ولیکن مشتاق سند استعمال می باشیم کہ استعمال این از نظر ما نگذشت (اردو) دیکھو پا از حد برون بردن -

پاپ بقول برہان بذیل (پاپ بموحدہ آخر) مرادفش - صاحب ناصری می فرماید کہ بسکون بای ابجد خلیفہ دین حضرت مسیح را گویند و این سلسلہ پس از زمان عیسی در روم معزز ومعظم بودہ و ہر کس بعد از خود خلیفہ تعیین کردہ کہ در مقام او قائم بود. و ہمیشہ ہفتاد نفر در کلیساہای بزرگ بعبادت اشتغال دارند و ہر وقتی کہ تعیین خلیفہ لازم شود این ہفتاد نفر باید در تصدیق او متفق باشند و در عمارتی مخصوص تاج سہ طبقہ بر سر او می گذارند و دختران صبیحہ کہ ترک دنیا کردہ طالب ثواب آخرت اند در خدمت گزاری پاپ در ہر باب مفاخرت می ورزند و شہر سوم بہ رومۃ الکبری شہر ایشان است کہ بیونان مشہور است وجمعیت آن ملک تخمیناً دہ ملیان وششصد ہزار است و بانی روم - رومولس اول پادشاہ

روم بوده که هفصد و پنجاه سال قبل از عیسی آن ولایت را بنام خود بنا نهاده از جملهٔ عمارات این شهر کلیسائی سنت پطرس است که در مدت صد و پنجاه سال باتمام رسیده و پاپ تاج بر سر شاهان ارو پا یعنی فرنگستان می نهاده در سال هزار و دویست و سیزده ناپلیان فرانسیس لشکر بآن ملک کشید و متصرف شد و پاپ را تغیر داد و از عزت آن طائفه کاست دیگر باره سلاطین یورپ آن طائفه را محترم داشتند و درین سنوات هنوز (پاپ پیوس) در آن شهر خلیفهٔ بزرگ و پاپ را پاپا نیز گویند - صاحب رہنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاچار گوید مذهب رومن کیتھولک را خلیفه که آنرا پوپ گویند و هم او تنکرا رلفظ گوید که جانشین حضرت عیسی را گویند که سردار مذهب باشد مولف عرض کند همین اصل است و پوپ که حالا بزبان نصرانیان است مبدل این باشد و جا دارد که فارسیان همان پوپ را که لغت ایشان است به تبدیل واو بالف پاپ کرده باشند چنانکه وقتاً واشنا (اردو) پوپ بقول آصفیه - انگلش - پاپا - روم کا سردار پادری - رومن کیتھولک کے چرچ کا سرگروه - مذکر -

پاپا پاپا | بقول برہان بابای فارسی بروزن کاکا همان پاپ را گویند که خلیفهٔ دین عیسی باشد صاحبان انند و مؤید و بہار چپال ذکر این کرده اند مولف عرض کند که مزید علیه همان پاپ است که گزشت الف در آخرش زیاده کرده اند (اردو) پاپا - بقول آصفیه - فارسی - دیکھو پاپ - مذکر -

پاپرش | اصطلاحات - بقول انند همان پالوش است که کا فور ریختنی باشد صاحب مؤید گوید که مرادف پادرش است - محیط

هرچه نسبت این نوشته ما ذکرش بر (پاپوش) کرده ایم و آن را اصل قرار داده ایم و در ینجا همین قدر کافی است که این مبدل آنست که بای فارسی اول وسوم بدل شد به موحّده و واو بدل شد به رای مهمله چنانکه کلاّو و کلاره و بر تمو و بر تمر (اُردو) کا فور غیر خالص - مذکّر - دیکھو (پاپوش کا نمبر ۱)

پاپژ اصطلاح - بقول برہان و ناصری بفتح بای فارسی و سکون زای عجمی (۱) زمین پست و ناهموار (۲) گل کهنه و نرم را نیز گفته اند و بعربی طین صاحب انند هم ذکر این کرده مولّف عرض کند که در فارسی زبان زمین ناهموار را پژ گویند که می آید و گل کهنه و نرم را هم یکی از معاصرین زردشت گوید که معنی حقیقی پژ بزبان زند یازند خراب و زبون و بمجاز زمین ناهموار را نام شد - اگرچه این معنی در کتب لغات نیامده ولیکن موافق قیاس می نماید و معنی ترکیبی این پای را خراب کننده (اسم فاعل ترکیبی) و کنایه از زمین ناهموار و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اُردو) (۱) ناہموار اور پست زمین - مؤنث (۲) پرانی اور نرم مٹّی - مؤنث -

(۱) پاپس آمد اصطلاح - بقول انند گوید بمعنی گریخت و هزیمت خورد و کم افتاد و هم اوبر - - - - - - - -

(۲) پاپس آمدن گوید که کنایه از ترک دادن و گذاشتن و منهدم شدن

مولّف عرض کند که معنی لفظی این واپس شدن و کنایه از منهدم شدن موافق قیاس است و (۱) ماضی مطلق همین مصدر است دیگر هیچ مخفی مباد که صاحب انند ذکر (پای پس آمدن) کرده سببی ندارد که پا و پای

مزید علیہش ہر دو یکی است (اُردو) (۱) بھاگا۔
واپس ہوا۔ شکست پایا (۲) پیچھے ہٹنا۔ بھاگنا۔ واپس
ہونا۔ شکست پانا۔

پاپس آوردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
برہان و بحر (۱) کنایہ از ترک دادن و قطع نظر
کردن و واگذاشتن و باز ماندن از طلب بحبز
و (۲) منہدم شدن در رزم۔ بہار بر ترک کردن
و گذاشتن قانع۔ و بقول رشیدی ترک دادن و
بقول سراج و (جہانگیری در ملحقات) کنایہ از
ترک دادن۔ صاحب انند ہم ذکرش کردہ مولف
عرض کند کہ مرادف (پاپس آمدن) است
موافق قیاس (اُردو) (۱) ترک کرنا۔ چھوڑنا
(۲) دیکھو پاپس آمدن۔

پاپس شد | اصطلاح۔ بقول (مؤید مطبوعۂ
مطبع نولکشور) پا بہ جای نماند در ہیجا یا نبردگاہ
مولف عرض کند کہ در دیگر نسخ قلمی این لغت
را نیافتیم۔ صاحب انند (پای پس شدن)
را مرادف (پاپس آمدن) گفتہ کہ گذشت و
موافق قیاس است (اُردو) دیکھو
پاپس آمدن۔

پاپوش | اصطلاح۔ بقول بہار کفش و
و فرماید کہ بالفظ دریدن مستعمل (محمد قلی سلیم
ــہ) باقتضای قضا کار خویش را بگذارد
کسی بیہدہ پاپوش می درد مثل است
صاحب بحر گوید کہ آنچہ در پای پوشند و صاحب
مؤید بحوالۂ قنیہ ہم زبانش بدین صراحت مزید
کہ مثل موزہ و جز آن مولف عرض کند کہ
اسم فاعل ترکیبی ہیچ خصوصیت با مصدر
دریدن ندارد۔ فارسیان پاپوش پوشیدن
و بہ پای کردن و از پای بر آوردن وغیرہ
استعمالش می کنند (اُردو) پاپوش۔ بقول
آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ جوتی۔ کفش۔

پاپوش دریدن | مصدر اصطلاحی۔
بقول انند (بذیل پاپوش) کنایہ از سعی

بیہودہ ہمون و سند این ہمان شعر سلیم نقل کردہ کہ بہ پاپوش گذشت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی ضائع کردن پاپوش است کہ از سعی بسیار ضائع میشود و کنایہ از سعی بیہودہ کردن از این شعر ثابت نمی شود اگرچہ موافق قیاس است لیکن بدون سند استعمال این را تسلیم نہ کنیم کہ محققین اہل زبان این را ترک کردہ اند و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند (اُردو) فضول دوڑ دھوپ کرنا۔

پاپیادہ | اصطلاح - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی پیادہ پا مؤلف عرض کند کہ مقصودش از تحریر ما است یعنی معاصرین عجم بر زبان دارند محققین فارسی زبان ازین مرکب ساکت - و این کہ مجرد پیادہ ہم ہمین معنی دارد خلاف قیاس نمی نماید (اُردو) پاپیادہ - بقول آصفیہ - فارسی پیدل - بغیر از سواری -

پاپیچ | اصطلاح - بقول وارستہ پای پیچیدن از ضعف و ناتوانی (طغرا ؎)
گردون غلط فہم بسر منزل جانان * پاپیچ مرا پیچش دستار شمردہ * بہار ہمزبانش (از ندیم ؎) نشد پاپیچ اشکم طرف دامن ہر ہ انتادہ این طفل از دویدن * صاحبان بحر و انند نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ نشاء ہر سہ محققین است کہ تعریف غلط کردہ اند فارسیان پاپیچ پارچہ بسیار کم عرض طولانی را نام نہند کہ در انگلیسی زبان آن را (پاتیچ) نام است کودکان را در پای می بندند تا از سرما باز مانند و بجای خود شان باشند و جوانان لشکر از ساق تا بند زانو بر پای خود می پیچند تا پای از وگرم باشد و قوت رفتار تیز شود و زکی ندیم در کلام خود استعمال این بمعنی اوّل کردہ و طغرا معنی دوم را آوردہ (اُردو) وہ بانڈیج جو عجم مین لڑکون کے

دونو پاؤن مین باندھ دیتے ہین تاوہ اپنی جگہ پر رہین اور جوانان لشکر ہند دیجم ہر ایک پاؤن پر ٹخنے سے گھٹنون تک لپیٹتے ہین تا کہ اس کی حرارت قوت رفتار کو تیز کرے - مذکر-

پاپیچال | اصطلاح - بقول بہار با بای دوم فارسی بتحتانی رسیده و جیم فارسی بالف کشیده و لام نباتیست از عالم عشق پیچان که ساق ندارد و بدرخت دیگر پیچیده بالا رود و چنین نبات را بیاره گویند بای تازی (محسن تاثیر ؎) چو پاپیچال دارم دست پیچ فاش می گویم ٭ که باشد مصرف رنگین زری بر خاک اشتا ندن ٭ یکی از معاصرین عجم گوید که اصل این (پاپیچ دوال) است یعنی دوالی که پای را به پیچد) دال از جمله و واو حذف شده (پاپیچال) باقی ماند و این نام نبات نیست بلکه آن اقسام نباتات را نام است که بیاره عوض تنه دارد و مولف عرض کند که قول قرین بقیاس است که صاحب محیط محقق منفرد اتفاقاً طب هم این را ترک کرده است اگر نباتی خاص می بود البته ذکرش می کرد و برادر پیچ و عشق پیچه و لیلاب هم اشاره این نشد پس بجز این نمی گوییم که این را مرادف بیاره دانیم (اردو) دیکھو بیاره

پاپت | بقول برهان بسکون تای قرشت اورنگ و سریر و تخت را گویند صاحبان سروری و ناصری و جهانگیری و رشیدی دانند و موید ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج گوید که مغیر پاد است که بمعنی تخت می آید و نیز باید که رشیدی مرادف گفته واین خطاست مولف عرض کند که آنچه خان آرزو مغیر گوید آنهم خطاست بلکه مبدل است دال مهمله به فوقانی بدل میشود چنانکه زردشت و زردهشت اگر این مبدل را معنی عرا گوییم چه غلط است که پاپت را مرادف پاد هم خوانیم که معنی هر دو یکی است صاحب ناصری

صراحت مزید کنند کہ از ہمین تبدیل لغت بعضی پادشاہ را (پاتشاہ) ہم گفتہ اند کہ بجایش می آید بالجملہ این اسم جامد فارسی زبان است و مبدّل پا و صراحت با خذ بر پاد کنیم (اُردو) تخت بقول آصفیہ - مذکر - دیکھو ارشیا -

الف پاتابہ | بقول بہار و انند (الف) چیزی

ب پاتابہ پیچ | کہ زیر موزہ پوشند و عیّاران بدون موزہ در پا کنند از ینجہت عیّاران را (ب) پاتابہ پیچ گویند (رفیع واعظ ے)

سرِ سنگ مصر گوشہ نشینی کنون منم ؛ پاتابہ پیچ کوچۂ عزلت زدا منم ؛ (مخلص کاشی ے)

پاتابہ پیچ و سرکش و طرف کلہ شکن ؛ مغرور تند و سر خود و بیجا عتاب کن ؛ صاحب بحر (ب) را بمعنی مکّار و دغا باز گفتہ و خان آرزو در چراغ ہم بہمین معنی آوردہ مؤلّف عرض کند کہ (الف) مرکب است با پا بمعنی عضو و تن و تا بہ بمعنی بافتہ شدہ پس معنی این لباسی کہ بافتہ شدہ برای پا بعضی گویند کہ تاب بمعنی گرمی و ہای آخرہ برای نسبت یعنی

لباسی کہ منسوب بحرارت پاست و (ب) بمعنی مجازی پاتابہ پوش است گویند در عجم شرفا عموماً عوض پاتابہ موزہ در پا می کردند کہ آن قسمی از کفش لطیف است و از چرم نرم ساختہ می شود و بالای آن پاپوش در پا میکشیدند و در مقامات متبرّکہ کفش را دور می کردند و با موزہ می رفتند بر خلاف شان عیّاران و اوباشان عوض موزہ پاتابہ در پای کردہ بدون موزہ پاپوش استعمال می ساختند و این در زمانہ سلف مروج بود و حالا موزہ مخصوص است بموسم سرما برای ہمہ و پاتابہ برای گرما کہ بہ نسبت موزہ حرارت کم پیدا می کند از ہمین رواج قدیم عیّاران و مکّاران را (پاتابہ پیچ) نام شد (اُردو) (الف)

پاتابہ ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ مذکر ۔ وہ چیز جو پاؤں کو گرمی سے بچاتے ۔ موزہ ۔ جراب (دیکھو ازار پا کے تیسرے معنے) مولف کی رائے میں پاتابہ اور ہے اور جراب اور ۔ درحقیقت چمڑی پاتابوں کا نام جراب ہے اور یہی ہے موزہ اور ادنی یا سوتی یا ریشمی غلاف پا کو پاتابہ کہتے ہیں لیکن زبان اردو میں یہ امتیاز باقی نہیں رہا ہے (۳) عیار مکار فریبی۔

پاتابہ کشادن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار وانند کنایہ از سفر باز آمدن و اقامت کردن مولف عرض کند کہ اگرچہ موافق قیاس است کہ کسی کہ بخانہ خود میرسد لباس مختصر قائم کردہ ملبوس زائد را از تن بیرون کند و پاتابہ را ہم دور کند ولیکن استعمال این از نظر ما نگذشت معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) سفر سے واپس آنا ۔ گھر آنا ۔

پاتابہ تیمی | اصطلاح ۔ بقول وارستہ مخصوص عیاران و تیان است و پاتابہ چیزیست کہ زیر موزہ پوشند و عیاران بدون موزہ در پا کنند (رفیع واعظ ـہ) سرہنگ مصر گو بشنو یا منم کنون کہ پاتابہ تیمی من شکایت دامن آلود بہار و صاحبان بحر و انند نقل نگارند و آرسانند مولف عرض کند کہ ہمہ محققین بالا تعریف ناخوشی کردہ اند چہ دانی گو بینند کہ این مرکب اضافی و کنایہ از پاتابہ کہ (بی موزہ یا لا پیش) باشد و این مخصوص تیان است کہ از فقر و فاقہ استطاعت خرید موزہ ندارند و بر پاتابہ قناعت میکنند اگر عیاران ہم بوجہ مفلسی چنین کنند آن را (پاتابہ عیاری) توان گفت لیکن از (پاتابہ تیمی) (پاتابہ عیاری) مراد نباشد فتامل (اردو) تیموں کا پاتابہ جو بغیر موزہ کے ہوتا ہے ۔ مذکر ۔

پاتاوہ | بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ ہمان پاتابہ کہ گذشت مولف عرض کند کہ مبدل پاتابہ کہ موحدہ بہ واو بدل میشود چنانکہ آب و آو (اردو) دیکھو پاتابہ ۔

پاتراس | اصطلاح - بقول برہان بکسر فوقانی و سکون بای فارسی و رای قرشت بالف کشیده و سین بی نقطه زده بلغت زند و پاژند جغرافیه و مکافات بدی را گویند صاحب ناصری هم ذکر این کرده گوید که پیشه

و بادافراه معروف صاحب انند نقل نگار **مولف** عرض کنند که اسم جامد فارسی قدیم و حالا بر زبان معاصرین عجم متروک است همین لغت به تحتانی سوم عوض بای فارسی هم می آید (اردو) دیکھو بادافراه -

پاتشت | بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح فوقانی و سکون تا بمعنی لائق و شایسته **مولف** عرض کند که زردشتیان معاصر تصدیق این می کنند که اسم جامد زند و پاژند است و حالا از زبان معاصرین عجم متروک (اردو) لائق - شایسته -

پاتخته | اصطلاح - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ مرادف معنی اول پا افشار است **مولف** عرض میکند که موافق قیاس و بعض معاصرین عجم هم بر زبان دارند که پا افشار را از تخته درست می کنند ازین وجه این را پاتخته نام کردند (اردو) دیکھو پا افشار -

(۱) پاتر | اصطلاح - بقول بہار و انند (۱) گروهی

(۲) پاتر باز | از زنان که در هندی باشند و در عرض سرائی ضرب المثل (نثر ملا طغرا

در جلوسیه) و بتکرار کات پاتر بازان بجز اصول زیاده از هنده نتوان گفت" **مولف** عرض کند که سند طغرا اقتضای آن می کند که این اصطلاح را (پاتر باز) قائم کنیم مخفی مباد که پاتر لغت هندی است بقول آصفیه بمعنی قحبه و لولی - ملا طغرا همین لغت هندی را مفرس کرده (پاتر باز) بمعنی واحد استعمال کرد که مفرس است (اردو) (۱ و ۲) پاتر بقول آصفیه - هندی - مونث - کسبی بیسوا

تھمبہ درندھی کھینچنی ۔

پاتزگاہ اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکاف عجمی بمعنی پطریق است مولف عرض کند کہ ہیچ معلوم نشد کہ پطریق چہ چیز است ہمہ لغات فرس ازین ساکت و (پاتزگاہ) را ہم غیر از انند دیگر کسی از محققین ذکر نکردہ بلحاظ لغت گزشتہ کہ مفرس است ہچون (پاتزپازم) این را بمعنی مقام زنان فاحشہ توانیم قیاس کرد اگر پطریق در فارسی زبان ہمین معنی می بود من وجہ قول صاحب انند درست می بود ازینکہ پطریق در ہیچ لغت فارسی بمعنی فارسی یافتہ نمیشود و معنی بطریق عربی با این لفظ ہیچ تعلق ندارد چارہ نیست کہ این را تصحیف دانیم و ناقابل قبول (اردو) ناقابل ترجمہ ۔

پاتسد اصطلاح ۔ بقول جہانگیری مع ملحقات بازون مفتوح بمعنی پرسیدہ مولف عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ساکت ۔ باشد کہ در فارسی قدیم لغتی تحقیقی بودہ باشد حالا متروک (اردو) پوچھا ہوا ۔ پوچھنا کا اسم مفعول ۔

پاتکیہ اصطلاح ۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ تکیہ کہ وقت خواب زیر پا گذارند (مفید بلیغی ۵) آسودگی زسیر گلستان نیافتیم پاتکیہ زگوشۂ دامان نیافتیم ۔ صاحبان بہار عجم و بحر و انند نقل نگارش مولف عرض کند کہ محققین بالا از طرز عمل کار نگرفتہ اند این نام تکیہ پائین است کہ در خواب مانند زیر زانو دارند نہ زیر پا (اردو) وہ تکیہ جو کروٹ سوتے وقت گھٹنوں کے بیچ میں رکھتے ہیں ۔ مذکر ۔ (پاتکیہ) [illegible] ۔

پاتلہ اصطلاح ۔ بقول برہان بکسر ثالث و فتح لام مخفف پاتیلہ است و آن نوعی دیگ باشد عموماً و دیگ دہن فراخ حلوا پزی خصوصاً ۔ صاحب سروری بمعنی [illegible]

نسخهٔ ثانی ذکر این کرده (ابوالعباس سه) دی چو پاگنده شدم یافتم ؛ آخر چون
پاتلهٔ سفالگان ؛ صاحب رشیدی بر معروف قانع و صاحب ناصری ذکر معنی خاص
کرده از تعمیم ساکت بهار گوید که پاطیه معرّب این است و پاتیل هم آمده دیگ
حلوائیان را نام است که بصورت نصف کره بود ـ صاحب مؤیدی فرماید که آلتی است
حلوائیان را که هند کراهی نامند صاحب انند هم این را آورده **مولف** عرض کند که
پاتیله اصل اسم جامد فارسی زبان است بزیادت تحتانی و پاتله و پاتیل هر دو مخفّفش (اُردو)
پتیلا ـ بقول آصفیه (اردو) اسم مذکر ـ بڑے منهه کا دیگچه ـ تانبے کا کهلے منهه کا دیگچه ـ
آپ فرماتے ہین که اگرچه فارسی مین پاتیله ـ پاتله ـ پتیل عموماً ہر ایک دیگ کو کہتے ہین مگر
اردو والون نے ایک خاص وضع کی بڑی دیگچی کا نام پتیلا رکهه لیا ـ **مولف** عرض
کرتا ہے که غالباً آپ نے فارسی مین محققین کے اقوال کو ملاحظه نہین فرمایا یہه لفظ
مخفّف ہے فارسی کے پاتیله کا بحذف الف دوم و تبدیل ہاے ہوز آخر بالف ـ

پاتنی | بقول سروری بکسر تا و نون یعنی طبق چوبین که بدان غلّه برافشانند و پتنی
بحذف الف هم آمده (سراج الدین راجی سه) هر چه آیدت بدست برافشان چو
پاتنی ؛ مانند خم مباش که بر کششش تنگ ؛ صاحب رشیدی صراحت مزید کند که
که آلتی است چوبین مانند پنجه که بدان غلّه افشانند و گاه از غلّه جدا کنند و پتنی و غلّه
افشان نیز گویند **مولف** عرض کند که بقول معاصرین عجم پتنی اصل است و پاتنی
مزید علیه آن و حالا بزبان متروک و بجایش غله افشان مستعمل ـ اسم جامد فارسی زبان است

دیں (اُردو) دکن میں اس سوپ کو جو کسی قدر مستطیل اور لانبا ہوتا ہے پتی کہتے ہیں جس سے کاشتکار غلہ کو بلندی پر سے گراسلتے ہیں تاکہ ہوا کے ذریعہ سے خس و خاشاک سے صاف ہوجاے۔ (دیکھو پواشہ جس پر اردو کا لفظ پہاج ہے)

پاتو بقول برہان و سراج با ثالث بو او رسیدہ (۱) خانہ و منزل عطارد را گویند و آن برج جوزا و سنبلہ است و بعضی (۲) منزل مریخ را گفتہ اند کہ برج حمل و عقرب باشد و (۳) ظرفی را نیز گویند کہ از گل سازند و گندم و جو در میان آن کنند صاحب ناصری و سروری برہر دو معنی اوّل الذکر قانع (شمس طبسی ؎) گر تیر فلک عرض دہد منصب کلک او بی آب شود خنجر بہرام بپاتو ﷺ صاحب رشیدی بمعنی دوم اکتفا کردہ موٗلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است و حالا بر زبان معاصرین عجم نیست (اُردو) (۱) منزل عطارد۔ موٗنث یعنی برج جوزا اور سنبلہ (۲) منزل مریخ۔ موٗنث یعنی برج حمل اور عقرب (۳) مٹی کا ظرف۔ مذکر۔ جس میں اناج رکھتے ہیں جس کو دکن میں گولی کہتے ہیں۔

پاتیراس اصطلاح۔ بقول جہانگیری در ملحقات با و افراد و جزا صاحب موٗید گوید کہ جزاو مکافات موٗلف عرض کند کہ ہمین اسم جامد با بای فارسی عوض تحتانی سوم گزشت بخیال ما تصحیف کتابت باشد کہ و نیز [illegible] راہ یافتہ مخفی مباد کہ در دیگر نسخ قلمی موٗید [illegible] لغت را نیافتیم و کتابت جہانگیری ہم مشوش پس بخیال ما لغت گذشتہ اصح است کہ صاحب برہان در انجا ذکر بای فارسی بصراحت کردہ (اُردو) دیکھو پاتیراس۔

(الف) **پاتیل** اصطلاح۔ صاحبان

(ب) **پاتیلہ** بہار عجم و انند و موٗید ذکر

(الف) کردہ اند و صاحبان برہان و انند و بہار و سروری و رشیدی و خان آرزو در سراج (ب) را آوردہ مولف عرض کند که ما پر پاتله که گذشت حقیقت این را عرض کردہ ایم (ملاطغرالفنہ) چو پاتیل گردون سراہی شدہ ؛ ز حلوای غم چشم من سیر شد ؛ (ملاّ نا سیچہ) خایگان او چو کا سیا شدہ ست ؛ زردی او چون کدن پاتیله شدہ است ؛ (اردو) دیکھو پاتله -

پاتیمار اصطلاح - بقول برہان و ناصری و جہانگیری با میم بر وزن شالیکار بمعنی تعجیل و شتاب باشد و بزبان زند و پازند ہم ہمین معنی وارد - صاحب جہانگیری در ملحقات ہم این را آوردہ - صاحب رشیدی می فرماید که معنی ترکیبی این رنج پا و (۲) پا رنج دہ مزد پا می خان آرزو در سراج ذکر ہر دو معنی کردہ برای معنی دوم سندی خواہد مولف عرض کند که صاحب رشیدی در معنی غلط کردہ و لفظ پا بمعنی مزد و لفظ تیمار بمعنی غمخواری پس معنی لفظی این غمخواری پاست و کنایه از شتاب که در شتاب رفتن غمخواری است مخصوص به پا در مجرد تعجیل و شتاب به مجاز آن تعمیم این است حقیقت این لغت و معنی دوم ہم برین قیاس (اردو) (۱) تعجیل جلدی - مونث (۲) مزدوری - مونث -

پاتینی اصطلاح - بقول برہان با فوقانی بتحتانی رسیدہ و نون بیای حطی کشیدہ طبقی باشد از چوب که غلّه بدان بیفشانند و پاک سازند صاحبان جہانگیری و انند و ناصری و (خان آرزو در سراج) ہم ذکر این کردہ اند مولف عرض کند که مزید علیه ہمان پاتنی است که بدون تحتانی سوم گذشت (اردو) دیکھو پاتنی -

پاجامه اصطلاح - بقول برہان با جیم بالف کشیدہ و بفتح میم شلوار و تنبان را گویند صاحبان بحر و انند و موید ہم ذکر این کردہ اند

مولف عرض کند کہ قلب اضافت جامۂ پاست و موافق قیاس (اردو) پاجامہ۔ بقول آصفیہ فارسی اسم مذکر۔ ازار۔ سُتھنا۔ شلوار۔

پاجامہ کردن اصطلاح۔ بقول سفرنگ بشرح (شصت یکی فقرہ نامہ شت وخشوریاسان) نجاست کردن کہ پاجامہ نجاست را اگویند چون بول و براز مولف عرض کند کہ موافق قیاس است کہ جا دسہ پای دارندہ معنی حقیقی این است و کنایہ از بول و براز (اردو) ہگنا۔ موتنا۔

پاجفت دویدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و بہار دانند پایکدیگر دویدن کہ یکی بر دیگری تقدیم نکند (میرزا طاہر وحید) فگندند از شوق مشتاق پوست ٭ دویدند پاجفت در راہ دوست ٭ مولف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) دو شخصوں کا ایک ساتھ دوڑنا۔

(الف) پاجفت کردن مصدر اصطلاحی۔ **(ب) پاجفت نمودن** وارستہ ذکر (الف) کردہ گوید کہ در تلاش کارسعی فوق مقدور بجا آوردن (طغرا ؎) زند تا لکد بر سر آن کلفت ٭ کمیت قلم پای خود کردہ جفت ٭ (ولہ ؎) ز گنبد ابلق گردون زند بطاق دلم ٭ اگر کند بسر وچہر پای خود را جفت ٭ صاحبان بحر و بہار عجم دانند ہم ذکر این کردہ اند وصاحب بحر (ب) را مرادف این گفتہ مولف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) کسی چیز کی تلاش میں طاقت سے بڑھکر کوشش کرنا۔

پاچی بقول بہار دانند بجیم تازی مردم اجلاف و فرومایہ و فرماید کہ این در کلام قدما یافت نشدہ و گوید کہ جمع این رواج از تصرفات فارسی زبان منتقرب و ظاہر آنست کہ بجیم فارسی باشد مشتق از پاچیدن مبدل پاشیدن کہ بمعنی از ہم ریختن است پس معنی

ترکیبی آن تر دار از هم ریزنده بوده اطلاق آن بر مردم فرومایه از جهت کم حوصلگی باشد و
میتوان گفت که مرکب است از پا بمعنی تحت که مقابل فوق است و جی که کلمهٔ نسبت است
چنانچه میانجی و برین تقدیر معنی ترکیبی این منسوب به تحت بود پس اطلاق آن بر مردم
فرومایه مجاز باشد و این اقوی است (محمد قلی سلیم ؎) دل شکسته ام از جور پاجیان
خون شد ٭ چه هند هر نفس هند هم جگر خوار است ٭ خان آرزو در سراج پواج جمع
اینرا غلط گفته چه این وزن جمع عربی است و در فارسی نیاید و دیگر ماخذ بالا که متعلق به
مصدر است گوید که حق آنست که بی تکلف لفظی است موضوع برای معنی مذکور بی
ملاحظهٔ این مراتب **مولف** عرض کند که ما این را باتفاق خان آرزو اسم جامد فارسی
زبان دانیم دیگر هیچ (**اردو**) پاجی - بقول آصفیه - نارسی - کمینه - فرومایه - رذیل - سفله
شریر - بدذات - لچا - شهدا - حرامزاده -

پاجی بطواف کعبه حاجی نشود | مثل -

صاحبان خزینة الامثال در امثال فارسی
ذکر این کرده اند از معنی و محل استعمال ساکت
مولف عرض کند که فارسیان این مثل را
بحق اجلاف و فرومایه می زنند مقصود شان
همین است که فرومایه و اجلاف اگرچه عبادت کند
ولیکن از فرومایگی باز نیاید در اصلیت آن

او را از فرومایگی می آرد یعنی اگر او طواف کعبه
کند حق العباد که بذمهٔ اوست ادا نمیشود
(**اردو**) دکن میں کہتے ہیں " پاجی تھے
اب حاجی بھی ہیں " اس کا یہ مطلب ہے
کہ حج ہو آئے ہیں اور خدا سے منہ
پھیر آئے ہیں یعنی حج کے بعد پہلے سے
زیادہ بدذات اور پاجی ہو گئے ہیں

پاچی پرست اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ سفلہ پرور و فرومایہ دوست مولف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است اگرچہ دیگر محققین ذکر این نکردہ اند ولیکن عیبی ندارد کہ موافق قیاس است و معاصرین عجم بزبان وارند (اُردو) پاچی پرست - سفلہ پرور - اس شخص کو کہہ سکتے ہین جو کمینون کے ساتہہ دوستی رکہتا ہو -

پاچال اصطلاح - بقول برہان و ناصری بروزن پامال (۱) گوی باشد کہ چو لاہگان در وقت بافندگی پاہای خود دران آویزند و (۲) م اِستاد - بقال و نانوا و آش پزان کہ دران استادہ چیزی فروشند صاحبان سروری و جہانگیری بمعنی اوّل قانع (خاقانی سلہ) بلوچ پای وبہ پاچال و نغز غرہ بکرہ ٭ بنابژہ بکوک و تبار دپود ثیاب ٭ صاحب رشیدی این را مرادف (پاچاہ) و (پاچاہہ) گوید بمعنی اوّل کہ می آید خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل گوید کہ چاپال و چاپاہ بمعنی کو است مولف عرض کند کہ چاپال بقول برہان و رفارسی زبان گوی و مغاکی را نام است کہ دران توان ایستاد یعنی زیادہ بر دو گز نباشد نیز گوی کہ جولاہگان پاہای خود دران آویزند پس چیزی نیست کہ لفظ پا مرکب است با چاپال و چاپال بقیاس ما مبدّل چاہ است چنانکہ چاہ رنج و چاپال رنج و افادۂ این تبدیل ہمین قدر است کہ چاپال - چاہ حقیقی نیست (اُردو) (۱) پاچال - اس گرٹہے کو کہتے ہین جس میں جولاہے پاؤن رکہہ کر بیٹہتے ہین اور اپنا کام کرتے ہین - مذکر - (۲) وہ جگہ جس ہین نان بائی وغیرہ کہڑے ہو کر بیوپار کرتے ہین - موتنث -

پاچالان اصطلاح - بقول ناصری بروزن لیلان (؟) بمعنی (۱) پاشان است یعنی پاشندہ - صاحب برہان گوید کہ (۲) بمعنی پاشیدن

صاحب جہانگیری ذکر ہر دو معنی کردہ (حکیم ناصر خسرو ؎) طاعت ارکان بہ بین مر چرخ و انجم را بطبع ؛ تا بطاعت چرخ و انجم شان ہمی پاچان کنند ؛ و فرماید کہ مصدر این پاچیدن. صاحب رشیدی گوید کہ پاچان و پاشان معروف است صاحب انند ہمزبان ناصری مولف عرض کند کہ ہمہ محققین بالاتفاق است کہ از قواعد فارسی زبان خبر ندارند ازینجاست کہ یکی ہم ازینان حقیقت این را بیان نکرد و پاچیدن بقول بحر بمعنی پاشیدن و نرم و آہستہ براہ رفتن بجای خودش می آید و این اسم حال ہمین مصدر است و تعریف اسم حال بجایش گذشت پس معنی اول درست است و معنی دوم ہیچ کہ صاحبان برہان و جہانگیری تسامح کردہ اند (اُردو) دیکھو پاچیدن یہ اس کا اسم حال ہے۔

(۱) پاچاہ
(۲) پاچاہہ

اصطلاح (۱) بقول بحر چاہکہ جولاہگان. صاحب رشیدی ذکر (۱) و (۲) کردہ گوید کہ مرادف ہمان پاچال بمعنی اولش کہ گذشت. صاحب انند بذکر (الف) ہمزبان رشیدی صاحبان برہان و سروری (۲) را مرادف معنی اول پاچال گفتہ اند. خان آرزو در سراج ہر دو را مرادف پاچال قرار دادہ مولف عرض کند کہ (۱) کنایہ باشد کہ چاہی کہ دران پای نہند ہمان گو جولاہگانست و در (۲) ہای ہوز در آخر زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ (اُردو) دیکھو پاچال کے پہلے معنے۔

پاچایہ

اصطلاح. بقول برہان بفتح تحتانی پلیدی و نجاست کہ بول و غائط باشد صاحب ناصری ہمزبانش. خان آرزو در سراج ذکر این کردہ و غالب دہلوی در قاطع برہان اعتراض فرمودہ گوید کہ اصل پاچا بجیم عربی است

ند فارسی و صاحب قاطع القاطع جواب ترکی نبر
داده مؤلف عرض میکند که خان آرزو را
اگر هندنژاد خوانیم و معتبرتر از برهان نه دانیم
صاحب ناصری را چه گوئیم شک نیست که او
محقق اهل زبان است و در فرهنگ خود بجمیع
فارسی آورده پس چرا این را مبدل پاچایه
نگوئیم که به (پاچایه کردن) گذشت و سند
این تبدیل کاسج و کاسه است و صراحت
ماخذ هم در آنجا کرده ایم - غالب خوب کاری
نکرد که اوقات خود را بزبان درازی ضائع
کرد برای شهرتش احتیاج این نبود که خود
از مشاهیر و تست بود (اُردو) بول و
براز - مذکر -

پاچک اصطلاح - بقول برهان بروزن
ناوک (۱) سرگین گاو را گویند که خشک شده
باشد یا (۲) بدست پهن کرده بجهت سوختن
خشک کرده باشند - صاحب سروری بذکر
معنی اول گوید که آنرا پاوچک و غوشا نیز
گویند - صاحب جهانگیری بذکر هر دو معنی
نسبت معنی دوم می فرماید که این را اغوشا
و غوشاک هم نام است که بهند اوپلی نامند
صاحب رشیدی بر معنی دوم قانع و صاحبان
مؤید و انند و سراج هم ذکر هر دو معنی کرده اند
مؤلف عرض کند که اسم مفعول ترکیبی است
بمعنی چکیده بر پای و کنایه از سرگین گاو
که بر پایش چکیده خشک می شود و معنی دوم
مجاز آنست و آنچه بر او سوم می آید مزید
علیه اینست چنانکه پرومنده و تنومند (اُردو)
(۱) گائے اور بیل کا گوبر جو ان کے پاؤں پر
گر کر خشک ہو جاتا ہے - مذکر (۲) اُپلا -
بقول آصفیہ ہندی اسم مذکر - پاتھا ہوا
گوبر کا تھاپا ہوا اپنڈ ہیں - دکن میں اسکے بڑے
کنڈوں کو اُپلا اور چھوٹے کنڈوں کو اُپلی
کہتے ہیں - مونث)

پاچله اصطلاح - بقول برہان بر وزن قافله چیزی باشد مانند غربال کوچکی که بجهت کوفتن برف بر پای بندند تا مردم قافله و لشکر وغیره بفراغت بگذرند - صاحب جہانگیری هم ذکر این کرده (حکیم سنائی ره) در درون کعبه رسم قبله نیست ✿ چه عجب ار غوّاص را پاچله نیست ✿ صاحب انند هم ذکر این کرده - خان آرزو در سراج این را مخفف پاچیله بزیادت تحتانی گفته که می آید **مولّف** گوید که آن مرکّب است از پا بمعنی حقیقی و چیله بمعنی بنده و شاگرد و مرید - فارسیان این را کنایه از آله کردند که بندهٔ پاست و برف رو روی کند و می کوبد از راه تا راه روان را سهولت رفتار بدست آید - آنانکه در کلام حکیم سنائی چلّه به تشدید خوانده اند و برای چلّه سند آورده اند سکندری خورده اند بلکه سنائی استعمال همان چیله کرده که بجایش می آید آن اصل است و این مخفف آن (اُردو) وہ آلہ جو مثل غربال کے مختصر سا ہوتا ہے جس کو پاؤں میں باندھکر برف پر چلتے ہیں تاکہ برف کو توڑے اور دور کرے اور رفتار میں تکلیف نہ ہو - مذکر ہے

پاچنار اصطلاح - بقول بہار (مطبوعہ مطبع سراجی دہلی) (۱) بمجاز خدمتگار دائم الحضور (قدسی ره) نسیم پای چنار قدیمی چمن است ✿ که گه مطیع خرابست و گه مرید بهار ✿ وارسته به (پاچناری) گوید که (۲) پاچنار نام مقامی خاص در ایران و ساکنانش را پاچناری گفته میشود **مولّف** عرض کند که این مرکّب است از پا بمعنی حقیقیش و چنار که بمعنی حلقه هم می آید - پس معنی لفظی این حلقه در پای دارنده و بمجاز کنایه از خدمتگاری که در زمانهٔ پیشین و حال خدمتان مقبول را حلقه از طلا یا نقره یا برنج در یک پای نشان

می انداختند و این رسم عجم است و علامت مقبولیت
چاکر چنانکہ حلقہ بگوشی علامت غلامی است ولیکن
حلقہ در پا خصوصیت انعام خدمتی است و حلقہ
در گوش علامت عام غلامی یعنی در پای کسی کہ
حلقہ باشد می دانند کہ این خدمتی مقبول مولیٰ ست
و دائم الحضور و ہمین دائم الحضوری وسیلہ مقبولیت
باشد مخفی مباد کہ از سند قدسی (پای چنار) پیدا ست
عیبی ندارد کہ پا و پای ہر دو یکی است اوّل
اسم جامد است و دوم مزید علیہش و معنی دوم
مجاز معنی اوّل باشد یعنی مقامی را کہ مسکن و
مقام خدمتیان یا جائی کہ تجارتگاہ غلامان بود
(پاچنار) نام کردند دیگر ہیچ (آصف) (۱) ہ
وہ خدمتگار جو ہمیشہ حاضر باش ہو۔ مذکر (۲)
ایران کے ایک مقام کا نام پاچنار ہے۔ مذکر۔

پاچناری | اصطلاح۔ بقول وارستہ
(۱) ساکنان مقام پاچنار کہ بہ معنی دوم ش
گذشت۔ بہار می فرماید کہ نام محلہ ایست
در ایران کہ ساکنان آنجا ہمہ نامقیّد و
اجلاف اند لہذا (۲) ہر نامقیّد و فرومایہ
را پاچناری گویند۔ صاحب بحر ہمزبانش
بہر دو معنی و نیز بقولش (۳) مجاز خدمتگار
و دائم الحضور را گویند۔ خان آرزو در چراغ
ہدایت بر ذکر معنی دوم قانع و از سلیم برائے
این معنی سند آوردہ (سلیم ۵۲) بہار بہ
صفت سبزہ پاچناری باش ؎ سلیم می
روی از باغ ہمچو آب کجا ؎ صاحب انند
ذکر ہر سہ معنی کردہ (طغرا ۵۳) کار
ہر یک را کہ می بینی ز سر سبزان باغ ؎
ہمچو کار پاچناری بی ثبات و ابتر است ؎
(میر صیدی ۵۳) سرو می تو و این بوالہوسان
پای چناری ؎ زنہار بر ایشان مکن
سایۂ یاری ؎ (محمد قلی سلیم ۵۳) حدیث
عہد گل و دور لالہ از من پرس ؎ کہ ہمچو
آب روان پاچناری چمنم ؎ مولہ۔

عرض کند کہ سند اوّل تسلیم متعلق بمعنی سوم است
بہ دوم خان آرزو بہ معنی شعر غور نکردہ و بیکنندی
خوردہ در معنی اوّل یای نسبت است و معنی
دوم مجاز آن و در معنی سوم بلحاظ ماخذی
کہ بہ (پاچنار) گذشت یای زائد دانیم
و جاہ داردکہ یای نسبت گیریم یعنی منسوب
بہ خدمتی کہ حلقہ در پای دارد و کنایہ از
خدمتی مقبول مولی و دائم الحضور (اردو)
(۱) مقام پاچنار کا رہنے والا (۲) کمینہ
آزاد (۳) دیکھو پاچنار کے پہلے معنے -

پاچناریان | اصطلاح - بقول اننددیگر آنکہ گذشت و معنی اوّل موافق قیاس است

غیاث جمع پاچناری بمعنی اوّلش موئلف
عرض کند کہ ہیچ خصوصیت بامعنی اوّلش
نباشد بہر سہ معنی جمع پاچناری است و
ضرورت بیان این نداشت (اردو)
پاچناری کی جمع اسکے تینوں مضمون پر بالبداہت
مقام پاچنار کے رہنے والے - کمینے آزاد

خدمتیان دائم الحضور -

پاچناری گری | اصطلاح - بقول وارستہ
(۱) بمعنی نامستپری و فرومایگی (یحیی کاشی سے)
نیم سایہ کز پاچناری گری پہ بیجائی روم ہر زمان
سرسری چو د (۲) بمجاز بمعنی خدمتگاری دائم الحضور
استادی کہ برای این معنی پیش کردہ ہمہ متعلق
بہ پاچناری است و بہار انجام قوم صاحبان
بہار عجم و بحر و اتند بر معنی اوّل قانع موئلف
عرض کند کہ تسامح وارستہ کہ معنی دوم را
بذیل این قائم کرد کہ بر معنی سوم پاچناری
گذشت و معنی اوّل موافق قیاس است
(اردو) (۱) آزادگی - آزادی کمینگی
صونث - (۲) ناقابل ترجمہ -

پاچ ناصر | اصطلاح - بقول برہان
بروزن شاہنامہ (۱) لقب را گویند و
(۲) بمعنی ہمال و قرین ہم صاحبان جہانگیری
و ناصری [illegible]

این را بهر دو معنی مرادف پاژنامه و پاشنامه
گفته صاحب مؤید به معنی اوّل قانع و خان آرزو
در سراج ذکر هر دو معنی کرده مؤلف عرض
کند که همین لغت به موحّده و جیم عربی هم بمعنی
اوّل گذشت بجای خود (بارنامه) به موحّدهٔ
اوّل و رای مهمله سوم اصل است و باجنامه
بموحّدهٔ اوّل و جیم عربی سوم مبدّلش و بحث
ما حذفش همانجا کرده ایم و همین معنی پا زای
هوّز سوّم هم بجایش گذشته است - ما این را
مبدّل (باج نامه) دانیم که موحّده بدل شده
به پای فارسی بحسب تشبیب و جیم عربی بدل
شد به جیم فارسی چنانکه چچه و چوچه - تشبیت
معنی دوم با حذفش [illegible] نی آید [illegible]
استعمال می باشیم و معنی دوم ازین مرکب
موافق قیاس نیست [illegible] صاحب
ناصری که محقق اهل زبان است این را
جا داده ایم که استعمال خلاف قیاس باشد

(اُردو) (۱) دیکھو (باجنامہ) کے دوسرے
معنے (۲) ہتنا - مذکر -

پاچنگ | اصطلاح - بقول برہان
بر وزن آہنگ (۱) دریچه کوچکی را گویند
که در خانه و کوشک وغیره از پنجره و امثال
آن سازند که بیک چشم از آن نگاه توان
کرد و (۲) کفش و پا افزار و فرماید که پاچنگ
و پاآهنگ مرادف این است - صاحب
سروری بحواله تحفه ذکر معنی اول این کرده
(شمس فخری ۱۵) هزار گونه گل از شاخ
چهره نمود چو لعبتان گل اندام نازک
از پاچنگ [illegible] و بحواله نسخه میرزا ذکر معنی
دوم صاحب جهانگیری مرادف کاف
فارسی اختر کرده هر دو معنی را آورده
[illegible] صاحب رشیدی بحواله سامانی می فرماید
که پاژنگ به زای فارسی اصل است
و این مبدّلش بهر دو معنی صاحب ناصری

همزبان برهان - خان آرزو در سراج این
را بهر دو معنی اصل قرار می دهد و پاژنگ و
پاشنگ را مبدلش مولف عرض کند که ما
(پاژنگ) را که بزای فارسی می آید برای
معنی اوّل اسم جامد فارسی زبان دانیم و
پاشنگ را که بشین معجمه عوض جیم فارسی می آید
مبدلش چنانکه باژگونه و باشگونه و این را
مبدل پاشنگ خوانیم چنانکه پاشان و پاپان
و برای معنی دوم این مرکب است پا پا
بمعنی حقیقیش و شنگ که بمعنی شاهد و زیبا می آید
و معنی لفظی این شاهد پا و زیبای پا و کنایه از کفش
(اردو) (۱) جهروکا دیکهو بیناسک (۲)
دیکهو پاافزار -

پاچوک | اصطلاح - بقول انند بحواله
فرهنگ فرنگ بضم جیم فارسی همان پاچک
است که گذشت مولف عرض کند که
معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محققین
فارسی زبان ازین ساکت و از نظر ما هم نگذشت
اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که
مزید علیه آنست که واو درین زائد است
چنانکه منقل و منقول (اردو) دیکهو پاچک -

پاچه | اصطلاح - بقول برهان بفتح ثالث
(۱) تصغیر پای و بمعنی کراع خوانند بسکون
عین بی نقطه صاحب سروری گوید که (۲)
پاچه زیر جامه (شاعر ؎) شلوار تو گنج
روانست ای غلام ؏ از پاچه تا به نیفه بود
پر زسیم خام ؏ و هر سر پا را گویند عموماً و پای
گوسفند را نیز که پزند و خورند و روغن آن
در کمال لطافت باشد و اشکنه آن نهایت
لذت بخش (بسحق ؎) آنکه منعم کند از
عشق ترید پاچه ؏ تا بخوردش ندهم پرمنش
انکاری هست ؏ و فرماید که پاژه نیز گویند
صاحب ناصری بذکر معنی اول بنسبت معنی
دوم می فرماید که بمعنی شلوار پای نیز استعمال

شده (شاعر ۲۰۵) نگار پاچه پز من که دل سراچهٔ
اوست ؛ تمام لذت عالم میان پاچهٔ اوست ؛
صاحب مؤید بمعنی اول قائل - صاحب محیط گوید
که آن اسم وست و پای چهارپایان است و
بهترین آن پاچهٔ بز و گوسپند جوان فربه و گرم
تر و باعتدال اقرب مولد کیموس لزج غیر غلیظ
ولیکن محمود کم فضول و جهت سرفهٔ حار یابس
نافع خصوصاً با کشک شعیر بهر آنکه ملین است و
منافع بسیار دارد مؤلف عرض کند که پا بمعنی
حقیقی اوست و چه علامت تصغیر و بمعنی اول
حصهٔ خورد پا و همین است که راع در عربی
و بمعنی دوم شلوار نباشد بلکه جزو شلوار است
و شلوار از دو پاچه درست میشود و نیفه هم داخل
شلوار و ذکر این بر (بر پاچه ریدن) گذشت
و پاچه هم گویند (اردو) (۱) پاؤں کا چھوٹا
حصہ یعنی گھٹنے کے نیچے کا حصہ - مذکر (۲)
پائینچہ دیکھو بداق - پاچہ بھی کہتے ہیں یعنے
ازار کا نصف حصہ جس میں ایک ٹانگ
رہتی ہے -

پاچیدن | مصدر اصطلاحی - بقول
برہان (۱) بروزن و معنی پاشیدن باشد
که پاشانیدن نست و (۲) نرم و آهسته براه
رفتن هم صاحب رشیدی این را مرادف
پاشیدن گفته صاحب بحر که محقق مصادر
فارسی است نسبت معنی اول می فرماید که
پریشان شدن و پریشان کردن و افشاندن
و ریختن و ریخته شدن - سالم التصریف
غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید مؤلف عرض
کند که اصل این پاشیدن است که می آید
و این مبدل آن که شین معجمه به جیم فارسی
بدل شده چنانکه کاشی و کاچی و صراحتش
ماخذش همدرآنجا کنیم و معنی دوم این مجازی
اول است که نرم و آهسته رفتن مماثل پاشیدن
آب است دیگر هیچ (اردو) (۱) دیکھو

پاشیدن (۲) آہستہ چلنا۔

پاچپلہ | اصطلاح۔ بقول برہان بروزن پاتیلہ (۱) کفش و پا افزار۔ صاحب سروری ہم ذکر این کردہ (نظامی ؎) بدون کن پا ازین پاچپلۂ تنگ ٭ کہ کفش تنگ دارد پای را لنگ ٭ (مولانا رومی ؎) دردرون کسیہ ہم قبلہ نیست ٭ چہ غم ارخواص را پاچپلہ نیست ٭ و بحوالۂ فرہنگ می فرماید کہ (۲) چیزیست مانند غربال کوچک کہ پیادہ ہا برای کوفتن برف بر پا بندند صاحب رشیدی بہ معنی دوم قانع و سند دوم را متعلق بدان کند صاحب ناصری ذکر معنی دوم کردہ مؤلف عرض کند کہ ہمین سند دوم را کہ با مولانا روم منسوب است صاحب جہانگیری بال حکیم سنائی گفتہ و بذیل پاچپلہ کہ مخفف این گذشت نقل فرمودہ ما ہمدر انجا اشارہ کردہ ایم کہ در بیت شعر پاچپیدہ باشد و صراحت ماخذ این ہم ہمدرانجا کردہ ایم حالا عرض میشود نسبت معنی اول کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و تسامح برہان در تعریفاست کہ صراحت کافی نکرد پا افزاری خاص را پاچپلہ نام است کہ مخصوص است برای سفر بر برف پس معنی اول و دوم یکی است (اُردو) (۱) دیکھو پا افزار (۲) دیکھو پاچپلہ۔

پاخاکی کردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ (۱) کنایہ از سفر کردن۔ صاحب انند نقلش برداشتہ مؤلف عرض کند کہ پای مسافرین پر از گرد و غبار باشد ازین است این مصدر مرکب و ہم او گوید کہ (۲) طلب نمودن (مخلص کاشی ؎) ز دل ہردم عزیزی ہمچو غم را عذر می خواہم ٭ کہ پاخاکی کنم جائیکہ پیکانش فرود آید ٭ نسبت معنی دوم عرض میشود از سند مخلص کاشی ہم معنی رفتن بجائی پیدا است نمی دانیم کہ وارستہ چطور این معنی را ازین شعر قائم کرد و بر

(پای خاکی کردن) صاحب انند ہم درمعنی
دوم باستناد ہمین سند سکندری خورد و بر
معنی شعر غور نکرد از ینجاست کہ تسامح واقع شد
در تعریف بخیال ما تعریف معنی اول ہم درست
نیست کہ خصوصیت با سفر نباشد کہ در سیر کردن
ہم پا خاکی میشود و مجرد رفتن و سیر کردن معنی
این باشد کہ سفر ہم داخل ہمین است صاحب
انند بہ (پای خاکی کردن) تہیۂ سفر کردن
در رجوع آوردن بچیزی و قدم رنجہ فرمودن
نوشتہ و بحوالہ غوامض سخن گفتہ کہ پای خاکی
کردن (سوم) آنست کہ از روز سفر یکبار روز
پیشتر اسباب را در خانۂ دیگر می نہند یا خود
در خانۂ او فرار گیرند و روز دیگر سفر کنند کہ
این را در ہند وستان پاترا سید گویند موّلف
عرض کند کہ اگر سند استعمال این پیش شود
این را مجاز معنی اول دانیم (اُردو) (۱)
سفر کرنا - چلنا - سیر کرنا (۲) طلب کرنا
(۳) دکن کی بولچال میں (پاتراب کرنا) یعنے
سفر سے ایک دن پہلے اپنے گھر سے نکل کر
کسی دوسرے مکان میں قیام کرنا یہ
عمل اس حالت میں کیا جاتا ہے جب کہ
تاریخ سفر غیر مبارک ہو اور تبدیل تاریخ
سفر بوجوہ ممکن نہ ہو۔

پاخره | اصطلاح - بقول برہان بفتح
خای نقطہ دار و رای بی نقطہ صفۂ و
نشیمنی را گویند کہ در پیش درہا نہ بسازند و
فرماید کہ بکسر خای نقطہ دار ہم آمدہ و بسکون
آن ہم - صاحب سروری این را با خای
موقوف و فتح رای مہملہ گفتہ بمعنی نشستگاہ
پیش در - صاحب رشیدی بفتح خا آوردہ
صاحب ناصری اینقدر صراحت مزید کند
کہ بر این نشیمن نشستہ پای بیا و بزند صاحب
موئید می فرماید کہ بہندش رتہ بیٹھا خوانند
خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا بحوالہ

قوسی گوید که بمعنی رکابخانه و طشت خانه و تحقیق آنست که پاخیره و پاخره و در اصل بمعنی بناست مطلق - ازینجهت (پاخیره زن) بنا را گویند و بمجاز بر عمارات اطلاق آن آمده مولف عرض کند که این مخفف (پاخیره) است و چنانکه چشم از گرد و خیره شود فارسیان پای را هم گویند یعنی پای هم بوجه سفر و سیر از گرد و خیره می شود و عادت ایشانست که چون از سیر و سفر بخانه رسند بر این جای بلند که بازوی در بیرون دو جانب ساخته میشود می نشینند و پای بیا ویزند و آرام می گیرند و چاکر ایشان طشت حاضر می دارد و پای را بوسیله آب گرم از گرد و غبار صاف می کند ازینجاست که این مقام را موسوم کردند به پاخره معاصرین عجم تصدیق این ماخذ می کنند (اردو) وہ چبوترہ جو دروازہ مکان کے دونون جانب بنایا جاتا ہے جس پر پاؤن لٹکائے ہوئے بیٹھتے ہین - مذکر -

پاخسه اصطلاح - بقول انند و موید باخای موقوف و سین مہملہ (۱) رستہ بنا که ہندش رده نامند و در فرہنگی مرقوم است که (۲) چبوترہ بلند مولف عرض کند که این مرکب است از پا بمعنی خودش و خسه بمعنی خس و خاشاک و پای نسبت و معنی لفظی این چیزی که منسوب است به پا و خس و خاشاک و کنایه از رستہ بنا مخفی مباد که بنایان قدیم برای عمارت خاک را با خس و خاشاک و آب بوسیلۂ پای لگدکوب می کردند و پس ازان ازین مرکب یک حصه دیوار بنا می کردند و چون خشک می شد حصه دیگر بالای آن قائم می کردند و برای عمارات امرا و سلاطین ہمین کار لگدکوبی از فیلان میگرفتند گویند که ازین طرز عمل (خاک مخلوط با خس و خاشاک) بسیار کار آمد برای رستہ بنا می شد و آن رستہ بیش از دیوار خشت و [illegible]

مستحکم می شد و ما این قسم بنا را مشاہدہ کردہ ایم
کہ خیلی مستحکم بود و در انہدام آن شبند آہنی کار نمی کرد
و معنی دوم مجاز است و بس ولیکن برای آن طالب
سند استعمال باشم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند
(اردو) (۱) ردا۔ بقول آصفیہ اردو۔ اسم
مذکر۔ پرت۔ ایک چنائی کے بعد دوسری چنائی
(۲) چھجا بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ دیکھو باران گریز

پاخطہ | اصطلاح۔ بقول بہار بخای معجمہ
و طای مہملہ مشدد و نام یکی از ابزار حکاکان
(میرزا طاہر وحید در صفت حکاک ے)
چو خاتم بود عشق در کار ما ٭ سر ما و پاخطہ یار
ما ٭ ز نقش نگین دانش آموختم ٭ بپای خطش
چشم خود دوختم ٭ صاحب بحر عجم بانش خان
آرزو و چراغ ہدایت صراحت تشدید طای
حطی نکردہ و حق ہمین است کہ بسند استعمال طای
وحید کہ دران طای مشدد واست نباید کہ
تشدید را لازم گردانیم این محاورہ
اصطلاحی مرکب است از پا بمعنی خود و خط
بمعنی حقیقیش و ہای نسبت و معنی لفظی این چیزی
کہ نسبت دارد بپای خط و کنایہ از آلہ نازکی
کہ بوسیلۂ آن خط نگین را عمیق کنند و نزاکت
سر و پای حروف را درست سازند و نیز
عمق حروف را صاف و پاک می کنند فارسیان
پای خط ہمان عمق حروف نگین را کنایۃً نام
کردہ بزیادت ہای نسبت (پاخطہ) آلہ را گفتند
کہ از آہن درست کردہ بشود و مثل حکاک
سر آن تیز می باشد و آنرا حکاک ہم گویند
(اردو) وہ آہنی نہرنی جس سے حکاک
مہروں کے حروف کندہ ہو جانے کے بعد
ان کے نوک پلک کو درست کر لیتے ہیں اور
عمق حروف کی صفائی کر لیتے ہیں۔

پاخواست | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ
فرہنگ فرنگ مرادف پاخوست بمعنی پامال
شدہ صاحب برہان بر (پای خوست) کہ

می آید صراحت کرده که بمعنی چیزی است که در
زیر پا کوفته شده باشد اعم از آنکه زمین باشد
یا چیز دیگر و این مرادف آن باشد و آن
مخفف این که الف پنجم حذف شد. صاحب بحر
بضمن مصدر خواستن بذیل (فائده) صراحت
مزید کرده که (خواست) سامان و راه کوفته
شده را گویند مولف عرض کند که خواستن
بمعنی نیامده ـ مصدر خوستن هم متروک است
صراحت معنی مصدری بجایش کنیم و در اینجا همین
قدر کافی است که این مخفف (پاخواسته)
است بحذف های هوز آخر (اردو) ۱.
چیز جو پامال ہوئی ہو. مونث ـ

پاخوانی | اصطلاح ـ بہار ذکر این کرده از
معنی ساکت و صاحب انند نقلش برداشته
و هر دو برای این از کلام ملا فوقی یزدی سند
آورده اند (ب) لیلی بکر خیالم چون از ار
از پا کشد ز از فروغ حقه بر خورشید پاخوانی
کند ـ مولف عرض کند که از سند بالا (پاخوانی
کردن) بمعنی بول و براز کردن است و از معنی
ثابت می شود که در کتابت این از کتاب
تحریفی و تصرفی شده که (پاخانی) را (پا
خوانی) بزیادت واو نوشته و از (پاخانی)
ثابت است که (پاخانه) بمعنی بیت الخلا است
و صاحب انند بحواله فرهنگ فرنگ بر (پاخانه)
همین معنی نوشته پس فوقی یزدی از همین (پاخانه)
بزیادت یای مصدری و حذف های مختفی معنی مصدری
ریدن پیدا کرده و (پاخانی کردن) را بمعنی
ریدن آورده قیاس می خواهد که از (پاخانه
یا پای خانه) مصدر (پاخانیدن) بمعنی ریدن
هم آمده و (پاخانی) حاصل بالمصدرش باشد
(پاخوانی کردن) مصدر مرکب بهمان معنی
ریدن از اینجاست که صاحب فرهنگ آصفیه
که محقق لغات اردو ست (پاخانه) را لفظ
فارسی نوشته (اردو) ہگنا

پاخوردن | مصدر اصطلاحی - بقول خان آرزو در چراغ ہدایت (۱) بمعنی فریب خوردن مطلقاً خواہ در کشتی و خواہ غیر آن (سلیم ؎) براہ شوق نشان تا ز نوک خاری ہست ؛ ز موج لالہ و گل پائی خورد پایم (ملّا وحشی ؏) ایکہ از کشتی غرور باش کہ پائی نخوری ؛ (سالک قزوینی ؎) ہرگز فریب خواہش دنیا نخوردہ ایم ؛ از روی دست اہل کرم پانخوردہ ایم ؛ بہار نقل نگارش و صاحب بحر ہم برہان معنی قانع (ظہوری ؎) ظہوری پای خوردی توبہ بشکستی غلط کردی ؛ ندانستی غنیمت کانچنان ساقی بدست آمد (ابوطالب کلیم ؎) زاہد از افسون نگاہ تو بہ داد از می مرا ؛ پانخوردہ ہم خورد تا دستم بمینا می رسد ؛ (باقر کاشی ؎) دل از ان زلف کج دغا نخوردہ ؛ کارش از دست رفت پانخوردہ ؛ (محسن تاثیر ؎) پا بر رقیب خفتہ زدہ و خوردہ برد ظلم ؛ کس در قمار عشق چو من پانخوردہ است ؛ **مولّف** عرض کند (۲) معنی حقیقی این کلمہ پای خوردن است و معنی اوّل مجاز باشد (اردو) (۱) فریب کھانا (۲) ٹھوکر کھانا -

پاخوست | اصطلاح - بمعنی ہمان (پاخواست) کہ بجایش گذشت و صراحت معنی اینجا کردہ ایم (اردو) دیکھو پاخواست -

(الف) پاخیرہ | اصطلاح - بقول برہان بروزن کاخیرہ بنای دیوار و خانہ و امثال آن و بعربی رہص خوانند و ------

(ب) پاخیرہ زدن | بنّا و گلکار و دیوارگر و بعربی رہّاص صاحب جہانگیری ذکر الف کردہ بذیل آن ذکر (ب) ہم و صاحب رشیدی ہر دو را آوردہ صاحب بحر بر (ب) قانع **مولّف** عرض کند کسی کہ گل را با خاشاک و آب بواسطہ پاہای خود مخلوط کردہ برای پاشنہ دیوار درست کند پاہای او از کار خیرہ

می شود بنا بر این فارسیان این خاک مخلوط را پاچیرہ نام کردند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی چیرہ کنندۂ پا و (ب) موافق قیاس (اُردو) (الف) دکن مین اِس کو اصل کہتے ہین

یعنے وہ مٹی جس کو پانی کیچڑ کے ساتھہ کہنڈل کر دیوار کا ردّا قائم کرنے کے لیئے تیار کرین (کلائی ہوئی مٹی۔ موٴنث) (ب) سمار دیکھو پانسیکارہ۔

پاد بقول برہان وجہانگیری و رشیدی و سروری و ناصری و جامع بروزن شاد بمعنی (۱) پاس خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی پاس و حفظ موٴلف عرض کند کہ بایں معنی اسم جامد فارسی قدیم است (اُردو) پاس۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکّر۔ نگہبانی۔

(۲) پاد۔ بقول برہان وجہانگیری و رشیدی و سروری و ناصری و جامع بمعنی پاسبان و نگہبان موٴلف عرض کند کہ جزین نباشد کہ مجاز معنی اوّل است کہ نگہبانی را بمعنی نگہبان استعمال کردند باعتبار سروری و جامع و ناصری کہ از اہل زبانند پدید آن شد ہم این را تسلیم کنیم و جا دارد کہ (پادشاہ) از ہمین مرکّب باشد بمعنی شاہ نگہبان قلب اضافت (اُردو) پاسبان بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکّر۔ نگہبان۔ محافظ۔

(۳) پاد۔ بقول برہان وجہانگیری و رشیدی و سروری و ناصری و جامع بمعنی پائیدن کہ اندوام و ثبات در نظر داشتن است خان آرزو در سراج ذکر این کردہ موٴلف عرض کند کہ طرز بیان محقّقین بغلط می اندازد معنی این دوام است و ثبات و ہمین است اسم مصدر پائیدن کہ می آید کہ دال مہملہ آخر بدل شدہ بہ یا چنانکہ آدہ آمی ترجمۂ این در فارسی زبان پایندگی است (اُردو) دوام بقول آصفیہ۔ ہمیشگی۔ دائمی۔

(۴) پاد - بقول برہان وناصری وجامع وسراج بمعنی سامان و دارندگی مولف عرض کند کہ باعتبار صاحبان ناصری وجامع کہ از اہل زبانند این را مجاز معنی سوم دانیم و ضرورت سند استعمال نیست کہ قول شان سندی را ماند (اُردو) سامان بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر - اسباب - اٹالا - چیز بست - ساز - لوازمہ (مومن ؎) کس کام کے رہے جو کسی سے رہا نہ کام سر ہو مگر غرور کا سامان نہیں رہا ؏

(۵) پاد - بقول برہان وسروری وناصری وجامع وسراج بمعنی بزرگ وعمدہ و (پادشاہ) مرکب ازہمین است مولف عرض کند کہ نگہبان اصل است کہ بہ معنی دوم گذشت و اینمعنی را بمجاز پیدا کردہ اند و سند استعمال مرکب (پادشاہ) متعلق ازہمان است باعتبار صاحبان سروری وناصری وجامع کہ محقق اہل زبانند اینمعنی را ہم تسلیم کنیم (اُردو) بزرگ - دیکھو بزرگ -

(۶) پاد - بقول برہان وجہانگیری ورشیدی وسروری وناصری وجامع بمعنی تخت واورنگ وفرماید کہ دراصل این لغت پات بود وتای فوقانی بدل شد بدال مہملہ - خان آرزو در سراج ذکر این کردہ مولف عرض کند کہ موافق قیاس است واشارۂ این بر پاتّ ہم گذشت (اُردو) دیکھو پات -

(۷) پاد - بقول سروری بحوالہ تحفۃ السعادت رمۂ گاوان - خان آرزو در سراج ذکر این کردہ گوید کہ مخفف پادہ مولف عرض کند کہ باخان آرزو اتفاق داریم کہ پادہ بہمین معنی می آید (اُردو) ریوڑ - دیکھو پادہ کے نویں معنے -

پادادن	مصدر اصطلاحی - بقول بحر (۱)	روان کردن و (۲) قوّت وقدرت دادن

مولّف عرض کند که هر دو معنی موافق قیاس است لیکن ازین که محققین اهل زبان و معاصرین عجم ازین ساکت اند و استعمال این از نظر ما نگذشت مشتاق سند استعمال می باشیم و سوقیان معاصرین عجم گویند که (۳) بمعنی کون دادن و آماده شدن زن برای جماع هم (اُردو) (۱) روان کرنا- چلانا (۲) قوّت اور قدرت عطا کرنا (۳) گانڈ مرانا- عورت کا جماع کے لیے آمادہ ہونا-

پادار | اصطلاح- بقول برهان و جهانگیری و ناصری و جامع و بهار و بحر بر وزن دادار (۱) بمعنی باقی و همیشه و برقرار صاحب سروری گوید که بمعنی باقی و متفاوت کننده (جلال خوافی ۵) حکم و تمکینت مخلّد جاه و قدرت مستدام و عزّ و اقبالت مؤیّد ملک و عمرت پادار و صاحب رشیدی گوید که مرادف پایدار بمعنی ثابت و محکم- خان آرزو در سراج محکم و ثابت را معنی اصلی گیرد و همیشه و باقی را مجازی و فرماید که احتمال دارد که مخفف پایدار باشد و احتمال دارد که مرکّب باشد از پا بمعنی پائیدن و آر که کلمهٔ نسبت است مولّف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی و اصل این پایدار مبدّل پاددار است صراحت این تبدیل بر معنی سوم پا کرده ایم و جا دارد که از (پاددار) یک دال حذف شد و دار امر حاضر داشتن است نه کلمهٔ نسبت چنانکه خان آرزو خیال کرده بمعنی این را اصل و پایدار را مزید علیه می گیرند لیکن اوّل بهتر از آخر است (اُردو) پایدار بالقول آصفیه- فارسی (صفت) مضبوط- دیرپا- محکم- رہا و-

(۲) پادار- بقول برهان و سروری و جهانگیری و ناصری و جامع و سراج و بحر نام روز بیستم است از ماه های ملکی مولّف عرض کند که معاصرین عجم گویند که فارسیان این تاریخ را بسیار مسعود و محمود دانند و عید کنند و لباس های نوی پوشند

می دانند که هرچه درین روز کنند بیمن آن پایدار
می باشد ازینجاست که این روز را بدین اسم
موسوم کردند مجاز معنی اوّل است دیگر هیچ (اردو)
ہر ماہ فصلی شمسی کا بیسواں روز۔ فارسی میں پادار
سے موسوم ہے۔ مذکر۔

(۳) پادار۔ بقول برہان وجہانگیری ورشیدی
وناصری وجامع وسراج وبحر بمعنی اسپ جلد و
وتند وتیزرو صاحب سروری بر بحر وتند وتیز
رو قانع وتخصیص اسپ نکرده مؤلف عرض کند
کند که مجاز معنی اوّل است که معنی لفظی این کلام
دارنده متعلق به معنی اوّل ومجاز تندرو وتیزپا
را گفته اند وکنایه از اسپ باشد (اردو)
تیز رو گھوڑا۔ مذکر۔ جس کو فارسیوں نے پادار
کہا ہے۔ اردو میں بھی پادار کہہ سکتے ہیں۔

(۴) پادار۔ بقول برہان وناصری وبحر
امر پاداشتن صاحب رشیدی بذکر این گوید
که بمعنی پائین دار هم (از ناصری سه) منصوبست
ورگر بہر ندشت بپای دار پا مردانه پای دار
که آن پایدار نیست ؛ خان آرزو صراحت مزید
کند که پاداشتن بمعنی راسخ بودن است مؤلف
عرض کند معنی پائین داشتن که بیان کرده
رشیدی است بفهم ما نیامدی دانیم که تسامح
اوست و پاداشتن وپای داشتن بجایش می
آید (اردو) دیکھو مصدر پاداشتن یہ اس کا
امر حاضر ہے۔

(۵) پادار۔ بقول روزنامہ بحوالہ سفرنامہ
ناصرالدین شاہ قاچار نام قریہ ایست مؤلف
عرض کند که جا دارد که وجه تسمیه این متعلق باشد
از معانی گذشته ولیکن از هیچ تصریحش اولی
بود هیچ نکشود که این موضع کجا واقع است
وچه خصوصیت دارد که فارسیان ذکر خاصش
در لغت کردند (اردو) پادار۔ بقول روزنامہ
ایک قریہ ہے جس کی تعریف مزید افسوس ہے
کہ معلوم نہ ہو سکی۔

پاداش اصطلاح۔ بقول برہان بروزن پاداش جزا و مکافات نیکی باشد و آنرا جزای خیر خوانند و بقول بعض مطلقاً بمعنی مکافات خواه جزا و مکافات نیکی باشد خواه بدی۔ صاحب جہانگیری این را مرادف پاداشت و پاداشن بمعنی مکافات نیکی گفته که می آید (انوری ع) دست عدلی دراز کردستی ؎ ہم بپاداش دہم بیاد افراه ؎ صاحب رشیدی گوید که پادش ہم بہمین معنی آمده و فرماید که مرکب است از پا و بمعنی ملاحظه از باب پائیدن و داش مخفف داشت بمعنی حفظ پس معنی ترکیبی این حفظ و ملاحظه نکوئی صاحب سروری ہم ذکر این کرده بمعنی جزای نیکی (انوری ع) ای بتو زنده سنت پاداش ؎ وے بتو مرده رسم باد افراه ؎ صاحب ناصری بمعنی پاداش صاحب جامع متفق با برہان۔ خان آرزو در سراج معنی با جہانگیری متفق و قول قوسی را ہم باخود دارد و قوسی را برخلاف تعمیم معنی بہتر از برہان می شمارد و با ماخذ بیان کرده رشیدی ہم اختلاف دارد و مؤلف عرض کند که باداش که به موحده اول گذشت مبدل این که بای فارسی بموحده بدل شد و ماخذ بیان کرده ما ہمه را انجا مذکور و نسبت تعمیم معنی این عرض میشود که ما ہمه را انجا عرض کرده ایم که تعمیم بلحاظ ماخذش درست است ولیکن درینجا این قدر صراحت مزید کنیم که این لغت زند و پازند و بقول سفرنگ بشرح (ہفتاد و ششمی فقره نامه شت جی افرام) بمعنی سزا است و حالا معاصرین عجم ہم به ہمین معنی بر زبان دارند و برای جزا یعنی صلۂ نیکی استعمال نمی کنند نمی دانیم که خان آرزو چرا تردید تعمیم می کند اصل لغت تخصیص سزا دارد و اگر در کلام قدما برای جزا ہم مستعمل شده باشد جائز باشد (ظہوری ع) زیاده بود گناه از عقوبت پاداش ؎ بشرمساری عفو از من انتقام کشید ؎ (اردو) دیکھو باداش۔

پاداشت | اصطلاح ۔ بقول برہان وجامع
بسکون تای قرشت بمعنی پاداش است صاحبان
جہانگیری وسروری ورشیدی وناصری وسراج
ذکر این کردہ اند (استاد فرخی سہ) خدایگان
جہان آنکہ از خدای جہان بجہانیان را پاداشت
است وپادافراہ ۔ مولف عرض کند کہ ما
ماخذ این بہ پاداش عرض کردہ ایم (اُردو)
دیکھو پاداش ۔

پاداشن | اصطلاح ۔ بقول برہان وجامع
وجہانگیری ورشیدی وناصری وسراج مرادف
ہمان پاداش کہ بدون نون آخر گذشت مولف
عرض کند کہ مزید علیہ آنست کہ فارسیان در آخر
بعض کلمات نون زائد می آرند چنانکہ گزارش
وگذارشن وآنچہ بہ موحدہ باداشن بجایش گذشت
مبدل این است چنانکہ تب وتبن (لامعی جرجانی
سہ) یگانہ کہ وقتش گہ عطا بدہد بہ ہزار خانہ
باصد ہزار پاداشن ۔ (اُردو) دیکھو پاداش

پادام | اصطلاح ۔ بقول برہان وناصری
وبحر وانند ومؤید وجامع بروزن آرام (۱)
حلقہ موئی را گویند وآن دامی است کہ از
دُم اسپ سازند ودر راہ جانوران پرندہ
گذارند (۲) پرندہ را نیز گفتہ اند کہ نر وماد
بدام بندند تا جانوران دیگر بہوای او آیند
ودر دام افتند واو را بعربی ملواح خوانند
صاحب رشیدی گوید کہ پادام وپاپدام ہر دو
آمدہ وبمعنی اول نوعی از دام کہ بعربی حبالہ نام
دارد وآن چنان بود کہ شاخہای پارہ پارہ از چوب
تراشند بقدر یک وجب وبر یک سر آن دامی
نصب کنند وسر دیگرش تیز ساختہ بزمین فرو
برند واز جانب دیگر صحرا ودر پناہ چیزی کہ از
شاخہای سبز ساختہ باشند در آمدہ پیش روند
تا جانوران رم کردہ بجانب دام بیایند وپای
ایشان در آن بند شود (نزاری سہ) ولی
خلایق از آنست صید آب ردانہ کہ کہ پادا

بہ دام آب می نہد پادام ۔ (حکیم سوزنی ۱م)
اصل پای دامی نہادہ است صعب ۔ بپنا کام
پایہ بمعنی در فتادہ ۔ مولف عرض کند کہ بمعنی
اول قلب اضافت دام پاست بمعنی حقیقی و
بمعنی دوم اسم مفعول ترکیبی است یعنی دام
در پا کردہ شدہ (اردو) (۱) بال کا پھندا
جو طیور کے پکڑنے کے لیے لگاتے ہیں ۔ مذکر
(۲) وہ پھندا جو الو کے پھندے میں پھنسا کر اسے
چرچا چھوڑ دیتے ہیں تاکہ اس کو دیکھ کر جانور آئیں ۔ مذکر

پادامان | اصطلاح ۔ بقول بحر جائی را گویند از دامن
تا بہ پہن تر دیکھا باشد مولف عرض کند کہ آنچہ
دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت اند لیکن
موافق قیاس است مرکب اضافی کنایہ از نہایت
پائین دامان یعنی حصہ زیرین دامان (اردو)
دامن کا حصہ زیریں یعنی جو زمین کے قریب ہو ۔ مذکر

پادرنیا | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرہنگ بکسر نون یعنی است مشابہ بگذرگاہ صاحب
ذکر این نکردہ بر گذرگاہ ہم اشارہ کرد ۔ این
تقریر و دیگر محققین فارسی زبان ہم ازین ساکت
مولف عرض کند کہ حیف است ما از تحقیق ہم
ازین قاصریم و متحقق نہ شد کہ چہ چیز است ترک
این بر ذکرش تفوق داشت (اردو) ایک
نامعلوم درخت کی جڑ ہے جو گاجر سے مشابہ ہوتی ہے
مونث ۔ افسوس ہے کہ اسکی کیفیت مزید معلوم نہو سکی ۔

پادار | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرہنگ (۱) زن سالخوردہ را گویند و (۲) نام
جامہ است از اقطاع کازرین مولف عرض
کند کہ دیگر محققین و معاصرین ہم ازین اصطلاح
ساکت اند و [illegible] بجا بیش می آید
و از انجملہ یکی بمعنی ہر چیز و دوم مرتبہ دیوار کہ ازدا
باشد (کذا فی البرہان) پس پای مثل ردہ
دیوار وارندہ کنایہ کردہ اند برای زن سالخوردہ
بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم نسبت معنی دوم
وجہ تسمیہ این و تعریف طرحش ہیچ تحقیق للہ

(اُردو) (۱) بڈّھی عورت (۲) ایک مقام کا نام جو اقطاع کازرون سے ہے جسکی تعریف مزید افسوس ہے کہ معلوم نہ ہوسکی۔ مذکر۔

پادبان | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی پالہنگ و پای بند مولف عرض کند کہ معنی لفظی این صاحب حفظ کہ پاد بمعنی نگہبانی آمدہ مراد از پالہنگ اسپ موافق قیاس (اُردو) باگ ڈور۔ دیکھو افسار۔

پادر | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ رعشۂ دست و پا و امثال آن مولف گوید دیگری از محققین ذکر این نکرد جز این نیست کہ این را اسم جامد فارسی زبان دانیم یکی از معاصرین عجم کہ سوقی است تصدیق این میکند و گوید کسی را گویند کہ رعشہ در پا دارد و پس عجبی نیست کہ مخفف (رعشہ در پا) بہ تخفیف و قلب بعض باشد و جا دارد کہ این معنی خاص را عام کردہ باشند واللہ اعلم بالصواب (اُردو) ہاتھ اور پاؤں وغیرہ کا رعشہ۔ مذکر۔

پادراز | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی (۱) آسودہ و آرمیدہ مولف عرض کند کہ (۲) بمعنی حقیقی کسی کہ پای خود دراز دارد۔ اسم فاعل ترکیبی است و معنی اول مجاز آن کہ در عالم آسودگی ہم پای را دراز کنند (اُردو) (۱) آسودہ۔ آرام لیا ہوا (۲) وہ شخص جس نے اپنے پاؤں کو دراز کیا ہو۔ پھیلایا ہو۔

پادراز کردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار بہ (پای دراز کردن) مرادفش (پادراز کشیدن) (۱) کنایہ از غلطیدن و (۲) بہ سرکشی کردن (والہ ہروی [illegible]) تا بدہ ما آن قاتش طعن خرامش نہ کنند ٭ سرو از سایہ کشید [illegible] جو پای دراز ٭ (میر خسرو [illegible]) بہ باغ با تو ہمی کرد سرو پای دراز ٭ بہ یک طپانچہ کہ بادش بزد و دراز بخفت ٭ (ولہ [illegible]) بگفر دان را

ز بخت چیدن چپو ناز به ؎ خرجو کند باشتران پا درازی ؎ موءلف عرض کند که معنی حقیقی این (۳) و رانه کشیدن پاست و بمعنی اوّل و دوم مجاز آن و (۴) بمعنی آسوده شدن بلحاظ معنی پا دراز که بجایش گذشت (اُردو) (۱) لیٹنا - لوٹنا پوٹنا (۲) ہمسری کرنا (۳) پاوں لمبا کرنا (۴) آسودہ ہونا - آرام لینا - پاوں پھیلانا - آرام سے سونا

پا وراز کشیدن | مصدر اصطلاحی - بقول بہار (بذیل پای وراز کشیدن) مرادف بمعنی اوّل و دوم پا وراز کردن که گذشت (جمال الدین سلمان ؎) سرو بر دامن جو پای کشیدہ است دراز ؎ راستی خرّم و آراسته جائی دارد ؎ موءلف عرض کند که مرادف همان معانیش و آنچه بہار سند سلمان را متعلق بمعنی اوّل کند ما او را با معنی چهارم متعلق کنیم فتامّل - صاحب بحر متفق با بہار (اُردو) دیکھو پا وراز کردن -

پا در رکاب | اصطلاح - بقول برہان و انند و بحر و موءید (۱) بمعنی سوار - بہار بر ہمان (پا بر کاب) قانع که بجایش گذشت موءلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی که پای خود در رکاب کرده سوار اسپ شد (اُردو) گھوڑے پر سوار -

(۲) پا در رکاب - بقول برہان و انند و بحر و موءید بمعنی سواری سفر - موءلف عرض کند خلاف قیاس و تعریف ناخوشی - بدون سند استعمال ہرگز این معنی را پسند و تسلیم نہ کنیم تسامح محققین می نماید (اُردو) سفر کی سواری -

(۳) پا در رکاب - بقول برہان و انند و بحر و موءید کنایه از مہیا بودن و مستعد شدن اسباب سفر موءلف عرض کند که تعریف ناخوشی است به تحقیق ما و تصدیق معاصرین عجم کسی را گویند آمادہ سفر باشد و دیگر ہیچ (اُردو) پا بر کاب اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو سفر پر آمادہ ہو -

(۴) پا در رکاب - بقول برہان وبحر وموید دم نزع که ابتدای سفر آخرتست مؤلف عرض کند خوش تعریفی نکردند البته قریب المرگ را بطریق مجاز معنی سوم میتوان گفت - اسم فاعل ترکیبی است (اُردو) قریب المرگ یعنی وہ شخص جو حالت نزع میں ہو -

(۵) پا در رکاب - بقول برہان وبحر وموید ہر چیز که نزدیک بضائع شدن باشد عموماً وشرابی که مائل بترشی شده باشد خصوصاً (صائب ؎) چون مو بر آتش است وی پیچ وتاب خط ؛ غافل مشو ز دولت پا در رکاب خط ؛ (ولہ ؎) نیست چندانی که سازد گرم چشم روزنی ؛ جلوهٔ پا در رکاب آفتاب زندگی ؛ (ولہ ؎) زندگی گردید از تندی وتا پا در رکاب ؛ بر دواز عالم برون این اسپ چوگانی مرا ؛ (ولہ ؎) تا ہمش در ہالهٔ خط رفت شد پا در رکاب ؛ باعث آوارگی گردید کمر گلدسته را ؛ (ولہ ؎) نالهٔ آتش عنانم رخنه در گردون کند ؛ گریه پا در رکابم شہر را ہامون کند ؛ (ولہ ؎) جلوهٔ پا در رکاب خط دو در روزی بیش نیست ؛ غافل از فرصت مشو وقت تماشا نازکست ؛ مؤلف عرض کند که مجاز معنی اوّل است وبس که برای غیر انسان ہم مستعمل (اُردو) ہر چیز جو ضائع اور زائل ہونا چاہتی ہو - ہماری رائے میں اس موقع پر غیر انسان کے لیئے بھی (پا بر کاب) کہہ سکتے ہیں جیسے "آپ کا حسن پا بر کاب ہے" یعنی عنقریب زائل ہونا چاہتا ہے -

پا در رکاب باشیدن مصدر اصطلاحی ؎ بمعنی پا در رکاب بودن است بہمه معانی (پا در رکاب) بہار سند این از صائب بذیل پا در رکاب نقل کرده (؎) با قامت خم از علم استادگی مجوئید ؛ پا در رکاب باشد تیری که در کمان است ؛ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اُردو) پا بر کاب رہنا -

پا دررکاب رفتن مصدر اصطلاحی۔ یعنی سوار رفتن۔ بہار سند این بدیل (پا دررکاب) آورده که متعلق به (پای دررکاب) است یعنی نیست که هر دو یکی است (میر معزی ؎) خدمت کنان عنان ورکاب ترا قدر ٭ چون دست در عنان روو پای دررکاب ٭ مولف عرض کند که موافق قیاس است وشامل بر همه معانی (پا دررکاب) (اردو) سوار جانا۔

پا دررکاب شدن مصدر اصطلاحی۔ یعنی پا دررکاب گردیدن متعلق به همه معانی پا دررکاب سند این بهار بدیل (پا دررکاب) آورده (واله هروی ؎) تو نه دوازده همچون مهرگردی جهان دل ٭ ز رشک بدر شد پا دررکاب آهسته آهسته ٭ مولف عرض کند که موافق قیاس است (صائب ؎) تا جهش ده باله غلط رفت شد پا دررکاب ٭ باعث آوارگی گرد و کمرگلدسته را ٭ (اردو) پا بر رکاب ہونا۔

پا دررکاب کردن مصدر اصطلاحی۔ یعنی آماده کردن کسی را برای روانگی و آماده سفر شدن هم که پای را دررکاب کردن معنی لازم پیدا میکند (ظهوری ؎) کند چون شه عقل پا دررکاب ٭ فتد در جهان شکیب انقلاب ٭ مولف گوید که موافق قیاس وشامل بر همه معانی (پا دررکاب) بهار بدیل (پا دررکاب) بر نقل همین سند قانع (اردو) پا بر رکاب کرنا۔ پا بر رکاب ہونا۔

پا دررکاب گردیدن مصدر اصطلاحی۔ مرادف پا دررکاب شدن و آماده شدن به روانگی که گذشت بهار سند این بدیل پا دررکاب نقل کرده (صائب ؎) زندگی گردید از قد دوتا پا دررکاب ٭ برد از عالم برون این اسپ چوگانی مرا ٭ مولف عرض کند که موافق قیاس است وشامل بر همه معانی (پا دررکاب)

(اردو) روانگی پر آماده ہونا -

(الف) **پا درزمین آمدن** | مصدر اصطلاحی - بقول بحر بمعنی (۱) بسیار افتادن صاحب انند بذکر معنی اوّل می فرماید که نیز (۲) کنایه از کم افتادن صاحب مؤید (مطبوعه مطبع نولکشور) بحواله قنیه ذکر هر دو معنی کرده مولّف عرض کند که در بعض نسخ قلمی مؤید معنی اول و دوم را به

(ب) **پا درزمین آوردن** | نوشته بخیال ما معنی دوم موافق قیاس است و برای معنی اوّل طالب سند استعمال می باشیم که موافق قیاس نیست و معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محققین اهل زبان هم این را نه نوشته اند (اردو) الف و ب (۱) کثرت سے گرنا (۲) کم گرنا -

پا درگل | اصطلاح - بقول بہار (۱) کنایه از مقیّد و گرفتار (صائب ره) ز شرم جلوهٔ مستانهٔ او سرو پا درگل * ز طوق قمریان چون دود از روزن هوا گیرد * (عرفی ره) ز تشنگی

کوی تو پا درگلم ز عمر چه سود * هزار جان گرامی و یکقدم رفتار تو - صاحب بحر بذکر معنی اوّل گوید که (۲) دام و (۳) استوار و (۴) بنیاد و عمارت صاحب انند بر معنی اوّل قانع مولّف عرض کند که معنی حقیقی این (۵) کسی که پای او درگل فرو رفته باشد اسم فاعل ترکیبی است و معنی اوّل مجاز آن و دیگر معانی هم بر سبیل مجاز موافق قیاس باشد ولیکن استعمالش بگوش ما نخورد و مشتاق سند استعمال می باشیم که معاصرین عجم هم بر زبان ندارند و دیگر محققین اهل زبان هم ذکرش نکرده اند (اردو) (۱) مقیّد - گرفتار (۲) دام - مذکر (۳) استوار - بقول آصفیه مضبوط - مستحکم - پائدار (۴) عمارت کی بنیاد - مؤنث (۵) وہ شخص جس کے پاؤں کیچڑ میں پھنس گئے ہوں -

پا درنشتر آمدن | مصدر اصطلاحی - نشتر فرو رفتن بپای (ظهوری ره) نهال نخرو کی

در لاله زار داغ دل گردد پا اگر در سینه پا می
نهم در نشتر نمی آید مولف عرض کند که در سند
ظهوری استعمال پای عوض پاست که مزید علیه
است هیچ ندارد و این مصدر را اصطلاحی موافق
قیاس است (اردو) پاؤں میں نشتر کیا جانا۔

پا در نگ اصطلاح - بقول انند بحواله
فرهنگ فرنگ (۱) نوعی از خیار باشد (۲)
بمعنی ترنج - دیگر کسی از محققین ذکر این نکرده مولف
عرض کند که (پادرنگ) بمعنی اول به همین
دو معنی بجا بیش گذشت و صراحت ماخذش هم
همدرانجا مذکور جز این نیست که این مبدل آن
باشد چنانکه تب و تپ و از ینکه دیگر همه محققین
ذکر این نکرده اند و معاصرین عجم نیز بر زبان
ندارند طالب سند استعمال می باشیم که از نظر ما
هم نگذشت (اردو) دیکھو پادرنگ کے پہلے
اور دوسرے معنے۔

(الف) پا در هوا اصطلاح - بقول بهار
مرادف پا بر هوا که بجا بیش گذشت (محسن تاثیر
ع) لب پا در هوا کو صاحب دانش نمیداردو
کمان کودکان پیش افگند تیر هوائی را (وله
ع) خوشم به عده پا در هوای سیم بران چو چشم
تشنه لبان موجه سراب خوش است (ملا
طغرای مشهدی ع) سخن های آن لغو تشریح پا
بود چون الف لام پا در هوا (وله ع) زبس
میزند حرف پا در هوا بود سقف مسجد پر از
نقش پا (حکیم زلالی ع) نزاکت آنچنان
دست آزما بود که تعریف هوا پا در هوا بود
صاحب بحر عجم با بهار و خان آرزو در چراغ
هدایت هم این را آورده مولف عرض کند
که موافق قیاس بهر سه معنی آن و صراحت کامل
این همدرانجا مذکور و از همین است (پا در
هوائی) بزیادت یای مصدری در آخر مزید علیه
این بمعنی مصدری یعنی لغویت و فضولی (شاعر
ع) بازنان یکیست صحبت (پا در هوائی) مانا

مخفی مبادکه درین مصرع شاعر نظر بر معنی سوم (پا بر
هوا) که گذشت صنعت ایهام هم باشد خصوصًا آنکه
لفظ صحبت که دران هم ایهام است فتأمل و
خان آرزو در چراغ هدایت بذیل این سند می آرد
محسن تاثیر آورده که ازان ----------

(ب) **پا در هوا گفتن** | یعنی لغو گفتن گرفته
(و هو هذا) تمیز نیک و بد پیوسته در دست کسی باشد
که باشد چون ترازو کار او پا در هوا گفتن تا اینکه
بر معنی این شعر غور کرده ایم (پا در هوا گفتن) را
درین شعر خلاف ادعای محققین بالا نمی دانیم و
نمی توانیم که پا در هوا گفتن را بمعنی (سنجیده گفتن)
گیریم که معنی لفظی آن اجازت نمی دهد پس چاره نیست
جز این نمی نماید که در مصرع اول تحریف خیال کنیم
که کاتب مطبع (نبود) را (باشد) نوشته
حالا بحث در تشبیه ترازو ست نسبت این
عرض می شود که فارسیان ترازو را در مثال
سنجیدگی هم می آرند و در تمثیل پا بر هوائی
هم که هر دو پلهٔ آن که پای ترازو ست
طابع هوا است و از اثر هوا زیر و بالا
می شود - فتأمل (اردو) (الف)
دیکھو پا بہ ہوا کے تینوں معنے اور (پا
در ہوائی) بمعنی لغویت - فضول گوئی
(ب) ہوائی باتیں کرنا - فضولی کرنا -
لغو باتیں کرنا -

پادری | اصطلاح - بہار گوید که بفتح دال و کسر رای مهملتین دراکبرنامه بزبان فرنگ
عالم و فاضل (خان آرزو گوید) هر یکی از پادری و شیخ و برهمن چه از زبان دیگر
و مجوسیان نیست چه مولف عرض کند که در کلام قدما استعمال این یافته نشد - وارسته
هم ذکر این کرده محقق هند نژاد استعمال این کرده است و معاصرین عجم هم بر زبان دارند
(اردو) پادری بقول آصفیه پرتگالی - اسم مذکر - عیسوی مذہب کا پیشوا -

پادزہر اصطلاح - بقول سروری مراد ف (پای زہر) و (پازہر) مخفّفش بحذف یا (که در همین باب می آید و آن مخفّف همین (پادزہر) است و در پاے زہر) مزید علیہ آن؛ صاحب رشیدی می گوید که همین است بمعنی پاس زہر دارنده و پازہر مخفّفش بحذف دال مهمله و صاحب جهانگیری گوید که او توهّم کرده که پادزہر به واو سوم عوض دال مهمله باشد بمعنی شوینده زہر که پاو بمعنی شستن و پاک کردن می آید مولّف عرض کند که درینجا ماخذ بیان کرده رشیدی درست است و ماخذ دوم برای (پاوزہر) است که با واو عوض دال مهمله می آید و (پای زہر) غلط است که پا درینجا بمعنی پای نیست بلکه مخفّف پاد است فتاءمّل مخفی مباد که (پادزہر) که بموجّد بجایش گذشت مبدّل این است و اشارهٔ این در انجا کرده ایم (اُردو) فازہر - مذکّر - یہ مخفّف ہے (فادزہر) معرّب کا دیکھو پادزہر۔

پادست اصطلاح - بقول برہان بفتح ثالث بر وزن پاسست بمعنی نسیه باشد و آن خریدن چیزی است امروز که فردا قیمت بدهند صاحبان بحر و ناصر و موئید هم ذکر این کرده اند - خان آرزو در سراج گوید که ضدّ نقد است و بس و همین است نسیه در عربی مولّف عرض کند که یکی از معاصرین عجم نسبت وجه تسمیه می فرماید که این فکّ اضافت پای دست است یعنی ضدّ (دست بدست) که نقد باشد و از پا درینجا پشت دست و زیر دست مراد است یعنی فردا ضدّ امروز هم او گوید که چون معامله بیع منعقد شود فارسیان تاجر دست بائع گرفته از انگشت شهادت بر پس دست اشاره کنند و ازین اشاره مراد همین است که معاوضه قیمت فردا ادا کنیم پس معامله را پادست نام شد که تکمیل آن یعنی ادای زر قیمت بروز دوم شود (اُردو) وہ معاملہ بیع جس کی قیمت دوسرے دن ادا ہو ناقرار

پانسے۔ مذکر۔

پادش اصطلاح۔ بقول ناصری ورشیدی وسراج وا نند مخفف ہمان پاداش کہ بجایش گزشت بحذف الف مولف عرض کند کہ موافق قیاس است (فخر گرگانی ع) ترا پادش دہد ایزد ببینو چو ما صراحت کانی بر پاداش کردہ ایم (اُردو) دیکھو پاداش۔

(الف) پادشا اصطلاح۔ (الف) بقول بہار

(ب) پادشاہ مرادف (ب) وبخیال ما مخففش صاحب انند نقل انگار بہار وصاحب مؤید ہم ذکر این کردہ مولف عرض کند کہ (۱) اصلِ ہمان بادشا و بادشاہ کہ بموحدہ گذشت این اصل است وآن مبدّل این وصراحت ماخذ ہم در انجا مذکور شد (کمال اسمعیل الف) من وملازمت در گہت کزین معنی چو شد است محرم اسرار پادشا پردہ (محمد قلی سلیم ب) چشم خویشان را حسد از بس بدولت شور کرد شد چو یوسف پادشاہ اوّل پدر را کور کرد و پادشہ کہ بجایش می آید ہم مخفف (ب) باشد بحذف الف دوم و بہ تحقیق ما (۲) مالک و حاکم وخود مختار ومطلق العنان وفارغ البال نہایت متموّل واین بر سبیل مجاز است وصراحت اینمعانی در ملحقات می آید (اُردو) (۱) الف و ب دیکھو بادشا و بادشاہ (۲) (پادشاہ) بقول آصفیہ مالک۔ حاکم۔ خود مختار۔ بے فکر (اپنے گھر کے سب بادشاہ ہیں) فارغ البال نہایت مالدار۔

پادشاہ است مقولہ۔ بقول بہار یعنی درحکم کسی نیست (محمد قلی سلیم) گر رو نہد بگلشن در جا نہد بگلشن چو چیزی نمیتوان گفت دیوانہ پادشاہ است چو دارستہ چمن دانند ہم ذکر این کردہ اند مولف عرض کند کہ معاصرینِ عجم تصدیق خیال ما می کنند کہ اصلاً این مقولہ نیست و ضرورت ندارد کہ کلمۂ است را داخل اصطلاح

کنیم لفظ پادشاہ بمجاز بمعنی مطلق العنان مستعمل شدہ و قائل (اُردو) مطلق العنان ہے یعنی کسی کے حکم میں نہیں۔ بادشاہ ہے جیسے وہ اپنے گھر کا بادشاہ ہے یعنے حاکم ہے۔ مختار ہے۔

(الف) پادشاہ چین اصطلاح۔ بقول
(ب) پادشاہ ختن برہان و رشیدی و بحر و انند و جہانگیری در ملحقات (۱) ہر دو کنایہ از آفتاب جہانتاب است صاحب موید بر (ب) بذکر (الف) می فرماید کہ (۲) زر ہم مولف عرض کند کہ استعارہ باشد و ہیچ بفہم ما نیاید کہ درین استعارہ خصوصیت چین و ختن چہ باشد۔ جز این کہ ہر دو شہر در مشرق واقع عجیب است کہ محققین اہل زبان مثل ناصری و سروری و جامع ذکر این نکردہ اند و معاصرین عجم ہم این استعارہ را بر زبان ندارند و بنا بر سند استعمال ما این را تسلیم نہ کنیم و معنی دوم را مجاز معنی اول دانیم (اُردو) (۱) دیکھو آفتاب (۲) ون۔ مذکر۔

پادشاہ خود اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و انند کنایہ از غایت صاحب سامان و فارغ البال (محمد قلی سلیم ؎) سرم ز می چو شود گرم پادشاہ خودم ؛ چو شمع افسرین شد کلاہ شب پوشم ؛ خان آرزو در چراغ ہدایت ہم این را آوردہ مولف عرض کند کہ ہیچ ضرورت ندارد کہ لفظ پادشاہ را با لفظ خود مرکب کردہ اصطلاحی گیرند حق آنست کہ لفظ پادشاہ بمجاز این معنی دارد چنانکہ اشارہ آن ہم در انجا کردہ ایم (اُردو) دیکھو پادشاہ کے دوسرے معنے۔

پادشاہ گردش اصطلاح۔ بقول بہار زمان انتقال سلطنت از پادشاہی بہ پادشاہی دیگر باد ام کہ نظم و نسق این پادشاہ بر وجہ اتم و اکمل صورت گیرد (محمد سعید اشرف ؎) رفت از خرابی دل جمعیت حواسم ؛ لشکر شود پریشان از پادشاہ گردش ؛ صاحبان بحر و

انند نقلش بر داشته اند مؤلف عرض کند که
معاصرین عجم تصدیق خیال ما می کنند که این
بمعنی واپسی پادشاه است از کارزار یعنی
گریختنش از مصاف رزم و همین است گردش
بخت او و دیگر هیچ و انتقال سلطنت نتیجهٔ لازمی
آنست در کلام اشرف استعمال این بمعنی
حقیقی است پس ضرورت ندارد که معنی مجازی
پیدا کنیم از کلام اشرف (اُردو) لڑائی سے
بادشاہ کی واپسی اور فراری۔ مونث۔

پادشاه نیمروز | اصطلاح۔ بقول برہان
وبحر و رشیدی و موید و (جہانگیری در ملحقات)
وسراج (۱) کنایه از آفتاب است مؤلف
عرض کند که عروج آفتاب تا نصف النهار
است و پس از ان زوالش از ینجاست او
را بدین اسم موسوم کردند (اُردو) دیکھو آفتاب۔
(۲) پادشاه نیمروز۔ بقول برہان وبحر و موید
و (جہانگیری در ملحقات) پادشاه سیستان
که نیمروز نام سیستان است۔ صاحب برہان
بر نیمروز گوید که سیستان را باین سبب نیمروز
گویند که چون سلیمان بآنجا رسید زمین آن پر آب
دید دیوان را فرمود تا خاک بریزند و در نیمروز
پر از خاکش کردند و بقول بعض خسرو همینجا را
آنجا را لشکرگاه کرده بود و وجوه بادشا دیگر نیز
دارد مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است
(اُردو) سیستان کے بادشاہ کو شاہ نیمروز
کہتے ہیں۔ مذکر
(۳) پادشاه نیمروز۔ بقول برہان وبحر و موید
مردم نیک پی و مبارک قدم مؤلف عرض
کند که جز این نیست که بلحاظ معنی اوّل بسبیل مجاز
مردم نیک پی و مبارک قدم را بدین اسم
موسوم کرده باشند (اُردو) مبارک قدم۔
وہ شخص جس کے آنے کو میمنت خیال کریں۔
(۴) پادشاه نیمروز۔ بقول برہان وبحر و رشیدی
و موید و (جہانگیری در ملحقات) و سراج کنایه

از حضرت آدم ہم بسبب آنکہ تا نیم روز در بہشت
بود مولف عرض کند کہ موافق قیاس است
(اُردو) آدم علیہ السلام کو فارسیون نے
پادشاہ نیم روز کہا ہے۔ مذکر۔

(۵) پادشاہ نیم روز۔ بقول بربان وبحر ورشیدی
ومویّد (جہانگیری در ملحقات) وسراج اشارۃ
بحضرت رسالت پناہ صلوات اللہ علیہ بجہة
آنکہ شفاعت امتان خود را تا نیم روز خواہد کرد
مولف عرض کند کہ موافق قیاس است (اُردو)
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فارسیون نے
پادشاہ نیم روز کہا ہے۔ مذکر۔

پادشاہ وقت خود | اصطلاح۔ بقول
بہار وبحر بمعنی (۱) پادشاہ خود (صائب سہ)
در اقلیم تجرد پادشاہ وقت خود بودم ؛ زنمیدانم
چہ کردم تا بزندان بدن رفتم ؛ خان آرزو
در چراغ ہدایت گوید کہ این و (پادشاہ خود)
بمعنی (۲) کنایہ از نہایت فارغبال وصاحب

جمعیت مولف عرض کند کہ بمعنی پادشاہ عہد
خود است و بمعنی حقیقی ومعنی دوم مجاز آن کہ صراحت
انمعنی ہم بر لفظ پادشاہ گذشت (اُردو) (۱) اپنے
عہد کا پادشاہ (۲) نہایت فارغبال۔ بے فکر
خود مختار۔ حاکم۔

پادشاہی کردن | مصدر اصطلاحی بقول
بحر (۱) معروف و (۲) بمعنی تحکم کردن وظلم
نمودن مولف عرض کند کہ معنی اوّل حقیقی است
ومعنی دوم مجاز آن کہ برای غیر پادشاہ ہم می
آید چنانکہ گویند " درین معاملہ از رای خود کار
می گیری و پادشاہی می کنی " (اُردو) (۱)
پادشاہی کرنا (۲) پادشاہی کرنا بمعنی حکومت
اور ظلم کرنا۔

پادشہ | استعمال۔ بقول بہار وانند ومویّد
مرادف ہمان پادشاہ کہ بجایش گذشت مولف
عرض کند کہ مخفف اوست بحذف الف دوم
شامل برہمہ معانیش (اُردو) دیکھو پادشاہ۔

پادکّان اصطلاح - بقول بہار مرادف (پادکّانی) و (پای دکّانی) (۱) بمعنی مردم کم مایہ وقلیل البضاعت کہ در پای دکّان دیگری نشستہ با مداد تا شام سود وسودا کنند چنانکہ در بازارہا دیدہ می شود و (۲) دلّال را نیز گویند صاحب اننددنقل نگارش مولّف عرض کند کہ (پای دکّانی و مخفّف آن پادکّانی) اصلست بہ ترکیب توصیفی و این بہ ترکیب اضافی اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی کہ تختۂ دکّان لب راہ نشستہ دکانداری خود کند و معنی دوم مجازاست کہ دلّالان ہم بہ تخت دکّان چیزی حاصل کنند خان آرزو در چراغ ہدایت بذیل پادکّانی نسبت ماخذ معنی دوم گوید کہ دلّال پای دکّان استادہ آیندہ و روندہ را آواز کند (اُردو) (۱) وہ غریب دکاندار جو لب سڑک بڑی دکانوں کے تخت میں بیٹھکر اپنا سامان فروخت کرتے ہین (۲) دلّال بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکّر بچولیا - سوداکرانے والا - بائع اور مشتری ہین واسطہ ہوکر خرید و فروخت کرانے والا - آڑہتیا

پادکانہ اصطلاح - بقول برہان بکسر ثالث بروزن شادیانہ (۱) بام بلند و (۲) دریچہ را نیز گویند و بسکون ثالث ہم بنظر آمدہ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم گوید کہ دریچہ را بدین اسم موسوم کردہ اند کہ بربام بلند است مرادف (بادگیر) کہ آن را بادغن یعنی خانۂ باد ہم گویند و (پادکانہ) در اصل ہمان معنی بادخانہ بودہ بای عربی را ببای پارسی و خا را بکاف بدل کردہ اند از معنی اصلی بدور افتادہ چنین شد الحمد للّٰہ علیٰ فہم المعانی والمبانی صاحب انند تمسّک برداشتہ وخان آرزو در سراج گوید کہ (بادکانہ) بہمین معنی گزشتہ میتوان گفت کہ آن صحیح باشد ببای تازی مرکب از باد و کانہ کہ کلمۂ نسبت است مولّف عرض کند کہ طبع آزمائی خان آرزو در ماخذ

(ای تحقیقش بپرده) گانہ کلمۂ نسبت نباشد بلکہ ہمان ستبدل خانہ و ما صراحت کامل بر (پادگانہ) کردہ ایم (بمعنی اوّل مجازش موحّدہ بدل شدہ بہ بای فارسی چنانکہ اسب و اسپ (اُردو) (۱) بلند مکان۔ بُرج (۲) دیکھو پادگانہ بہ کاف فارسی اور دیکھو پادکانشہ بکاف عربی۔

پادکّانی | اصطلاح۔ بقول بہار و وارستہ بمعنی مرادف ہمان (پادکّان) کہ گذشت بہردو معنیش (حکیم شفائی ؒ) نقد جان برکف بباز تو می آییم ما چوکول خوردن از حریف پادکانی زدہ بود (ولہ ؒ) پادکانی شود بلند آوازہ کہ پدامان بہ پرمتاع نیاز ✽ مولف عرض کند کہ بہ تحقیق ما (۳) بیای مصدری بمعنی دلالی ہم (ولہ ؒ) زہی نگاہ ترا فتنہ پای دکّانی ✽ بطرۂ تو مقیّد دل پریشانی ✽ (اُردو) (۱) دیکھو پادکّان (۳) دلّالی۔ بقول آصفیہ اردو۔ اسم مؤنث۔ دلّال پنے کا کام۔ آڑہت۔

پادگانہ | اصطلاح۔ بقول سروری بحوالۂ زفانگویا بوزن شادمانہ (۱) بام بلند و بحوالۂ شرفنامہ می فرماید کہ (۲) دریچہ مولف عرض کند کہ ما حقیقت این بر (پادکانہ) بیان کردہ ایم کہ بکاف عربی گذشت (اُردو) دیکھو پادکانہ۔ کاف عربی کے ساتھہ۔

(الف) پادنگ | اصطلاح۔ بقول برہان

(ب) پادنگہ | (الف) بکسر ثالث و سکون نون و کاف فارسی چوبی باشد بہیئت سرگردن اسپ و بدان شلتوک را بکوبند تا از پوست برآید و (ب) بفتح کاف فارسی ہمان پادنگ صاحب جہانگیری بذکر ہردو گوید کہ چوبی بدان غلّہ بکوبند علی الخصوص شلتوک و آن را چنان سازند کہ چون پا بر یکسر آن چوب بزور نہند سر دیگریش بلند شود و ہمین کہ پا را بردارند آن سر بر غلّہ بخورد و بنوعی کہ سبوس از غلّہ جدا نشود و از شلتوک جدا شود و آن را دنگ نیز خوانند

صاحب رشیدی ہم ذکر ہردو کردہ ۔ صاحب ناصری بر ذکر (الف) قانع و اینقدر صراحت مزید کند کہ شخصی کہ این کار کند آنرا دنگی نام است و بذیل (الف) اشارہ (ب) ہم کردہ ۔ خان آرزو در سراج بر (الف) (ب) را ہم آوردہ ۔ مولف عرض کند کہ دنگ اسم جامد است بہمین معنی کہ بجایش می آید و چون آنرا الیقدر راز درست کردہ بپا استعمال کنند آن را (پادنگ) گویند یعنی دنگی کہ بپا کار گرفتہ میشود و در (ب) ہای ہوز آخر زائد است یکی از معاصرین عجم گوید کہ دنگ در فارسی زبان مطلق آلہ چوبین را نام است کہ بواسطہ آن کار صاف کردن غلہ از پوست و مخلوط کردن آہک بار یگ برای تیاری گچ از و کار گیرند و آنچہ خصوصاً برای مقصد اول بکار می آید آنرا پادنگ نام است (اردو) وہ چوبی آلہ جس کا سر مثل گھوڑے کے ہوتا ہے جس کے ساتھ ایک ڈنڈا لگا ہوتا ہے جس میں ایک ستون بھی ہوتا ہے جس پر یہ ڈنڈا قائم کیا جاتا ہے اسی سے چھڑوے کوٹتے ہیں اور دھان بھی تاکہ اس کا پوست جدا ہو جائے اکثر بھٹر بھونجے اس سے کام لیتے ہیں ۔ مذکر ۔ دکن میں اس کو گھٹر کو کہتے ہیں معلوم ایسا ہوتا ہے کہ اس کی اصل گھر کوب تھی یعنے وہ لکڑی کا گھوڑا جس سے چڑوے یا دھان کوٹتے ہیں دہلی میں اسی کو ڈھینکلی اور ٹھینکی کہتے ہیں ۔ صاحب آصفیہ نے دونون کا ذکر کیا ہے مونث

پادو اصطلاح ۔ بقول بہار و بحر و انند بفتح دال آنکہ پیادہ در رکاب کسی دود ۔ مولف عرض کند کہ موافق قیاس و اسم فاعل ترکیبی (اردو) آقا کے ہمرکاب پیدل دوڑنے والا شخص ۔ مذکر ۔

پادہ اصطلاح ۔ بقول برہان بر وزن ساده (۱) گلہ خر و گاو را گویند و (۲) چراگاہ اسپان و شتران و گاوان را نیز و (۳) بمعنی چوبدستی

هم آمده صاحب سروری بذکر هر سه معانی بالا گوید
که این را بمعنی (سوم) چوپان هم نوشته اند (فرالاوی
۸۰۰م) ماده گاوان پاده اش هر یکی پوشاه پرور
بود چو چوپان پو صاحب جهانگیری بمعنی اوّل
وسوم قانع (حکیم سنائی ۵۴۵م) خصم در دست قهرت
افتاده چو پابها در رکاب چون پاده پو صاحب
رشیدی بذکر معنی اوّل وسوم می فرماید که شبان
وچوپان را (پاده بان) هم گویند که می آید صاحب
ناصری هم بمعنی اوّل ودوم قناعت کرده خان
آرزو در سراج ذکر معنی اوّل ودوم کرده نسبت
معنی سوم گوید که بفتح معنی بموحده وزای تازی
گذشت پس در یکی تحریف باشد مولف عرض
کند که بمعنی اوّل اسم جامد فارسی زبان است
دپاو بدون ها مخفف این که بمعنی مفتش گذشت
وچهارم او که این را مبدل باده گیریم که بمعنی
مفتش گذشت موحده بدل شد به بای فارسی
چنانکه تب وتپ وزای هوز بدل شد به دال مهمله
چنانکه باروان و پادوان اگر معنی سوم باره را
اصل گیریم این مبدل آن که موحده بدل شد
به بای فارسی چنانکه اسپ واسپ وزای هوز
بدل شد به دال مهمله چنانکه سرخ مرز و سرخ مرو
و دیگر همه معانی مجاز معنی اوّل (اُردو) (۱)
دیکھو پادہ کے ساتویں معنے (۲) چارپایوں کی
چراگاہ ۔ مونث (۳) ہاتھ کی لکڑی ۔ مونث
چرواہا ۔ مذکر ۔

پاده بان | اصطلاح ۔ بقول برہان بروزن
سائبان (۱) گلہ بان وچوپان و (۲) پاسبان
صاحب رشیدی وانند ہمزبانش مولف
عرض کند که موافق قیاس است که پاده بمعنی
رمه گاو ـ الخ بجایش گذشت و معنی دوم مجاز
آن (اُردو) (۱) چرواہا ۔ بقول آصفیہ
اسم مذکر ۔ چارپایوں کا محافظ ۔ گلہ بان (۲)
پاسبان دیکھو پاد کے دوسرے معنے ۔

پاد پاسپ | اصطلاح ۔ بقول برہان وجامع

بایای حطّی بروزن ماهتاب بمعنی شستن و پاکیزه
ساختن چیزها بود و با دعا خواندن صاحب ناصری
بذکر معنی بالا می فرماید که این در میان پارسیان متعارف
مستعمل بوده و آنرا (پادیاب) بروزن آبسا
نیز گفته اند و لغت زند و پازند است صاحب
انند نقل نگارش مؤلف عرض کند که طرز بیان
محققین بالا بغلط می اندازد معنی لفظی این مرکب
آب است و پاکیزگی آب که پاو بمعنی نگهدار بجایش
گذشت و یای مصدری و لفظ آب با او مرکب
شد و کنایه باشد از پاکیزگی چیزها که با آب شسته
برای عبادت (اردو) اشنان سے عبادت
کی پاکیزگی ہو وضو سے [illegible]

پادیاو | اصطلاح - بقول برهان و انند
بمعنی همان پادیاب که گذشت مؤلف عرض
کند که این مبدل آن است [illegible] ب و او بدل
میشود چون آب و آو (اردو) دیکهو پادیاب

پادیره | اصطلاح - بقول [illegible] برهان [illegible]

جهانگیری که بجهت استحکام بر پشت دیوار شکسته
بزنند تا نیفتد و با ذال نقطه دار هم گفته اند و
این اصح بنا بر قاعدهٔ کلیه که هرگاه ماقبل دال
حرف علت ساکن باشد ذال است و باز آن
نقطه دار نیز با این معنی آمده صاحب ناصری بهمزه نیز
و فرماید که اصل این پادیر یعنی پادیرپا صاحب سروری
هم ذکر این کرده (استاد رودکی سه) نه پادیر
باید ترا نه ستون چو نه دیوار خشت و نه ز آهن
درا؛ مؤلف عرض کند (پادیر) بجایش
گذشت و ما صراحت ماخذ همه را آنجا کرده ایم
که این اصل است و آن مبدل این و دیگر
لغات جیمثل بالا هم ازین قبیل که صراحتش بجایش
کنیم (اردو) دیکهو پادیر -

پاذیر | اصطلاح - بقول جهانگیری همان
پادیر که گذشت و سندش هم همان که از کلام
رودکی همه را آنجا ذکر، صاحب سروری آنرا
بزای (پازیر - بدال مهمله) آورده و صاحب

جہانگیری درینجا بذال معجمہ نقل کردہ۔ صاحب
رشیدی بحوالۂ سامانی گوید کہ بمعنی مطلق پشتیبان
و جہانگیری تخصیص بچوب خاص کردہ و آن ناصحیح
لیکن بدال مہملہ بہتر است بمعنی دیرپا۔ خان آرزو
در سراج بہ نقل ہمین قول رشیدی می فرماید کہ
درین نظر است چرا کہ قاعدہ تفرقۂ دال مہملہ
و ذال معجمہ می خواہد کہ در اینجا معجمہ بود لیکن پشتوان
گفت کہ آنجا شرط است کہ از جزو کلمہ باشد و اینجا
مرکب است از دو کلمہ۔ بحوالۂ فرہنگ توسعی
گوید کہ بہ زای تازی است و این اصح است

مؤلف عرض کند کہ خان آرزو چرا بر رشیدی اعتراض
کند و ہمان جواب را خود می دہد کہ جواب اوست
شک نیست کہ اصل این بدال مہملہ باشد و
این مبدل آن چنانکہ آدر و آذر دجا دارد
کہ بعض معربان فارس این را موحدہ و ذال
معجمہ (پاذیر) استعمال کردہ باشند و فارسیان
بیائی فارسی شنودہ استعمالش با ذال معجمہ ہم
کردند و این اختلاف زبان مخصوص
مقام است دیگر ہیچ (اُردو) دیکھو
پایدہ۔

پار۔ بقول برہان بروزن غار (۱) بمعنی سال گذشتہ و پیش ازین۔ صاحبان جہانگیری و سروری
و رشیدی و ناصری و جامع ذکر این کردہ (سعدی ؎) سال دیگر را کہ می داند شمار؟
تا کجا رفت آنکہ با ما بود پار ؏ (فرخی ؎) پار آن اثر مشک بود است بدیدار ؏ امسال
ہمیدانچہ ہمی خواستہ ام پار ؏ مؤلف عرض کند کہ مخفف (پارسال) است کہ می آید و
صراحت ماخذ ہمدرانجا کنیم (اُردو) پارسال۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ گزشتہ سال پچھلا برس۔
(۲) پار۔ بقول برہان و جہانگیری و سروری و رشیدی و ناصری و جامع مخفف پارہ (حکیم
سنائی ؎) دین زردشت آشکار شدہ ؏ پردۂ رحم پار پار شدہ ؏ (کمال سلطانی ؎)

زینت باغ بیشتر گردد چون گل سرخ جامه پارکند ؛ صاحب سروری بدین شعر عماد سلطانی را مال عماد شهریاری گفته مولف عرض کند که موافق قیاس است و استعمال این با مصدر شدن و کردن از بهر دو اسناد بالا پیدا است که بجای خوردن می آید (اردو) پارہ بقول آصفیہ ٹکڑا (دیکھو برخ)

(۳) پار۔ بقول برہان و جہانگیری و سروری و رشیدی و ناصری و جامع بمعنی چرم دباغت کردہ مولف عرض کند اسم جامد فارسی زبان است باعتبار سروری و ناصری و جامع که اہل زبان بدون سند استعمال ہم این معنی را تسلیم کنیم که قول شان سند را ماند (اردو) دباغت کیا ہوا چمڑا۔ مذکر۔

(۴) پار۔ بقول برہان و جہانگیری و سروری و رشیدی و ناصری و جامع بمعنی پرواز و پرش ؛ چه پاریدن بمعنی پریدن آمدہ (مولوی معنوی ؎) از خوف و رجا پارد و بر داشت دل من ؛ امسال چنانم که پر از پار ندانم مولف عرض کند که ہمین است اسم مصدر پاریدن که بجای پرش می آید و حاصل بالمصدر ہم (اردو) اڑان بقول آصفیہ۔ اسم مونث۔ پرواز۔ آپ نے پرواز کو اس کی جگہ پر ترک فرمایا ہے اردو میں پرواز کا استعمال بھی ہو سکتا ہے۔ مونث۔

پاراب اصطلاح۔ بقول رشیدی (۱) مرادف پاراو۔ پاریاب۔ پاریاو۔ مراد از زراعتی که بآب چشمه و کاریز و رود خانه و مانند آن مزروع شده باشد (دیدی) و (۲) نام شهری است طرف ترکستان و آن سوی سمرقند و معرب آن فاراب۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول نسبت معنی دوم گوید که غالب که زراعت آن ملک بآب جوی و کاریز باشد و لہذا بدین

اسم موسوم شده فرماید که نسبت شهر طرف ترکستان
اهل نظر مولف عرض کند که (باراب) بمعنی
اول بهمین معنی بجایش گذشت و آن اصل است
و این مبدل آن چنانکه اسب و اسپ و معنی
لفظی آن شراب یعنی زراعتی که از آب نهر و چشمه
و غیره میسر شود و نسبت با غذ معنی

دوم ما را با خان آرزو اتفاق است
وجه تسمیه همین باشد و اصل این هم همان
به موحده اول و این را بهره و معنی غیر از
سند استعمال تسلیم نکنیم که معاصرین عجم و محققین
اهل زبان ازین ساکت (اردو) دیکھو
باراب کے دونوں معنے۔

پاراج | اصطلاح بقول اننددبحوالهٔ فرهنگ فرنگ بمعنی هدیه و پیشکشی که به بزرگان و
مهتران و امرا دهند مولف عرض کند که دیگر محققین اهل زبان و زبان‌دانان ازین
لغت ساکت و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند و استعمال این از نظر ما نگذشت و بگوش ما
نخورد و مشتاق سند استعمال می باشیم که چه قول محقق هند نزد ما اعتبار را نشاید (اردو)
پیشکش۔ مذکر۔ بقول آصفیه۔ نذر۔ تحفه۔ هدیه۔ سوغات۔

پاراچ | اصطلاح۔ بقول خان آرزو در سراج به با و جیم فارسی (۱) قابله و (۲) فرفیه
که ما چه وزن شیره ده باشد و فرماید که این اصطلاح در برهان و در فرهنگ قوسی و غیره
پس آنچه صاحب جهانگیری نوشته که تنها بمعنی ماماچه است و آنکه بمعنی شیره و بستهبو کرده
غلط است مولف عرض کند که خان آرزو سکندری خورده است که قول برهان و جهانگیری
نقل کرده هر دو محققین اصلاً این لغت را نیاورده اند و قول شان به پاراج بزای هوز
عوض رای مهمله می آید و ما ره و قدح ش هم را اینجا کنیم البته زین لغت به همین معنی با موحده

اوّل وجیم عربی گذشت ودر اینجا هم مجرّد قول انند بحوالهٔ فرهنگ است درینجا بیفزائیم گفت
که این مبدّل آنست که موحّده به بای فارسی بدل شود چنانکه اسپ واسپ وجیم عربی هم
بفارسی تبدیل می یابد چنانکه چوچه وچوچه ولیکن قیاس ما این است که اصل این لغت همان
بازای هوّز است - صاحب انند ودر اینجا وخان آرزو درینجا هر دو در نقل لغت غلط کرده اند
که بارای حطّی نوشته اند صراحت کامل بر پازانج کنیم (اُردو) دیکھو پازاج -

پارار | اصطلاح - بقول انند وغیاث سه
ساله گذشته را گویند مولّف گوید که از همان
پار باشد که گذشت معاصرین عجم بزبان زند
ومحقّقین اهل زبان ازین ساکت اگر سند استعمال
بدست آید اسم جامد فارسی زبان گوییم (اُردو)
گذشتہ تین سال کو نارسیدن سے پارار کہا ہے

پاراو | اصطلاح - بقول برهان وجامع (۱)
زن پیره پیره زال را گویند و (۲) نام بلوکیست
از بلوکات قزوین صاحب جهانگیری هم فرماید که
این را پاراوه پاراب نیز گویند که معنی پیر باشد
وذکر معنی دوم هم کرده - صاحب سروری
با جهانگیری اتّفاق دارد - صاحب ناصری
بذکر معنی دوم نسبت معنی اوّل پیر و پیرزال
گفته - صاحب رشیدی بذکر معنی دوم گوید
که آن را پاراب هم گویند وفاراب معرب
آن چه ابونصر فارابی از همین شهر است و (۳)
زراعتی که به آب چشمه ورود خانه وکاریز
وامثال آن شود - خان آرزو در سراج نقل
نگار رشیدی وهر دو محقّقین معنی اوّل را ترک
کرده اند صاحب بول چال بحوالهٔ معاصرین
عجم می فرماید که (۴) مقام جائزه لشکر ومیدان
قرار داده مولّف عرض کند که بمعنی اوّل اسم
جامد فارسی زبان دانیم واز اینکه این معنی را
صاحبان سروری وجامع ذکر کرده اند که صاحب

زبان هند اسم جامد فارسی قدیم دانیم و بمعنی دوم و سوم این را مبدّل (باراب) گوئیم که گذشت موحّده اوّل بدل شده به بای فارسی چنانکه اسپ و اسپ و موحّده آخر بدل شده به واو چنانکه آب و آو و بمعنی چهارم اسم جامد فارسی جدید که زبان معاصرین عجم است (اُردو) (۱) پدّ یا - مذکر - بڑی عورت - مونث (۲) و (۳) دیکھو باراب (۴) وہ میدان جس میں فوج کا جائزہ ہو - قواعد فوج کا مقام - مذکر -

پاربد اصطلاح - بقول انند و موید بارا ہی موقوف نام سرود گوی پرویز که سرود بسیج گفتی وقیل با بای تازی است مولف عرض کند که مبدّل همان باربد که بجایش در موحّده گذشت و بعد را انجا صراحت کافی کرده ایم که نام مطربی است (اُردو) دیکھو باربد -

پار بودی قطبک و امسال گشتی قطب دین سال دیگر گرمانی قطب دین حید شوی مثل - صاحبان خزینة الامثال و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت مولف عرض کند که (۱) فارسیان چون کسی را در مراتب علوم و کمالات ترقی کنان بینند این مثل روای زنند و (۲) طنزاً بحق کسی هم مستعمل که هر سال برنگی دیگر باشد مرادف (سال اوّل شیخ بودی رفته رفته خان شدی ؕ غلّه گر ارزان شود امسال سیّد می شوی ؕ) (اُردو) (۱) کل تھا ستارہ آج ہے چاند صبح کرے سورج کو ماند" اہل دکن اس کا استعمال اس شخص کے لئے کرتے ہیں جو اپنے علم و فضل اور جاہ و مرتبہ میں جلد جلد ترقی کرے (۲) بمقام طنز وہی فارسی مثل دکن میں بھی مستعمل ہے جس کا ذکر تعریف بالا میں ہوا صاحب محاورات ہند نے کہا ہے (سال اوّل جلّہ بودم سال دیگر میرزا ؕ غلّه چون ارزان شود امسال سیّد میشوم ؕ) دکن میں اس موقع پر یہ بھی کہاوت ہے "شیخ سے

پٹھان ہوئے سید ہونا کیا مشکل ؏

پارچہ | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی (۱) پارہ وقطع و (۲) ثوب وپوشاک مولّف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است وبمعنی اوّل اصل باشد ۔ و پارہ کہ بہمین معنی می آید مخفف این وبمعنی دوم مجاز آن کہ ثوب وپوشاک را ہم پارچہ گفتند معاصرین عجم بہر دو معنی بر زبان دارند (ظہوری ؎) روزی نشو ومنّت اغیار کشیدن ٭ منّت کشی از پارچہ مقدار گرانست ٭ (اُردو) پارچہ ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر (۱) ٹکڑا ریزہ ۔ پارہ ۔ قاش (۲) کپڑا ۔ پوشاک ۔ لباس ملبوس ۔

پارچہ پینہ | اصطلاح ۔ بقول بہار وبحر وانند (۱) کنایہ از محبوبۂ یک سال وکو بند (۲) کنایہ از فرج الثانی ہو الاقوی (محمد سعید اشرف ؎) شد پارہ لباس طاقتم از غربی ٭ یک پارچہ پینہ خدایا برسان ٭ و فرماید کہ عزب مرد بی زن وزن بی مرد را گویند و درینجا معنی اوّل مراد است وا رستہ نسبت معنی اوّل گوید کہ معشوقۂ خرد سال باشد وصراحت کند کہ براء مہملہ وجیم وبای فارسی ویای حطی ونون است مولّف عرض کند کہ مرکّب است از پارچہ بمعنی اوّلش وپینہ کہ بقول برہان پوست اعضا کہ بسبب کار کردن سخت شدہ باشد ومعنی لفظی این یک پارۂ پوست سخت وکنایہ از فرج کوچک تنگ ومعنی اوّل مجاز آن کہ محبوبۂ خرد سال فرج تنگ دارد (اُردو) (۱) کم عمر محبوبہ ۔ مؤنث (۲) چھوٹی سی فرج ۔ تنگ فرج ۔ مؤنث ۔ فرج کی تعریف (بیاض نخدین) پر گزری ہے ؏

پارچہ کار | اصطلاح ۔ بقول بہار بسکون ہا ۔ شوخ وشنگ وعیّار و فرماید کہ بدین معنی پارہ کار باضافت نیز آمدہ (میرزا عبد الغنی قبول ؎) شوخ بتۂ از نگاری کہ ترا ست ٭ مست خود ۔ پارچہ کاری عجبی ٭ صاحبان بحر وانند و

وارسته ذکر این کرده اند و ارسته صراحت مزید کند که فک اضافت است مؤلّف عرض کند که یکی از معاصرین عجم گوید که فارسیان (پارچهٔ کار) پارچه را گویند که سوزن کار باشد که بران گلهای رنگارنگ از سوزن و ریسمان کنند پس اینجا استعاره باشد (اردو) منقّش کپڑا جو شوخ ہو۔ مذکر۔

پارچهٔ مفتول اصطلاح۔ بقول بہار بحوالہ سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاچار۔ پارچه که از تار نقره و طلا ساخته باشند مؤلّف عرض کند که مرکب اضافی است مراد از پارچه که زرّین و زرکار باشد یا تارکش یا پارچه که بران از تار طلا و نقره گلکاری کرده باشند (اردو) زرّین اور زرکار کپڑا۔ مذکر۔

پارد بقول بول چال بحوالہ معاصرین عجم مرادف بیل که بمعنی دومش گذشت اسم جامد فارسی جدید است. معاصرین عجم بدین بالا دارند (اردو) دیکھو بیل کے دوسرے معنے

پاروان اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بارای موقوف (۱) بحوال را گویند و (۲) بمعنی آب خورده و (۳) پیالهٔ شراب صاحب مؤیّد گوید که معنی اوّل نسبت معنی سوم گویا که آوند شراب را گویند مؤلّف عرض کند که آوند شراب بمعنی ظرف شراب است و این مرکب است از پار که مخفف پاره است و مجازاً بمعنی قدری و وان کلمه که بحالت ترکیب بالفظی افادهٔ معنی ظرف دهد پس معنی لفظی این ظرفی که با قدری تعلق دارد یعنی ظرفی که بدان آب خورند و پیالهٔ شراب هم و معنی اوّل مجاز آن که بحوال هم برای نقل غلّه و سامان ظرفی است خورده و تحقیقی معلوم که در فارسی زبان آب خوره نیامده (اردو) (۱) خرجی۔ دیکھو ابر غنچ (۲) دیکھو آبخور کے دوسرے معنے (۳) شراب کا پیالہ۔ مذکر۔

پاردم | اصطلاح - بقول برہان بضم دال وسکون میم رانکی را گویند و آن چرمی باشد پہن کہ بر پس پالان چاروا دوزند و بر پس ران چاروا اندازند و بقول بعضی چرمی کہ بر پس زین اسپ بندند و بر زیر دم اسپ اندازند و این اصح است صاحب رشیدی گوید کہ مرادف پالدم است کہ بترکی قشقون گویند و معنی ترکیبی این ریسمان دُم یعنی ریسمانی کہ در دم حیوانات کنند چہ پال بمعنی ریسمان آمدہ صاحب سروری با برہان متفق و گوید کہ بعربی ثفر گویند (حافظ شیرازی ــہ) در اختلاط شہر بین کہ چون لقمہ شبہہ می خوری گو پاردم کش دراز باد این حیوان خوش علف گو فرماید کہ بلام پالدم ہم آمدہ - صاحب ناصری بیکر تعریف بیان کردہ بر پا این در رشیدی می تازد وارستہ می فرماید کہ بند اسپ و گاو خر کہ از مصالح زین و پالان است (حکیم شفائی ــہ) ای خرقہ آلودہ بخون زن حالکش بر دی پاردم کون خر گم شدہ افسار تو صاحب موید آوردہ کہ دوالی را نام است کہ زیر دم اسپ بود - صاحبان بہار عجم و بحر و انند ہم ذکر این کردہ اند مولف عرض کند کہ پالدم اصل است و ماخذ بیان کردۂ رشیدی درست و پاردم مبدل آن کہ لام بدل شد برای مہملہ چنانکہ الوند و اروند و ریسمانی را گویند کہ برای قیام زین قائم بر پشت اسپ و خر و امثال آن زیر دم قائم کنند و بجای کون بران رسن تا پارۂ چرمی ہم تا کہ از سختی رسن در انجا زخم نہ شود (اُردو) دمچی بقول آصفیہ - فارسی - اسم مونث - ساز کا وہ تسمہ جو گھوڑے کی دم کے نیچے رہتا ہے پارۂ دُم۔

پارژد | اصطلاح - بقول انند بحوالہ فرہنگ بفتح زای فارسی وسکون دال مطلق

دوا را گویند مولف عرض کند که (بارزد) بموحده و زای هوز بمعنی داروی خاص گذشت اگر سند استعمال این بدست آید توانیم قیاس کرد که این مبدل آنست بمجاز که تخصیص معنی بوجه تبدیل مبدل شده بتعمیم معنی مبادکه موحده بپای فارسی و زای هوز بزای فارسی بدل میشود چنانکه اسب و اسپ - آزیر و آژیر - دیگر همه محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت اند (اردو) دوا - مونث ۔

پارس | بقول برهان (۱) بسکون ثالث بروزن و معنی فارس که شیراز و توابع آن باشد و صفاهان و کرمان و یزد را نیز گفته اند - صاحب سروری بر ولایت معروف قانع و زنا که فارس معرب است (سعدی ؎) اقلیم پارس را غم از آسیب دهر نیست ٭ تا بر سرش بود چو تو ای سایهٔ خدا ٭ صاحب ناصری فرماید که تمام ایران موسوم بنام پارس پسر هوشنگ است که بمعنی سوم مذکور است و زبان پارسی منسوب بدوست (حافظ شیراز ؎) عراق و پارس گرفتی بشعر خود حافظ ٭ بیا که نوبت بغداد و وقت تبریز است ٭ صاحب موید صراحت مزید کند که در پارس شیراز و سپاهان و کرمان و یزد داخل است خان آرزو در سراج گوید که ولایت مشهور که شیراز دار السلطنت آنجاست و در قدیم اصطخر بود و عمارت چهل منار که بزعم بعضی منسوب به جمشید و بزعم بعضی بار دشیر بابکان در اصطخر است و پاس بحذف را نیز آمده به همین معنی آن مخفف پارس است و فارس بکسر رای مهمله معرب آن مولف عرض کند موافق قیاس (اردو) فارس - بقول آصفیه - فارسی - اسم مذکر (اصل پارس) ملک ایران جس میں شیراز - اصفهان کرمان - یزد وغیرہ داخل ہیں ۔

(۲) پارس - بقول برہان نام جانوریست شکاری کوچک از پلنگ و او را یوز ہم گویند خان آرزو در سراج گوید که بدین معنی لغت ترکی است مولف عرض کند که آن بموحده است (کذا فی لغات ترکی) و این مفرسش به بای فارسی و مبدل آن چنانکه تب و تپ (اردو) یوز - بقول آصفیه - فارسی - اسم مذکر - چیتا -

(۳) پارس - بقول برہان نام پسر پہلوین سام که اصطخر بنا کردهٔ اوست صاحب ناصری می فرماید که نام پسر ہوشنگ شاه مشہور به نام او ایران تمامی را پارس خواندند خان آرزو در سراج ذکر این کرده با برہان متفق مولف عرض کند که اسم جامد فارسی زبانست عجبی نیست که در وجه تسمیه این معنی و دوم را دخل باشد و جا دارد که این را فارسیان بمعنی نگہبان گرفته باشند بزیادت رای مہمله در لفظ پاس که گذشت چنانکه شتا و شتار و (براه و برراه بمعنی خوبی) و تصدیق از لغت پارسامی شود (اردو) پارس ایک بادشاہ کا نام ہے جو ہوشنگ کا لڑکا تھا جسکے نام سے سلطنت پارس موسوم ہے - مذکر - صاحب آصفیه نے بذیل معنی اول اسکا ذکر فرمایا ہے -

پارسا | اصطلاح - بقول برہان با رابع بالف کشیده (۱) بمعنی پرہیزگار و دور از معاصی و ذمائم و (۲) بمعنی پارسی ہم آمده جمع آن پارسیان است صاحب جہانگیری ہم ذکر ہر دو معنی کرده (حافظ شیرازی) گر مطرب حریفان این پارسی بخواند در رقص و حالت آرد پیران پارسا را ؏ صاحب سروری بر معنی اول قانع و صاحب رشیدی بذکر ہر دو معنی نسبت معنی اول گوید که مرکب است از پارس که لغتی است در پاس بمعنی حفظ و نگہبانی و الف که چون لاحق شود افاده معنی فاعلیت کند

بمعنی ترکیبی حافظ و نگهبان - چه پارسا پاسدار
الفش نمود است صاحب ناصری بذکر هر دو معنی
می فرماید که (۳) هم بمعنی لغت و لفظ پارسی است
و فرماید که پارس بمعنی نگهبانی آمده یعنی چون شبها
سگان فریاد کنند فارسیان گویند "پارس میکنند"
یعنی نگهبانی خانه و حفظ آن از دزد و بیگانه می
نمایند - خان آرزو در سراج ماخذ بیان کردهٔ
رشیدی را که صاحب ناصری هم با آن متفق
است غلط گوید چه پاپس که لغتی است در پاس
یا پاس مخفف آنست بمعنی ملک دارس باشد
نه نگهبانی پس صواب آنست که گوئیم ماخوذ است
از پاسه که بمعنی گدائی است پس برین تقدیر
بمعنی گدا خواهد بود و بر پرهیزگاران اینها بطریق
مجاز اطلاق کرده باشند چنانکه لفظ درویش و فقیر
که بر صوفیان و زهاد و ریاضت پیشه صاحب کمال
اطلاق کرده می آید بعد از آن مشهور شده باشد
و آنکه الف آن را الفی گفته که افادهٔ معنی فاعلی
کند خطاست چرا که آن الف در الفاظی می آید
که مشتق باشد چنانکه گوشا و نیوشا بخلاف پاید
پس صحیح آنست که گوئیم الف برای نسبت است
که گاهی افادهٔ معنی فاعلی کند چنانکه در گوشا و
نیوشا و گاهی افادهٔ مصدری کند چنانکه در فراخا
و پهنا و درازا و گاهی افادهٔ معنی صاحب بخشد چنانکه
پارسا و بینوا اند که قلب پاسار باشد که مرکب است
از پاس و آر که کلمهٔ نسبت است و این بهتر است
(هذا افادة من فضله سبحانه) و فرماید که در برهان
بمعنی پارسی نیز آورده و گفته که جمع آن پارسیان
و این هم غلط - هم از روی لفظ و هم از روی معنی
(از وجه غلطی مصراعتی نکرده) و فرماید که (۴)
لقب خواجه محمد پارسا که مرید خواجه بهاؤ الدین
محمد نقشبند اند قدس الله تعالی سرهما و این لقب
ایشان از آن قرار گرفته که چون اول بر در
دولت سرای حضرت خواجه آمده دستک زد
کنیز خواجه قدس سره بدر آمده احوال پرسید ایشان

عرض کردند بگو مشتاق زیارت شخصی آمده کنیز
مذکور رفته عرض نمود که جوانی پارسا بر دروازه
استاده حضرت خواجه بیرون تشریف آوردند و پرسیدند
که جوان پارسا شما بوده اند از آن روز این لقب
برای خواجه محمد مذکور مقرر شد (انتهی کلامه)
مولّف عرض کند که خان آرزو ذوق محاورهٔ
زبان ندارد از ینجاست ماخذ بیان کردهٔ رشیدی
را غلط می شمارد - صاحب ناصری که محقق اهل
زبانست نسبت لفظ پارس صراحت کرده که
بمعنی نگهبانی بر زبان است و معتقد که فارسیان
راهم پسند آن نقل کرده پس اینقدر محقق که لفظ
پارس بمعنی نگهبانی آمده و شبهی نیست که پاس بمعنی
معنی مخفف آن باشد یا این صراحت علیه آن و خیال
اوّل بهتر از آخر - پس لفظ پارس را مرکب با
الف کردند و این همان الف است که بقول
خان آرزو افاده معنی صاحب کند پس معنی لفظی
این صاحب نگهبانی باشد و کنایه از کسی که نگهبان
نفس خود است و همین است پارسا پیش صاحب
رشیدی چه غلط کرد که این الف را مفید معنی
فاعلی گفت و خان آرزو چه جدّت پیدا کرد که همان
الف را مفید معنی صاحب گفت - شک نیست که
فارسیان این الف فاعل را مخصوص با صیغهٔ امر
حاضر کرده اند چنانکه دانا که الف آخر با لفظ دان
مرکب شد که امر حاضر دانستن است و این
تخصیص برای الفی هم باشد که افادهٔ معنی صاحب
کند و بدین لحاظ الف آخر (پارسا) ظاهرا غیر
این نمی نماید و لیکن حقیقت آنست که (پارسیدن)
مصدری بود در فارسی زبان بمعنی نگهبانی کردن
که حالا متروک و عوض آن مخففش (پاسیدن)
بحذف رای مهمله بر زبان است و از امر حاضر
همین مصدر متروک که پارس بود (پارسا) یادگار
در محاورهٔ زباندانست (اعلموا یا ایها المحققون)
این است حقیقت پارسا - پس هرچه صاحبان
رشیدی و ناصری نسبت ماخذ این بمعنی اوّل

کردہ اند اصح است و آنچہ خان آرزو سخن آرائی کردہ است ہیچ۔ حالا عرض میشود نسبت معنی دوم بیان کردۂ برہان کہ خان آرزو آن را ہم غلط می گوید۔ صاحب ناصری کہ محقق زبان خود است ذکر ہمین معنی کردہ و خان آرزو الف نسبت را تسلیم فرمودہ پس باشندۂ پارس را پارسی و پارسا گفتن غلط نیست نمی دانیم کہ خان آرزو چہ چیز را غلط از روی لفظ و معنی گوید و حالیکہ لفظاً و معنیً صحیح است فتأمل (اردو)

(۱) پارسا بقول آصفیہ۔ فارسی۔ متقی۔ پرہیزگار۔ نیک۔ صالح۔ عفیف۔ زاہد۔ پاکدامن۔ درویش۔ باخدا فقیر (۲) پارسی۔ بقولہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ آتش پرست۔ مجوسی۔ فارس کا رہنے والا (۳) فارسی زبان کا لفظ۔ مذکر (۴) پارسا۔ خواجہ محمد کا لقب جو خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند کے مرید اور خواجہ محمد پارسا سے مشہور تھے۔ مذکر۔

پارساگرد اصطلاح۔ بقول ناصری نام شہریست از پارس و معنی ترکیبی آن شہر پارسایان یعنی پرہیزگاران و پاکان بودہ زیراکہ گرد بمعنی شہر است و بنا کردہ آن را تخفیف کردہ پارسا خوانند و آن نیز حذف کردند و پسا گفتند و از انجا بودہ (پسا شہری) کہ عربان (بسا سیری) گفتہ اند و ابو الحارث کنیت او بودہ و بزرگی از سلاطین می نامیدند و آخر بدست خلیفہ کشتہ شد و شیخ روزبہان بقلی فارسی از پسا بودہ و از مشائخ معروف است و پسا را معرب کردہ فسا خوانند و منسوب بدان جا را فسائی و فسوی مانند بصائی و بصوی کہ منسوب بہ بصاست و آن را بصا نیز خواندہ اند صاحب ... نقلش برداشتہ مؤلف عرض کند کہ محقق اہل زبان تعریف خوشی نکرد و ترکیب لفظی این متقاضی آنست کہ پارسا نامی کسی یا پارسایان این شہر را آباد کرد یا بنا بیش نہاد و بیان

باخذ ناصری بر ہر قدم خلاف قیاس نہاتل و دیگر محققین ساکت عبث است کہ از تعریف مزید این شہر ہیچ نہ شد کہ ترکش بہ پیچ بیان تفوق داشت (اُردو) پارسا کرد۔ ایک شہر کا نام ہے۔ مذکر۔

پارسال اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ و مؤید سال گذشتہ را گویند مؤلف عرض کند کہ پار بمعنی گذشتہ و سال بمعنیش پس آنچہ پار بمعنی سالِ گذشتہ مذکور شد مختصر این است (اُردو) دیکھو پار کے پہلے معنے۔

پارسائی اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ بمعنی عفت و پرہیزگاری مؤلف عرض کند کہ یای مصدری بقاعدۂ پارسی بر پارسا زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ (ظہوری ۵) نیست بجز می کشی و رندوشی چارہ مرا ٭ پارسائی شدہ رہبر بتو میخوارہ مرا ٭ (اُردو) پارسائی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ پرہیزگاری پاکدامنی۔ عفت۔ عصمت۔ زہد۔

پارسنگ اصطلاح۔ بقول برہان بسکون ثالث بر وزن آبرنگ بمعنی پاسنگ است و آن چیزی باشد کہ در یک کفۂ ترازو نہند تا با کفۂ دیگر برابر شود و صاحب سروری ہم ذکر این کردہ (مولانا کاتبی ۵) بست دوران بر رکوی چرخ چندین سنگ و خاک ٭ لیک در میزان حلمت کم نمود از پارسنگ ٭ رشیدی در مصرع ثانی سند بالا بجای (پاپنگ) (پای سنگ) نقل کردہ ذکر (پارسنگ) ہم بہمین معنی می کند۔ خان آرزو در سراج می فرماید کہ ظاہرا (پارسنگ) اصل و (پاپنگ) مخفف آنست یا (پارسنگ) تصحیف (پای سنگ) مؤلف عرض کند کہ (پارسنگ) بمعنی پارۂ سنگ است کہ پار مخفف پارہ بجایش گذشت و ہمین است اصل آنانکہ استعمال (پای سنگ) درست دانند

مقصود شان از قرینهٔ علیه (پاسنگ) است که
پا را پای کرده اند و نمی دانند که پا در اصطلاح
(پاسنگ) بمعنی قدم نیست بلکه مخفف پاره است
پس در کلام کاتبی تصرفی است که در نقل رشیدی
است بوجه بی خبری از ماخذ (اردو) پاسنگ۔
دیکھو (پارسنج)

پارسه | اصطلاح۔ بقول برہان بروزن
پارچه بمعنی گدائی ہے صاحب سروری گوید که بکسره
الف پرسه هم گویند صاحبان جہانگیری و رشیدی
ذکر این کرده اند صاحب ناصری صراحت مزید
کند که گردش و گدائی درویشان در بازارها
و در خانهای شهر و آرسته می فرماید که اہل لغت
این را بمعنی گدائی مطلق نوشته اند و نزد اہل
ایران گدائی ہنگامه گیر است خصوصاً مادران
چنانست که این جماعه در حین گدائی ہنگامه دست
از کار بر داشته بدر روضه پردازند چنانکه صادقی
دست غیب در دستور العمل سیر صفاہان آورده
(فقره) ہرگاه آن ملائم حرکات خود متوجه پارسه
گشته بغمزه جانگداز از دردل ها در یوزه آرام
و قرار نماید نقد جان نیز در خطر است" بہار
نقل نگار و ارسته و خان آرزو در سراج ذکر این
و تحقیقش کرده مؤلف عرض کند که مرکب است
از ہمان پارس که ماخذ پارسا است با ہای ہوز
بمعنی منسوب به نگہبانی نفس و مجازاً برای گدائی
مستعمل۔ اسم جامد فارسی زبان (اردو)
گدائی بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔
فقیری۔ بہیک مانگنا۔ حاجت خواہی۔

پارسی | استعمال۔ بقول انند بحواله فرہنگ
فرنگ (پارسیان) آتش پرستان را گویند
مؤلف عرض کند که حقیقت پارسی و پارسی مرکب
از پارس و یای نسبت یعنی منسوب به پارس
(۱) باشنده پارس و کنایه از آتش پرست
که بعالم جاہلیت آتش را پرستیدن خاصه
ایشان بوده (۲) زبان فارس (حافظ)

خوبان پارسی گو بخشندگان عمرند ٭ ساقی بدہ بشارت پیران پارسا را ٭ (اُردو) پارسی (۱) بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ گبر۔ آتش پرست۔ اس کی جمع بھی بقاعدہ اُردو پارسی ہے (۲) مونث۔ فارسی زبان۔

(الف) پارش اصطلاح۔ الف بقول اننَد (ب) پارشک بحوالۂ فرہنگ فرنگ بسکون رای مہملہ و شین معجمہ بمعنی یوزہ پلنگ و ب بقولش بہ رای زدہ و شین مفتوحہ و سکون کاف تازی (۱) معزز و موقر و (۲) دلیر و شجاع و (۳) حاسد ہم مولف عرض کند کہ الف مقابل پارسی کہ بہ سبب مہملہ گذشت ہمچو ان کشتی و کشتی و (ب) بہ کاف تعظیم چنانکہ ماک و ماکت مجاز آن بہ معنی دوم و معنی اوّل مجاز مجاز و لیکن برای معنی سوم کاف تحقیر گیریم کہ حاسد ہم و نیز ذلیل است (اُردو) (الف) دیکھو پارسی (ب) (۱) معزز۔ موقر۔ عزتمند۔ صاحب عزت (۲) دلیر شجاع (۳) حاسد۔ حسد کرنے والا۔

پارکاب اصطلاح۔ بقول اننَد و موید بمعنی پا در رکاب مولف عرض کند کہ مخفف پا بر کاب و پا در رکاب است دیگر ہیچ و صراحت این در ملحقات می آید (اُردو) دیکھو پا بر کاب و پا در رکاب یہ اسکا مخفف ہے۔

پارکاب برداشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بمعنی سواری کردن صاحب اننَد بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ بر اسپ سوار شدن مولف عرض کند کہ مخفف (بر داشتن پا بر کاب) است موافق قیاس (اُردو) پا بر کاب ہونا۔ گھوڑے پر سوار ہونا۔ سواری کرنا۔

پارکابی اصطلاح۔ بقول بحر بمعنی مقدار قلیل صاحب اننَد بحوالۂ غیاث ہمزبانش ہر گوید کہ پا بمعنی ذلیل و خوار و زبون است و رکابی طبقچہ خورد مولف عرض کند کہ از

تعریف ماخذ برنخوردہ ازینجاست کہ بسوی
رکابی وطبقچہ نخوردہ رفت معنی لفظی این پای
بردن برکاب (حاصل بالمصدر) وازینکہ
پا برکاب بردن در آنی ودقیقہ می شود
فارسیان کنایۃً این را بمعنی مقدار قلیل استعمال
کردند دیگر ہیچ معاصرین عجم ماخذ بیان کردہ
مارا پسند کنند کہ موافق ذوق زبان شان است
(اُردو) قلیل مقدار۔ مؤنث۔

پارگین | اصطلاح۔ بہار (مطبوعہ نولکشور)
ذکر این کردہ از معنی ساکت وبہ نقل سند ظہوری
اکتفا می کند ودر نسخۂ دیگرش بکاف فارسی
بمعنی ناودان وجائیکہ آب غسالہ وآب گندہ
جمع شود (ص) تشنہ گرمیری مبین دریا
گین چہ راہ میدانی بسوی کوثر آی ہ مؤلف
عرض کند کہ ہمان پارگین است کہ می آید ودر
شعر ظہوری ہم استعمال ہمان پارگین بکاف
فارسی است صراحت کامل بجایش کنیم
درینجا ہمین قدر کافی است کہ اگر سند استعمال
بہ کاف عربی بدست آید این را مبدل آن
دانیم چنانکہ ذکر کند (اُردو) دیکھو پارگین۔

پارگی | اصطلاح۔ بقول برہان وسروری
بسکون ثالث وکاف فارسی بہ تحتانی رسیدہ
(۱) ججگی را گویند صاحب ناصری ذکر این
بحوالۂ برہان کردہ گرچہ کہ نیافتیم صاحب جامع
ذکر این کردہ بفزاید کہ (۲) حیلہ وحیلہ گر واز معنی
اوّل ساکت صاحب مؤید متفق با برہان
مؤلف عرض کند کہ مبدل پارگی کہ مع...
بجایش گذشت چنانکہ اسپ واسپا بمعنی
دوم این مجاز معنی اوّل (اُردو) (۱) ججگی
مؤنث۔ دیکھو پارگی کا نمبر (۳) (۲) حیلہ
باز بقول آصفیہ مکّار۔ فریبی۔ دغاباز۔ مؤنث

پارگین | اصطلاح۔ بقول برہان باکاف
فارسی بروزن آستین (۱) گوی را گویند کہ ابہای
کثیف وچرگین ہمچو زہ آب حمام ومطبخ ودامنہا

آن بدانجا برده بود (۲) آب گنده و بدبوی را
نیز گفته اند و معرّب آن فارقین است صاحبان
جہانگیری و ناصری و جامع بر ذکر معنی اوّل قانع
(حکیم سنائی ؎) گرچہ سوی صورتیان گاه گِل باز
زیرکی خاص چو دین است و دین چو نہنگی در نیستان
کرده اند خرد چو چشمۂ حیوان در کام پارگین چو (کمال
اسمٰعیل ؎) گر با تو دشمن تو زند لاف سرکشی گو
باشد حدیث چشمۂ حیوان و پارگین و صاحب
سوئیہ بذکر ہر دو معنی بحوالہ القنیہ می فرماید کہ چیزی است
کہ ہمچون حوض بزرگ است و در زمستان آب در وی
جمع کنند و اکثر در ولایت ما وراء النہر یافتہ می‌شود
خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل بہ قول برہان گوید
کہ خطاست و صحیح بہ بای موحّده است بمعنی نجاست
آرد و چنانکہ گذشت مولّف عرض کند کہ محققین
اہل زبان بر معنی اوّل قناعت کرده اند و [illegible]
مقابل پارگین بموحّده باشد چنانکہ ثبت شد
شد و ذکر معنی دوم غیر از برہان کسی نکرد
ولیکن آنہم موافق قیاس است اگر در کلام
کمال اسمٰعیل عطف پارگین بر حیوان گیریم
معنی دوم حاصل می‌شود و اگر بر (چشمۂ
حیوان) عطف قرار دہیم معنی اوّل
معلوم می‌شود کہ ہمین یک شعر کہ در عطف
دو پہلو دارد و برہان را بر معنی دوم رجوع
داز آنکہ (بارگین) بموحّده اصل است و معنی دوم
این دران یافتہ نمی‌شود و ضرورتی ندارد کہ [illegible]
قائمش کنیم سکوت دیگر محققین ہم متقاضی این
است (اردو) (۱) دیکھو بارگین صفحہ دوم
صفحہ (۲) گنده پانی - مذکر

پارلمنٹ بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاه قاچار مجلس یا محلس ارکان سلطنت
صاحب بول چال بحوالہ معاصرین آنچہ اینجا (پارلمنٹ) نوشتہ مولّف عرض کند کہ مفرد
است از لغت انگلیسی [illegible] (اردو) پارلیمنٹ

بجھ مہمان وغیرہ کو دیا جاسے۔ مذکر (ب و ج)
پار ریج دینا - پار ریج پیش کرنا -

پارینجن | اصطلاح - بقول برہان بروزن آگندن میل طلائی باشد کہ در پای کنند و آنرا بعربی خلخال گویند صاحب جہانگیری با (پا برنجن) این را مرادفش گوید و (پاورنجن) ہم بہمین معنی می آید صاحبان رشیدی و سروری و بحر ہم ذکر این کردہ اند - خان آرزو در سراج می فرماید کہ (ابرنجن) اصل است و اوبرنجن مقیدان پا برعکس - مولف عرض کند کہ ما تحقیقات این بر (ابرنجن) بیان کردہ ایم آن عام است برای دست و پا و این مخصوص برای پا مثلا ہمراہ این تحقیقات (ابرنجن) بخوانند مولف و پا می تکانی و خصوصیت پا ہم نباشد (اردو) پازیب - مذکر - دیکھو پابرنجن

پارندگی | اصطلاح - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح رای مہملہ و کسر کاف فارسی بمعنی (۱) ظرافت و (۲) ناملائم و ناگوار و (۳) باران و (۴) شبنم و دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ این مبدل (بارندگی) است کہ بہ موحدہ گذشت و آن حاصل بالمصدر باریدن چنانکہ تب و تپ و کباب از معنی سوم و ہمین اصل است و معنی چہارم مجاز آن و برای معنی اول و دوم طالب سند می باشیم کہ موافق قیاس نیست و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند (اردو) (۱) ظرافت دل لگی - مونث (۲) ناملائم - ناگوار (۳) دیکھو باران (۴) شبنم - دیکھو [illegible] -

پارہ | اصطلاح - بقول برہان با واو مجہول بروزن جادو (۱) پیرہ زال و زن پیر و (۲) میل مانندی از چوب کہ بدان ہر دست بند صاحب جہانگیری با کسر معنی اول اشارہ است معنی دوم [illegible]

که سرگین اسپ و امثال آن را هم بدان
کشند صاحب سروری به ذکر معنی دوم
قانع و معنی اوّل را ترک فرموده صاحب
ناصری با صاحب جهانگیری متفق و صاحب
رشیدی بذکر معنی اوّل گوید که (۳) بابکیست
از بلوکات قزوین و بقول بهار بمعنی (۴)
چوبی که بدان پای اسپ از گاه پاک کنند
از عالم جاروب صاحبان بحر و آراسته
همزبانش صاحب رهنما بحواله سفرنامه ناصر الدین
شاه قاجار (۵) چوبی را گفته که بدان کشتی
می رانند. خان آرزو در سراج متفق با برهان
در هر دو معنی و صاحب جامع بذکر هر دو معنی
با برهان اتفاق دارد و در معنی دوم بر پیل
مانند چوبی معروف) قانع **مؤلف** عرض کند
که به تحقیق ما (پاروب) اصل است اسم
مفعول ترکیبی بمعنی روبیده شده از پا و
کنایه باشد با پیرزال که معنی اوّل است
و اسم فاعل ترکیبی بمعنی دوم و چهارم و پنجم - و
نسبت معنی سوم عرض می شود که طرز بیان
رشیدی این معنی را متعلق باین کرده و نظر بسکونه
همه محققین اهل زبان تسامحش خیال می کنیم
که مقصودش از (پارلو) است مخفی مباد که
ذکر معنی چهارم و آراسته کرده و صاحبان بهار
عجم و بحر نقلش برداشته اند اگرچه موافق قیاس
می نماید و لیکن سند استعمال پیش نشد و معاصرین
عجم به زبان ندارند بدون سند تسلیمش نه کنیم
و معنی پنجم فارسی جدید معاصرین عجم دانیم و
موافق قیاس است که این چوب از
پای خود آب را می روید و کشتی را می راند
(اردو) (۱) بڑھیا عورت - مؤنث (۲) دیکھو
پاچله (۳) قزوین کا ایک شہر (دیکھو پارلو)
(۴) وہ لکڑی جس سے گھوڑے
کے سموں کو کیچڑ سے صاف کریں
مؤنث (۵) ... کے ... چپو

پاروا بقول رشیدی (۱) بمعنی زن پیرو (۲) بلوکیست از فرد بین مولّف عرض کند که دیگر همه محققین فارسی زبان ازین ساکت اگر سند استعمال معنی اوّل پیش شود این را مزید علیه (بارو) دانیم بمعنی اوّل ونسبت معنی دوم وهم برای معنی اوّل خیال ما این است که رشیدی (پاراو) را (پاروا) نوشته که به همین هردو معنی گذشت واگر سند استعمال بدست آید توانیم قیاس کرد که قلب بعض باشد (اُردو) دیکھو پاراو کے پہلے اور دوسرے معنے۔

پارواز اصطلاح۔ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بر وزن تارساز بمعنی کفش وپا افزار مولّف عرض کند که دیگری از محققین اہل زبان ذکر این نکرده پاروان بقول برهان بمعنی خدمتگار زنان انبار می آید پس معنی مجاز این خدمتی پای وکنایه از کفش وپا افزار (اُردو) دیکھو پا افزار۔

پاروب بقول برهان بر وزن جاروبا

بمعنی پارو است که (۱) زن پیرو (۲) بیل چوبین باشد صاحب جهانگیری همزبانش وصاحب رشیدی این را مرادف پارو گفته که بجایش گذشت بمعنی بیل چوبین که برف بدان روبند وبقول بعض (۳) چیزی که دسته دراز دارد که روبنده بپا ایستاده جاروب کند ومطلق جاروب نیست چنانکه بعضی گمان برده اند۔ صاحب سروری بر معنی دوم قانع بصراحتی که صاحب رشیدی کرد وصاحب ناصری همزبان برهان وبصراحت معنی دوم گوید که بدان برف و سرگین پاک کنند۔ دارسته گوید که (۴) چوبی که بدان پای اسپ پاک کنند بهار همزبانش صاحب بحر همزبان بهار وصاحب مؤید بر معنی اوّل قانع۔ خان آرزو در سراج ذکر معنی اوّل ودوم کرده همزبان ناصری مولّف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی چیزی که روبنده است پارا وبپا وکنایه باشد و

این اصل است و پارو کہ بدون موحدہ گذشت مخفف این و ہر چہار معانی بالاموافق قیاس و صراحت بر (پارو) ہم گذشت (اُردو) (۱) بڈہی عورت۔ مونث (۲) لکڑی کا ڈنڈا۔ مذکر۔ جس سے برف اور سیلا صاف کرتے ہین (۳) وہ جہاڑو جس کو ایک لکڑی کا دستہ ہوتا ہے جس سے کہڑے ہوکر جہاڑو دیتے ہین۔ مونث (۴) وہ لکڑی جس سے گہوڑون کے سمون کا میل اور کچرا پاک و صاف کرین۔ مونث۔

پاروت | اصطلاح۔ بقول رشیدی بمعنی (۱) زن پیر (۲) نام بلو کیست از بلوکات قزوین صاحب جامع بذکر معنی اول گوید (۳) بمعنی بیل مانند چوبی ہم مولف عرض کند کہ خیال ما این است کہ ہمان پاروب را کہ بموحدہ آخر گذشت کاتبین تصحیفاً بہ فوقانی نوشتہ اند یا باعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبان است توانیم گفت کہ مبدل پاروب باشد چنانکہ تبکوب و تبکوت و تخصیص معانی بالا ہیچ تعجب خیز نیست کہ از بعض تبدیلات ہمین گونہ شکل بنظر آمدہ (اُردو) (۱) دیکھو پاروب کے پہلے معنے (۲) دیکھو پارو کے تیسرے معنے (۳) دیکھو پاروب کے دوسرے معنے۔

پارودن | بقول اننذ بحوالۂ فرہنگ فرنگ غلّہ را در ہوا افشاندن مولف عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین فارسی زبان عموماً و محققین معانی فرس خصوصاً ذکر این نکردہ اند اگر سند استعمال این بدست آید توانیم قیاس کرد کہ اسم این مصدر پارو است کہ بمعنی بیل مانندی از چوب گذشت کہ بدان برف برو بند و آن چوبی است کہ سرش پہن باشد و مشابہ این آلۂ دیگر ہم کہ در پہنائی سرش سوراخ ہا دارد مزارعین آن را بدست گیرند و بوسیلۂ پہنش غلّہ را در ہوا بردارند و خس و خاشاک از

سوراخہامی ریزد وغلّۂ خالص دران باقی
می ماند کہ آنرا در انبار خالصہ می اندازند
وپس ازان ہمین کار کنند ولیکن فارسیان
این را پاروزن نگفتہ اند بلکہ پاتیتی نام کردہ اند
چنانکہ گذشت یکی از معاصرین عجم کہ طہرانی است
تصدیق این مصدر می کند و می فرماید کہ پاروزن
مرکب است از پارو ب وعلامت مصدر زدن
اصل این مصدر (پاروبیدن) بود بمعنی روبیدن
غلّہ از پای ستوران کہ عادت کاشتکاران ستا
کہ خوشہ ہای غلّہ را بر زمین فرش کنند و رمۂ گاوان را
بالای آن بدفعات می رانند تا از لگد کوب
شان دانہ از خوشہ ہا جدا شود وسوفیان ہیا
را بہ تخفیف مو عقدہ و تحتانی پاروزن ہم گویند
وہمین است زبان واصطلاح زبان وہرگاہ
آن غلّہ را با پاتیتی بر دارند و بہوا از غش وخاشا
پاک کنند این را ہم بجای پاروزن ہیگویند (اُردو)
غلّہ کو پتنی کے ذریعہ سے ہوا میں کچرے
سے پاک کرنا۔

پاروزدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ
قاچار کشتی را روان کردن **مؤلّف**
عرض کند کہ موافق قیاس است کہ پارو
بمعنی چوبی گذشت کہ بدان کشتی می رانند
(اُردو) ناو چلانا۔

پارولہ | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ
فرہنگ فرنگ بضمّ راے مہملہ و فتح لام
وسکون ہای ہوز بمعنی تراشہ ولاف زن
وخود فروش وبذلہ باز ونقّال **مؤلّف** عرض
کند کہ معاصرین عجم بہ زبان ندارند و دیگری
از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد اگر سند
استعمال بدست آید اسم جامد فارسی زبان ہم
دیگر ہیچ (اُردو) مسخرہ۔ دیکھو الواط۔

پارہ | بقول برہان وسروری وجہانگیری ورشیدی وناصری ودارستہ بروزن

پارہ (۱) معروفست کہ در مقابل درست باشد و بعربی قطعہ خوانند بہار بہ قدری از
چیزی قانع و صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم ہم ذکر این کردہ۔ خان آرزو
در سراج گوید کہ قطعہ از چیزی است مولّف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است
و پارکہ بہمین گذشت مخفّف این (اُردو) پارہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مذکّر۔ ٹکڑا۔ ریزہ۔
(۲) پارہ۔ بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری و دارستہ و بہار و سراج بمعنی
گرز آہنین (مسعود سعد سلمان سے) بری را کوفتہ پارہ دلی را دوختہ روبین ؎
سری را خار و خس بالین تنی را خاک و خون بستر ؎ مولّف عرض کند کہ این را ہم
اسم جامد فارسی زبان دانیم (اُردو) آہنی گرز۔ صاحب آصفیہ نے گرز پر فرمایا ہے
فارسی۔ اسم مذکّر ایک ہتھیار کا نام جو سر پر مارا جاتا اور اوپر سے موٹا ہوتا ہے۔
(۳) پارہ۔ بقول برہان و سروری و رشیدی و ناصری و بہار بمعنی رشوت (عنصری
سے) ہر انجا کہ پارہ شد از در درون ؎ شود استواری ز روزن برون ؎ (سوزنی
سے) قاضی دعویّ مرا نشنود ؎ تا نبرم سوی زنش پارہ کیر ؎ (مولوی معنوی سے)
مکن ای دوست ز جور این دلم آزردہ مکن ؎ جان بی پارہ بگیر و جگرم پارہ مکن ؎
وارستہ گوید کہ (پارہ خوار) بمعنی رشوت خوار می آید۔ خان آرزو در سراج می فرماید
کہ معنی سوم و چارم نزدیک بہم مولّف عرض کند کہ تحفہ چیزی دیگر است و رشوت
چیز دیگر فارسیان این را پارہ ازان گفتند کہ قدری می آید از مقدار مقصود یعنی
کاری و پولی کہ متعلّق از مقدمہ باشد گویا پارۂ آن را بہ حاکم می دہند برای کامیابی از

ہمین است وجہ تسمیۂ این کہ معاصرین عجم تصدیق این می کنند و پارہ بہ موعدہ ہم گذشت کہ مبدل این است چنانکہ تپ و تب (اُردو) رشوت۔ مونث۔ دیکھو پارہ کا نمبر ۱۳۔

(۴) پارہ۔ بقول برہان و سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و سراج بمعنی تحفہ و تبرک (ناصر خسرو ؎) بہ از نیکو سخن چیزی نیابی ٭ کہ زی دانا بری بر رسم پارہ ٭ مولف عرض کند کہ بلحاظ مقداری قلیل کہ اکثر برای تحفہ می باشد فارسیان این را بدین اسم موسوم کردند (اُردو) تحفہ۔ دیکھو ارسال۔

(۵) پارہ۔ بقول برہان و سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و سراج نوعی از حلوا باشد کہ بشکر پارہ مشہور است (ناصر خسرو ؎) پندی بمزہ چو قند بشنو ٭ بی عیب چو پارۂ سمرقند ٭ مولف عرض کند اسم جامد فارسی زبان و مجاز معنی اول است یعنی پارۂ از شکر (اُردو) شکر پارہ بقول آصفیہ (اُردو) اسم مذکر۔ ایک قسم کی مٹھائی جو بہ شکل مربع پارہ پارہ ہوتی ہے۔ شکر برگ۔ شکر پرہ۔ فارسی مین صرف پارہ بھی کہتے ہین (بحر ؎) واہ کیا یار کے ہونٹون کی مین تعریف کرون ٭ جان پیاری نہین جس سے وہ شکر پارے ہین ٭

(۶) پارہ۔ بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری و سراج بمعنی پر بدن و پرواز کردن (حکیم سنائی در صفت اسپ ؎) گر بہ پڑ دیو پرہای بود ٭ پارۂ او بدست و پای بود ٭ مولف عرض کند کہ طرز بیان محققین بالا خوب نیست مقصود شان از پرواز است و پارہ بدینمعنی اسم جامد فارسی زبان و ہمین است اسم مصدر پاریدن کہ می آید بحذف ہای ہوز (اُردو) پرواز۔ دیکھو پار کے چوتھے معنے۔

(۷) پاره - بقول برهان و ناصری جزو را نیز گویند چنانکه سی جزو قرآن را سی پاره
گویند (مولوی معنوی سه) سی پاره بکف چون در چله شدی ٭ سی پاره منم ترک چله کن تا ولد
ب) آن قبلهٔ مشتاقان ویران نشود هرگز ٭ وان مصحف خاموشان سی پاره نخواهد شد ٭
خان آرزو در سراج گوید که بمعنی نوشتن معنی قطعه بمعنی جزو نیز سهو است مولف عرض کند که
در پارهٔ چیزی و جزو کتابی فرق بین است خان آرزو غور نکرد موافق قیاس و مجاز معنی
اوّل باشد (اردو) پاره بقول آصفیه - جز - حصّه - مذکر -

(۸) پاره - بقول برهان نادوشیزه را هم گویند که دختری بکارت باشد - خان آرزو در
سراج بذکر این گوید که اغلب که بمعنی مجاز باشد مولف عرض کند که استعمال این بمعنی
بدون ترکیب از نظر ما نگذشت و بمعنی (خانم پاره) توان گفت که معاصرین عجم دختری را
گویند که قبل از بلوغ بکارتش زائل شده باشد پس نادوشیزه ویی بکارت را پاره
گفتن اگرچه موافق قیاس است ولیکن محتاج سند باشد که محققین اهل زبان ازین ساکت اند
و برای قول برهان غیر از سند (خانم پاره) که زبان [illegible] است سندی دیگر بدست
نیامده (اردو) وه لڑکی جس کی بکارت نابالغی میں زائل ہوگئی ہو - مونث -

(۹) پاره - بقول برهان بمعنی زاده هم چنانکه گویند (مخدوم پاره) یعنی مخدوم زاده - صاحب
ناصری بذکر این [illegible] در فرهنگ‌ها نیافتیم - خان آرزو در
سراج بذکر این گوید [illegible] مولف عرض کند که (مخدوم پاره)
[illegible] باشد [illegible] (مه پاره) متعلق بدین معنی نباشد بلکه

متّقی بمعنی اوّل است قتّال (اُردو) لڑکا - مذکّر۔

(۱۰) پاره - بقول برهان وجهانگیری ورشیدی وناصری بزبان رومی زری است که درهمان ولایت رائج صاحب سروری گوید که قسمی از درم است در بالا و درهم و بقول ناصری باندک مایه بها (فضولی ــه) اکثر پسران شهر بغداد ۞ کانند نهان و آشکاره ۞ گونیکه ازان درست نزنیست ۞ باشد بده پاره یا سه پاره ۞ خان آرزو در سراج گوید که لغت رومی است مؤلّف عرض کند که فارسیان این لفظ رومی را هم بزبان دارند وهمین سکه در بغداد رائج است وکم کم در ایران هم چنانکه معاصرین عجم گویند (اُردو) پاره ایک رومی سکّہ کا نام ہے جو مثل درم کے کم قیمت ہے جیسے ہند مین دوانّی اور چوانّی - مذکّر۔

(۱۱) پاره - بقول برهان وجهانگیری وسراج بهندی سیماب را گویند مؤلّف عرض کند که چون فارسیان استعمال این بطور تفریس نمی کنند ضرورت بیان این نداشت ولیکن بعضی از معاصرین عجم گویند که در لغات هندی بالف آخر است وفارسیان به های هوّز آخره بزبان دارند والله اعلم بحقیقة الحال (اُردو) پاره - بقول آصفیه - هندی - اسم مذکّر - دھات کا نام - زیبق - سیماب۔

پارۂ آرد | اصطلاح - بقول برهان باهمزه بالف کشیده و به دال بی نقطه ده آتش آردی است که او رائج شهرت دارد و آنرا بقدر گندمی از خمیر سازند و پزند صاحبان سروری ورشیدی وناصری هم ذکر این کرده - خان آرزو در سراج

گوید که صاحب رشیدی که این را مخصوص
به قصر اکرده بیجاست مؤلف عرض کند
که صاحب مؤید هم برای تائید فضلا حضرات
این تخصیص کند و معنی ترکیبی این موافق قیاس
و کنایه باشد (اُردو) دیکھو اوماج -

پارهٔ تن | اصطلاح - بقول وارسته (۱)
خویش و نزدیک که حکم پارهٔ تن دارد
(۲) جزو تن (مخلص کاشی [illegible]) ناید بکار
پارهٔ تن روز احتیاج * کی شانه یاری طرهٔ
شمشاد می کند * (میر نجات [illegible]) در جهان
هر که هست دشمن تست * غیر کونت که پارهٔ
تن تست * صاحبان بهار عجم و بحر هم زبان
وارسته و صاحب انند نقل نگار بهار مؤلف
عرض کند که معنی اوّل حقیقی است و معنی
دوم مجازش بر سبیل کنایه (اُردو) (۱)
قرابت دار (۲) بدن کا ایک حصه -
جزو بدن - مذکر -

پارهٔ جا ها | اصطلاح - بقول رہنما بحواله
سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار بمعنی بعض
مقامات و بعض مساکن مؤلف عرض کند
که بمعنی حقیقی است و موافق قیاس (اُردو)
بعض مقامات - مذکر -

پاره خوار | اصطلاح - بقول بحر و بهار
و انند بمعنی رشوت خوار مؤلف عرض
کند که موافق قیاس و اسم فاعل ترکیبی است
(مفید بلخی [illegible]) ابیت که بشب خیزی از
آدم نیست * وز کبر به هیچکس سر او خم نیست *
بی قطعه کس نظر نسازد با کس * چون ابر
تو پاره خوار در عالم نیست * (اُردو)
رشوت خوار -

پاره دادن | استعمال - بقول بحر بمعنی
رشوت دادن مؤلف عرض کند که موافق
قیاس و متعلق بمعنی سوم پاره که گذشت بمعنی
حقیقی (اُردو) رشوت دینا -

پارهٔ دوز اصطلاح ۔ بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ (۱) آنکه جامه های کہنه و دریدہ را دوزد و (۲) بمعنی خیمه دوز مولّف عرض کند که معنی اوّل حقیقی و موافق قیاس و معنی دوم مجاز آن (اسم فاعل ترکیبی) (اُردو) (۱) وہ شخص جو پھٹے پرانے کپڑوں کو پیوند لگائے (۲) خیمہ دوز ۔ مذکر ۔ ڈیرا بنانے والا ۔

پارهٔ زرد اصطلاح ۔ بقول برہان بفتح زای نقطه دار و سکون را و دال بی نقطه پارچهٔ زردی باشد که یہودان برای امتیاز بر دوش جامه دوزند و آنرا بعربی غیار و غیاره خوانند ۔ صاحب رشیدی بذکر این گوید که این را بعربی عسلی گویند صاحب سروری هم این را آورده (خاقانی ؎) گر دون یہود یانه بکتف کبود خویش ٭ آن زرد پاره بین که چه عمدا بر افگند ٭ صاحب ناصری هم باین ۔ خان آرزو در سراج گوید که این معنی مجازی است که شہرت گرفته مولّف عرض کند که مقصودش جزین نباشد که نظر بمعنی حقیقیش استعاره ایست (اُردو) وہ زرد کپڑا جس کو یہودی اپنے امتیاز کے لیے لباس کے کہندے پہ لگایا کرتے ہیں ۔ مذکر ۔

پارهٔ کار اصطلاح ۔ بقول برہان با کاف بر وزن لاله زار شوخ و شنگ را گویند صاحب جہانگیری در ملحقات میفرماید که کنایه از ماه روی دانا و چست و چالاک (شیخ نظامی ؎) چو شاپور آمد اندر چارهٔ کار ٭ دلم را پاره کرد آن پارهٔ کار ٭ صاحب ناصری میفرماید که برہان در وزن لفظ خطا کرده و ہمان سند نظامی پیش کرده که بالا مذکور شد صاحب رشیدی ہم باضافت های ہوّز نوشته صاحب انند نقل نگار ناصری و صاحب جامع متفق با برہان در وزن لفظ ۔ خان آرزو در سراج بذکر این بر وزن لاله زار گوید که بمعنی

معشوقی که دل را پاره پاره سازد و فرماید
که این مجاز است مولف عرض کند که
اسم فاعل ترکیبی است یعنی معشوقی که پاره
پاره کردن دل کار اوست و بقاعدهٔ فارسی
همان وزن لاله زار صحیح است اگر نظامی
استعمال این باضافت های هوز کرده تصرف
اوست در لغت عیب است از ناصری
که از قواعد زبان خود خبر نداشت و باعتماد
استعمال نظامی اعتراض بر برهان کرد
(اردو) معشوق - مذکر -

پاره کردن استعمال - بمعنی چاک کردن
است و حصه حصه کردن هم (ظهوری ؎)
چون چنار از جلوهٔ شمشاد قدش سرو را
در گریبان پاره کردن دستیاری می رسد
(اردو) پاره پاره کرنا - چاک کرنا - ٹکڑے کرنا

پارهٔ کمترک اصطلاح - بقول بهار بمعنی
قدری کمتر و این مبالغه در مقدار قلیل است
(میرزا یحیی شیرازی ؎) گو امتلای غصه کش
اهل حرص را و پا بست پارهٔ غم زر کمترک
خورد و صاحبان بحر و انند همزبانش مولف گوید
که موافق قیاس است (اردو) بہت چھوٹا
حصه - ٹکڑا - قدر قلیل -

پاریاب اصطلاح - بقول برهان بروزن
فاریاب (۱) زراعتی که با آب رود خانه و امثال
آن مزروع شود صاحب جهانگیری گوید که
(پاریاو) هم گویند و فاریاب و فاریاو هم
صاحب سروری گفته که فاریاب معرب این
صاحبان رشیدی و موید هم ذکر این کرده اند
که ضد دیمی باشد - خان آرزو در سراج بذکر
معنی اول گوید که (۲) نام دو شهر هم اول
نزدیک بلخ و دیگر در اقصای ترکستان و
اشارهٔ این بر پاراو هم گذشت مولف
عرض کند که ظاهرا اصل این پاریاب بهای
موحده یافته می شود و بمعنی حاصل کنندهٔ ثمر

وزراعتی که با آب رودخانه وامثال آن سیراب شود وشاداب می شود وحاصلش بهتر وزیاده تر از دیمی است واین مبدل آن به تبدیل موحده بابای فارسی و پاراو که گذشت مخفف ومبدل این که تحتانی حذف شد وموحده بدل شد به واو چنانکه آب وآو بمعنی دوم مجازش که زراعت این هردو شهر تمام تر پاریاب باشد که موسوم شد بهمین اسم (اُردو) دیکھو پاراب ۔

پاریاو اصطلاح ۔ بقول صاحبان برهان وسروری وناصری وجهانگیری ورشیدی وسراج مرادف پاریاب مولف عرض کند که مبدلش همچون آب وآو دیگر هیچ (اُردو) دیکھو پاریاب ۔

پاریدن بقول برهان بروزن خاریدن بمعنی پروازکردن صاحب ناصری همزبانش صاحب بحر که محقق مصادر است همی فرماید که بمعنی پریدن و پروازکردن است (سالم التصریف) که غیر از ماضی ومستقبل واسم مفعول نیاید مولف عرض کند که اسم مصدر این همان پار که بمعنی پر و از گذشت و پریدن که همی آید مخفف این (اُردو) اڑنا ۔ پرواز کرنا ۔

پاریس اصطلاح ۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاچار مرادف پیرس ۔ دارالسلطنت فرانس مولف عرض کند که مفرّس پیارس باشد به قلب بعض دیگر هیچ (اُردو) پیرس ۔ ملک فرانس کے دارالسلطنت کا نام ۔ مذکر ۔

پارین اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرهنگ فرنگ بکسر رای مهمله (۱) سال گذشته مولف عرض کند که معنی لفظی این (۲) منسوب به سال گذشته ومجازاً بمعنی کهنه ومزخرف علیهٰذا اینها پارینه که می آید برای معنی اول ما سند می باشیم که استعمالش از

لنظر با گذشت و معاصرین عجم بر زبان ندارند و معنی دوم موافق قیاس کہ یا و نون نسبت بر لفظ پار زیادہ کردہ اند (اردو) (۱) دیکھو پار کے پہلے معنے (۲) پرانا۔ دیکھو پارینہ۔

پارینہ | اصطلاح۔ بقول سروری آنچہ منسوب باشد بسال گذشتہ (سعدی ؎) چند خرامی و تکبر کنی * دولت پارینہ تصور کنی * صاحب آنند گوید کہ بمعنی کہنہ و چیزی کہ سال تمام بر و گذشتہ (سعدی ؏) کہ تقویم پارینہ ناید بکار * **مؤلف** عرض کند کہ ہای ہوز در آخر این زائد باشد و یا و نون نسبت بالفظ پار مرکب شدہ است معنی لفظی این ہمان کہ صاحب سروری ذکرش کرد و معنی بیان کردۂ صاحب آنند صحیح است کہ کنایہ باشد و از ہر دو سند سعدی ہمین معنی پیدا است (اردو) پرانا۔

پاژ | بقول برہان بسکون زای نقطہ دار بمعنی (۱) بینش و (۲) نازک و لطیف صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ۔ صاحب سفرنگ بشرح (پنجاہ و ششمی فقرۂ نامۂ شت جی افرام) ذکر این فرمودہ۔ مؤلف گوید کہ این فارسی قدیم و اسم جامد زند و پاژند است و حالا بر زبان معاصرین عجم متروک (اردو) (۱) خالص (دیکھو ادمن) (۲) نازک۔ لطیف۔

(الف) پاژاج | اصطلاح (الف)
(ب) پاژاچ | بقول سروری (۱) دایہ باشد (منصور شیرازی ؎) بناز مادر ایام طفل بخت ترا * بزرگ می کند اندر کنار چون پاژاج * و فرماید کہ در فرہنگ بمعنی (۲) قابلہ آوردہ کہ (نام)

و (ماماچه) نیز گویند (سوزنی ـه) گفته من
حلال زاده بطبع نبود مرخشوک راپازاج
د فرموده که منصور شیرازی سهو کرده که بمعنی دایه
نظم کرده امّا بخاطر این بی بضاعت میرسد که
چون زاج زن زائیده باشد پازآج بمعنی
زنیکه خدمت او می کند پس دایه را نیز پازاج
توان گفت که او نیز تعهّد خدمت زن زائیده
می کند ـ صاحب موئد این را به جیم عربی و فارسی
هر دو نوشته می فرماید که با جیم فارسی درست
تر است و اشارهٔ پارآج هم کند که به رای مهمله
گذشت و زای معجمه را صحیح داند و معنی این (دایه
تاف) گفته که مقصودش غیر از قابله نیست صاحب
برهان ذکر (الف) نکرده و بذکر (ب) از معنی اوّل
مرضعه مراد گیرد و ذکر معنی دوم هم ـ صاحب
جهانگیری بذکر (ب) ذکر معنی اوّل بحوالهٔ منصور
شیرازی کرده گوید که بعربی مرضعه خوانند و فرماید
که ما نا منصوری درین سهو کرده و بذکر معنی دوم
می طرازد که قابله و مام ناف و همین را
ماماچه هم نامند صاحب سراج بر (پاراج
به رای مهمله) ذکر هر دو معنی کرده و اعتراض
جهانگیری نسبت معنی دوم هم نقل کرده گوید
که خطای اوست مولّف عرض کند که (با
راج) به موحّده و رای مهمله و جیم عربی گذشت
و ما خیال خود همه را انجا ظاهر کرده ایم و
(بازاچ) به موحّده و زای هوّز و جیم فارسی
هم بجایش مذکور شد و ما در انجا اشاره
(ب) کرده ایم و (پاراچ) به بای فارسی
و رای مهمله و جیم فارسی هم بجایش نوشته شد
که آنرا مبدّل (ب) گفته ایم و (ب) را
اصل قرار داده ایم و حق همین است که
این مرکّب است از پا بمعنی خودش و زاچ
بمعنی زن نوزائیده و مبدّل آن زاج
به جیم عربی پس کسی که پیش پای زن نوزائیده
می نشیند همان قابله است و معنی اوّل

مجاز باشد که هر صفحه را هم به همین یک اسم
خوانده اند صاحب جامع هم که محقق اهل
زبان است ذکر (ب) بهر دو معنی بالا کرده
غالب دهلوی در قاطع برهان ذکر (ب) کرده
نسبت معنی دوم بر برهان اعتراض می کند
و صاحب قاطع القاطع جواب ترکی به ترکی می دهد
و ما بعد یکه غور کردیم فضولی غالب است
و این اعتراضش پیدا کرده او نیست بلکه
مال صاحب جهانگیری است که او هم مثل
غالب بر معنی دوم زبان اعتراض کشاده
و به تحقیق ما نظر بر صراحتی که صاحبان جامع
و سروری کرده اند هر دو معنی را درست می دانیم
و همین که معنی دوم اصل است و معنی اوّل
مجاز که دایه هم بضمن رضاعت نو مولود
خدمت زن نو زائیده می کند و هر گاه
محققین اهل زبان هر دو معنی را التسلیم کنند
غالب دهلوی را نمی رسد که دخل در منقولات
کند که من وجه معقول هم هست (اُردو)
(۱) قابلہ دیکھو بازاج (۲) انّا - بقول آصفیہ
اسم مونث - دودھ پلانے والی عورت - دایہ -

پازار اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ نوعی از کفش که مزارعان پوشند صاحب مؤیّد
برا انزار و کفش قانع و تارک خصوصیت بیان کرده
انند مولّف عرض کند که اصل این (پاانزار)
بود الف دوم حذف شده (پازار) شد مخفی
مباد که (انزارپا) بسه معنی گذشته که دران معنی
کفش و انزار داخل نیست اگرچه خلاف
قیاس نیست لیکن بدون سند استعمال این
را التسلیم نه کنیم که معاصرین عجم بر زبان
ندارند و دیگر محققین زباندان و اهل زبان
ازین ساکت ما تخصیص را نمی پسندیم (اُردو)
دیکھو پاانزار -

پازبا اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرہنگ نه هر مهره را گویند مولّف عرض

کند اسم جامد فارسی قدیم یعنی زند و پازند باشد دیگر محققین ازین ساکت ـ معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) زہر مہرہ (دیکھو باد مہرہ)

پازتاری اصطلاح ـ بقول برہان بتای قرشت بروزن آبیاری بمعنی جزئی کہ در برابر کلی است و بازتاریان بمعنی جزئیات ـ صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ گوید کہ این لغت از دساتیر است صاحب انند نقلش برداشتہ صاحب سفرنگ بشرح دہمی فقرہ (نامہ شت ساسان نخست) این را بزای ششم عوض رای مہملہ نوشتہ و استعمال جمع اینا ہم کردہ صراحت حروف ہم کند مولف عرض می کند کہ ہر دو محققین اول الذکر یا اینکہ در کتابت غلط کردند کہ زای ہوز را بہ رای مہملہ نوشتند یا این مبدلش باشد چنانکہ بزغ و برغ ـ بہر حال قیاس می خواہد کہ (پازتاز) اسم جامد فارسی قدیم باشد بمعنی جزو و بز یا دت یای مصدری این لغت بمعنی جزئی مستعمل شد (اردو) جزئی ـ کلی کی ضد ـ مونث ـ ناکامل ـ ناتمام ـ منطق میں وہ جسکا نفس مفہوم زیادہ چیزوں پر صادق نہ آسکے جیسے زید جزئی ہے انسان کا ـ

پازدن مصدر اصطلاحی ـ بقول بہار بمعنی بازی دادن (فطرتی سہ) جلوہ آن ساق سیمین دل ز قمری می برد ٭ قدر آن در بیرون دل سرو را پا می زند ٭ و ترک کردن (صائب سہ) دست چون در کمر موج تہید ست زنم ٭ منکہ چون رشتہ گوہر پا زدہ ام ٭ وارستہ ذکر معنی دوم کردہ صاحب بحر ہم با تش و صاحب انند نقل نگار بہار بہر دو معنی مولف عرض کند کہ از شعر اول ہم معنی دوم حاصل میشود مخفی مباد کہ در نسخہ بہار مطبوعہ سراجی دہلی بر معنی اول الذکر قناعت شدہ و مطبع نولکشور

بمعنی آخر الذکر ہم نوشتہ و نظر بہ معنی ترکیبی (۱) بمعنی حقیقی زدن پا بہ چیزی است (محمد سعید اشرف سے) از تغافلہای پی در پی گر بارش کنم ؛ پا زنم چندان بجنت خود کہ بیدارش کنم ؛ و (۲) کنایہ باشد از ترک کردنش چنانکہ از کلام صائب کہ بالا مذکور شد پیداست (ولہ سے) صد گل بیخار دارد در قفا ہر زخم خار ؛ پای زد بر دولت خود ہر کہ خار از پا کشید ؛ (اردو) لات مارنا۔ بقول آصفیہ (۱) خفگی سے ٹھوکر مارنا (۲) ترک کرنا (جرأت سے) مرا ہون جس کے لئے مین ہزار حیف وہ شوخ ؛ کبھی نہ لات بھی آکر مزار پر مارے ؛ (لا ادری۔ از آصفیہ سے) مع قارون زمین مین دہس گیا گنج زر قارون ؛ کسی نے دولت دنیا پہ ایسی لات ماری تھی ؛

پازدہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی پائمال مولف عرض کند کہ موافق قیاس است و متعلق بمعنی اوّل (پازدن) اسم مفعولش (اردو) پائمال بقول آصفیہ۔ فارسی۔ روندا ہوا۔ پامال۔

پازش اصطلاح۔ بقول برہان بکسر زای ہوز بر وزن خواہش گیاہ و علف زیادتی را از میان غلہ زار کندن و دور افگندن ہچنانکہ پیرایش شاخہای زیادتی درخت را بریدن صاحبان ناصری و انند ہم ذکر ایمعنی کردہ اند مولف عرض کند کہ این حاصل بالمصدر (پازیدن) بود و مبدل پاچیدن بمعنی بیان کردۂ محققین یا لاینی خس و خاشاک از بن پای غلہ زار چیدن و صاف و پاک کردنش۔ حالا مصدر (پازیدن) بر زبان نیست و محققین مصادر آنرا ترک کردہ اند و این حاصل بالمصدرش خبر میدہد از وجود آن و اصلش پاچیدن مستعمل است بدیگر معانی چنانکہ گذشت این است

تحقیقت این لغت کہ معاصرین عجم تصدیقش میکنند (اُردو) دکن مین اس کو کلچائی کہتے ہین اور محاورۂ زبان مین (نلائی) بقول آصفیہ - اسم مونث - کھیت نلانے کا کام - صفائی -

پازگیر | اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ قسم ماروائژدہا مؤلف عرض میکند کہ اگرچہ دیگر محققین این را ترک کردہ اند ولیکن معاصرین عجم تصدیق این میکنند کہ اصل این (از پاگیر) بود بحذف الف و قلب بعض پازگیر شد یعنی چیزی کہ کسی را از پای او گیرد و قید کند قسم مار وائژدہاست و این کنایہ باشد (اُردو) سانپ اور اژدہا کی قسم - مونث -

پازن | اصطلاح - بقول برہان بروزن وادن (۱) بزکوہی را گویند صاحب ناصری چہ خوش صراحت کردہ کہ بمعنی پازدن است و اصطلاحاً معنی بالاقرار یافت نیز چرا پہ کہ (۲) بمعنی رقاص کہ در ہند آنہا پاتر گویند -

مؤلف عرض کند کہ اشارۂ این بر معنی دوم بر تو ن گذشت و این بمعنی اوّل اسم فاعل ترکیبی است بمعنی پای زنندہ و مطلقاً برای بز کہ چون او را برای ذبح می گیرند پا ہای خود زند وہمین است عادت او و تخیلش علاج رستگاری و در بزان کوہی این عادت بیشتر است بحدّی پا ہای خود می زنند کہ اکثر از دست گیرندہ جدا و رہا می شوند از ینجاست کہ فارسیان این را بدین اسم موسوم کردند کہ کنایہ باشد و ماخذ معنی دوم ہم ہمین کہ چون رقاصان را از پی ہا لیش گیرند پا ہای خود می زنند بدین امید کہ او را بگذارند (اُردو) (۱) بزکوہی - مذکر - جنگلی بکرا (۲) پتنگا - بقول آصفیہ - مذکر - پروانہ - پردار کیڑا - اسی کو دکن مین پاتر کہتے ہین -

پازنامہ | اصطلاح - بقول ناصری وانند پازنامہ

پاچ نامہ یعنی لقب و قرین و ہمال گزشت
مولف عرض کند کہ صراحت پاخدش
ہم در انجا کردہ ایم و درینجا ہمین قدر کافی
است کہ مبدل آنست چنانکہ پچشک و
پزشک (اردو) دیکھو پاچنامہ۔

پازند اصطلاح۔ صاحب برہان گوید کہ
بروزن پابند تفسیر زند باشد و زند کتاب
زردشت است و برعکس این ہم گفتہ اند
یعنی زند تفسیر پازند است و بعضی دیگر گویند
کہ (زند و پازند) دو کتاب اند از تصنیفات
ابراہیم زردشت در آئین آتش پرستی و دیگری
گوید کہ ترجمہ کتاب زند است و پازند ای فارسی
ہم آمدہ۔ صاحب جہانگیری ہم ذکر این کردہ
(انوری سہ) حرف صورت از قضا بگرداند
مرحبا زند حبذا پازند۔ صاحب سروری
بذکر معنی بالا صراحت فرماید کند کہ زند و پازند
نام تفسیر کتاب اپستا باشد صاحب رشیدی

می فرماید کہ چیزی کہ بر آتش زنند تا از آن
آتش برآید و معنی ترکیبی آنکہ ہمپائی و معاونت
با آتش زنہ در بر آوردن آتش کند و بدین
مناسبت شرح زند را گویند چہ احکام آتش
کہ در زند مکنون است باعانت آن شرح
ظاہر می شود و صاحب ناصری متفق با برہان
(حکیم ناصر خسرو) ای خواندہ کتاب زند و
پازند زین خواندن زند تا کی و چند و ولے
پر ز فضول و زند پر لیب ز زردشت چنین
نوشتہ در زند و خان آرزو در سراج بذکر قول
برہان و رشیدی گوید کہ تحقیق این در ابستا
گزشت مولف عرض کند کہ اسم جامد
فارسی قدیم است کہ آن را شرح زند و پاژند
گویند (اردو) دیکھو آبستا جو معنی شرح زند
گزرا اور بعضوں نے زند و پازند کو کتاب
کہا ہے جو ابراہیم زردشت کی مصنفہ ہے
دونوں حالتوں میں مونث۔

پازوپرمی اصطلاح - بقول جهانگیری نوعی از انگور. دیگر از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده. پاز بمعنی بعض و نازک ولطیف بجایش گذشت و چون پر از شراب از انگور است که می آید مؤلف عرض کند که این ترکیب هم کنایه از قسم خاص انگوری توان گرفت که شیره دار ولطیف باشد. موافق قیاس (اردو) انگور کی ایک خاص قسم کو فارسی والے پازوپری کہا ہے

پازوم اصطلاح - بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بضم زای هوز بمعنی طعام و غذا. مؤلف عرض کند که دیگر همه محققین ازین ساکت. معاصرین عجم بر زبان ندارند اگر سند استعمال پیش شود توانیم گفت که اسم جامد فارسی قدیم است. یکی از معاصرین زردشت که دستور ایشان است این را لغت ژند و پاژند گوید که اعتبارش کنیم (اردو) غذا مؤنث

پازهر اصطلاح - بقول برهان بفتح زای هوز وسکون ها ورای قرشت [illegible] واصل این پادزهر بوده یعنی شوینده زهر و پاد بمعنی شستن و پاکیزه کردن آمده دال حذف شده ومعرب آن فادزهر است و آن را تریاق نیز گویند و بعربی حجر التیس خوانند اگر با آب را بسایند و بر گزندگی ها بمالند نافع باشد. صاحبان جهانگیری و رشیدی و سروری و (ناصری) بذیل پازهر ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج اصل این را به دال مهمله عوض داده اند یعنی (پادزهر) که بجایش گذشت و قول برهان و جهانگیری را به دال غلطی پندارد مؤلف عرض کند که پاد بمعنی شست و شو و پاکیزگی بجایش می آید اگر بقول جهانگیری اصل این را (پاوزهر) قرار دهیم این محقق آشفت و خیال ما ماخذ بیان کرد رشیدی را هم بیند و که بر (پادزهر) به دال مهمله عوض شده او گذشت ولیکن ماخذ

اوّل الذکر را غلط ندانیم (اُردو) دیکھو
پاوزہر

پازی | بقول سفرنگ بشرح (رسند ہمی
فقرۂ نامہ شت ساسان نخست) بمعنی لخت
وجزوی مولّف عرض کند کہ پاز بمعنی بخش
و نازک و لطیف بجایش گذشت با زای ہوّز
و پار بمعنی پارہ بہ رای مہملہ قیاس می خواہد
کہ درینجا پاری بہ رای مہملہ باشد بمعنی لخت
وجزوی و اگر باعتماد صاحب سفرنگ این را
بہ زای معجمہ صحیح دانیم توانیم گفت کہ مبدّل آنست
کہ رای مہملہ بہ زای معجمہ ہم بدل میشود چنانکہ
بہیج و بزیج تحتانی آخرہ برای وحدت است
و پیش ما چادارد کہ اصل این در فارسی قدیم
پاژ نیز است کہ ذکرش بر پاژیرہ می آید و این
مخفف آن بحذف زای فارسی واللہ اعلم
بحقیقۃ الحال (اُردو) ایک ٹکڑا۔ ایک جزو۔

پازیب | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ
فرہنگ فرنگ بکسر زای ہوّز زیوری است
مر پای را مولّف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی
است بمعنی زیب دہندۂ پا و این زیور خلخال
ہم نام دارد (اُردو) پازیب (دیکھو پاوبجن)

پازیر | اصطلاح۔ بقول برہان بر وزن
جاگیر چوبی را گویند کہ در زیر سقفی یا دیواری
کہ قصد رکردہ باشد فرو زنند تا نیفتد صاحبان
ناصری وانند ہم ذکر این کردہ اند مولّف
عرض کند کہ موافق قیاس ما چیزی کہ زیر پای
چیزی است قلب اضافت زیر پا و (پاویر)
بہ موحدہ و دال مہملہ مخفف زای ہوّز ہم بہمین
معنی گذشت (اُردو) وہ ستون یا لکڑی
جو منائع سقف کے نیچے سہارے کے لیے
قائم کرتے ہیں تاکہ وہ گرنے سے محفوظ
رہے اسی کو دکن میں پوٹی اور ٹھونی کہتے
ہیں۔ صاحب آصفیہ نے تھونی پر یہی معنے
لکھے ہیں۔ اڈواڈ (دیکھو پاویر)

پازژه | اصطلاح - بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ بکسر زای ہوّز حصّه از شب باشد مولّف عرض کند که ہمین لغت به ہمین معنی با موحّده و زای مہمله عوض زای فارسی گذشت که ذکر ماخذش ہمه در انجا کرده ایم و دریںجا ہمین قدر کافی است که پازژ بقول دستوران معاصر زردشت بمعنی حصّه و جزو است و ہای نسبت بران زیاده شده مخصوص شد برای حصّهٔ شب (اُردو) رات کا ایک حصّه

پاژ | بقول برہان بسکون زای فارسی نام دہی است از بلوکات طوس - صاحبان انند و ناصری ہم ذکر این کرده اند مولّف عرض کند که باژ به موحّده به معنی چارمش به ہمین معنی گذشت و جز این نیست که این را اصل دانیم و آن را مبدّل این چنانکه اسپ و اسب (اُردو) دیکھو باژ کے پہلے معنے -

(الف) **پاژخ** | بقول برہان و مؤید بر وزن آزخ بمعنی مالش و آزار صاحب جہانگیری این را بمعنی نالش گفته (عماد زوزنی ـه) ای کرده دلم غم تو رخ رخ ؛ تا چند کنم زعشق پاژخ ؛ صاحبان رشیدی و ناصری و جامع ہمزبانش - خان آرزو در سراج متفق با جہانگیری و رخ را خفّت این گوید صاحب انند صراحت مزید کند که به زای ہوّز ہم به ہمین معنی آمده مولّف عرض کند که ما تعریف بیان کردهٔ محقّقین آخرالذکر را درست دانیم و معاصرین عجم ہم اتفاق دارند گویند که فارسی قدیم است و از کلام عماد ہم مصدّق

(ب) **پاژخ کردن** | بمعنی نالش کردن ثابت (اُردو) (الف) نالش بقول آصفیه فریاد - شکایت (ب) نالش کرنا - شکایت کرنا - فریاد کرنا -

پاژگیر | اصطلاح - بقول انند بحواله فرہنگ فرہنگ به کاف فارسی بمعنی باج گیر است

مولف عرض کند که پاژ درینجا مبدل باج
است یا برعکس این که پاژ بمعنی باج اصل
باشد که جیم عربی بزای فارسی و بالعکس آن
بدل میشود چنانکه کج و کژ و کجک و کژک و گجگاه گفته
کبیر بحذف تحتانی و صراحت معنی باج گیر بحذف
تحتانی و صراحت معنی باجگیر بجایش مذکور شد اسم فاعل
ترکیبی است (اُردو) دیکھو باج گیر

پاژگین اصطلاح - بقول انند بحوالۂ
فرہنگ فرنگ ہمان پارگین که گذشت مولف
عرض کند که درینجا اصطلاح ہم پاژ را استبدال
پار دانیم چنانکه پژکم و پژکم و صراحت ماخذ
بر پارگین مذکور که به موئدهٔ اول ورای ما ہم
اصل ہردو است (اُردو) دیکھو پارگین
اور پارگین -

پاژنامه اصطلاح - بقول برہان مرادف
ہمان پارنامه و باج نامه که گذشت صاحبان
جہانگیری و موید و رشیدی دانند ہم ذکر اینہا
کرده اند مولف عرض کند که این مبدل
آن چنانکه شب و شپ و بژکم و پژکم و اشارهٔ اینہا
ہمدر انجا مذکور و ماخذ این ہم ہمدر انجا
بحث کرده ایم (اُردو) دیکھو بارنامه کے
پانچویں معنے -

پاژند بقول ناصری (۱) مرادف ہمان
پاچنگ است که گذشت صاحب انند بیفزاید
که بہ زای فارسی (۲) آہنی است آہنی که
بدان آتش را اشکنند و بگیرند و بمناسبت
ہمین معنی (۳) نام تفسیر ژند که کتاب زرتشت
است در میان دین آتش پرستان (کذا فی
النہایت) و بحوالۂ ناصری ذکر معنی اول ہم
کرده صاحب موید بغیر کسی معنی اول و دوم
و نسبت معنی سوم چی فرماید که کتابی است
معتبر در احکام دین آتش پرستی و قیل
صحف ابراہیم مولف عرض کند که معنی
اول این را مبدل پاچنگ گیریم که جیم

فارسی بدل شد به زای فارسی چنانکه تاشچه و
تاژه و کاف فارسی بدل شد به دال مهمله
چنانکه اورنگ و اورند و بمعنی دوم اسم جامد
فارسی قدیم و بمعنی سوم این را اصل پازند
دانیم که به زای هوز گذشت و آن را مبدل
این که زای فارسی بدل میشود به زای عربی
چنانکه مژده و مزده دیگر هیچ (اردو) (۱)
دیکھو پاچنگ (۲) دیکھو آتش گیر (۳) دیکھو پازند

پاژنگ | اصطلاح - بقول برهان بازای
فارسی بر وزن آهنگ مرادف پاچنگ است
صاحبان جهانگیری و رشیدی مانند هم ذکر
این کرده اند صاحب رشیدی صراحت میفرماید
کند که بقول سامانی اصل همین است و پاچنگ
که گذشت مبدل این مولف عرض کند که
که با اشاره این معنی را نگاه کرده ایم (اردو)
دیکھو پاچنگ -

پاژو | اصطلاح - بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرهنگ بر وزن بازو (۱) نوعی از تره و (۲)
بازوی در و (۳) لب در را گویند مولف
عرض کند که دیگر همه محققین ازین ساکت
و خصوصاً سکوت صاحب محیط از معنی اول
تقاضای آن میکند که بدون وجود سند استعمال
معنی اول را تسلیم نکنیم و بمعنی دوم جا دارد که
این را مبدل بازو دانیم که به موحده و زای
هوز گذشت چنانکه اسب و اسپ و باز
و باژ و همین تبدیل این معنی خاص را پیدا
کرده که مخصوص به در است و جا دارد که
همین را اسم جامد بمعنی دوم گیریم چه همین
مانند و پس از آن بازو را که به همین معنی گذشت
مبدل این دانیم و آنچه بمعنی سوم لب در
گفته تصحیف محقق می نماید که بی خبر پیش
از مأخذ لب در را داخل معنی کرده و اگر
برای آن سند استعمال بدست آید مجاز
معنی دوم دانیم (اردو) (۱) ایک ترکاری

سکا نام فارسی مین پاژو ہے جس کی تعریف
مزید افسوس ہے کہ معلوم نہ ہوسکی مؤنث
(۲) دیکھو پاژو کے دوسرے معنے (۳)
لب ور مذکر۔

پاژوہ | اصطلاح - بقول انند بحوالہ
فرہنگ فرنگ بضم زای فارسی وفتح واو
(۱) اسپی کہ سہ یا چہار پای او سفید باشد
و (۲) مرضی کہ بر بدن پیدا شود مؤلف
عرض کند کہ بمعنی اول مرکب است از پا بمعنی
حقیقیش و ژوہ کہ مبدل جوہ است بمعنی سپید۔
محققین فارسی زبان از جوہ بمعنی ساکت و معاصرین
زروشت گویند کہ جوہ بمعنی سپید لغت زند و پازند است
دجوہی نام گلی سپید از ہمین لغت قرار یافت پس
معنی لفظی این (پاسپید) و استعارہ از اسپی کہ ہر
چہار پایش سپید باشد و مجازاً برای اسپی ہم کہ سہ
پایش سفید است و نیز بر سبیل مجاز مرضی را بدین اسم
موسوم کردند کہ بر بدن داغ ہای سپید پیدا کنند
چنانکہ در آغاز مرض برص - بالجملہ تبدیل جیم
بہ زای فارسی موافق قیاس چنانکہ
کج و کژ و ازینکہ معاصرین ہم این لغت
را بہ زبان ندارند و دیگر محققین فارسی
زبان ہم ازین سکوت ورزیدہ اند ما
برای ہر دو معنی مشتاق سندی باشیم خصوصاً
برای معنی دوم (اُردو) (۱) وہ گھوڑا
جس کے چارون پاؤن یا صرف تین
پاؤن سفید ہون - مذکر (۲) ایک مرض
جس مین جسم پر سپید دھبے پیدا ہون
از قسم برص - مذکر۔

پاژہ | اصطلاح - بقول برہان بفتح زای
فارسی بمعنی پاچہ کہ بعربی کراع خوانند۔
صاحبان سروری وجہانگیری وناصری ذکر این
کردہ اند مؤلف عرض کند کہ این مبدل
آن است چنانکہ ناچیز و ناژیزہ - صراحت ماخذش
ہمدران جا مذکور (اُردو) دیکھو پاچہ۔

پاس بقول برہان وجہانگیری ورشیدی وناصری وموید وجامع بروزن طاس (۱) بمعنی نگاہداشتن ونگاہبانی وحراست کردن (فخر گرگانی سے) گشایم یکی را ازنکشوده راز سپارم یکی جنس نسبوده راز بشرطی که داری زاغیار پاس نیاری درمعنوی را قیاس (صاحب سروری بر نگاہبانی وحراست قانع (انوری سے) ای برسم دولت از آغاز دوران داشته طارم قدرتر اہمسروی ہفتم چرخ پاس بہار با تفاق صاحب سروری گوید که بدیں معنی بالفظ داشتن ونگه داشتن مستعمل ہرچند لفظ نگه دران مستدرک۔ خان آرزو در سراج می فرماید که بمعنی نگاہداشت است وپاسبان ازہمین ماخوذ مولف عرض کند که این اسم جامد است به معنی بیان کردۀ سروری ومخفف پارس که بجایش گذشت بحذف رای مہملہ ومصدر پارسیدن که حالا متروک است ازہمان پارس وماصر تحقیقش برلفظ پارسا کرده ایم که گذشت وپاس اسم مصدر پاسیدن باشد که بجایش می آید سند گرگانی با این تعلق ندارد بلکه متعلق به معنی ہشتم است که مجاز ہمین باشد محققین بالا غور برنزاکت معنی نکرده اند وازسند انوری که بالا مذکورشد مصدر (پاس داشتن) پیدا است که بجایش مذکور شود وہیچ تخصیص درمصادر بیان کردۀ بہار نیست استعمال این بامصدر ستعدده درملحقات می آید (اردو) حفاظت۔ نگہبانی۔ مونث۔

(۲) پاس۔ بقول برہان وموید وجامع بمعنی استوار داشتن مولف عرض کند که مقصود محققان بالا از استواری است که حاصل بالمصدر (استوار داشتن) باشد طرز بیان شان از معنی مصدری بغلط می اندازد۔ وبدیں معنی مجاز معنی اوّل دانیم۔ باعتبار قول جامع که محقق

اہل زبان است انہمعنی را بدون سند استعمال تسلیم کنیم (اُردو) استواری۔ مونث۔ مضبوطی۔ پائداری۔

(۳) پاس۔ بقول برہان بمعنی نوبت مولف عرض کند کہ مشتاق سند استعمال می باشیم کہ دیگر محققین زباندان این را ترک کردہ اند و مجاز معنی چہارم می دانیم کہ من وجہ ازان نوبت را تعلق است (اُردو) نوبت۔ مونث۔ دیکھو بناند۔

(۴) پاس۔ بقول برہان وجہانگیری وسروری ورشیدی وناصری وجامع یک حصہ از ہشت حصہ شب وروز چہ شبانہ روزی را بہ ہشت حصہ کردہ اند و ہر حصہ را پاسی نامیدہ اند (حکیم فردوسی ؎) یکی گفت صد رہ زیزدان سپاس ؛ نیایش کنم روز و شب در سہ پاس ؛ (ولہ ؎) چو یک پاس بگذشت از تیرہ شب ؛ ز پیش اندر آمد خروش حلب ؛ صاحب سروری بحوالہ حسین وفائی می فرماید کہ پاس یک بخش شب باشد و آن کس کہ در الوقت بیدار باشد آن را پاسبان گویند (نظامی ؎) چو پاسی از شب ہیچو رگذشت ؛ ازان درشاہ دل رنجور رگذشت ؛ صاحب رشیدی بحوالہ سامانی صراحت مزید کند کہ حصہ روز و شب را ازان پاس گویند کہ نگاہداشت ہر پہر بہ پاسبانی متعلق است و باقی پاسبانان خفتہ باشند و پس از پہر دیگر خفتگان پاس دارند ولہذا بالطریق مجاز پاس گویند۔ صاحب موید گوید کہ چہارم حصہ روز و شب است کہ شب و روز ہشت پاس دارد۔ خان آرزو در سراج باتفاق موید می فرماید کہ بدینمعنی مجاز است مولف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان دانیم بمعنی با محققین

اوّل الذکر اتفاق داریم (اُردو) پاس۔ بقول آصفیہ پہر یعنی تین گھنٹہ کا وقفہ۔

(۵) پاس۔ بقول برہان وجامع شخصی را نیز گویند کہ در وقت پاس عمداً بیدار باشد یعنی پاسبان۔ صاحب جہانگیری بہ پاسبان ونگاہبان قانع (حکیم اسدی ؎ گرداً روز وشب ازبس ہراس ٭ بہر کوہ ودیدہ بہر دیدہ پاس ٭ صاحب سروری بذکر قول جہانگیری می فرماید کہ بواسطۂ مناسبت دیدہ کہ دیدبان باشد پاس را پاسبان گفتہ سہت والّا پاس بمعنی حراست خوب است خان آرزو بذکر این معنی بحوالۂ برہان گوید کہ خطا مولّف عرض کند کہ با خان آرزو اتفاق داریم محققین بالا در معنی سند حکیم اسدی سکندری خوردہ اند کہ پاس دران بمعنی نگہبانی وحفاظت است نہ بمعنی نگہبان اگرچہ نظر بر قول جامع کہ محقق اہل زبان است ہمین معنی را مجاز معنی اوّل توانیم گفت ولیکن نہ باسنا قول اسدی بلکہ طالب سند دیگر باشیم کہ از نظر ما استعمال این بدین معنی نگذشت (اُردو) دیکھو پاسبان۔

(۶) پاس۔ بقول برہان وجامع وسراج بمعنی حصّہ وبخش مطلقاً اعم ازینکہ از شب وروز باشد یا غیر آن۔ خان آرزو در سراج ذکر این معنی بحوالۂ فوسی کردہ مولّف عرض کند کہ باعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبان است بدین معنی مجاز دانیم از معنی چہارم کہ این تعمیم از ہمان تخصیص پیدا کردہ اند (اُردو) حصّہ۔ جزو۔ مذکّر۔

(۷) پاس۔ بقول برہان وجہانگیری وسروری وجامع بمعنی تنگی واندوہ دل (حکیم فردوسی در صفت شب ؎ فرشتہ گرفتہ ز شب بیم پاس ٭ پری در نہیب اہرمن در

ہراس ؛ صاحب رشیدی گوید کہ بمعنی اندوہ و بیم ۔ باس است بموحّدہ و آن عربی است
و فرماید کہ در جہانگیری کہ بمعنی تنگدلی آوردہ اصلی ندارد و سند آن ظاہر نیست و ظاہرا
باس بہای موحّدہ را پاس خواندہ صاحب ناصری می فرماید کہ جہانگیری ہمانا سہو کردہ
باس عربی را ببای پارسی دانستہ ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ آنچہ بمعنی ہراس آمدہ باید مولّف
عرض کند کہ شک نیست کہ سند فردوسی بکار این نمی خورد و از آن معنی تنگی و اندوہ دل
یا بیم یا تنگدلی پیدا نیست و لیکن باعتبار صاحبان سروری و جامع کہ محقق اہل زبانند
این را بمعنی مفرّس و مبدّل باس عربی دانیم ۔ عیبی ندارد (اُردو) دیکھو باس
کے دوسرے معنے ۔

(۸) پاس ۔ بہ تحقیق مولّف بمعنی حق و لحاظ ہم آمدہ چنانکہ پاس ایمان و پاس نمک
کہ بجایش می آید و مجاز معنی اوّل است (ظہوری ؎) منشور مہربانی خود مہر کردہ ایم ؛
پاس وفا بعہدۂ عہد الست ماست ؛ (ولہ ؎) در پاس ننگ و نام بغفلت نمیزند ؛
آری ہمیشہ در دل آگاہ گشتہ است ؛ (ولہ ؎) آبروی پاس ہر چیزی ظہوری بر شکست
گریہ شیرین شد بچشم و شور عمّان کم شد است ؛ (اُردو) پاس بقول آصفیہ
لحاظ ۔ خیال ۔ مذکّر ۔

(۹) پاس ۔ بقول بہار بمعنی ترصّد و انتظار (نظامی ؎) چو آگاہ شد ہر دلیر و شناس ؛
کہ ونروان دران قلعہ دارند پاس ؛ مولّف عرض کند کہ ما شعر نظامی را متعلق بمعنی
اوّل دانیم و از ہمین شعر نظامی (پاس داشتن) پیدا است کہ بجایش می آید

(اُردو) امّید - انتظار (دیکھو پاس کے پہلے معنے)

پاس آمدن | استعمال - صاحب آصفی بذکر این از معنی ساکت مولّف عرض کند کہ متعلق بمعنی ہشتم پاس است یعنی لحاظ آمدن و لحاظ عائد حال شدن (راقم مشہدی ؎) پیش ازینا پاس دل بدخویی مرا گرچہ با این دلنشین پہلو نشین خوکردہ ام (اُردو) لحاظ آنا - بقول آصفیہ - شرم آنا - خیال آنا لیکن استعمال شعرا سے معنی مطلوبہ حاصل ہوتے ہیں (ناظم ؎)
سچ ہی تھا عہد وفا لیکے دل اسکو دینا آگیا
وقت پہ کرتے ہوئے تکرار لحاظ (ولہ ؎)
جیب و دامن کو کیا سر بسر آلودۂ خون کچھ
نہ آیا تجھے اے دیدۂ خونبار لحاظ مولّف
عرض کرتا ہے پاس کرنا کا لازم ہے - پاس رہنا بھی کہہ سکتے ہیں جیسے (ان کو ہمارا مطلق پاس نہ رہا)

پاساخت | اصطلاح - بقول انند بحوالہ

فرہنگ فرنگ بمعنی مستعد و آمادہ مولّف عرض کند کہ فارسی قدیم باشد کہ حالا بر زبان معاصرین عجم نیست و محققین اہل زبان ہم ازین ساکت اگر سند استعمال پیش شود تو ایم عرض کرد کہ مخفّف (پاساختہ) باشد یعنی برخاستہ و کنایہ از آمادہ کہ در آمادگی و مستعدی عادت است کہ برخیزند (اردو) دیکھو آمادہ -

پاساد | استعمال - بقول برہان و مؤیّد و ناصری و انند و سراج و جامع بروزن آزاد بمعنی صیانت و آن محافظت کردن است خود را از سخنان ہزل و قبیح و افعال شنیعہ و قبیحہ مولّف عرض کند کہ مزید علیہ پاسد کہ مضارع پاسیدن است چنانکہ کناد از کند و شواد از شود و باد از بود

کہ بوجہ زیادتی این الف معنی دعائیہ پیدا

بیشود که ذکرش بر (الف وعا) گذشت
محققین بالا در تعریف این از صراحت
ماخذ کار نگرفته اند و بر نزاکت معنی غور نه
نفرموده معاصرین عجم با ما اتفاق دارند
و گویند که معنی بیان کردهٔ محققین بالا درست
نیست (اردو) خدا کرے که حفاظت کیا
چاہیے محفوظ رہے۔

پاسار اصطلاح - بقول برہان بروزن (ز)
آزار (۱) بمعنی لکد باشد - صاحب جہانگیری
این را مرادف پاسپار بہمین معنی گفته که می
آید و صاحب رشیدی پاسپار بپای فارسی چہارم
و پاسار ہر دو را (۲) بمعنی لگدکوب و
پائمال گفته و بقول سامانی فرماید که مرکب
از پای معروف و سار بمعنی مانا و مان از
ماندن بمعنی گذاشتن و معنی ترکیبی این بپا
گذاشته شده و فرماید که آنانکه بمعنی مجرد لکد
گفته اند خطاست - صاحب موید (پاسپار
و پاسپار) ہر دو را بمعنی لکد گوید صاحب
جامع پاسار و (پاسبار) بزیادت موحّده
بعد سین مہمله را بمعنی لکد گفته - خان آرزو در
سراج ہمزبان برہان **موءلف** عرض کند
که شک نیست که پاسار مخفف است از
پاسپار بمعنی لکدکوب و پاسپار مبدّل (پاسپار)
به بای فارسی چہارم که می آید چنانکه اسپ
و اسپ و اسب در صراحت ماخذش بجایش کنیم و
شک نیست که مجرد لکد معنی لفظی این نیست
پس معنی دوم حقیقی است و معنی اول باعتبار
قول جامع که محقق اہل زبانست مجازیش و تولیش
سندی برامانده و جا دارد که معنی لفظی (پاسپار)
را که می آید سپارندهٔ پا گیریم که اسم فاعل
ترکیبی است و کنایه از لکد که لکد سپارندهٔ
پاست و برای لکدکوب ہمین مرکب را
اسم مفعول ترکیبی دانیم که پای بدو سپرده
شده این است حقیقت ہر دو معنی محققان

ہند نژاد در انہیں سند کہ از غرور کار نگیرند و معنی
بیان کردہ اہل زبان آنرا بکلفت غلط گویند۔ قائل
(اُردو) (۱) لات۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔
اسم مونث۔ لکد۔ لت۔ لیج۔ پاؤں کی ضرب
آپ ہی سے لکد کو بھی اردو میں انہیں معنوں
میں مستعمل کہا ہے (۲) پائمال۔ دیکھو پازدہ

پاس ایمان | استعمال۔ بمعنی لحاظ ایمان
باشد متعلق بمعنی ہشتم پاس و سند این بمعنی
اوّل پاس گذشت (اُردو) پاس ایمان
ایمان کا پاس کہہ سکتے ہیں جیسے "افسوس
ہے آپ کو مطلق پاس ایمان نہیں۔ یا ایمان
کا پاس نہیں"

پاسبار | ایمان کہ بدیل پاسبار نہ کہرش گذشت
(اُردو) دیکھو پاسبار۔

پاسبان | اصطلاح۔ بقول برہان برون
آسمان شب زندہ دار و حافظت کنندہ
صاحبان بحر و بہار عجم و سروری و رشیدی
ذکر این کردہ اند (انجمن گیتی سـ۵) بر فراز
بارہ او پاسبان ورنیم شب ؎ نادر یا چون
چشم ماہی بیند از سوی مغاک ؎ مولف
عرض کند کہ از قبیل نگہبان و (باغبان) کہ
گذشت متعلق بمعنی اوّل پاس (اُردو)
پاسبان۔ دیکھو پاؤ کے دوسرے معنے۔

پاسبان خطۂ اوّل | اصطلاح۔ بقول
انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی فرشتگان
مولف عرض کند کہ از خطۂ اوّل آسمان
اوّل مراد است اگرچہ موافق قیاس است
ولیکن مشتاق سند استعمال می باشیم کہ محققین
اہل زبان این را ترک کردہ اند (اُردو)
فرشتے۔ دیکھو اولی اجنحہ۔

پاسبان طارم نہم | اصطلاح۔ بقول
برہان و بحر و موید کنایہ از کوکب زحل و
مرادف مطلق (پاسبان فلک) کہ می آید
صاحبان بحر و موید و انند ہم ذکر این کردہ اند

غالب دہلوی در قاطع برہان اعتراض میکند
کہ مقام زحل فلک ہفتم است و فلک ہشتم کرسی و
نہم عرش پس چگونہ زحل پاسبان فلک نہم باشد
مولف عرض کند کہ ضرورت ندارد کہ پاسبان
عرش متصل آن بر فلک نہم باشد پس عیبی نیست
کہ پاسبان عرش بر مقام خود یعنی بر فلک ہفتم
پاسبانی عرش و کرسی کند و این را پاسبان طارم
نہم گوییم (مرکب اضافی است) و مقصود از پاسبانی
نیست کہ خود بر فلک نہم باشد۔ حق آنست کہ
غالب در اکثر تردیدات برہان سکندری خود
و تضییع اوقات خود نمود و ای بر و (اُردو)
زحل۔ دیکھو برید فلک۔

پاسبان طارم ہفتم اصطلاح۔ بقول
رشیدی ہمان زحل۔ صاحب جہانگیری در ملحقات
این را آوردہ و خان آرزو در سراج ہم **مولف**
عرض کند کہ مرکب اضافی است یعنی پاسبانی
کہ بر فلک ہفتم است کہ نگہداشت عرش و کرسی
می کند (اُردو) دیکھو پاسبان فلک نہم اور
(برید فلک)

پاسبان فلک اصطلاح۔ بقول برہان
و رشیدی و بحر و (جہانگیری در ملحقات) و خان
آرزو در سراج و مؤید ہمان ستارۂ زحل کہ بر
فلک ہفتم برای پاسبانی عرش قائم است **مولف**
عرض کند کہ مرکب اضافی است و در سبعہ
سیارہ این را پاسبان ازین گفتند کہ بر فلکی
قائم است کہ زیر عرش و کرسی است۔ خلاف
قیاس نیست (اُردو) دیکھو پاسبان فلک
ہفتم و نہم۔

پاسبانی استعمال۔ فارسیان بر پاسبان
یای مصدری زیادہ کردہ بمعنی نگہبانی استعمال
کردہ اند کہ موافق قیاس است (ظہوری
ع) پاسبانی بہ ظہوری نازان بخواب
بیدار تر از بیدار ریست (اُردو) پاسبانی
بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ چوکیداری

محافظت۔ رکھوائی۔ چوکسی۔ دربانی۔

پا سبز اصطلاح۔ بقول وارستہ (۱) بمعنی میانجی (واعظ ؎) کند صفای چمن خلق را بی تکلیف ہے شدہ است خضر رزرا بہ مال کمال پا سبز ہے و (۲) شوم قدم در آنندراج و بہار و فرہنگ خان آرزو در چراغ بذکر معنی اوّل می فرماید کہ (۳) دلیل راہ و راہ نما ہم باشد (وحید ؎) بعاشق می نماید آشنا خط لعل جانان را ہے کہ ہر از خضر پا سبزی نبا شد آب حیوان را ہے بہار بذکر معنی اوّل گوید کہ (۴) و لال ہم و سند (لا ادری) پیش می کند (؎) بیا پاید شمع شبہا عارض او را بخیر ہے گشتن پا سبز فرض آمد بہر مذہب کہ ہست ہے نیز صراحت کند کہ بمعنی دوم (سبز پا) ست صاحب بحر بہ معنی اوّل و دوم و سوم قانع مولّف عرض کند کہ از معنی اوّل قاصد مراد است و بمعنی دوم قلب اضافت سبز پا کہ فارسیان بمعنی سبز قدم شوم و بد قسمت را گویند از ینکہ پای کسی کہ سبز بیشود علامت بیماری است و قوت سیر ندارد و قاصد و راہ نما را ہم سبز پا مجازاً گفتند کہ از تعب و کثرت سیر خون زائد در پا ہای شان ہم جمع شدہ رنگ پا سبزی نماید معنی چہارم ہیچ است کہ سند ش خود متقاضی معنی دوم است پس ضرورتی ندارد دیگر معنی تازہ پیدا کنیم (اردو) (۱) قاصد دیکھو اسکو (۲) سبز قدم بقول آصفیہ۔ سبز پا منحوس قدم۔ شوم۔ بدبخت منحوس۔ نامبارک۔ وہ شخص جس کا آنا مبارک نہ ہو۔ جس کے آنے سے نقصان یا تکلیف یا خرابی ہو جاے (رنگین ؎) آکے وہ پھر بھی گیے دیکھو ابتک نہ پھری ہے لینے بازار جو وہ سبز قدم یان گئی ہے (عشمت ؎) خط نے ترے حسن سب گنوایا ہے پیہ سبز قدم کہان سے آیا ہے (۳) راہ نما

بقول آصفیہ۔ اسم مذکّر۔ بادی۔ راستہ
دکھلانے والا (۳) دلّال۔ دیکھو پادکان
کے دوسرے معنے۔

پاسبک | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ
فرہنگ فرنگ بفتح سین مہملہ و ضمّ بای موحّدہ
(۱) تیز گام و تیز قدم و (۲) نوعی از تیر۔
مولّف عرض کند کہ دیگر محقّقین فارسی
زبان و معاصرین عجم ازین ساکت۔ و بلحاظ
معنی ترکیبی اسم فاعل ترکیبی و موافق قیاس
(اردو) (۱) تیز قدم۔ جلد چلنے والا (۲)
تیر کی ایک قسم۔ مذکّر۔

پاسپار | اصطلاح۔ بقول برہان و جہانگیری
و رشیدی و ناصری بمعنی ہمان پاسار کہ مخففش
این گذشت۔ صاحب برہان بحوالہ مؤید
صراحت مزید کند کہ کلہ بازی طفلان در
در آب و در خشکی (از جہانگیری)۔ لاادری
؎ چون شد ندی چو بہشتان در خواب ماز
پاسپاری بہ پاسبانش زد از صاحب مؤید این
را مرادف پاسار گفتہ بحوالہ فرہنگ قواس
گوید کہ این را در بیان بازیہا آوردہ ازین
معلوم میشود کہ آن کلہ بازیست کہ بچگان در
آب و در سایہ می بازند مولّف عرض کند
کہ حقیقت ماخذ این بہ پاسار گذشت و معنی
بیان کردۂ مؤید۔ محقّقین زباندان ترک
کردہ اند مجرّد قیاسش ہیچ و تکمیل بحث این
بر پاستار می آید (اردو) دیکھو پاسار اور
بلحاظ بیان مؤید الفضلا لڑکون کا وہ کھیل
جو پانی اور خشکی مین کھیلتے ہین۔ مذکّر۔

پاستادہ | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ
فرہنگ فرنگ مخفّف بپا استادہ کنایہ از
مستعد و آمادہ مولّف عرض کند کہ بہ
سین مہملہ موافق قیاس است کہ ہر مستعد و
آمادہ کاری بپا خیزد برای سرانجام آن کار
معاصرین عجم بر زبان ندارند و محقّقین زباندان

ذکر این نکرده اند (اُردو) دیکھو آمادہ۔

پاستار | اصطلاح - بقول رشیدی مرادف همان پاسپار که گذشت و سندش همان سند لادری که صاحب جهانگیری بر پاسپار نقلش کرد رشیدی درینجا به فوقانی عوض بای فارسی نقلش کرده و خان آرزو در سراج بذیل پاسپا و پاسپار گوید که قوسی پاسپار را بمعنی پی سپر و لگد کوب تنها آورده و همین صحیح است چراکه پی سپر دراصل پاسپار بود که الف اوّل را اماله کرده اند والف دوم را حذف از جهت تخفیف و پی سپر شد بی شبه بمعنی لگدکوب است و این نیز بهمان معنی باشد و پاسار مخفف پاستار است به فوقانی چنانکه جهانگیری گفته پس این لفظ جدا باشد و ازین باب نبود مولف عرض کند که جهانگیری ذکر این نکرد بلکه ذکر پاسپار به هر دو بای فارسی کرده نمیدانیم که خان آرزو چگونه پاستار را در جهانگیری یافت عجب است که شعری از قدما که نقلش در جهانگیری است با نقلش بر پاسپار کرده ایم و در سراج اللغات خان آرزو هم به تای فوقانی عوض بای فارسی است - بالجمله چنان معلوم میشود که خان آرزو نسخهٔ جهانگیری که داشت غلطی کتابتش او را در غلطی انداخت - با اشارهٔ ماخذ این هم بر پاستار کرده ایم (اُردو) دیکھو پاسار -

پاستان | اصطلاح - بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بمعنی پیشین و سابق و پاستانیان بمعنی پیشینیان مولف عرض کند که پاستان به موحده به همین معنی گذشت و صراحت ماخذش همانجا به معنی اوّلش کرده ایم و درینجا همین قدر کافی است که مبدل آنست چنانکه تب و تپ ([illegible]) یکی نامه بد از گه پاستان ؎ فراوان بدو اندرون داستان ؎ (اُردو) دیکھو پاستانا

کے پہلے معنے۔
پاس جستن | اصطلاح۔ صاحب آصفی ذکر این کرده است
از معنی ساکت مولف عرض کند که بمعنی لحاظ داشتن

متعلق بمعنی ہشتم پاس که بجایش گذشت (صاحب ...)
دلیل جوہر ور لیست پاس اہلیت جستن ہو زنامحرم
نگہدارند ابکار معانی را ۔ (اُردو) لحاظ رکھنا۔ لحاظ کرنا

پاسخ | بقول برہان بضم ثالث و سکون خای نقطه دار جواب را گویند که در مقابل
سوال است صاحب سروری از شیخ نظامی سند آورده (ــہ) زبانش کرد پاسخ
را فرامشت ؛ نہاد از عاجزی بر دیده انگشت ؛ صاحبان جہانگیری و رشیدی ذکر
این کرده اند صاحب ناصری گوید که بمعنی جواب مطابق سوال معروفست ولی اصل
لغت پاسنج بوده چه سختن بمعنی سنجیدن آمده چنان معلوم می شود که آنکه در پایان صفحه را سطر
می نگارند که مطابق اوّل سطر صفحهٔ عقب است که آن را پاورقی می گویند۔ پاسخ بود
و بتدریج بمعنی جواب مستعمل و مطابقهٔ آن را جواب ده می گویند و پاسی رس و پی رس را اصطلاحاً
و پی رس بہمین معنی ۔ پاسخت و پھرس نیز گفته اند و پھرس را فہرست معرب است
و پاسخ بفتح سین صحیح باشد نه بضم ۔ چه سختن مفتوح است خان آرزو در سراج بر
مطلق جواب قانع ۔ بہار گوید که با لفظ آوردن و دادن و کردن و نمودن مستعمل و
این ظاہرا ماخوذ از پاس است که جواب ہم مجیب را محافظت و نگاہبانی می کند
و سائل را از باز گفتن باز میدارد و این مجازی است که مشہور شده و حکم حقیقت
بہم رسانده والله اعلم بحقیقة الحال مولف عرض کند که طبع آزمائی ہر دو محققین
در تلاش ماخذ اسم جامد مضحکه خیز است و حق آنست که بتلاش ماخذ اسمای جامد

رفتن مصدر انجامی رسید که اجزای لفظ مرکبہ معنی تجیز باشد باختہ بیان کردہ ہر دو محققین
پیچ است بعض معاصرین عجم گویند و اشارہ آن در تعریف ناصری ہم کہ جوابی کہ موافق
و منظوری سوال است نہ برخلاف آن پاسخ باشد و استعمال عام مجاز آن و از این
تصدیق اینقدر واضح میشود کہ در ترکیب و وضع این لفظ - پاس بمعنی لحاظ داخل است
و خای معجمہ زائد چنانکہ سیاوش و سیاوخش البتہ این ماخذ قرین قیاس است - انحصار
استعمال این بصراحت چار تا مصادر بیان کردہ بہار و در ملحقات این باقی نماند -
(اردو) جواب - بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - دال کا تخفیف - اتر - پاسخ -

پاسخ آوردن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مولف عرض کند کہ بمعنی جواب دادن است (فردوسی ع) برایشان چنین پاسخ آوردشان ہ کز ایشان بدیدہ ندیدم گناہ (اردو) جواب دینا -

پاس خاطر اصطلاح - بقول بہار بمعنی خاطر داشت (میرزا رضی دانش ع) در چمن عمرم بپاس خاطر بلبل گذشت ہ دست بر سر میزدم گر گل بدامن داشتم ہ صاحب انند نقل نگارش مولف گوید کہ متعلق بہ معنی بہشتم پاس و موافق قیاس است (ظہوری ع) نی رہ جستم ظہوری یار را سخند و رسیدام ز پاس خاطر من خاطر اغیاری ماند (اردو) پاس خاطر کہہ سکتے ہیں یعنی لحاظ خاطر سے

پاسخت کردن مصدر اصطلاحی بمعنی باہستگی کردن مولف عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ع) پاسخت کردہ ام شتوان ز دود درگذشت ہ بیچارہ ساکی کہ جوابش نمیدہیم (اردو) پاؤں اٹھنا لیپنا - آہستہ چلنا -

پاسخ دادن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مولف عرض کند کہ بمعنی جواب سوال دادن است (نظامی ہ) چنین داد پاسخ کہ عمر اینقدر ؛ بہنگم خوش ولیکن چون رسانم بسر ؛ (اردو) جواب دینا۔

پاسخ شنیدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مولف عرض کند کہ یافتن جواب باشد (اسدی طوسی ہ) فرس گفت بسکہ گفتی یاوہ اکنون یکایک ؛ پاسخ از من بشنو و غفلت بفظم برگمار ؛ (اردو) جواب سننا جواب پانا۔

پاسخ کردن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مولف عرض کند کہ جواب قرار دادن و قائم مقام جواب کردن است (زلالی خوانساری ہ) چنان در حق من اہل تناسخ ؛ جواب شرع را کردند پاسخ ؛ (اردو) جواب قرار دینا۔

پاسخ گذاردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مولف عرض کند کہ بمعنی جواب دادن موافق قیاس است (اسدی طوسی ہ) رخ گفت ای شوخ تا مشت یکزمان تا فضل خویش ؛ من بگویم چون بگفتم آنزمان پاسخ گذار ؛ (اردو) جواب دینا۔

پاسخ نمودن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مولف عرض کند کہ بمعنی جواب دادن است و موافق قیاس (نظامی ہ) بپاسخ نمودن زن ہوشمند ؛ ز یاقوت سربستہ بکشاد بند ؛ (اردو) جواب دینا۔

پاس دادن | مصدر اصطلاحی۔ بقول الہ بحوالہ غوامض سخن بمعنی نگہبانی کردن (نیعنی

فیاضی ؎) زین پیش مدہ مجاز را پاس ؛ عشقی
کہ حقیقی است بشناس ؛ مولف عرض کند
کہ بمعنی لحاظ کردن متعلق بمعنی ہشتم پاس (اردو)
نگہبانی کرنا ۔ لحاظ کرنا ۔

(الف) **پاسدار** اصطلاح ۔ (الف)
(ب) **پاسداشتن** بقول بہار وانند وبحر
بمعنی پاسبان (استاد فرخی ؎) گفتم بگرد ملکش
پاسدار کیست ؛ گفتا سخاوتش نہ پسندید پاسبان
صاحب آصفی ذکر (ب) کردہ از معنی ساکت
مولف عرض کند کہ (۱) لحاظ داشتن است
(شفائی اصفہانی ؎) پاس خود دار لے
نگاہ گرم و بی روئی مکن ؛ تا بہ اظہار محبت
نیست محبوب ترا ؛ (سعدی ؎) رضا ہما
حق اوّل نگہداشتی ؛ وگر پاس فرمان شہ
داشتی (ظہوری ؎) تو خود می دار پاسِ
عزت تو ؛ نہ کوتہ دستیم ہمت بلند است ۲)
ریلحاظ معنی پاسدار (۲) نگہبانی کردن ہم
وسند این از نظامی بر معنی اوّل پاس گذشت
(اردو) (الف) دیکھو پاسبان (ب)
(۱) پاس کرنا ۔ لحاظ رکھنا (۲) نگہبانی کرنا

پاس دانستن استعمال صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مولف عرض
کند واقف بودن از لحاظ کسی (خسرو دہلوی
؎) اگرچہ پاس وتہا نازنین من ندانند
و عامی عاشقان ہرجا کہ باشد پاسبان باشد
(اردو) پاس و لحاظ سے واقف ہونا ۔

پاسرہ اصطلاح ۔ بقول برہان و ناصری
و موید و جہانگیری و جامع بفتح ثالث بروزن
ناصرہ زمینی را گویند کہ صاحب زراعت
در وجہ اخراجات جدا کردہ بمزارعان و اہل
تا ایشان حاصل آن را صرف اخراجات
دیوانی وغیرہ کنند ۔ خان آرزو در سراج
گوید کہ این ہم آئین در موسّدہ گذشت مولف
عرض کند کہ تخصیصی کہ در معنی این قائم است

نتیجہ تبدیل است کہ فارسیان موحّدہ را بہ بای فارسی بدل کردہ این را مخصوص کردند بزمینی کہ در وجہ اخراجات دیوانی جدا کنند یعنی بادشاہان سلطنت اراضی مفوّضہ مزارع را بر وحصہ منقسم میکردند یکی برای مصارف کاشتکار و اہل حقوق و معاوضہ محنت مزارع و دیگری برای حقوق انتفاعی کہ داخل خزانہ شاہی می شد جا دارد کہ فارسیان اوّل را بدین وجہ بہ پاسر موسوم کردہ اند کہ مرکّب است از سر و پا و پای نسبت یعنی منسوب بہ محنت کاشتکار (اُردو) وہ حصّہ زمین جو زمین مفوّضہ کاشتکار میں مصارف کاشت اور کاشتکار کی محنت کے معاوضہ میں جدا کی جاتی ہے جسکا محاصل خزانہ شاہی میں نہیں آتا ۔ مؤنث ۔

پاسق بقول مؤید مطبوعہ مطبع نولکشور یعنی پوست مولّف عرض کند کہ در دیگر نسخ قلمی ما این را نیافتیم و باستق با موحّدہ عوض بای فارسی در عربی زبان درازو بالیدہ را گویند و نام میوۂ ہم کہ زرد رنگ است اگر سند استعمال فارسیان پیش شود توانیم قیاس کرد کہ فارسیان بہ تبدیل اوّل (چنانکہ تب و تپ) این را برای پوست اسم جامد قرار دادہ اند کہ مثل میوہ باشد از نیکہ ہر قسم پوست را از گوشت لذیذ تر دانند واللہ اعلم (اُردو) پوست ۔ مذکر ۔

پاسک بقول برہان بضم ثالث بوزن نازک خمیازہ و دہان دردہ را گویند و بفتح ثالث ہم آمدہ و صاحب سروری ہم ذکر این کردہ (شاعر سیا) انتہی مؤلف چون علمہ زند مغز تفنگ و آید از حسرت آن بادہ کمان را پاسک بہ دفعہ باید کہ با موحّدہ ہم گذشت صاحبان ناصری و مؤید و اننداج ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج گوید کہ بفتح

شین معجمہ ہم می آید ظاہر اینکی ازین دو تصحیف باشد و میتوانند کہ باشد مولّف عرض کند کہ با صراحت ماخذ بر (باسک) کردہ ایم کہ بموحّدۂ اوّل گذشت جز بین نیست کہ این مبدّل آن باشد چنانکہ اسب و اسپ و آنچہ بہ شین معجمہ عوض سین مہملہ می آید نیز مبدّل این چنانکہ کستی و کشتی (اُردو) دیکھو باسک۔

پاسن | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ غیاث بکسر سین مہملہ بمعنی پاشنہ صاحب غیاث گوید کہ ما این را از شرح قران السعدین یافتہ ایم مولّف عرض کند کہ مرکّب است از پا بمعنی خود ش و سن بالفتح کہ بمعنی مثل و مانند می آید فارسیان این مرکّب را وضع کردہ اند برای پاشنہ (اُردو) دیکھو پاشنہ۔

پاسنگ | اصطلاح۔ صاحبان برہان و ناصری و سروری و بحر و رشیدی و بہار و مؤیّد و سراج ذکر این کردہ اند مولّف عرض کند کہ ما حقیقت این بر پارسنگ بیان کردہ ایم (ظہوری ؎) از ان پشیم کہ بیشی را بپاسنگ کمی آرم ؛ کسی این پلہ گر خواہد ز سنجیدن برون آید (اُردو) دیکھو پارسنگ۔

پاسنگی | استعمال۔ بزیادت یای مصدری بر پاسنگ است بمعنی برابری کہ مجاز باشد صاحب سروری بر پاسنگ سند این آوردہ (اثیر الدین اخسیکتی ؎) وجود خصم چہ وزن آورد دران میزان ؛ کہ بو قبیس نیابد مجال پاسنگی ؛ مولّف عرض کند کہ موافق قیاس است (اُردو) برابری۔ مؤنث۔

پاس نمک | اصطلاح۔ بقول بحر نگاہ داشتن حق نمک و این کلمہ با کلمۂ داشتن و نگاہ داشتن مستعمل مولّف عرض کند کہ موافق قیاس است و سند این بر معنی اوّل پاس گذشت و متعلّق بمعنی ہشتم اوست و مرکّب اضافی باشد (اُردو) پاس نمک۔

سک کا پاس۔

پاسوار اصطلاح۔ بقول برہان و جامع بمعنی سوار پاست کہ پیادہ و چابک و چابک است صاحبان بحر و بہار عجم و ناصری ہم ذکر این کردہ اند مولف عرض کند کہ موافق قیاس است (اُردو) پیادہ۔ پاپیدل۔ چلنے چلنے والا۔

پاسوان اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ مبدل پاسبان است مولف عرض کند کہ خلاف قیاس نیست کہ موحدہ بہ واو بدل می شود چنانکہ آب و آو (اُردو) دیکھو پاسبان۔

پاسوختہ اصطلاح۔ بہار و انند ذکر این کردہ از معنی ساکت و در نسخہ دیگرش (۱) ہرزہ گرد و بیقرار۔ مولف عرض کند کہ (۲) کنایہ باشد از کسی کہ سوختہ در پا باشد و در رفتار۔ اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس (میر الہی ہمدانی ۱۰۶۳ھ) شعر ایدل و پاسوختہ در کوچہ دوان ٭ بیدل جیفہ پرست و بلب نالہ گداز ٭ (اُردو) (۱) دیکھو بیقرار (۲) پاسوختہ اس شخص کو کہہ سکتے ہین جس کے پاؤن جلے ہوئے ہون اور چلنے سے معذور ہو۔

پاسودن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و بہار و انند کنایہ از راہ رفتن (درویش والہ ہروی ۱۰۰۵ھ) سر خاری نبود در ہمہ راہ طلب ٭ کہ بدریوزہ نسود ہم بدر او پائی ٭ مولف عرض کند کہ موافق قیاس است و کنایہ کہ در رفتار پائی سودہ میشود (اُردو) چلنا۔

پاسوزہ اصطلاح۔ بقول بول چال بحوالہ معاصرین عجم (۱) بمعنی بی قرار و مضطرب و (۲) عاشق مولف عرض کند کہ ہمہ محققین فارسی زبان از این ساکت ولیکن موافق قیاس است و فارسی جدید و کنایہ ایست

پڑ معنی (اُردو) (۱) بیقرار مضطرب (۲) عاشق ہونا ۔ گئی

پاسہ | اصطلاح ۔ بقول برہان و جامع بروزن کاسہ (۱) بمعنی ناسہ و نلواسہ کہ میل کردن بہر چیز است و (۲) غم و اندوہ و (۳) فشردن گلو و باینمعنی بجای حرف اوّل تای قرشت ہم آمدہ ۔ صاحب انندلقلش برداشتہ ۔ خان آرزو در سراج بذکر قول برہان گوید کہ تحقیق آنست کہ ناسہ بفوقانی است چنانکہ شہرت دارد و بہای فارسی تصحیف مولّف عرض میکند کہ بخیال ما برای معنی اوّل این اصل است بترکیب پاس بمعنی شتش و ہای نسبت مخفی مباد کہ معنی اوّل میل است نہ میل کردن و برای معنی دوم پاسہ بمو حدہ اوّل اصل است و مفرس بترکیب پاس عربی و ہای نسبت و این مبدل آن چنانکہ اسب و اسپ و معنی سوم فشردگی گلوست کہ حاصل بالمصدر معنی بیان کردہ محققین بالا است و مجاز معنی دوم و آنچہ بفوقانی اوّل عرض بای فارسی بمعنی دوم می آید ظاہرا مبدل این می نماید چنانکہ تخم و تخم و جا دارد کہ آنرا مرکب از تاس و ہای نسبت گیریم کہ تعلق ازین ندارد و باشد کہ این را بمعنی دوم مبدل آن دانیم (اُردو) (۱) میل بقول آصفیہ عربی ۔ اسم مذکر ۔ رجحان طبع ۔ رغبت میلان (۲) غم اندوہ ۔ مذکر (۳) فشردگی گلو کا ترجمہ ۔ گلا گھونٹنا کا حاصل بالمصدر

پاسیدن | مصدر اصطلاحی بقول برہان و سروری و ناصری بروزن مالیدن بمعنی (۱) نگاہبانی و بیدارخوابی و (۲) پاس داشتن و بقول بحر بمعنی نگاہبانی کردن و پاس داشتن (سالم التصریف) کہ غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید مولّف عرض کند کہ مرکب است از اسم مصدر پاس کہ گذشت بزیادت تحتانی معروف و علامت مصدر ۔ ون ظاہرا باصول مقننین

فارسی زبان مصدر جعلی است و باصول
با مصدر حقیقی که صراحت هر دو بر (اسم مصدر)
گذشت و ما این را کامل التصریف دانیم
که مضارع این پاسد باشد و هر دو معنی بیان
کردهٔ صاحب بحر درست است و معنی
اوّل بیان کردهٔ محققین اوّل الذکر برای
حاصل بالمصدر (اُردو) (۱) نگاهبانی
کرنا (۲) پاس رکھنا۔

پاشش | بقول برهان و ناصری بروزن
ماش (۱) بمعنی پریشان و افشان و (۲)
بمعنی از هم پاشیدن و برافشاندن هم و (۳)
امر باین معنی نیز یعنی پریشان کن و از هم جدا ساز
و برافشان (سعدی ؎) جوانمرد و خوش
خوی و بخشنده باش ٭ چو حق بر تو پاشد تو
بر بنده پاش ٭ صاحب سروری گوید که
(۴) بمعنی افشاننده و نثار کننده (سراج الدین
راجی ؎) زلفش از بوی گشته عنبر پاش ٭
ردیش از زلف گشته عنبر پوش ٭ و ذکر معنی سوم
هم کرده صاحب مؤید بذکر معنی سوم و چهارم
برای تائید فضلا صراحت مزید کند که (۵)
پاشی و پاشی او را خان آرزو در سراج می فرماید
که بمعنی افشان است بجمیع معانی و بمعنی از هم
ریختن هم مولف عرض کند که مقصود از معنی
اوّل اسم جامد و اسم مصدر پاشیدن است
که می آید و مقصود از معنی دوم که محققین بالاتفاق
خوشی نکرده اند حاصل بالمصدر پاشیدن است
که بمعنی پاشندگی باشد و معنی سوم درست است
و معنی چهارم غلط محض و خبر میدهد از بی خبری
محققین که این معنی بغیر از ترکیب امر حاضر با اسمی
حاصل نمی شود و سند سراج الدین راجی سند
تحقیق ماست و بمعنی پنجم مخفف پاشش صراحت
صاحب مؤید الفضلا برای تائید طفلان مکتب
درست باشد و فضلا ازین بی خبر نباشند
(اُردو) (۱) دیکھو افشان (۲) چھڑکاو

بقول آصفیہ - آبپاشی - پانی وغیرہ کا زمین پر چھڑکنا (۳) چھڑک (۴) چھڑکنے والا (۵) اسکا پاؤں - اس کے پاؤں کو -

پاشا اصطلاح - بقول اننا بحوالۂ فرہنگ فرہنگ لغت ترکی است بمعنی خداوند معظم و سرور بزرگ مولّف عرض کند کہ در فارسی زبان ہم این را مخفف پادشاہ بحذف دال مہملہ و ہای ہوز توان گرفت و بمعنی بالا ہم مجازاً بادشاہ کہ بمعنی سلطان باشد (اردو) بڑا سردار -

پاشامہ اصطلاح - بقول اننا بحوالۂ فرہنگ فرنگ بروزن (؟) بمعنی پاجامہ مولّف عرض کند مبدّل پاجامہ باشد کہ گذشت چنانکہ کاج و کاش - معاصرین عجم بربان ندارند محققین اہل زبان ازین ساکت صاحب مؤید بر پاجامہ ذکر این بحوالۂ زفانگویا کردہ بالجملہ لغت متروک می نماید (اردو) دیکھو پاجامہ

پاشان اصطلاح - صاحب رشیدی ذکر این کردہ گوید کہ مرادف پاجان است کہ گذشت مولّف عرض کند کہ ہمین اسم حال است از پاشیدن و پاجان کہ گذشت مبدّل این چنانکہ ہم در انجا اشارہ کردہ ایم و حقیقت (اسم حال) بجایش گذشت (اردو) زمانۂ حال میں چھڑکنے والا -

(الف) **پاشانی** استعمال - خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ مشتق است از پاشیدن و باصطلاح خطاطان برابر نبودن (؟) قرینہ نوشتن مدّات و دوائر حروف بسیار کشادہ نوشتن چنانکہ تاثیر گوید (ع) افزونی قدر است پریشانی خاطر کو پاشانی خطہا سبب حجم کتاب است و بہار ہمین شعر تاثیر را نوشتہ بذکر معنی بیان

(ب) **پاشانی خط** کردہ خان آرزو گوید کہ ازین سند محسن تاثیر مستفاد میشود کہ عبارت از دور دور نوشتن حروف است مولّف عرض کند کہ بہار در بیت

گویدو بہ تحقیق ما (الف) حاصل بالمصدر (پاشا شیدن) است کہ می آیدو (پاشانی غلط) کہ مرکب از ہمان است بمعنی تحریر پریشان و دور دور است بر خلاف تحریر گنجان - خان آرزو غلط کردہ کہ (الف) را متعلق بہ مصدر پاشیدن دانستہ (اُردو) (الف) دور دور گنجان کی ضد، صاحب آصفیہ نے چھدرا پن لکھا ہے جو فرق سے (ب) تحریر کی غیر گنجانی تحریر کا چھدرا پن - مذکر -

پاشا شیدن بقول بحر متعدی پاشیدن کہ می آیدو کامل التصریف است کہ مضارع این (پاشاند) آمدہ و شامل بر ہمہ معانی پاشیدن بر سبیل متعدی (اُردو) دیکھو پاشیدن پاشیدن اس کا متعدی ہے جیسے چھڑکنا سے چھڑکوانا -

(الف) پاش پاش اصطلاح بقول بحر و بہار و آنند بمعنی (۱) متفرق و پراگندہ مستنبط حسنت بمرد و صرصر آہم کند اوراق گل را پاش پاش چو مولف عرض کند (۲) فارسیان استعمال این بمعنی ریزہ ریزہ و پارہ پارہ ہم می کنند چنانکہ گویند کہ او دلم را پاش پاش کردہ یعنی پارہ پارہ کردہ و این معنی مجازی معنی اوّل است و بس یاد در این اصطلاح تکرار اسم مصدر پاشیدن است دیگر ہیچ و از ہمین شعر خواجہ آصفی مصدر.....

(ب) پاش پاش کردن بمعنی (۱) متفرق و پراگندہ و پریشان کردن پیدا است و (۲) پارہ پارہ کردن ہم (اُردو) (الف) (۱) پراگندہ - پریشان (۲) پاش پاش بقول آصفیہ فارسی - پارہ پارہ - ریزہ ریزہ ٹکڑے ٹکڑے - پرزے پرزے (ب) (۱) پراگندہ کرنا - پریشان کرنا (۲) پاش پاش کرنا بقول آصفیہ پارہ پارہ کرنا -

پاشدن مصدر اصطلاحی بقول رہنما (خواجہ آصفی سہ) در گلستان ہر کہ نام و نشان ... شاہ قاچار معنی

برخاستن **مولّف** عرض کند که محاورهٔ جدید است و معاصرین عجم برزبان دارند و موافق قیاس و کنایه ایست لطیف بمعنی ایستادن بپا و مخفّف بپا شدن است که موحّده حذف شده پا شدن باقی ماند استعمال این در کلام قدما نیست البتّه بپا شدن بجای خودش بهمین گذشت که اصل این است (اردو) کھڑا ہونا۔

پاشک اصطلاح۔ بقول برہان بفتح ثالث بروزن ناوک بمعنی خمیازه باشد صاحب ناصری گوید که همان پاسک است که بپیش همانجا گذشت **مولّف** عرض کند که این مبدّل آنست و بس چنانکه فرسته و فرشته (اردو) دیکھو پاسک۔

پاشمرده گذاشتن مصدر اصطلاحی بقول بهار کنایه از غایت حزم و احتیاط کردن (صائب ۵) ای برق بی مروّت پا را شمرده بگذار ٭ هر خار این بیابان رزق برهنه پائیست ۶ **مولّف** عرض کند که کسی که با احتیاط راه روند گاه دارد بر قدم خود که بجای ناهموار سکندری نخورد از همین عادت این مصدر اصطلاحی قائم شد و معنی لفظی این سیر با احتیاط کردن است و مجازاً فائت حزم کردن عموماً (اردو) نہایت احتیاط کرنا۔

پاشنا اصطلاح۔ بقول برہان و جامع بروزن آشنا (۱) پاشنهٔ پا را گویند و (۲) نهال رو خربزه و هندوانه و کدو و امثال آن را نیز که بجهت تخم نگاه دارند۔ صاحب جهانگیری بذکر این از امیر خسرو سند دهد (۵) چنان هم دیده ام کافسرده پائی ٭ تخت زر دریده پاشنائی ۶ صاحبان رشیدی و سروری و ناصری و بهار بر معنی اوّل قانع۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل می فرماید که بعید نیست که های مختفی بالف بدل شده **مولّف** عرض کند که (پاشنه) که اصل این است مرکّب است از پا و شنه و معنی لفظی این عقب

(حافت اسپ پا و کنایه از عقب که پای بر وی آ
است و حامل پا - یکی از معاصرین عجم می گوید که
سوار اسپ را بپاشنه می راند ازینجاست که فارسیان
عقب عربی را پاشنه نام کردند یعنی پای اسپ
یعنی پاے که بدان اسپ می رانند - لیکن بخیال
ما ماخذ اوّل الذکر بهتر ازین است - مخفی مباد
که معنی دوم مجاز معنی اوّل است که خیار و خربزه
وغیره که برای تخم نگاه دارند خشک و سخت
همچون عقب می باشد و آنچه به پای عربی گذشت
مبدّل این همچون اسپ و اسب (دله) -
نیست مدبر اہل ترک ار خود ندارد کفش از انکه
هر شگاف از پاشنا لیش وین دولت بدامن
(اردو) (۱) دیکھو پاشنه (۲) سوکھا ہوا خربزہ
وغیرہ جس سے کاشت کے لیے تخم لیتے ہیں -

پاشنامه | اصطلاح - بقول برہان بروزن
شاہنامه بمعنی لقب و قرینه و حال صاحبان
جهانگیری و رشیدی هم ذکر این کرده اند - مولّف
عرض کند که مبدّل (بارنامه) که گذشت چنانکه
اسب و اسپ و انگاردن و انگاشتن - صراحت
ماخذ همه را انجا کرده ایم (اردو) دیکھو بارنامه کا نمبر

پاشنگ | اصطلاح - بقول برہان و جامع
با کاف فارسی بروزن آونگ (۱) خوشه کوچک
انگور (۲) خیار و خربزه و هندوانه و کدو
امثال آن را نیز گویند که بجهت تخم نگاه دارند
و (۳) پا (پاشنگ و پاچنگ) مترادف است
صاحب جهانگیری هم ذکر هر دو معنی اوّل الذکر
کرده (حکیم اسدی ؒ) تو گوئی درخشنده پاشنگ
بود و پُر دُر با در دل شب شب آهنگ بود
صاحب ناصری بذکر هر دو معنی بالا گوید که در
فرهنگ سامانی گوید که بمعنی دوم مخفف پاشنگ
است مرکب از پا بمعنی پاینده و شنگ که نوعی
است از خیار که برای تخم نگاه دارند و معنی
ترکیبی خیار پاینده و خوشه خشک انگور هم در معنی دوم
داخل باشد - خان آرزو در سراج بذکر قول

بابانی گوید که عجب از سابانی چراکه هرگاه پشنگ
بمعنی خیاری باشد که برای تخم نگاه دارند لفظ پا
بمعنی پاینده مستدرک و زائد محض خواهد بود و پس
صحیح همان است که بمعنی مطلق ثمری است که
برای تخم نگاه دارند و لهذا پاشنگ و پاشنگه بمعنی
خوشهٔ انگور نیست که بر تاک خشک شود و حق
تحقیق آنست که پاشنگه در اصل پاشنده بدال
بود و دال به کاف فارسی بدل شده چنانکه
در استخوان رنده و استخوان رنگ و چون ثمری
برای تخم نگاه دارند خوب آن همانست که از
هم نپاشد بدین نام موسوم شده و پاشنگ
بحذف ها مخفف آنست و پاچنگ مبدل آن
چنانکه پاشیده و پاچیده پس مرادف نیست
چنانکه بعضی گمان برده اند **مولف** عرض کند
که شک نیست که پاشنده اصل است بمعنی انگور
خشک که برای تخم نگاه دارند و در تاک خشک
شده می پاشد یعنی می ریزد و پاشنگه مبدل
آنست چنانکه خان آرزو خیال کرده و همین
است معنی اصلی و مطلق خوشه انگور و خربزه
و غیره که برای تخم نگاه دارند مجاز آن و مرادف
در معنی سوم به سبیل تبدیل است که جیم فارسی
به شین معجمه بدل شده چنانکه کاچی و کاشی و
سند تبدیل های هوز بشین در همین لغت که
مرادف پاهنگ است پس متحقق شد که این
مخفف پاشنگه باشد بحذف های هوز آخره و آنچه
بسعدهٔ اول بهمین معنی گذشت مبدل این
چنانکه اسپ و اسب . خان آرزو و تعریف
پاشنده صحیح نکرد (اُردو) (۱) و
(۲) دیکھو پاشنگ (۳) دیکھو پاچنگ اور پاہنگ

پاشنگه | اصطلاح - بقول برهان و جهانگیری
و موید همان پاشنگ بمعنی اول و دوم **مولف**
گوید که ما صراحت معنی و ماخذش و اشارهٔ
این همه را اینجا کرده ایم که این اصل است
و آن مخفف این (اُردو) دیکھو پاشنگ کے

پہلے اور دوسرے معنے جن کی صراحت پاشنگ میں گزری ہے۔

پاشنہ | اصطلاح۔ بقول بہار و سروری و مؤید و اننِد مرادف پاشنا کہ گذشت۔ مؤلف عرض کند کہ این اصل است و آن مبدّل این و صراحت ماخذ این ہمہ را انجا کردہ ایم (اردو) دیکھو پاشنا۔

پاشنۂ در | اصطلاح۔ بقول وارستہ چیزی است کہ تختۂ در را بگردد اننِد و در ہند آن را چول گویند (شفیع اثر) خانہ صاحب دولت زسخا می گردد ہا این در از پاشنۂ پای گدا می گردد۔ بہار این را مرادف (پای در) گوید و بر (پای در) ہمین معنی می نویسد (ناصر خسرو) نیست بد برابل ترک [illegible] رنج و ندارد و کفش از انکہ پا ہر شگاف از [illegible] شادی دین و دولت را درستہ پا صحا [illegible] مؤلف عرض کند کہ ہمہ محققین بالا تعریف خوشی نکردہ اند حق آنست کہ در سنگین را مجرد بر حلقۂ آہنی (چوب آستانہ) نمی گذارند کہ تا در می باشد بلکہ بہ پائین در یک پارۂ چوبین [illegible] می چسپیدہ بہ در قائم کنند تا در بہ (چوب زیرین آستانہ) قائم باشد و ثقل وزن سنگین در می کشد ہمین پارۂ چوب پاشنۂ انسان را ماند کہ قیاس بر انسست پس (پاشنۂ در) مرکب اضافی است و کنایہ باشد (اردو) دروازے کی وہ ایڑی جو چوکھٹ کی نیچے کی لکڑی میں قائم رہتی ہے تاکہ دروازے کا وزن صرف (نرمادون) یعنی انہوں پر نہ رہے اسی کو دکن میں دروازے کی چول کہتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے چول پر فرمایا ہے۔ مونث۔ پاشنۂ در یعنی لکڑی کا وہ سرا جو دوسری لکڑی میں داخل کیا جائے مؤلف عرض کرتا ہے کہ آپ سے تعریف [illegible] اشتباہ ہوا ہے چول سے پہلے نشک لکڑی کے اسی سرے کو کہتے ہیں جو دوسری لکڑی میں

داخل ہو لیکن (پاشنۂ در) فارسی میں پٹ کے
اس سرے کا نام ہے جو چوکھٹ پر صرف اسلئے
قائم رہتا ہے کہ دروازے کے وزن کو سنبھالے
رہے۔ ہماری رائے میں اس کو (دروازے
کی چول) کہنا چاہیئے یا (پٹ کی چول)

پاشنہ کوب اصطلاح۔ بقول بہار (۱)
تعاقب نمودن و پی در پی رسیدن بحیثیتی کہ پاشنۂ
گریزندہ را بسر انگشت پای خود گرفتہ و طاقت
نمودہ می رسیدہ باشد۔ صاحب انند بنقل نگارش
صاحب بحر درست گوید کہ (۲) کسی را گویند کہ
در پی گریختہ بدود و آنرا در عربی متعاقب گویند
و برای معنی اوّل می فرماید کہ پیاپی در پی رسیدن
ہم مولف عرض کند کہ بمعنی دوم اسم فاعل
ترکیبی است یعنی تعاقب کنندہ کہ بر پاشنہ ان
پاشنۂ گریزندہ می دود و آنرا می کوبد و بمعنی اوّل
(پاشنہ کوب شدن) یا حاصل بالمصدر پاشنہ
کوبی۔ درست باشد و معنی اوّل انند (پاشنہ کوب)
ہرگز پیدا نیست پس محققین بالا غور بر لفظ و
معنی نہ کردہ اند و سکندری خوردہ اند و معاصرین
عجم ہم با ما اتفاق دارند و معنی اوّل را برای
این اصطلاح غلط می نگارند (اردو) (۱)
تعاقب کرنا (۲) تعاقب کرنے والا۔

پاشو اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ بضم شین معجمہ (۱) عصای چوپانان
و مسافران و بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ
ناصر الدین شاہ قاچار (۲) بفتح شین بمعنی
[illegible] **مولف** عرض کند کہ بمعنی اوّل حالا
بر زبان معاصرین عجم نیست و لیکن موافق
قیاس است کہ اسم فاعل ترکیبی است
بمعنی پا شوندہ و قائم مقام پای یعنی ہمان
عصا است کہ بامدادش چوپانان و مسافران
[illegible] [illegible] در رفتار می گیرند و بمعنی
دوم [illegible] مرکب (پاشیدن) کہ بجای
[illegible] بفتح شین در معنی دوم

تصرّف محاورہ باشد (اُردو) (۱) چرواہوں
اور مسافروں کا عصا۔ مذکّر (۲) اَٹھ۔ کھڑا رہ۔
(پاشدن) کا امرِ حاضر۔

پاشیب اصطلاح۔ بقول برہان و جہانگیری و رشیدی
بروزن آسیب نردبان و زینۂ پا را گویند۔
(مولانا مظہرؔ) ساحت بستان سرای و
بام قصرش کز علو چون کاخ دوّارہ فراز لامکان
آوردہ اند چون از عمود صبح پاشیبی برین پایۂ انداز
وز بنات نعش آنرا نردبان آوردہ اند چون صاحب
ناصری بذکر این گوید کہ شیب بمعنی زیر است
صاحب رشیدی بر (پای شیب) میفرماید
کہ عقبہ ایست دشوار برای رمی جمار و بجنب
پای اوّل زینہ پایہ۔ خان آرزو در سراج
گوید کہ بمعنی زینہ پایہ و بمجاز عقبۂ دشوار گذار
کہ برای رمی جمار است و فرماید کہ آنچہ صاحب
رشیدی بمعنی ثانی حقیقت فہمیدہ خطا است
مولّف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی بمعنی
پا در نشیب آورندہ و شیب مخفّف نشیب
است (اُردو) سیڑھی۔ مؤنّث۔ دیکھو (چین

پاشیدن بقول بہار عجم (۱) پریشان
شدن و کردن (صائبؔ) دل روشن
بہم می پاشد آخر سیم صائب را چو کتان کی
پردۂ آن ماہ سیما منتشر اند شد چو صاحب
رشیدی ذکر این کردہ بر معروف قانع و صاحب
مؤیّد گوید کہ (۲) ریختن و ریختہ شدن و (۳)
پر کردن و پر کردہ شدن صاحب بحر ذکر معنی
اوّل و دوم گوید کہ (۴) افشانیدن ہم میفرماید
کہ کامل التصریف است و مضارع این پاشد
مولّف عرض کند کہ پاشانیدن کہ گذشت
متعدّی این بود مفعول و این مصدریست
اصلی کہ مرکّب شد از اسم مصدر پاش و یای
معروف و علامت مصدر دن و معنی اوّل
لفظی است و معنی دوم و چہارم مجازش
و معنی سوم مجاز مجاز کہ از پاشیدن آب پر جام

ممکن است و این نتیجۂ آن است و این معنی برا
غیر از مؤید دیگری از محققین فارسی زبان ذکر
نکرد (ظہوری ؎) زہر شہد آنجا کہ پاشید است
تلخی بر شکر ؛ کاہ کوہ آنجا کہ بہر انش گرانی کردہ
است ؛ (اُردو) (۱) پریشان ہونا۔ پریشان
کرنا (۲) ڈالنا۔ پڑنا۔ جیسے پانی ڈالنا (۳) بکھرنا
بکھرا جانا (۴) چھڑکنا۔

پاشیدن صحبت | مستعمل است اصطلاحی بمعنی
بہار از ہم متفرق و پراگندہ شدن مردم در مجلس
کہ لازم و متعدی ہر دو آمدہ یعنی (پراگندہ کردن
مردم) صاحب بحر ہم بانش۔ خان آرزو در
چراغ گوید کہ تمام شدن صحبت و رفتن اہل
بزم بجای دیگر مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی
است و معنی بیان کردہ خان آرزو نتیجۂ آن
(تاثیر ؎) گوشہ گیری با حضور دل ما چو صحبت
دولت است ؛ و آنکہ در اہم پاشیدہ صحبت
پاشیدہ ورا ؛ (صائب ؎) بہشتی پیدا نان
را یہ از خلوت نمی باشد ؛ گلابی بہتر از
پاشیدن صحبت نمی باشد ؛ مؤلف عرض
کند کہ متعلق بہ معنی اول پاشیدن است
(اُردو) صحبت برہم ہونا۔ صاحب آصفیہ
لئے (صحبت برخاست ہونا) پر کہا ہے
یاروں کا جلسہ برخاست ہونا۔ مجلس اٹھنا
(داغ ؎) تیری مجلس میں رسائی بھی ہوئی
تو کیا ہوا ؛ ہم گئے اس وقت جب برخاست
صحبت ہو گئی ؛

پا علم | اصطلاح۔ بہار گوید کہ بدون اضافت
و از بعضی استفسار کردہ شد گفتند کہ در ولایت
رسم است کہ چون خواہند ہنگامۂ کشتی گرم
نمایند پہلوانان ہر جانب علمی بر پا می
کنند و زیر آن می ایستند و بعضی گویند (پا علم)
بر وزن نام فنی از کشتی و فرماید کہ سند این
ذیل (بزمین نواختن) گذشت مؤلف
عرض کند کہ از سند محولہ ہم معنی بالا پیدا است

و معنی لفظی این (علم بر پا) یعنی قیام علم است
و بس و مقصود از ہمان عادت کشتی گیران باشد
حاصل بالمصدر (پا کردن علم) یعنی پا علمی و
این مخفف آن (اُردو) علم کا قیام۔

پا علم خوان اصطلاح۔ بقول بہار (۱)
کسیکہ در عاشورا پای علم تابوت خصوصاً
پا در زیر علم مردہ عموماً چیزی بخواند (میرنجات
سے) نہ عشور و نہ عزا ایست و نہ بزم فقرا تو
پا علم خوان زبرای چہ شدی ای ملا صاحب
بحر می فرماید کہ کسی را نام است کہ پای علمی
در عاشورہ چیزی بخواند و نیز (۲) کسی کہ زیر
علم پہلوانان چیزی بخواند۔ دارستہ بمعنی اول
قانع۔ خان آرزو در چراغ ہدایت ذکر ہر دو
معنی کردہ و صراحتی کند کہ بہار نقلش نمیپذیرد
(پا علم گر) مولف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی
است و موافق قیاس و مخفف (پا علم خوان) بحذف موحدۂ اول (اُردو) (۱) وہ شخص
جو علمون کے پاس مرثیہ پڑھے (۲) وہ شخص
جو پہلوانون کے علم کے نیچے اوکی تعریف پڑھے۔

پا علم رنگین کردن مصدر اصطلاحی۔
بہار گوید و صاحب انند ہم کہ (۱) چون در جنگاہ
تقابل صفین روی دہد جمعی یکہ تاز از یک جانب
سبقت کردہ یکی یا چندی را از فوج غنیم گیر
آوردہ بہ پای علم خود گردن زنند و گویند پا علم
رنگین کردیم (میرنجات سے) جان من خون
بدل دشمن بد آئین کن ٭ بنوازش بزمین
پا علمی رنگین کن ٭ و فرماید کہ (۲) باصطلاح
لوطیان کنایہ از اغلام بود مولف عرض
کند کہ بیچارہ فرق ہر دو بیان نداد و معنی اول
رنگین کردن پای علم بخون دشمن است
و بمعنی دوم ہم کنایہ باشد کہ کیر را استعارہ کردن
بہ علم و رنگینی پای علم کنایہ باشد از رنگ براز
کہ کیر را رنگین کند و کنایہ از لواطت کردن
است ما معنی دوم را از زبان معاصرین عجم

نشنیدیم و برای آن طالب سند استعمال می یابیم
(اردو) (۱) دشمن کے خون سے اپنے علم کے
پاؤں کو رنگین بنانا (۲) لواطت کرنا۔

پاغر اصطلاح۔ بقول برہان بروزن لاغر
ستونی را گویند که سقف خانہ بدان قرار گیرد
صاحبان رشیدی و ناصری و موید ہم ذکر این
کرده اند **مولف** عرض کند که ظاہر این مخفف
پاغره که به ہای ہوز آخری آید و ماخذش ہم درانجا
بیان کنیم و معنی آن فیلپاست که مرضی است
از امراض پای انسان فارسیان بحذف
ہا (پاغر) نام کردند چوبی و ستونی سطبر را
که برای حفاظت سقف ناقص زیر آن گذارند
و این استعاره باشد (اردو) دیکھو پازیر۔

پاغره اصطلاح۔ بقول برہان بضم غین
نقطه دار و فتح رای بی نقطه مرضی است که
پای آدمی مقابل بچگی میشود و آن را بعربی
داء الفیل خوانند و بعضی گویند که زخمی و
آزاری است که بسبب دیگر بہم رسیده باشد مانند
غلو که تا زحمت اول برطرف نشود و آن ہم
برطرف نگردد۔ صاحب ناصری بر داء الفیل
قانع۔ خان آرزو در سراج گوید که این
مرکب است از پا و غر که بمعنی ستون است
و ہای نسبت که پا را مثل ستون می سازد
و بعضی گویند مرکب است از پا و غر که لغتی
است در گره و معنی ترکیبی آن کننده پا مثل
پای فیل و بقول رشیدی بحواله جہانگیری
غر بمعنی گره و ورم است و درینصورت بکسر
غین خواہد بود **مولف** عرض کند که غر
در فارسی زبان برآمدگی اعضا را گویند
پس معنی لفظی این برآمدگی پاست و سطبری
و کلانی آن و با ہای نسبت در آخر مرض
داء الفیل را نام کردند و دیگر ہیچ (اردو)
فیل پا۔ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ ایک مرض
کا نام جو اکثر بارہ اور مرطوب ملکوں میں ہوتا

اور اس سے پاؤں ہاتھی کے پاؤں کے
مانند موٹا ہو جاتا ہے۔ فارسی میں پاغر کہتے ہیں
(الف) پاغند | اصطلاح الف بقول برہان
(ب) پاغندہ | بضم ثالث و سکون نون
گلولۂ پنبہ حلاجی کردہ و لشنبت (ب) میفرماید
کہ بفتح ثالث ہم صاحب سروری بثبت (الف)
بر پنبۂ زدہ قانع۔ خان آرزو در سراج گوید
کہ در موقدہ گذشت صاحب موتید بذکر ہر دو
فرماید کہ ہندش گالہ گویند کہ پنبہ برزدہ و گرد
کردہ باشد (شمس فخری الف) چہ لا [illegible]
بر تیغ سپاہیش چہ پولاد ۴ چہ کوہ برگرز گلالہ
چہ پاغند ۴ صاحبان جہانگیری و ناصری و
رشیدی و جامع ہم ذکر این کردہ اند (مولوی
معنوی ب) ہچو منصور تو بردار کن ناطقہ
را ۴ چون زنان چند برین پنبۂ پاغند زنی ۴
(مدرجاجی ب) تا وقت شام بیہودہ زنی
پیچ شوید را ۴ پاغندہ بر کنار [illegible]

(شمس فخری ب) فلک ریسمان بکر فکر را ۴ باشد
از چہر ماہ و پاغندہ ۴ مؤلف عرض کند کہ
پاغندہ و موقدۂ اول بجای خویش گذشت و صراحت
ماخذش ہم در آنجا کردہ ایم پس (ب) مبدل
آن باشد ہمچون تنب و تنبہ و (الف) مخفف
(ب) بحذف ہای ہوز آخر (اردو) دیکھو پاغندہ
(الف) پاغوش | اصطلاح (الف)
(ب) پاغوش خوردن | بقول برہان
(ج) پاغوش زدن | و جہانگیری
و سروری و رشیدی و بہار و سراج با واو
مجہول بر وزن آغوش بمعنی غوطہ باشد یعنی
سر بآب فرو بردن۔ صاحب ناصری بذکر
معنی بالا گوید کہ قدری در زیر آب توقف
کردن مؤلف عرض کند کہ ہمین لغت
بموقدۂ اول بجای خویش گذشت و صراحت
ماخذ این ہم در آنجا کردہ ایم کہ این اصل
[illegible] آن مبدل این و (ب) بمعنی

غوطہ خوردن (ج) بمعنی غوطہ زدن مصدر لازم و متعدی
از ہمین الف است (شمس فخری الفہ) نہ ہر کہ
غوطہ خورد دُر برآورد ز بحار ﴿ بسا کسا کہ بود مروّتش
وی از پاغوش ﴿ (فردوسی بہ) وزین آب
پاغوش خوردن روا ستش ﴿ کہ یک تیر بالا بود
آب راست ﴿ (استاد رودکی بہ) بود زود
اگر آی نیک خاموش ﴿ چو مرغابی زنی در خاک
پاغوش ﴿ (اُردو) (الف) دیکھو پاغوش
(ب) غوطہ کھانا (ج) غوطہ لگانا۔

پافتہ | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ برہان تافتہ چیزہای طلا و نقرہ ہمین سر
کہ بالای اسپ و لگام و مانند آن نصب سازند
مولّف عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین فارسی
زبان ازین ساکت و معاصرین عجم ہم بزبان
ندارند اگر سند استعمال پیش شود اسم جامد فارسی
زبان دانیم و معنی ترکیبی این ظاہر نمیشود جزین
کہ این را مبدّل بافتہ گیریم کہ بہ موحّدہ گذشت

چنانکہ تپ و تپ و آن اسم مفعول مصدر پافتن
است کہ بمعنی آراستن ہم آمدہ پس پافتہ بمعنی
آراستہ کنایہ باشد از معنی بالا کہ برای آراستگی
اسپ و لگام بکار برند۔ قیاس می خواہد کہ این
نام چیزی را نہند کہ ازین چیزہا آراستہ شدہ
ولیکن فارسیان ذریعۂ آراستگی را مجازاً نام
نہادند (اُردو) چاندی اور سونے کی وہ
چیزین جن کو لگام اور زین وغیرہ مین خوبصورتی
کے لئے نصب کئے ہون۔ مونث۔

پافزار | اصطلاح۔ بقول برہان مخفّف
ہمان پاافزار کہ گذشت۔ صاحبان سروری
و بحر و انند و مؤید ہم ذکر این کردہ اند **مولّف**
عرض کند کہ موافق قیاس است (کمال اسمٰعیل
بہ) و سست انجام بر سرش می دارد ﴿ ورنہ
ترتیب پافزار کند ﴿ (نزاری قہستانی بہ)
بندہ بی ترتیب و بی برگ و نوا ﴿ نوکران
بی جامہ و بی پافزار ﴿ (اُردو) دیکھو پاافزار

پافشردن مصدر اصطلاحی بمعنی ثابت قدم بودن شتن	(ظہوری ــــه) عاشقان چون نظر بر اندازند ؛
مؤلف عرض کند کہ مخفف پافشردن است کہ بجایش گذ	پافشارند و بر سر اندازند ؛ (اردو) دیکھو پافشردن
ہمان (افشردن پا) کہ در الف مقصورہ مذکور شد	و افشردن پا ۔

پاک بقول برہان بر وزن خاک (۱) بمعنی صاف و بیغش و پاکیزہ و (۲) بمعنی ہمہ و تمام و (۳) بمعنی باقی ہم چنانکہ گویند کہ حساب ما پاک شد یعنی تمام شد و چیزی نماند صاحبان جہانگیری و جامع ہم ذکر معنی اوّل و دوم گویند کہ مقصود و معنی دوم از بی باقی است صاحبان رشیدی و سروری و موئید ہم بر معنی اوّل و دوم قانع و ناصری ذکر معنی سوم ہم کردہ (حکیم ناصر خسرو ــــه) ہمہ بگذشت بر تو پاک چو باد ؛ مال و ملک و تن درست و شباب ؛ (شاعر ــــه) بادہ بیار ای پسر خوش کہ پاک ؛ بادہ بر دزین دل غمگین غبار ؛ خان آرزو در سراج ہم ذکر معنی اوّل و دوم و تبرکہ معنی سوم گوید کہ (۴) بمعنی انفصال معاملہ ہم و راست معاملگی نیز آمدہ چنانکہ گویند (حساب فلانی پاک شد) یعنی معاملہ او فہمیدہ شد و چنانکہ شیخ فرماید (آنرا کہ حساب پاک است از معاملہ چہ باک) یعنی کسیکہ حساب او درست است و راست و صاحبان فرہنگ ہا درین قسم موقع بمعنی تمام گفتہ اند و آن خالی از ضعفی نیست و بہار گوید کہ ترجمہ طاہر است و بالکل و تمام چنانکہ گویند پاکش انداز یعنی تمامش انداز و فلانی خانہ ما پاک رفت و یا متاع ما پاک برد و یا پاک باخت و پاک سوخت و استعمال این با مصادر فارسی ہم بیان می کند **مؤلف** عرض کند کہ معنی حقیقی این (۵) طاہر و پاکیزہ کہ دران طہارت و پاکیزگی باشد و ہمین اسم جامد فارسی زبان است ترجمہ طاہر عربی و معنی اوّل مجاز این یعنی بیغش و خالی

از آلودگی و معنی سوم فی الحقیقت بی باقی است نہ باقی کہ داخل معنی دوم است آنانکہ بجایش معنی سوم یعنی باقی قائم کردہ اند سکندری خوردہ اند و انچہ خان آرزو معنی چہارم پیدا کردہ معلوم میشود کہ بر معنی اوّل غور نکردہ و ما ضرورت معنی چہارم نداریم و سند شیخ را متعلق بمعنی اوّل پنداریم یعنی آنرا کہ حساب او بی غش است از مواخذہ باکی نیست (اُردو) (۱) پاک۔ بقول آصفیہ۔ صاف۔ بے غش (۲) تمام۔ کامل (۳) باقی (۴) معاملہ کا انفصال۔ مذکر (۵) پاکیزہ۔ بقول آصفیہ۔ پاک۔ ستھرا۔

پاک آمدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مولف عرض کند کہ بمعنی طاہر پیدا شدن است متعلق بمعنی پنجم پاک (فغانی شیرازی سہ) دلا بگوشہ آن چشم خوابناک نگر ؎ تو پاک آمدہ پاک باش و پاک نگر ؎ (اُردو) پاک اور طاہر پیدا ہونا۔

پاکابوی اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بی غش مولف عرض کند کہ مرکب از پاک و بوی و میان ہر دو لفظ الف زائد اصل این (پاک بوی) بود کہ بمعنی بی غش است فارسیان پاک را بالف زائد پاکا کردند و ما این را بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم و ظاہرا متعلق بمعنی اوّل پاک است (اُردو) بی غل و غش۔ صاف و پاک۔

پاکار اصطلاح۔ بقول برہان بر وزن ناچار (۱) کسی را گویند کہ تحصیل داری چون بکامی بیاید او زر از مردم تحصیل کند و بتحصیل وارد بدہ و (۲) شخصی را نیز گویند کہ مستراج و او بخانہ را جاروب کند و پاکیزہ سازد کہ بعربی ترجمہ آن کناس است و (۳) مطلق خدمتگار۔ صاحب جہانگیری ذکر ہر دو معنی اوّل کردہ می فرماید کہ بمعنی دوم

پای کار هم آمده صاحب رشیدی ذکر هر سه
معنی کرده گوید که به همین هر سه معنی پایکار هم
صاحب سروری هم زبانش. صاحب ناصری
بر معنی اوّل و دوم قانع و می فرماید که شخصی که
از مردم زر تحصیل کند در پی آن دود و از اینجاست
که آنرا پاکار گفته اند. وارسته نسبت معنی
اوّل می فرماید شخصی که در شهرها و قریات محصلان
دیوانی را جای مردم نشان دهد. و ذکر معنی
دوم هم کرده گوید که ترجمهٔ کناس است
صاحب بحر نیز که هر سه معنی بالا می فرماید که (۴)
جائی که مزدوران مصالح را فراهم آورده
انبار کنند. و نسبت معنی اوّل متفق با تعریف
وارسته. صاحب مؤید بر معنی اوّل و دوم
قانع و صاحب جامع متفق با برهان بهر سه
معنی. خان آرزو در سراج می فرماید که معنی
اوّل خانه نماست و ذکر معنی دوم گوید که محصل
خانه نمائی مردم و دوم هم به کناس تعلق دارد
و فرماید که این و پای کار مرادف یکدیگر. بهار
هم بر معنی اوّل و دوم قانع و به تعریف معنی دوم
متفق با وارسته و از حکیم شفائی سند دهد (ع)
چو گویم از پدر و منصبش که بود دو روز ز پکوچهٔ
ز محلات کازران پاکار. مؤلف عرض
کند که معنی لفظی این کسی که از پای کار گیرد
کنایه از کسی که در وصول تحصیل دیوانی سعی
کند و کناس را بدین وجه نام است که کار او
هم به معنی پای تعلق دارد و مطلق خدمتگار
چهارم معنی اوّل و نسبت معنی چهارم عرض میشود که
صاحب بحر عجم بر خلاف اینها گوید یعنی پاکار
کسی است که از موضع دیگر آمده کار زراعت
کند و باز بخانهٔ خود رود. اگر سند استعمال معنی
چهارم بیان کردهٔ صاحب بحر بدست آید
با معنی آخر الذکر را معنی (۵) گوئیم (اردو)
(۱) وہ شخص جو وصولی زر مالگزاری میں مدد
کرے (۲) خاک روبا۔ بقول آصفیہ۔

فارسی - اسم مذکر - جاروب کش - مہتر - کنّاس - حلال خور (۳) خدمت گار (۴) وہ جگہ جہاں مزدور مال مسالا کسی کام کا جمع کریں - مونث (۵) پائکار - دکن میں اس شخص کو کہتے ہیں جو کسی دوسرے موضع سے آکر زراعت کرے اور مقام مزروعہ میں مستقل سکونت نہ رکھے -

پاک اصل اصطلاح - بقول بہار و انند معروف مولف عرض کند کہ موافق قیاس ہو بمعنی چیزی کہ بنیاد او پاک و طاہر است اسم فاعل ترکیبی (سلمان ـه) از آب گوہری کہ شامش پدید شد ٭ این دین پاک اصل کہ با ملک توام است ٭ (اُردو) پاک اصل - اس چیز کو کہہ سکتے ہیں جس کی بنیاد پاکیزہ ہو -

پاکان اصطلاح - بالف و نون جمع مراد از زاہدان و پرہیزگاران مولف عرض کند کہ معنی لفظی این آنانکہ پاکیزہ باشند و کنایہ از معنی بالا (ظہوری ـه) از ہمت پاکان آسمانها

کہ در عہد گذشته ٭ پاکان ز ہم شستند دامان ترم را ٭ (ولہ ـه) خستہ اسم نسبیاً کہ پاکان کمتر اند ٭ ہست بحر و بحر عشر ندامان است ٭ (اُردو) پاکان اون لوگون کو کہہ سکتے ہیں جو پاک یا نہ ہوں جیسے زاہد اور پرہیزگار -

(الف) پاکان حصہ اوّل اصطلاحست

(ب) پاکان خطہ اوّل الف و ب

بقول انند کنایہ از ملائکہ و کرّوبیان و حاملان عرش معلّی صاحب برہان بر (ب) ذکر بہمین معنی کردہ و صاحبان رشیدی و (جہانگیری در ملحقات) و بحر ہمزبانش (خاقانی ـه) بدان خدای کہ پاکان خطہ اوّل ٭ ز شوق حضرت او والہ اند چون عشّاق ٭ مولف عرض کند کہ حصہ اوّل در (الف) و خطہ دوم در (ب) بمعنی آسمان است و موافق قیاس و معنی این بہ سبیل کنایہ فرشتگان باشد بجھو

حاملان عرش کہ عرش فلک نہم را نام است درمعیت فلک نہم بلحاظ شمار از بالا فلک اوّل است (اُردو) فرشتے جو حاملان عرش ہیں۔ مذکر۔

پاک انداختن | مصدر اصطلاحی بحث (پاکش انداز) می آید (اُردو) دیکھو پاکش انداز۔

پاک انداختن کیسہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول آصفی خالی کردن کیسہ بتمام از انچہ درو باشد۔ مولف عرض کند کہ موافق قیاس است وصاحب انند ہم ذکر این کردہ و بہار بذیل انداختن این را آوردہ (اُردو) تھیلی کو بالکل خالی کر دینا۔ جو چیز اس میں ہے وہ تمام اس سے باہر ڈال دینا۔

(الف) پاک باختن متاع وغیر آن

(ب) پاکباز | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر (الف) کردہ گوید کہ پاک درین مصدر مرکب بمعنی تمام و بالکل است و (ب) بقول برہان بروزن خاکسار (۱) کسی را گویند کہ وز بازی کردن وغلی نکند و (۲) شخصیکہ اسباب خود را تمام بباز دو (۳) زاہد ومجرّد و (۴) عاشقی کہ معشوق را بنظر پاک بنگرد وصاحب بحر ہمزبانش۔ بہار بذکر معنی دوم وسوم قانع وصاحب موید ذکر معنی دوم وسوم وچہارم کردہ (ظہوری سے) پاکبازان کہ بروی تو نظر باختہ اند* ہرچہ غیر تو باقبال تو در باختہ اند* (سعدی سے) جوانی پاکباز و پاک رو بود* کہ با پاکیزہ روئی درگرو بود* مولف عرض کند کہ پاک بمعنی تمام و باختن بمعنی حقیقیش پس معنی (الف) موافق قیاس است یعنی متاع وامثال آنرا بتمام باختن و (ب) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی دوم حقیقی است و پاک در دیگر معانی بمعنی طاہر و پاکیزہ و باز امر حاضر بازیدن کہ بمعنی بازی کردن است پس معنی لفظی این بازی کنندہ بہ پاکی و پاکیزگی کنایہ باشد بمعنی اوّل

ومعنی سوم وچہارم مجاز آن (اُردو) (الف) تمام متاع کا ہار دینا (ب) (۱) وہ شخص جو بغیر دغا اور فریب کے بازی کرے (۲) وہ شخص جو اپنی تمام متاع ہار دے (۳) زاہد (۴) وہ عاشق جو معشوق کو پاک نگاہ سے دیکھے۔ صاحب آصفیہ نے پاکباز پر فرمایا ہے وہ شخص جو کھیل مین چھپد نکرے۔ ایماندار۔ زاہد۔ عاشق بے غرض وہ عاشق جو پاک محبّت سے معشوق کو دیکھے (ذوق ﷺ) اس بت پہ گر خدا ہی ہو عاشق تو آئے رشک ؎ ہر چند جانتا ہوں کہ وہ پاکباز ہے۔

پاکبازان | استعمال۔ جمع پاکباز است بجملہ معانیش کہ گذشت (ظہوری ؎) آخری ہست پاکبازان را ؎ پردل از ماست باختن برگشت ؎ (اُردو) پاکباز لوگ دیکھو پاکباز کے تیسرے معنی کی یہہ جمع ہے۔

پاکباز چرخ | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ کنایہ از ماہ است مؤلّف عرض کند کہ طالب سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم ومحققین زباندان ذکر این نکردہ اند اگرچہ من وجہٖ موافق قیاس است (اُردو) چاند۔ مذکّر۔

پاکبازی داشتن | استعمال بمعنی پاکباز بودن است شامل بر ہمہ معانی پاکباز (ظہوری ؎) نداری پاکبازی در قمار دوستی چون من ؎ نیابم دا دا گر با دشمنان از من دغا آید ؎ مؤلّف گوید کہ در پاکبازی یائے مصدری است (اُردو) پاکباز ہونا۔ پاکبازی اختیار کرنا۔

پاکبر | اصطلاح۔ بقول بہار وانند از اسمای محبوب است مؤلّف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بر پاکیزہ دارندہ و بمعنی محبوب کنایہ باشد (میر معزی ؎) نازگری خوش زبان پاک بری شوخ چشم ؎

عشوہ دہی و لفریب بوالعجبی استادۂ (اردو)
پاک بہ فارسیون نے محبوب کو کہا ہے
اردو مین بقاعدۂ فارسی اس کا استعمال
کر سکتے ہین۔ مذکر۔

پاک بردن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ گوید پاک درین مصادر بمعنی تمام
و بالکل است مولف عرض کند کہ بمعنی بردن
چیزی بتمامہ و چیزی از ان نگذاشتن موافق
قیاس (اردو) سب لیجانا۔ کوئی حصہ نہ چھوڑنا

پاک بوم | استعمال۔ بقول انند و بہار
بمعنی پاکیزہ بوم مولف عرض کند کہ بمعنی
باشندۂ زمین پاکیزہ و مقام پاکیزہ متعلق بمعنی
سوم بوم کہ بجایش گذشت۔ اسم فاعل ترکیبی
(اردو) پاکیزہ مقام۔ وہ شخص جو مقام
پاکیزہ پر رہنے والا ہو۔

پاک بین | اصطلاح۔ بہار بر معروف قانع
و صاحب انند از معنی ساکت صاحب آصفی
گوید کہ مرادف پاک نظر و پاک دیدہ مولف
عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی پاکیزہ
نظر دارندہ و عاشقی کہ معشوق خود را بہ نظر پاک
مشاہدہ کند مرادف پاکباز (ظہوری سہ)
بان ظہوری بگریہ کار انشا د بچو پاک بینان نگاہ
شو یا تنند (اردو) پاک بین۔ اس شخص کو
بقاعدۂ فارسی کہہ سکتے ہین جو پاکباز ہو یعنی
اس کی نگاہ بے لوث ہو۔ وہ عاشق جو پاک
نظر سے معشوق کو دیکھے۔ پاک محبت رکھنے والا

پاکپاش | اصطلاح۔ بقول نجم
آنکہ ہر چہ داشتہ باشد بباد دہد مولف
عرض کند کہ اگرچہ موافق قیاس است
ولیکن مشتاق سند استعمال می باشیم
کہ معاصرین نجم بر زبان ندارند و محققین
فارسی زبان و اہل زبان ازین ساکت
(اردو) وہ شخص جو اپنی متاع کو تمامہ
برباد کرے۔

پاکت | بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی (۱) کیسہ و (۲) جیب صاحب بول چال ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ صاحب رہنما (پاکتی لاک زدہ) را بمعنی لفافۂ یا کیسۂ لاک زدہ می گوید پس پاکت مفرّس پاکٹ انگلیسی زبان است کہ کیسہ و امثال آن را گویند چیزی نیست کہ تامی ہندی را بہ فوقانی بدل کردہ اند (اردو) بٹوا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ چھوٹی سی وہ پلڑی تھیلی جس میں پان الائچی اور نقدی وغیرہ رکھتے ہیں

پاکج گذاشتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر کنایہ از ناہمواری و گستاخی کردن (صائب ؎)
ہر کہ پاکج می گذارد با دل خود می خورد ہم چو شیشہ
ناموس عالم در بغل دارد ہم ما **مؤلف** عرض کند کہ کج رفتاری۔ شعر از رہ راست و بد روشی ہم ہمین باشد مشعور صاحب بحر کہ گستاخی کردن حاصل آن باشد (اردو) گستاخی کرنا۔ بقول آصفیہ۔ بے ادبی کرنا شوخی کرنا۔ شرارت کرنا اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے کج رفتار ہونا۔ صاحب آصفیہ نے کج رفتار کا ذکر کیا ہے۔

پاک داشتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ داشتن چیزی بحالت پاکیزگی و طہارت است (عالی شیرازی ؎) عالی
دل دوست و لب خود پاک توان داشت چو
تہمت زدن مدعیان را چہ کند کس تو
(اردو) کسی چیز کو پاک و صاف رکھنا۔

(الف) **پاکدامانی** | اصطلاح۔ (ب)
(ب) **پاکدامن** | بقول بہار و انند کنایہ از عفیف و پارسا **مؤلف** عرض کند کہ کسی کہ دامن خود از مناہی پاک دارد۔ اسم فاعل ترکیبی است و (الف) بمعنی بیگناہی و پاکبازی۔ پس پاکدامنی بزیادت یای

مولف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است
وموافق قیاس (اُردو) پاک راے کہہ سکتے
ہین اور صائب الراے بہی یعنی وہ شخص جسکی
راے صائب اور اچھی ہو۔ نیک راے۔

(الف) **پاک رفتن** | استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و گوید که پاک
درینجا بمعنی تمام و کمال است گویند "فلانی
خانهٔ ما را پاک رفت" مولف عرض کند که
بدینمعنی بضم رای مہملہ باشد و از سندش که بر زبان
معاصرین عجم است ---

(ب) **پاک رفتن خانه** | کنایه باشد از
بردن ہمہ اسباب خانه ---

(ج) **پاک رو** | بفتح رای مہملہ (۱) بمعنی
کسی که روش و رفتار تام و کامل داشته باشد
صاحب بحر و بہار ہم این آورده و (۲) بضم
رای مہملہ بمعنی چہرهٔ پاکیزه دارنده و بہر دو
معنی اسم فاعل ترکیبی است (سعدی ے)

جوانی پاکباز و پاک رو بود ۞ که با پاکیزه روئی
در گرو بود ۞ (اُردو) (الف) جہاڑ دینا
لینا صاف کرنا کہ کچہ کچرا کوڑا نہ رہے (ب)
گہر کا تمام سامان لیجانا۔ صاحب آصفیہ
نے (جہاڑ دہپیرنا) پر فرمایا ہے۔ لوٹ
لینا۔ تنکا نہ رکہنا **مولف** عرض کرتا ہے
کہ (گہر مین جہاڑو پہیر دینا) (ب) کا ترجمہ
ہے (ج) (۱) نیک روش۔ وہ شخص
جس کی روش نیک ہے (۲) پاکیزہ رو۔
خوبصورت۔

پاک زاد | اصطلاح۔ بقول بہار و
انند مرادف (پاک سرشت) که می آید
مولف عرض کند که کنایه باشد از شخص
شریف و نسب و حسب پاکیزه دارنده که
فطرتاً پاک باشد (سعدی ے) چه خوش
گفت فردوسی پاک زاد ۞ که رحمت بران
تربت پاک باد ۞ میازار موری که دانه

کش است ٭ کہ جان دارد و جان شیرین خوش است ٭ (اُردو) شریف نجیب۔ جس کا حسب و نسب صحیح ہو۔ نیک نہاد۔ نیک طینت۔

پاک ساختن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مولف عرض کند کہ صاف و پاک کردن است (حیاتی بخاری ے) خاک رہت اشکم اگر باخون نیامیزد مرنج ٭ گریہ کم بخشیم خونشِ شستن تا پاک سازد و راہ را ٭ (میر حاج مسیر ے) پاک سازد درہ ستارہ زخاشاک ہلال ٭ (اُردو) صاف و پاک کرنا۔

پاک سرشت | اصطلاح۔ بقول بہار و انند مرادف ہمان پاک زاد کہ بجالیش گذشت مولف عرض کند کہ بمعنی مرد نیک نیت و نیک طینت باشد و فرقی نازک است میان این و پاک زاد کہ از تعریف ہر دو ظاہر است عجم بر زبان دارند (اُردو) نیک نہاد۔ بقول آصفیہ پاک طینت۔ پاک سیرت۔ پاک باطن۔

پاک سوختن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ گوید کہ پاک درینجا بمعنی تمام است چنانکہ گویند ٭ متاع ما را پاک سوختیا مولف عرض کند کہ موافق قیاس است (از قبیل پاک رفتن خانہ) کہ گذشت (اُردو) بالکل جلا دینا۔ کوئی چیز باقی نہ رکھنا۔

پاکش | اصطلاح۔ بقول سفرنگ بشرح نہی فقرہ (نامۂ خسرو رنگلشاہ) بمعنی تقدس و تنزہ مولف عرض کند کہ بکسر کاف عربی لغت زند و پازند است بمعنی پاکیزگی بزیادت شین مصدریہ بلفظ پاک کہ افادہ معنی نسبت کند چنانکہ بالش و پیش کہ منسوب بہ بال و پیا است (اُردو) پاکی۔ بقول آصفیہ صفائی ستھرائی۔ طہارت۔ پرہیزگاری۔

پاکشادہ لت | مصدر اصطلاحی۔ بقول

اند (۱) کنایہ از باز آمدن یعنی اینکہ قبل ازین نمی آمد۔ حالا می آید و فرماید کہ (۲) کنایہ از طلاق دادن و (۳) گریختن **مولف** عرض کند کہ بمعنی سوم موافق قیاس است و برای معنی اول و دوم بدون سند استعمال تسلیمش نکنیم معاصرین عجم برزبان ندارند و محققین از پاندان ہم ازین ساکت (اردو) (۱) پھرانا (۲) طلاق دینا (۳) بھاگنا۔

پاکشادہ رواق

اصطلاح۔ بقول اند کنایہ از آسمان **مولف** عرض کند کہ بلحاظ معنی سوم (پاکشادن) کہ بجایش گذشت معنی لفظی این رواف گریزندہ و کنایہ از آسمان می توان گرفت کہ موافق قیاس است نظر بر قول حکمای قدیم کہ آسمان را دوار گفتہ اند ولیکن دیگر محققین ازین ساکت و معاصرین عجم ہم برزبان ندارند۔ طالب سند استعمال می باشیم (اردو) بہتا آسمان۔

پاکش انداز

اصطلاح۔ صاحبان بہار عجم و انند گویند کہ چون کشتی گیر حریف را از دو پاکش بپاافگندن رساند کہنہ سواران گویند پاکش انداز بمعنی تماشش ببیند از (میر نجات ۔۔ گلاش) راپکش و برسر خاکش انداز کو ببیند از ان شعلہ خالف کش و پاکش انداز **مولف** عرض کند کہ صاحبان بہر و وارستہ باستناد ہمین یک شعر میر نجات (پاکش ببیند از) قائم کردہ اند تسامح ہر دو باشد کہ عوض مصدر (پاک انداختن) این مقولہ را قائم کردہ اند و حق آنست کہ (پاکش انداختن) مصدر یست مرکب بمعنی بر زمین انداختن کسی را چنانکہ پشت بر زمین شود و ہمین معنی از معنی حقیقی (انداختن بتامہ) پیدا میشود و عادت کشتی گیران است کہ حریف خود را چون بر زمین می زنند پشت او را برابر زمین می کنند و این تعریف غالب است در کشتی (اردو) اس کو چت گرا۔ اور اس کا مصدر

پٹ پٹ کر آنا) بقول آصفیہ پھپھاڑنا، پھڑ پھڑا کے
چل کر آنا، بھرانا۔

پاک شدن استعمال۔ صاحب آصفی
نے یہاں گرد و گرد پاک کہ (۱) از عذاب نا رسیدہ
شدن کا ریشدن است **مولف** عرض کند
کہ (۲) بمعنی پاکیزہ و صاف و پاک شدن کہ
معنی حقیقی است (اسدی طوسی ۵ھ) جہان
شہریار ماں ضحاک شد و نیز ہر نا شدہ ناچیز پاک
شد و (نجات اصفہانی ۵ھ) چہ بہشتی است
کہ آن شوخ غضبناک شود و از لگاری بکشتہ کشتگی
تا پاک شود (فغانی ۹ھ) آئینۂ دل پاک
شد و یار در آمد و صد شکر کہ کار ہمہ بر وجہ
حسن شد و مخفی مباد کہ معنی اوّل مجاز معنی
دوم باشد کہ نجات یافتن است و صراحت
کال این در استعمال می آید (اردو) (۱)
نجات پانا۔ چھوٹنا (۲) صاف و پاک ہونا۔

مصدر اصطلاحی۔ بقول انند فارغ و رستگار
شدن است **مولف** عرض کند کہ نجات یافتن
رخصوصیت عذاب و رنجہا درست نیست بلکہ
(پاک شدن از چیزی) بہتر است و این مصدر
خاص ہم و اخل ہمان تعمیم باشد چنانکہ سند
این از کلام اسدی طوسی و نجات اصفہانی
بر معنی اوّل (پاک شدن) گذشت (اردو)
عذاب سے نجات پانا۔

پاک شدن کشتی مصدر اصطلاحی۔ خان
آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ بضم کاف دوم
عمل معروف و تمام شدن معرکۂ کشتی است
و سندش ہمان کہ از میر نجات بر (پاک شدن)
گذشت صاحب بحر عجم بالتش **مولف** عرض
کند کہ معنی مجازی ختم شدن کشتی است
یعنی نجات یافتن از کشتی (اردو) کشتی سے
فارغ ہونا نجات پانا کشتی ختم ہونا۔

پاک شدن از عذاب و عقاب

پاکشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ

(۱) بمعنی آہستہ رفتن (طالب آملی سہ) زملک معصیت سامان غربت کردہ ام اکنون ؛ بصد افتادگی در راہ جانان می کشم پائے ؛ و فرماید کہ چون بصلۂ آن دارند بمعنی (۲) باز رفتن است (سلیم سہ) بلبلان پای کشیدند ز اطراف چمن ؛ سرو ہر کہ درین باغ سراسر پا و است ؛ و بہار ذکر ہر دو معنی کردہ (میرزا جلال اسیر سہ) لنگ لنگان در رکاب چشم تر پا می کشم ؛ تا نفس دارم سر زنجیر در پا می کشم ؛ کام میگیرد اسیر آخر ز دریا ہمچو موج ؛ گرچہ گریان در رکاب چشم تر پا می کشم ؛ (صائب سہ) تا بسیر گلشن آن سرو خرامان پا کشید ؛ شد نسیم صبح را ہر غنچہ زانوی دگر ؛ (ملا طغرا سہ) سبو دید سر خود و کلاہی ندید ؛ خجل گشتہ از بزمگہ پا کشید ؛ (محمد قلی سلیم سہ) فغان من ز رکاب ہلال پای کشید ؛ کہ از ستارہ ریش درمیان گلہ شدہ است ؛ (مولانا ثنائی سہ) دست از حیات خود من بیمار شستہ ام ؛ تا آن طبیب از سر من پا کشیدہ است ؛ صاحب بحر ہم ذکر ہر دو معنی کردہ مولف عرض کند کہ (از چیزی پا کشیدن) بمعنی کنارہ کردن از آن بجایش گذشت و ہمان است معنی دوم این (اردو) (۱) آہستہ چلنا = دکن میں پاؤن گھسیٹکر چلنا کہتے ہین (۲) دیکھو از چیزی پای کشیدن

پاک طینت | استعمال بہار و انند ذکر این کردہ از معنی ساکت مولف عرض کند کہ مرادف پاک سرشت است کہ بجایش گذشت (میرزا رضی دانش سہ) پاک طینت را بدنیا میل آمیزش کجاست ؛ گوشہ تنگی گہر با وسعت دریا گرفت ؛ (اردو) دیکھو پاک سرشت

پاک عیار | اصطلاح بقول بہار و بحر و آنند زر خالص را گویند مولف عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان دارند و موافق قیاس است (اردو) زر خالص = وہ طلا جسمین میل نہو = خالص سونا

(الف) **پاک فروختن** مصدر اصطلاحی

(ب) **پاک فروش** صاحب آصفی ذکر
(الف) کرده از معنی ساکت و بذکر (ب)
گوید که آنکه هرچه داشته باشد به باده دهد و فرپاک
گه بمعنی است پاکباز۔ وارسته ذکر (ب)
کرده در نفس معنی متفق با آصفی (سالک یزدی
ـه) سالک رند که اسباب ورع داشت
بسی ٭ رفته در میکده و پاک فروش آمده است
٭ صاحبان هنر و اند هنر بالت وارسته (صائب
ـه) از هر دو جهان حاصل من ناوک آه است
٭ مانند کمان پاک فروشم زده خانه ٭ و صاحب
بهار عجم باتفاق آصفی این هر دو را عرض کرده پاکباز
گوید مولف عرض کند که (الف) (۱) بمعنی
همه سامان دکان فروختن و دکان را خالی
کردن است و (۲) مجازاً بمعنی بر باد دادن
متاع و (ب) بهر دو معنی اسم فاعل ترکیبی
از همین مصدر (الف) و (۳) امر حاضرش

(اردو) (الف) (۱) دکان کی تمام متاع بیچ ڈالنا
(۲) اپنی متاع کو برباد کرنا (ب) (۱) کل متاع
کو بیچ دینے والا (۲) اپنی متاع کو برباد کرنیوالا
(۳) کل متاع کو فروخت کردے اور برباد کردے

پاک کردن استعمال۔ بقول صاحب
آصفی (۱) چیدن و صاف کردن و (۲) تمام
کردن (نوعی خبوشانی ـه) تا روی تو دیدم
مژه ام پاک کن از اشک ٭ که گریه نگاهم ز نفس
ورنه آب است ٭ (اسدی طوسی ـه) که
دیده کبود هم از و پاک کرده گرد ٭ که باغ سبز و
ریخته گل گرد او صبا ٭ (صائب ـه) میکند زود
حساب من تهی را پاک ٭ ز هیچ صبح این نفس باز پسین
گر مراست ٭ مولف عرض کند که با لفظ
پاک از جمله معانی آن بحث کرده ایم و این مصدر
شامل است بر همه معانیش (اردو) (۱)
پاک کرنا (۲) تمام کرنا۔ دیکھو پاک جس کے تمام
مصدرن پر بهمه مصدر شامل ہے۔

پاک گرویدن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مولّف عرض کند که مرادف پاک شدن است که گذشت (طالب آملی ـه) خرقهٔ زاهد نگردد پاک از میل ریا* جبهٔ تلبیس گر آب زمزم و کوثر کشد* (ناظم هروی ـه) سراپا شسته شد چون موج کوثر* ز کلفت پاک گشت آن حور پیکر* مخفی مباد که شد و هم متعلّق از پاک گشتن است که مرادف همین است حیف است که محقّقین فارسی در هر دو لفظاً فرق نکرده اند از ینکه (گردد) را مضارع هر دو دانند و ما بجایش صراحت کنیم که گردد مضارع گرویدن باشد که کامل التصریف است و گشتن مضارع ندارد که سالم التصریف باشد (اردو) دیکھو پاک شدن ـ

پاک گریختن مصدر اصطلاحی ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مولّف عرض کند که بمعنی یک لخت گریختن و گریختن

بعجلت و خیال بهتری نکردن (اسدی طوسی ـه) سپه و خیل نجوم لوکه باشند که پاک* بگریزند چو خورشید من افراخت علم* (اردو) جلد بھاگنا ـ رفو چکّر ہونا ـ

پاک گشتن استعمال ـ مرادف پاک گرویدن که بجایش گذشت و سند این هم همه را اینجا ذکر کو (اردو) دیکھو پاک گرویدن ـ

پاک گوهر اصطلاح ـ بقول بهار و انند معروف مولّف عرض کند که مرادف پاک اصل است که بجایش گذشت (صائب ـه) سرچشمهٔ نشاط دل پاک گوهر است* تا دل شگفته است سخن تازه و تر است* (اردو) دیکھو پاک اصل ـ

پاک ماندن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مولّف عرض کند که مرادف پاک بودن است که بجایش گذشت (محتشم کاشی ـه) مجنون جوانفشا

آشتی بر وصل تا روز جزا کو دامان لیلی پاک باشد از تہمت آلودگی ہو (اُردو) پاک رہنا دیکھو پاک بودن۔

پاک مغز | اصطلاح۔ بقول بہار وانند آنکہ عقل صحیح و فکر رسا داشتہ باشد (خواجہ نظامی ؎) چو ہشد و پاک دیدآن پاک مغز ؛ بنا دوش بدین کار در پای لغز ؛ صاحب جہانگیری گوید کہ مراد از (پاک رای) باشد سولف عرض کند کہ ہر کہ پاک مغز می باشد رای او ہم پاک می باشد پس پاک رای مراد ف پاک مغز باشد ای بمعنی روشن و مانع باشد و بس (اُردو) روشن دماغ۔ دیکھو آئینہ ہوش۔

پاکند | اصطلاح۔ بقول برہان و جامع بروزن پازند مطلق یاقوت اعم از نیکہ سرخ باشد یا زرد و سفید و بالمعنی بجای حرف اول یای تحتانی ہم آمدہ۔ صاحب سروری این را مخصوص کند با یاقوت سرخ (بخاری ؎) کجا از آتی گرد ندی بہ نظر تو یا ان ؛ چہ قیمت را چہ خطر ہر کجا بود پاکند ؛ صاحب ناصری این را با تحتانی اول اصح می داند صاحب مؤید ہم ذکر این بکاف فارسی کردہ با تعمیم برہان متفق مولف عرض کند کہ باید پاکند کہ بہ موحدہ اول گزشت مراد است این بہ معنی اول ش کردہ ایم خیال ما این است کہ (پاکند) بہ تحتانی اول اصل است و اسم جامد فارسی زبان و فارسیان بہ تبدیل تحتانی بموحدہ باکند کردند چنانکہ توپ و توپا و پس از ان موحدہ بہ بای فارسی بدل شد چنانکہ تب و تپ آنانکہ بکاف فارسی نوشتہ اند حتما حروف نکردہ اند غلطی کتابت باشد (اُردو) دیکھو باکند کے پہلے معنے۔

پاک نظر | اصطلاح۔ بقول بہار وانند معروف مولف گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است کنایہ از کسی کہ نظر او پاک باشد یعنی بہ نگاہ پاک بنگرد مقابل بد نظر (اُردو) پاک نظر پاک نگاہ

بقاعدۂ فارسی کہہ سکتے ہین۔ صاحب آصفیہ نے پاکباز پر فرمایا ہے کہ ”وہ عاشق جو پاک نظر سے معشوق کو دیکھے“ اگرچہ آپ نے (پاک نظر) کو اپنے لغت مین قائم نہین فرمایا ہے لیکن زبان اُردو مین اس کا استعمال موجود ہے (اسم فاعل ترکیبی)

پاک نگریستن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ مولف عرض کند کہ دیدن کسی را بنظر پاک باشد (فغانی شیرازی ے) ولا بگو شنیدہ ام آن چشم خواب ناک نگر ؎ تو پاک آمدہ پاک باش و پاک نگر ؎ (اُردو) پاک نگہ سے دیکھنا۔

پاک نمودن | استعمال۔ مرادف پاک کردن است مولف عرض کند کہ موافق قیاس (ظہوری ے) افتادہ است خرقۂ شیخا ؎ چہ عجب گیر لب پاک تا نمودہ ابر گرفتہ اند ؎ (اُردو) دیکھو پاک کردن۔

(الف) پاکوب | (ب) پاکوبی | (ج) پاکوبیدن | (د) پاکوفتن | اصطلاح۔ الف بقول اننذ بحوالۂ فرہنگ فرنگ رقاص را گویند وہم او بحوالۂ غیاث می فرماید کہ (ب) پاکوبی بمعنی رقص است و (د) پاکوفتن (۱) بمعنی رقص کردن (لا ادری ے) زہم افشردہ خوشا وقت قدح پیمائی ؎ کہ شودہ ست و زند دست و بگوید پائی ؎ (ظہوری ے) گر از دست گزنی پای شمش آہ ؎ شنیدہ ؎ بیا پاکوبی چہ می کردہ ؎ صاحب بہار بر ذکر (د) بمعنی بالاتفاق۔ صاحب بحر بذکر معنی اول می فرماید کہ (۲) شدہ یک شدن بہ رفتن و (۳) مردن۔ و صاحب ناصری ہم ذکر معنی اول (د) فرمودہ و نقل سند (لا ادری) کردہ۔ صاحب جہانگیری در ملحقات بذکر معنی اول (د) سند (پای کوفتن) را ہم معنی ندارد کہ پا و پای بہ یک معنی است خان آرزو در سراج ذکر معنی اول

کردہ مؤلف عرض کند کہ (کوب) در فارسی
زبان بمعنی ضرب و آسیب باشد کہ از چوب یا
سنگ و مشت و امثال آن بکسی رسد کہ آنرا در
عربی صدمہ گویند (کذا فی البرہان) و مصدر
(کوبیدن) از ہمین اسم مصدر است بزیادت
یای معروف و علامت مصدر (دن) کہ می آید
و (کوفت) مبدل ہمین کوب است چنانکہ زبان
و زفان و مصدر (کوفتن) از اسم مصدر کوفت
وضع شد پس (الف) اسم فاعل ترکیبی است
از مصدر مرکب (ج) کہ کنایہ از رقص کردن
است و (ب) حاصل بالمصدرش بزیادت
یای مصدری - و ہر دو اسناد بالا متعلق است
از (ج) نہ بہ (د) چنانکہ محققین بالا خیال
فرمودہ اند و معنی دوم و سوم مجاز معنی اول
و لیکن بدون سند استعمال تسلیمش نکنیم کہ غیر
از صاحب بحر دیگری از محققین ذکرش نکردہ و
سند استعمال آن ہم پیش نہ شد (اردو)
(الف) ناچنے والا (ب) ناچ - مذکر (ج
و د) (۱) ناچنا (۲) جانے کا ارادہ کرنا (۳) فرار

پاکی استعمال - بقول برہان بروزن خاکی
(۱) استرۂ سرتراشی را گویند و (۲) تمام شدن
و (۳) صفا و طہارت صاحب ناصری بذکر معنی
اول نسبت معنی سوم می فرماید کہ غسل و طہارت
باشد و ارستہ بذکر معنی اول و بترک معنی دوم
نسبت معنی سوم بر معروف قانع (طغرا ع)
چون نکردم لالہ رش از پاکی اصلاح داغ تو
گر خط نوخیز او گلدستہ بندد نوش شد ز بہار
در ہر دو معنی متفق با ناصری و نسبت معنی دوم
گوید کہ بمعنی سرشار از صفات اوست
خان آرزو در سراج بذکر معنی طہارت نسبت
معنی اول می فرماید کہ بنا بر رعایت معنی
حقیقی است صاحب جامع بذکر معنی اول
نسبت معنی دوم گوید کہ بمعنی تمامی (ظہوری
ع) بصارت نو سیاد این ستم روا دارد ز

عناب پاکی چشم ترحم کیا دارد۔ مولف عرض کنند که برای معنی دوم وسوم یای مصدری بلفظ پاک زیاده کرده اند ونسبت معنی اول خیال ما انیست که (پاکی اصلاح) بمعنی استرهٔ سرتراشی است نه مجرد پاکی۔ وسند طغرا هم تائید خیال ما میکند وباعتبار صاحبان جامع وناصری که محققین اهل زبان اند این را بمعنی اول مخفف (پاکی اصلاح) دانیم وازین مرکب هم معنی استره بسبیل مجاز پیدا کنیم که معنی حقیقی تقاضای آن نمی کند وجا دارد که (پاکی) را بمعنی [illegible] پاک گیریم وکنایه از استره [illegible] والله اعلم بحقیقة الحال (اردو) (۱) استره بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم۔ مذکر۔ بال مونڈنے کا اوزار۔ پاچھنا (۲) تمامی۔ بقوله۔ فارسی۔ اسم مونث۔ آخر۔ انجام (۳) پاکی۔ دیکھو پاکش۔

پاکیز اصطلاح۔ بقول انند بحواله غیاث نام داؤ از کشتی که بیکدست پای حریف گرفته بدست دیگر زور به گردن آوردن است

مولف عرض کند که دیگر همه محققین فارسی زبان ازین اصطلاح کشتی گیران ساکت اند اگر سند استعمال این پیش شود ازانهم قیاس کرد که این مرکب است از پا بمعنی خود وش وگیز بمعنی نهد ولیکن معنی لفظی این نشد پا وکنایه از همان داؤ کشتی که نتیجهٔ آن گردن را برای غلبه بر زمین رساندن است وجا دارد که این را مخفف پاکیزه گیریم که می آید وکنایه از همان داؤ۔ نظیر پاکیز گیبش (اردو) کشتی گیرون کے ایک داؤ کو فارسیون نے پاکیز کہا ہے جس مین حریف کا پاؤن ایک ہاتھ سے پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے گردن پر زور ڈالتے ہین تاکه وه زمین پر آرہے۔ مذکر۔

پاکیزه بقول بهار وانند منسوب بپاک زیرا که مرکب است از لفظ پاک و (یزه) [illegible] است) ونظیر انیست آکنده [illegible] شبه تاب و دوشیزه بمعنی دختر بکر و

فرمایدکه چون کلمهٔ نسبت زائده نیز می آید میتواند
که پاکیزه مزید علیه پاک بود و می تواند مرکب از
پاکی و زه بود بمعنی چیزی که زاده و آفریده شدن
آن از پاکی باشد **مولف** عرض کند که ماخذ
آخر بهتر است و میدانیم که همین است حقیقت
پاکیزه که زه بمعنی زائیدگی و پیدائیش بجای
خودش می آید و بمعنی بفتح زای هوز هم آمده
بمعنی نطفه و بچه هم (کذافی البرهان) پس معنی
لفظی این پاکی پیدائیش و استعمال این بمعنی
پاک هم - هر دو ماخذ بیان کردهٔ محققین بالاتحج
است و یزه اصلا کلمهٔ نسبت نیست و حقیقت
آتشیزه هم بهمین ماخذ است بعض محققین
در آتشیزه هم - یزه را کلمهٔ نسبت دانسته اند
چنانکه بجایش گذشت و ما آنرا درست ندانیم
و حقیقت دوشیزه بجایش عرض کنیم که می آید
(اردو) پاکیزه - دیکھو پاک کے پہلے معنے -

پاکیزه اعتقاد | استعمال - بهار ازمعنی

ساکت **مولف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی
است و موافق قیاس مراد از کسی که اعتقاد
او پاک باشد (اردو) پاکیزه اعتقاد مقابل
ہے بد اعتقاد کا -

پاکیزه اعتماد | استعمال - صاحب انند
بذکر این ازمعنی ساکت **مولف** عرض کند
که موافق قیاس و اسم فاعل ترکیبی است
مراد از کسی که اعتماد او پاک و پاکیزه باشد
(اردو) پاکیزه اعتماد کہہ سکتے ہیں -

پاکیزه بوم | اصطلاح - بقول بهار و انند
معروف **مولف** عرض کند که بمعنی وطن
پاکیزه دارنده و پیدا شده در زمین پاکیزه
اسم فاعل ترکیبی است (شیخ سعدی ؎)
شنیدم که مردیست پاکیزه بوم ٭ شناساو
رهرو در اقصای روم ٭ (اردو) پاکیزه بوم
اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جسکا وطن مقدس ہو جیسے
مکه معظمه یا مدینه منوره وغیره کا رہنے والا -

پاکیزہ پیکر استعمال - بقول بہار و انند
از اسمای محبوب است **مولف** عرض کند
کہ معنی لفظی این پاکیزہ رو و خوبصورت و خوشتر و
موافق قیاس است و اسم فاعل ترکیبی (سعدی
ے) دو پاکیزہ پیکر چو حور و پری ٭ چو خورشید
و مہ از نکو اختری ٭ (اردو) پاکیزہ پیکر
خوبصورت کو کہہ سکتے ہین - بقاعدۂ فارسی
اسم فاعل ترکیبی -

پاکیزہ دامن استعمال - بقول بہار
و انند کنایہ از عفیفت و پارسا **مولف** عرض
کند کہ موافق قیاس است مرادف پاکدامن
یعنی کسی کہ دامن او از گناہ پاک است
(صائب ے) از حدیث دلکشا صائب
دہن را دوختن ٭ یوسف پاکیزہ دامن را
بزندان کردن است ٭ (اردو)
پاکیزہ دامن - پاکدامن - پارسا کو کہہ سکتے ہین
اسم فاعل ترکیبی - بقاعدۂ فارسی -

پاکیزہ دل استعمال - بقول انند - معروف
مولف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
بمعنی پاک دل و زاہد کہ دل او از گناہ پاک
باشد (فردوسی ے) کنون ای خردمند
پاکیزہ دل ٭ مشو بدگمان پای برکش ز دل ٭
(اردو) پاک دل اور پاکیزہ دل اس
شخص کو کہہ سکتے ہین جس کا دل گناہون
سے پاک و صاف ہو -

پاکیزہ روی استعمال - بقول بہار و
انند از اسمای محبوب **مولف** عرض کند
کہ معنی لفظی این خوشرو و خوبصورت و مجازاً
بمعنی محبوب (شیخ شیراز ے) خاتون خوب
سیرت و پاکیزہ روی را ٭ نقش و نگار خاتم
فیروزہ گو مباش ٭ (اردو) پاکیزہ رو -
خوبصورت اور خوش رو کو کہہ سکتے ہین
بقاعدۂ فارسی - اسم فاعل ترکیبی - معشوق نگر

(الف) **پاکیزہ سرشت** استعمال - الف

(ب) پاکیزہ طینت بقول بہار معروف وصاحب انند ذکر (ب) کردہ وبہار ہم این را بدون تعریف آوردہ مولف عرض کند که ہر دو مرادف پاک سرشت که بجایش گذشت (خواجه حافظ شیرازی ؎) عیب رندان مکن ای زاہد پاکیزہ سرشت ؎ که گناه دگران بر تو نخواہند نوشت ؎ (اردو) دیکھو پاک سرشت۔

پاکیزہ قول استعمال۔ بقول بہار وانند معروف مولف عرض کند که کنایه باشد از راست گو که قولش پاک وصاف باشد (سعدی ؎) پدر بارہا گفته بودش بہول که شایسته رو باش وپاکیزہ قول ؎ مخفی مباد که این اسم فاعل ترکیبی است وموافق قیاس (اردو) پاکیزہ قول۔ بقاعدۂ فارسی۔ راست گو کو کہہ سکتے ہیں۔

پاکیزہ نظر استعمال۔ بقول بہار وانند معروف مولف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی بمعنی کسی که نظر او پاک باشد یعنی معشوق خود را بنظر پاک ببیند (ناصر خسرو ؎) یا عاشق پاکیزہ نظر نیست چو محمود ؎ ورنه ہمه اطراف جہان پر ز ایاز است ؎ (اردو) پاکیزہ نظر۔ پاک بین۔ اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو اپنے معشوق کو پاک نگاہ سے دیکھے۔

پاکیزہ نفس استعمال۔ بہار وانند ذکر این کردہ از معنی ساکت مولف عرض کند که مرادف پاک طینت باشد که بجایش گذشت (سعدی ؎) چو پاکیزہ نفسان صاحب دلان ؎ در آمیخته جمله با جاہلان ؎ (اردو) پاک نفس دیکھو پاک طینت۔

پاکی گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بمعنی موی زہار تراشیدن مولف عرض کند که دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مشتاق سند استعمال می باشیم چنانکه سندی ہم پیش نشد موافق قیاس است

(اُردو) پاکی لینا - بقول آصفیہ - موے زہار مونڈنا زیر ناف کے بال مونڈنا - جھانٹیں لینا - دکن میں نورے کے استعمال کو بھی کہتے ہیں ۔

پاگاہ اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکاف عجمی (۱) جای طہارت را گویند و (۲) بمعنی زینہ و نردبان باشد - صاحب رشیدی گوید کہ (۳) بمعنی طویلہ این را (پایگاہ) ہم نامند مؤلّف عرض کند کہ معنی لفظی این مقام پا و ہر سہ معنی موافق بنیاد است امّا برای معنی اوّل طالب سند استعمالی می باشیم کہ معاصرین عجم ہم زبان ندارند و محققین اہل زبان ہم ازین ساکت و بمعنی سوم مجاز باشد (ظہوری ؎) پاگاہ تماشای تو از دور ضرور است ؛ می بود بہ بینائی من کاش کسی چند ؛ (اُردو) (۱) طہارت خانہ - پاخانہ - مذکر (۲) زینہ - مذکر (۳) طویلہ - مذکر - دکن میں اس علاقہ کا نام ہے جس کے تفویض منجانب سرکار سواران کی توجہ ہوا اور اس کے مصارف کے لئے جاگیر عطا ہوتی ہے

پاگرفتن مصدر اصطلاحی - بقول انند و بہار (۱) بمعنی بند شدن پا و (۲) مردن و فرماید کہ بر قیاس است پاگیر (مرزا عبد الغنی قبول ؎) اغیار براہ آمدن ما گرفتہ اند ؛ تا ہمچو سگ دران سر کو پا گرفتہ اند ؛ و (۳) بمعنی قیام و استقامت گرفتن (محمد جعفر بیگ تخلص ؎) تا چشم نیم مست تو ما را ز پا گرفت ؛ از بیخودی دلم نتوانست پا گرفت ؛ (تاثیر ؎) فارغ ز سوختن نیست تا شمع پا گرفتہ ؛ سر عشق بیقراری گویا ز پا گرفتہ ؛ (ابو طالب کلیم ؎) صد برق تا امیدی کردہ کمین ز ہر سو ؛ نخل امیدواری ہر جا کہ پا گرفتہ ؛ صاحب بحر بمعنی سوم قانع - و آرزو ہم بر ذکر معنی سوم قناعت کردہ مؤلّف عرض کند کہ فضول بہار است کہ معنی اوّل و دوم را قائم کردہ و سند عبد الغنی قبول ہم برای معنی سوم است - غور بر معنی شعر نکرد و محققین اہل زبان و معاصرین عجم ہم از

معنی اوّل و دوم سکوت ورزیده اند بدون سند استعمال تسلیم نکنیم (اُردو) (۱) پاؤں بند ہونا (۲) مرنا (۳) قیام اختیار کرنا۔ قائم ہونا۔

پاگرفتن طفل مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و انند قوت رفتار بہم رسانیدن طفل و بپاآمدن و از محسن تاثیر سند دہد کہ بر (پاگرفتن) گذشت **مولف** عرض کند کہ معنی لفظی این قائم و استادہ شدن طفل است و این آغاز رفتار اوست کہ اوّل استادہ می شود پس بمعنی حقیقی باشد (اُردو) لڑکے کا کھڑا ہونا (چلنے کا آغاز)

پاگرم کردن مصدر اصطلاحی۔ صاحبان بہار عجم و انند ذکر این کردہ از معنی ساکت و از علی خراسانی استناد کردہ اند (ع) بیش ما قطع بیابان طلب آسان است ؎ آنقدر نیست رہ شوق کہ پا گرم کنم ؎ **مولف** عرض کند کہ کنایہ باشد از آمادہ رفتار شدن کہ در وقت رفتار پاتابہ و موزہ می پوشند و پای را گرم کنند (اُردو) دیکھو آمادہ رفتار ہونا۔

پاگستاخ شدن استعمال۔ غالباً مضاف گستاخ شدن پا ست بمعنی حقیقی (ظہوری ع) شد براہش قدم ما گستاخ ؎ بیم سر ہست کہ شد پا گستاخ ؎ **مولف** عرض کند کہ گستاخ شدن چیزی و کسی بجای خودش می آید کہ از حیطۂ ادب بیرون شدن و گستاخی کردن است و این مصدر خاص است از ہمان تعمیم (اُردو) پاؤں کا گستاخ ہونا۔ بے ادب بننا۔ گستاخی کرنا۔

پاگیر اصطلاح۔ بقول انند بمعنی زمین خوش آیندہ۔ صاحب مؤید بحوالۂ لسان الشعرا ذکر این کردہ دیگر ہمہ محققین فارسی زبان از این لغت ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند **مولف** عرض کند کہ اگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد کہ کنایہ باشد کہ زمین خوش آیند

وخوش آب وہوا ساکنین آنرا نمی گذارد که نقل مقام کنند (اُردو) خوش آب وہوا زمین ۔ مونّث ۔

پال بقول ناصری (۱) نام دیہی از گرم سیرات فارس قریب بانسیر وہر دو از توابع قصبه کله دار است و به بندر کنکان دو سه منزل و معرّب این فال و از ینجا بود قطب الدّین فالی موٴلف تقریب وغیر آن صاحب رشیدی می فرماید که (۲) بمعنی ریسمان و از ہمین مرکّب است پالدم که می آید صاحب انند ہمزبان ناصری موٴلف عرض کند که بمعنی دوم اسم جامد فارسی قدیم دانیم و وجه تسمیهٔ معنی اوّل ہیچ بوضوح نه پیوست و به تحقیق ما (۳) صاف و پاک که اسم جامد فارسی قدیم و اسم مصدر پالائیدن و پالادن و پالودن و پالیدن است که می آید معاصرین عجم تصدیق ایمعنی میکنند و وجود ہر چہار مصادر بالا تائید ایمعنی میکند (اُردو) (۱) پال فارس کے موضع کا نام ہے ۔ مذکّر (۲) رسّی ۔ موٴنّث (۳) صاف و پاک ۔

پالا بقول برہان وجہانگیری و ناصری وجامع بروزن کالا (۱) اسپ کوتل (حکیم اسدی ؎)
زدروازه تا درگه شه دو میل ٭ دو رویه سپه بود پالا و پیل ٭
صاحب رشیدی گوید که بدین معنی پالاد و پالاده ہم آمده و بقول بعض مطلق اسپ و فرماید که حق ہمین است و اطلاق اسپ کوتل بقرینهٔ مقام خواہد بود ۔ خان آرزو در سراج این را متعلّق به پالادمی داند و صراحت باخذ بیان کرده اش بعد را انجا کنیم و بخیالش اسم کوتل و مطلق اسپ مجاز آن موٴلف عرض کند که ما این را مبدّل پالاد انیم که به ہمین معنی در موحّده گذشت و اشارهٔ این ہم بعد را انجا کرده ایم و نسبت معنی حقیقی و مجازی ہم با خان آرزو اتّفاق داریم (اُردو) کوتل گھوڑا ۔ مذکّر ۔ مطلق گھوڑا ۔ مذکّر ۔

(۳) پالا۔ بقول برہان و جہانگیری و جامع بمعنی صاف کنندہ و فرماید کہ بدون ترکیب گفتہ نمیشود ہمچون ترشی پالا۔ و ی پالا۔ صاحب رشیدی بذکر این گوید کہ مرکّب است از پال و الف کہ چون لاحق کلمہ شود افادۂ فاعلیت کند و اسم آلہ نیز و ہرچند بدان مضاف شود افادۂ آن کند مثل ترشی پالا و ی پالا۔ صاحب ناصری بر مجرد صاف کنندہ قانع۔ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ مؤلّف عرض کند کہ تسامح ہمہ محققین است کہ این را بدین معنی جا دادند یعنی ذکر مفرد این بدینمعنی تحصیل حاصل است زیرا کہ ذکر امر حاضر بمعنی سوم می آید و ہمان امر است کہ بحالت ترکیب اسم فاعل ترکیبی میشود (اُردو) ناقابل ترجمہ (دیکھو تیسرے معنے)

(۳) پالا۔ بقول برہان و رشیدی و سراج امر پالودن بمعنی صاف کن۔ صاحب جامع بذکر این گوید کہ مصدر این پالادن است مؤلّف عرض کند کہ این امر حاضر پالادن است چنانکہ صاحب جامع گفتہ و او از آن کت ہر چہار مصدر کار نگرفتہ کہ بجایش می آید و مصدر (پالودن) را ازین ہیچ تعلّق نیست کہ آن سالم التّصریف است کہ غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول دیگر مشتقات از سالم التّصریف نمی آید و صراحت کامل بر پالادن می آید و شامل است بر ہمہ معانی پالادن (اُردو) پالودن کا امر حاضر۔ صاف کر۔ نیز ان تمام معنوں میں امر حاضر ہے جو مصدر پالادن پر بیان ہوں گے۔

(۴) پالا۔ بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و جامع و سراج بمعنی آویختہ مؤلّف عرض کند کہ ہمہ محققین ہمچون معنی دوم درین معنی ہم سکندری خوردہ اند و نیمعنی را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم و قول مجرد محقق اہل زبان

یعنی صاحب جامع را هم کافی ندانیم که اهل زبان
در قواعد فارسی اکثر غلط می کنند. حق آنست که
امر حاضر چون با ہای مرکب می شود افادهٔ معنی اسم
فاعل و اسم مفعول می کند و همان است اسم
فاعل ترکیبی و اسم مفعول ترکیبی پس لفظ غیر مرکب
را چنانکه ایشان بمعنی اسم فاعل بر نشان دوم
قائم کرده اند و کار از تحقیق قواعد زبان نگرفته اند
همچنان درینجا هم بمعنی اسم مفعول آورده اند دیگر
هیچ. مخفی مباد که معنی آویختن تعلق دارد از صاف
و پاک کردن که چیزی رقیق را که صاف و پاک
می کنند اکثر آنرا می آویزند پس این معنی من وجه
از پالوده پیدا میشود که صراحت آن بر مصدر
پالودن می آید و درینجا همین قدر کافی است
که اگر سند استعمال این بمعنی آویخته پیش شود
ما این را مخفف و مبدل پالوده دانیم بحذف
دال مهمله و ہای ہوز و تبدیل واو به الف [illegible]
توغ و تاغ (اردو) لٹکا ہوا - اٹکایا ہوا -

(۵) پالا - بقول برہان و جہانگیری و جامع
و سراج بلغت زند و پازند بمعنی فریاد و فغان
مولف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان
است و حالا بر زبان معاصرین عجم نیست
(اردو) فریاد - فارسی - بقول آصفیہ -
مونث - واویلا - دہائی - مظلوموں کی آہ و
زاری - آہ و نالہ (رندے) تہرا ہنگے اچرخ
فرشتے ترے سنکر پو تا عرش جو پہنچی کبھی فریاد ہماری

پالاپال اصطلاح - بقول برہان و جامع
بروزن مالامال (۱) چیزی سخت را گویند
که بسیار ریاضہ ۔ (۲) فالودهٔ سخت شده را
نیز - صاحب جہانگیری بر معنی اوّل قانع (دقیقی
سلہ) بقر و ہیبت شمشیر تو قرار گرفت پو زمانہ
که پر آشوب بود و پالا پال پو صاحب سروری
[illegible] معنی کرده برای معنی دوم حوالۂ تحفہ
کند - صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید که این
در فرہنگ ہای معتبره نیامده ظن غالب آنست

که مالا مال بود به میم وآنرا پالا پال خوانند
نیز فرماید که از شعر وقیقی معنی بسیار پیدا نمی شود
بمعنی چیزی سخت صاحب رشیدی همزبان
ناصری ـ صاحب (موید مطبوعهٔ نولکشور) بذکر
معنی دوم فرماید که (۳) حربه باشد که زنگیان
دارند و دیگر نسخ قلمی این لغت نیست خان آرزو
در سراج با صاحب رشیدی اتفاق کرده
مؤلف عرض کند که چنین نیست که درین
تکرار پال است بزیادت الف الصاق چنانکه
مالا مال و دمادم پس معنی لفظی این بلحاظ معنی
سوم پال بسیار صاف و پاک دارد و که پالوده
را نام نهیم و تخصیص معنی با او نا حق ماخذ
باعتبار صاحب جامع که از اهل زبان است
میگوئیم که فالوده سخت را بدین اسم مخصوص
کردن باختیار اهل زبان است واین قدر
متحقق که فالوده را پالا پال گفتن مرادف قیاس
است ومعنی اول مجاز معنی دوم بلحاظ سختی
فالوده وجهی نیست که در شعر وقیقی تصرف لفظی
کنیم که معاصرین عجم هم درین شعر پالا پال را بر
زبان دارند ولفظ مالا مال بلحاظ معنی مصرع
اول درین شعر هیچ لطف ندارد تا آنکه اصلاح
در شعر استادی پسند کرده اند ذوق سخن ندارند
و آنانکه در ای این تصرف این لغت زبان فرس
را غلط دانند فضولی می کنند ومعنی سوم تصحیف
مطبع نولکشوری نماید والله اعلم (اُردو)
(۱) بہت سخت چیز۔ مؤنث (۲) سخت فالودہ
مذکر (۳) ایک ہتھیار کا نام۔ مذکر۔

پالاد | اصطلاح ـ بقول برهان بروزن آباد
اسپ جنیبت را گویند که مرادف پالا باشد
صاحب جهانگیری هم ذکر این کرده (شمس
فخری ص) شهنشهی که کشد سبب دد مواکب
او ز چتر نتره خنگ سمند فلک دو صد پالاد
صاحب رشیدی گوید که پالاد و پالادو و پالاده
هرسه لغت بهمین معنی است و بعضی گفته اند

که بمعنی مطلق اسپ وحق همین است وبمعنی مطلق
مرکوب نوشته اند لیکن از اسنا وخصوص اسپ
مفهوم می شود - خان آرزو در سراج می فرماید
که مرکب است از پال که مبدّل پار است
برای جهاد بمعنی پیماں وبرین و آخر کلمہ نسبت
است وبمجاز بمعنی مطلق اسپ چراکه بمعنی مطلق مرکوب
آمده ومی فرماید که صاحب رشیدی ازین غافل
مانده مؤلف عرض کند که صراحت ماخذ
برپالا کرده ایم ودرینجا جزین نیست که دال
مهمله آخر زائد است چنانکه پیدا و پیداد -
اشارهٔ این بر پالاد گذشت که به یای موحّده
بجایش مذکور شد (اردو) دیکھو پالاد -

پالادن | بقول برهان بروزن ولادن
بمعنی پالودن وپالایش وصاف کردن حنا
بحکم همزبانش وفرماید که سالم التصریف است
که غیر ماضی مستقبل واسم مفعول نمی آید مؤلف
عرض کند که اسم مصدر این همان پال است

که بمعنی ستوش گذشت وپالا امر حاضر این
که بجایش مذکور شد وحاصل بالمصدر این پالایش
که می آید وصراحت کامل معنی بر پالودن کنیم
(اردو) دیکھو پالودن -

پالاده | اصطلاح - بقول برهان بروزن
آماده (۱) اسپ جنیبت و(۲) مفسد اول
جنیبت - صاحب جهانگیری همزبانش صاحب
سروری بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم حواله
رسالهٔ حسین وفائی دهد (حکیم عنصری ملله)
ابلق ایام را تا بر نشیند مهر ومه - کو سپهر خنگ سا
چرخ پیش قدر او پالادهٔ - صاحب رشیدی
این را بمعنی اوّل مرادف پالاد و پالاو گفته
وذکر معنی دوم هم کرده صاحب جامع همزبان
برهان - خان آرزو در سراج نسبت معنی
اوّل گوید که پالاد و پالاده بمعنی از تخییل
خان و خانه و (۳) بمعنی کشنده اسپ کوتل
مؤلف عرض کند که به محققین اہل زبان

از معنی سوم ساکت کہ پیدا کردہ خان آرزو ست
یعنی ہای ہوّز را ہای نسبت قرار دادہ این
معنی پیدا کردہ ما ہای ہوّز زائد دانیم و مزید علیہ
پالاد کہ آنہم مزید علیہ پالا است و صراحت ماخذ
پالا بجایش گذشت و جا دارد کہ در معنی دوم
ہای ہوّز را ہای نسبت گیریم کہ معنی لفظی
این منسوب بہ اسپ کوتل و کنایہ از مفسد
و شریر است کہ اسپان کوتل ہمیشہ در تندی
و تیزی می باشند و ہمچون اسپی کہ زیر سواری
است مطیع نمی باشند و از ہمین عادت معنی
دوم پیدا شد یکی از معاصرین عجم گوید کہ اسپان
کوتل را دائماً از سواری و محنت محفوظ می دارند
تا در غایت تازگی و خوشنمائی باشند و وجود
ایشان در جلوی پادشاہ محض رونق را ست
(اردو) (۱) دیکھو پالا (۲) شریر شخص
(۳) کوتل گھوڑے کا مالک جس کے ساتھ
کوتل گھوڑا ہوتا ہے۔

پالار | اصطلاح - بقول برہان بروزن
سالار (۱) درخت و (۲) ستون بزرگ
را گویند - صاحب سروری این را مرادف
بالار گوید کہ بموحّدہ اوّل گذشت صاحبان
ناصری و جامع ہمزبان برہان **مولّف**
عرض کند کہ مبدّل بالار است و صراحت
ماخذ ہمدرانجا کردہ ایم و معنی حقیقی این شہتیر
باشد و معنی ستون مجاز آن و معنی درخت
مجاز مجاز پس درینجا ہر دو معنی مجاز معنی اوّل
(بالار) است کہ بہ موحّدہ مذکور شد (اردو)
(۱) پہاڑ - مذکر (۲) ستون دیکھو بالار کے
دوسرے معنے۔

پالارنگ | اصطلاح - بقول انند بحوالہ
برہان بفتح رای مہملہ آہن و فولاد ہندی
را گویند **مولّف** عرض کند کہ ما این لغت
غریب را در برہان نیافتیم و دیگر ہمہ محقّقین
فارسی زبان ہم ازین ساکت و ماخذ این ہم

ہیچ بفہم نمی آید و نظر بمعانی پالا ترکیب این بالفظ رنگ ہم متقاضی معنی آہن و فولاد ہندی نمی شود بدون سند استعمال این را تسلیم نکنیم اگر این را بہ رای مہملہ گیریم البتہ فولاد و آہن را درست می شود کہ رنگ بالای آن زود می آید (اردو) لوہا - فولاد - مذکر۔

پالاری بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر رای مہملہ (۱) شہتیر و (۲) ستون بزرگ **مولف** عرض کند کہ پالار بموحدہ بہمین معنی گذشت و پالار بہای فارسی مبدلش و صراحت ماخذ بہ پالار نمودیم پس عجزین نباشد کہ صاحب فرہنگ فرنگ استعمال این با یای وحدت دیدہ باشد و غور بر معنی نکردہ - اگر سند استعمال پیش شد تصفیۂ آن می کردیم حالا چارہ جزین نیست کہ این را تصحیف دانیم کہ دیگر ہمہ محققین ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند اگر سند استعمال پیش شود این را مزید علیہ و مبدل پالار دانیم کہ تحتانی زائد در آخر و وسط الفاظ می آید چنانکہ پا و پای و بست و بیست و انگشتر و انگشتری (اردو) دیکھو پالار بہای موحدہ کے پہلے اور دوسرے معنے۔

پالاش اصطلاح۔ بقول برہان بروزن شاباش آلودہ شدن پا بگل و لای۔ صاحبان ناصری و انند و رشیدی و جامع و سراج ذکر این کردہ اند (خسرو سہ) چو پا لغزد و پالاش دارد گلت ٭ مرنجان و لی تا نرنجد دلت ٭ **مولف** عرض کند کہ معنی این آلودگی پا باشد کہ حاصل بالمصدر است و اصل این (پا آلایش) بود بحذف ممدودہ و تحتانی ششم (پالاش) باقی ماند و این غالباً اضافت باشد بمعنی آلودگی پا بگل و لای و استعمال این در سند خسرو بمعنی فاعلی است یعنی شاعر گوید کہ چون گل تو کہ خمیر تو از انست صفت آلودہ کردن پا دارد - دلی را رنجیدہ مکن تا

دل تو نرنجد پس پالاش حاصل بالمصدر
آلوده شدن و کردن هر دو باشد (اُردو)
کیچڑ میں پاؤں کی آلودگی اور آلوده سازی
فاعلی اور مفعولی دونوں معنوں میں - مونث -

پالاگر اصطلاح - بقول آنند بفتح کاف
فارسی بمعنی ستون **مولف** عرض کند که
اصل این (پالاگر) بموحده اول باشد که
اشاره آن در ماخذ پالار کرده اسم معنی لفظی
این بلند کننده و کنایه از ستون که بلند کننده
خانه است (اُردو) دیکھو پالار کے دوسرے معنے

پالان اصطلاح - بقول آنند بحواله غیاث
بروزن کاشان پلاسی که بر پشت خر اندازند
بهار ذکر این کرده از معنی ساکت و می فرماید
که با لفظ کشیدن بمعنی برداشتن مستعمل (نظامی)
؎) خر از زین زره که پالان کشد * که تا رخت
خر بنده آسان کشد **مولف** عرض کند که
تخصیص یک مصدر کشیدن درست نباشد
که استعمال این با مصادر متعدده و ملحقات
می آید و این اسم حال است از مصدر
پالادن و پالیدن که بمعنی بزرگ گردانیدن
و افزودن می آید پس معنی لفظی این افزودن
و بزرگ کننده در زمانه حال و کنایه از پلاس
پشت خر که افزون کننده اوست من حیث
البدن و دیگر هیچ حیف است دیگر محققین فارسی
زبان ازین لغت سکوت ورزیده اند (اُردو)
پالان - بقول آصفیه - فارسی - اسم مذکر - وه
گدڑی یا کپڑا جو گدھے یا اونٹ کی پیٹھ کے
بچاو کے واسطے اس کی پشت پر ڈالدیتے
ہیں - گدی - خوگیر - **مولف** عرض کرتا ہے
که بلحاظ معنی بیان کرده محققین فارسی نخرچی
مونث - دیکھو انیز غنج -

پالان دوختن استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مولف** عرض
کند که بمعنی درست کردن پالان است

بوسیلہ دوخت از قبیل کفش دوختن (عالی شیرازی
ے) یکی بگفت کہ پالان بدوزای ظالم ؛ چیر
شگافتم این است چوب کاہ رسید ؛ (اُردو)
خوگیر سینا۔

پالان دوز اصطلاح۔ بقول بہار وانند
مرادف پالان گر و ہیچ صراحت معنی نہ شد مولف
عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی کہ
پالان را دوز و درست کند از ہمان (پالان
دوختن) کہ گذشت (اُردو) خوگیر بنانے والا۔
خوگیر سینے والا۔

پالان کشیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مولف
عرض کند کہ کنایہ از بار کشیدن است (نظامی
ے) خر از زین زر بہ کہ پالان کشد ؛ کہ تا
رخت خر بندہ آسان کشد (اُردو) بوجھ
اٹھانا۔ بارکش ہونا۔

پالان گر اصطلاح۔ بقول بہار وانند
مرادف پالان دوز کہ بجایش گذشت (نظامی
ے) شبی نعلبندی و پالانگری ؛ بحق خویش
می خواستند از خری ؛ (میرزا طاہر وحید ے)
خورش گرچہ باشد فلاطون شعار ؛ کشیدست
پالان گرش زیر بار ؛ مولف عرض کند کہ
اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس
(اُردو) دیکھو پالان دوز۔

پالانہ اصطلاح۔ بقول۔ جہانگیری و برہان
(۱) مخارجہ کہ در بالاخانہ سازند صاحبان
جامع و انند ہم ذکر این کردہ۔ خان آرزو
در سراج می فرماید کہ این مرکب است از
پال کہ بمعنی رسن است و آنہ کہ کلمۂ نسبت
است و چون بہ مکان مذکور بہ رسن می توان
رسید پالانہ گفتند و بقول ناصری کہ بذیل
(پالادان) آوردہ (۲) مرادف پالادان
(حکیم سنائی ے) بسیار ہمہ رنگ بہ پالانۂ آہنگ
بگذار ہمہ رنگ بہ پالودۂ بازار ؛ مولف

عرض کند کہ اصل این بمعنی اوّل ہمان بالانہ کہ بموضعہ گذشت واین مبدّل آن چنانکہ تب وتپ واثر این تبدیل درمعنی ہمین کہ بہ آمدہ بالاخانہ را نام نہادند۔ خان آرزو در ماخذ سکندری خورد کہ رسن را متعلّق باین کرد وصراحت ماخذ بمعنی دوم۔ بر (پالاوان) کنیم
(اُردو) (۱) دیکھو بر آمدہ (۲) دیکھو پالاوان

پالانی اصطلاح۔ بقول رشیدی مرادف (پلانی) کہ (۱) اسپ کُندرو باشد کہ لائق پالان بود۔ صاحب مؤیدبہ (۲) اسپ بارگیر قانع۔ خان آرزو در سراج گوید کہ اسپ زیر پالان ومجازاً اسپ کُند رفتار را ہم گویند وفرماید کہ صاحب رشیدی خطا کردہ کہ این را حقیقت دانست مؤلّف عرض کند کہ یای نسبت بر پالان زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ معنی لفظی این منسوب بپالان وکنایہ از اسپی یا خری کہ بر پشت او پالان بندند برای بارکشی ومعنی دوم مجاز معنی اوّل باشد
(اُردو) (۱) سُست گھوڑا۔ جو جلد نہین چلتا مذکّر (۲) بارکش ٹٹو۔ صاحب آصفیہ نے (بھاڑیکا ٹٹو) پر فرمایا ہے۔ اسم مذکّر کرایہ پر چلنے والا ٹٹو۔ دکن مین اُس ٹٹو کو کہتے ہین جس پر بوجھہ لادا جا... ۔

پالانیدن بقول اننديہ (بالائیدن) بمعنی صاف وروشن کردن از کدورت باشد صاحب شمس بذکر معنی بالا گوید کہ بمعنی خلاص شدن ہم مؤلّف عرض کند کہ ہمین معنی بر پالائیدن می آید کہ عوض نون پنجم تحتانی است ونظر برہم معنی این کہ پاآل است ہمان صحیح معلوم می شود ونون پنجم درین بلحاظ معنی غلط می نماید اگر پاآلان را اسم مصدر این دانیم خلاف معنی است ومحقّق مصادر اعنی صاحب بحر این را ترک کردہ وصاحبان موارد ونوادر ہم ساکت پس جز این نیست کہ این را تصحیف

دانیم و بدون سند استعمال بر مجرد قول صاحبا شمس که محقق بی تحقیق است این را تسلیم نکنیم و صاحب انند نقل نگارش چنانکه عادت اوست معاصرین عجم هم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو پالائیدن -

(الف) پالاوان | اصطلاح بقول برهان هردو

(ب) پالاون | بمعنی ظرفی است مانند کفگیر که چیزها دران صاف کنند و آن را (ترشی پالا) گویند صاحب جهانگیری انیقدر حصر است مزید کند که ظرفی است که دران سوراخهای بسیار باشد مثل کفگیر که طباخان و حلوائیان آن را بر سر دیگ نهاده روغن و شیر و ترشی ها وامثال آن را بدان صاف کنند - صاحب رشیدی بذکر هردو گوید که پالاینش و پالونه هم مرادف این است که می آید و فرماید که این چهار لغت اسم آله است از پالودن صاحب سروری بر (ب) سندی پیش کرده (ابوشعیب ؎) افشره خون دل از چشم او \ ریخته پالاون مژگان او \ صاحب موید بر الف قانع و گوید که این را بهندی ناگه گویند صاحب ناصری بذکر الف ضمناً ذکر ب هم کرده گوید که در کلام خود استعمال (پالاونا) هم بهمین معنی کرده ام و (پالاونه) نیز گفته اند و (پالونه) و (پالانه) و (پالوانه) همه بدین معنی است خان آرزو در سراج می فرماید که پالاینش حاصل بالمصدر است که پالا بمعنی ترشی پالا می آید و پالاوان و پالاون مرکب اند از پالا بمعنی پالائیده و وان و ون کلمه نسبت است یعنی چیزی که بپالائیده نسبت دارد مولف عرض کند که درینجا نسبت این هردو لغت زیر تعریف عرض کنیم که پال بمعنی صاف و پاک بر معنی سوش گذشت و آن مبدل بآن است چنانکه آب و آو که افاده معنی فاعلی کند چنانکه باغبان و نگهبان

پس معنی لفظی (پالوان) صاف کننده و کنایه از آنکه ذکرش بالا گذشت و پالون بحذف الف مخفف این و (پالادن) قلب بعض که تقدیم و تاخیر در واو و الف شده و پالوانه که می آید مزید علیه نیز باوث های هوز در آخر (پالوان) و پالانه که به همین معنی گذشت مخفف (پالوانه) بحذف واو و صراحت ماخذ باقی بجایش می آید (اردو) چھلنی مونث (دیکھو آوریز)

پالاونا اصطلاح - بقول ناصری بذیل پالاوان مرادفش (از ناصری سه) زغون هر زرد هیچو پالاونا زکه پالای از آن می ورزنا مولف عرض کند که مزید علیه پالاون است الف آخر این زائد باشد دیگر هیچ (اردو) دیکھو پالاون -

پالاوند اصطلاح - بقول ناصری که بذیل (پالاون) آورده مرادف همان مولف عرض کند که مزید علیه آن است که دال مهمله در آخرش زیاده کرده اند چنانکه شفتالو و شفتالود دیگر هیچ مخفی مباد که صراحت ماخذ پالاون بجایش کرده ایم و این لغت را باعتبار ناصری که صاحب زبان است جا داده ایم (اردو) دیکھو پالاون -

پالاهنگ اصطلاح - بقول برهان بفتح های هوز بر وزن بالاهنگ (۱) کهکشان را گویند و آن سفیدی است که شبها در آسمان نماید - فرماید که این لغت در اصل (پالاآهنگ) بوده یعنی جنیبت کش چه پالا اسپ جنیبت است که اسپ کوتل باشد و آهنگ بمعنی کشیدن و چون در میان علمای فرس مقرر است که هرگاه خواهند دو کلمه را باهم ترکیب کنند اگر حرف آخر کلمه اول با حرف اول کلمه آخر از یک جنس باشد یک حرف را اسقاط کنند بنابر آن یک الف را حذف کرده پالاهنگ خواندند صاحب سروری گوید که پالهنگ هم به همین

معنی می آید۔ صاحب مؤیّد ہم ذکر این معنی کردہ مولف
عرض کند کہ این بمعنی دوم اصل است و معنی
کہکشان مجازش کہ صورت کہکشان ہم از
طولانی سفیدی بارسن مشابہت دارد
(اُردو) کہکشان۔ مذکر (دیکھو اژدہاے فلک) کے
دوسرے معنے۔

(۲) پالاہنگ۔ بقول برہان کمندی را
گویند کہ بریک جانب لجام اسپ بندند و
اسپ را بدان بکشند۔ صاحب جہانگیری
ذکر این کردہ ہمان صراحت ماخذ کند کہ
صاحب برہان نقلش کرد کہ ذکرش بذیل معنی
اوّل کردہ ایم (حکیم سنائی ؒ) درکہ خسروان
ہمہ دریاست ؎ یک گہری و صد ہزار نہنگ ؎ در
درپناہ خرد نشین کہ خرد ؎ گردن آز رست
پالاہنگ ؎ صاحب سروری گوید کہ دوالی
است کہ برگناہکار لگام بستہ باشند (استاد معزی
ؒ) کشتی زروم بجوار زم بت پرستان را ؎
فسار در سر و در دست نیز پالاہنگ ؎
صاحبان رشیدی و ناصری و مؤیّد ذکر
این کردہ اند۔ خان آرزو در سراج گوید
کہ این مرکّب است از پال بمعنی ریسمان
و آہنگ بمعنی کشندہ مولف عرض کند کہ
آہنگ بمعنی کشندہ نیست بلکہ بمعنی بکش امر
حاضر آہنگیدن و (پالاہنگ) اسم فاعل
ترکیبی بمعنی رسنی کہ کشندہ باشد و کنایہ
از رسن اسپ۔ خان آرزو بر قواعد فارسی
غور نکرد (اُردو) باگ ڈور۔ مذکر۔ دیکھو افسار

(۳) پالاہنگ۔ بقول برہان کمندی
کہ گناہگار را بدان محکم بر بندند۔ خان آرزو
در سراج ذکر اینہا کردہ۔ مولف عرض
کند کہ مجاز معنی دوم است دیگر ہیچ (اُردو)
وہ رسّی جس سے مجرموں کے ہاتھ پاؤں
باندھتے ہیں۔ مونّث۔

(۴) پالاہنگ۔ بقول برہان نزد مجرّدین

آنچه باعث تعلّق باشد **مولّف** عرض کند که طالب سند استعمال می باشیم و مجاز معنی دوم دانیم که سلسلهٔ تعلّق هم رسنی را مانند معنیٔ (**اُردو**) تعلّق کا سلسله - مذکر -

(۵) پالاهنگ - بقول موید بحوالهٔ دستور کمندی دوشاخه و چوبی که بر گردن سگ نهند **مولّف** عرض کند که مجاز معنی دوم است مخفی مباد که تعریف موید از تصرّف کاتبین مطبع چوب را داخل این کرده و مقصود صنا دستور از کمندی است دوشاخه که دران چوب کوچکی هم باشد و هیچ تخصیص سگ ندارد واین چوب کوچک در بینی یا بر گردن چارپایان قائم شود و هر دو شاخ رسنش بدست کسی واین را اکثر برای شتران استعمال کنند (**اُردو**) دوشاخه کمند یا رسّی جو چارپایون کے گلے مین باندھتے ہین اور اونٹ کی ناک مین بھی جس مین ایک نازک لکڑی ہوتی ہے جس کے دونون سرون پر دو رسّیان مثل لگام اسپ - مونث -

پالای اصطلاح - بقول برهان بسکون یای حطّی (۱) صاف کننده و افزاینده را نیز گویند و (۲) امر به صاف کردن هم هست و (۳) اسپ جنیبت را هم گفته اند صاحب سروری هم ذکر هر سه معنی کرده (شیخ نظامی رساله) گهی از نرگست خونناب پالای ؛ گهی بخواب دگر مهتاب پیمای ؛ (انوری ۵۲) زانکه پالود سر کو بیست ؛ امتحانش کن و فرو پالای ؛ صاحبان موید وانند همزبانش **مولّف** عرض کند که (۴) این حاصل بالمصدر (پالائی) است که بمعنی صاف شدن و صاف کردن لازم و متعدی هر دو است و حق آنست که پال اسم جامد است بمعنی صاف و روشن برای هر چهار مصدر که درین باب می آید و هر یکی را حاصل بالمصدر خاص است

یعنی (پالای) حاصل بالمصدر (پالادن) که گذشت و پالش حاصل بالمصدر (پالیدن) و پالایش حاصل بالمصدر (پالائیدن) و پالودگی حاصل بالمصدر (پالودن) حیف است که محققین مصادر درین نزاکت فرقی نکرده اند و ما صراحت این بر هر یک مصدر می کنیم بالجمله درینجا همین قدر کافی است که این بمعنی اوّل بدون ترکیب نمی آید و بمعنی دوم امر حاضر است از پالائیدن و بمعنی چهارم حاصل بالمصدر است از پالادن و بمعنی ؟ ؟ م مزید علیه پالا که بمعنی اوّلش گذشت لسان محققین ؟ است که مجرد این را بمعنی اسم فاعل گفته ؟ و در سند شان (خوناب پالای) اسم فاعل ترکیبی است (اُردو) (۱) صاف کرنے والا (۲) صاف کر (۳) دیکھو پالا کے پہلے معنے (۴) صفائی۔ مونث۔ واضح ہو کہ معنی اوّل و دوم و چہارم ہیں یہ مصدر پالائیدن اور پالادن کے کل معنون پر شامل ہوگا۔

پالایش اصطلاح۔ بقول سروری (۱) ظرفی که دران سوراخها کنند بجهت صاف کردن چیزهای مائع (سراج الدین راجی ؟ ؟) زده جوش دریای درد از درون تو نه پالایش دیده پالود خون تو صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل گوید که (۲) بمعنی مصدری هم آمده۔ خان آرزو بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم صراحت مزید کند که حاصل بالمصدر است که مجازاً بمعنی اوّل مستعمل شد مولف عرض کند که چرا نمی گوید که بمعنی دوم مخصوص است از (پالائیدن) چنانکه بر پالای صراحت کرده ایم و حق آنست که ازین نزاکت خبر ندارد (اُردو) (۱) دیکھو پالاوان (۲) صفائی وغیرہ۔ مصدر پالائیدن کا حاصل بالمصدر اور اُس کے تمام معنون پر شامل۔ مونث۔

پالائیدن بقول برہان بر وزن سالئیدن

(۱) زیاده کردن و زیاده شدن و (۲) بهانه
نمودن صاحب سروری بر معنی دوم قانع و
صاحب موید متفق با برهان صاحب بحر بذکر
معنی اوّل بذکر معنی دوم گوید که صافی و روشن
از کدورت پاک کردن و (۳) خلاص شدن
هم و فرماید که (پالاید) مضارع این (کامل)
و صاحب موارد بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم
بر لازم اکتفا کرده که صاف و پاک گردیدن
است و فرماید که بمعنی زیاده کردن هم . و
پالایش و پالش هر دو را حاصل بالمصدر
این گوید . صاحب نوادر گوید که بمعنی دوم
صاف و متعدی هر دو . بحواله خان آرزو
می فرماید که در کلام شیخ نظامی بسیار است که اکثر
مصادر متعدی بمعنی لازم استعمال کرده اند
و کتب لغت بران مساعدت نمی کند چنانکه
در همین لفظ (پالاینده) بقول موید بمعنی
افزاینده مولف عرض کند که این مصدر
که مرکب شد از اسم مصدر پال که بجایش گذشت
و بقاعدهٔ فارسیان متعدی پالیدن است
که می آید و ما پالیدن را لازم گوییم و تعریف
فارسیان است که در مصادر لازم و متعدی
فرق نکرده هر دو را بمعنی لازم و متعدی استعمال
می کنند معنی اوّل بلحاظ ماخذ اصلی است
و معانی اوّل و سوم را چاره نیست که مجاز
معنی دوم دانیم و لیکن هیچ تعلق مجازی ظاهر
نمی نماید و قیاس می خواهد که بمعنی پالانیدن
بنون پنجم صحیح باشد که اسم مصدرش پالان
را گیریم . عجب آنست که پالانیدن بمعنی
نیامده . آنچه صاحب موارد پالش را حاصل
بالمصدر این نوشته بر نزاکت بیان کرده
ما که بر پالای گذشت فا در فتنه . و همانا پالایش
حاصل بالمصدر است و پالاید و پالاینده
شامل باشد بر همه معانی این مصدر (نظامی
۵۵) چو پیدا آمد از چشمهٔ سیم رنگ و چون ... که

پالاید از ناف سنگ ؎ (ظہوری ؁) ساقی ما
چو بادہ پالاید ز دوش زنّار دلی ردا باشد ؎ (اُردو)

(۱) زیادہ کرنا۔ زیادہ ہونا (۲) صاف کرنا صاف ہونا (۳) خلاص ہونا۔ رہا ہونا۔ چھوٹنا۔

پالتو صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ (۱) بمعنی چرم پشم دار است کہ از آن پوستین سازند و صاحب بول چال (۲) بر پوستین قانع و فرماید کہ مفرس است از لغت انگلیسی پیلیٹاٹ کہ بہ بای فارسی و تحتانی و لام و تای ہندی و الف و تای آخرہ ہم ہندیست **مولف** عرض کند کہ جا دارد کہ بہ تبدیل و تخفیف بعضی مفرس شدہ و نسبت معنی این قول صاحب رہنما را معتبر دانیم کہ معاصرین عجم ہم تصدیق آن می کنند (۱) پشم دار چمڑا۔ مذکر (۲) پوستین۔ مونث۔ دیکھو برفان۔

پالدم اصطلاح۔ بقول برہان بضمّ دال مہملہ بر وزن و معنی پاردم است و آنرا ترکان قوسقون می گویند۔ صاحبان جہانگیری و رشیدی دانند ہم ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ ما ہم در آنجا اشارۂ این کردہ ایم کہ این اصل است و آن مبدل این چنانکہ الوند و اروند (مولوی معنوی ؁) ابروان چون پالدم زیر آمدہ ؎ چشم را کم آمدہ تازی شدہ ؎ (اُردو) دیکھو پاردم۔

پالش اصطلاح۔ بقول برہان بر وزن بالش بمعنی افزون شدن و بالیدن و افزایش صاحب سروری این را بحوالۂ نسخۂ میرزا بمعنی افزایش گفتہ می فرماید کہ بمعنی بہای تازی باید و بمعنی صاف کردن بہای تازی و بمعنی تفحص و تجسس نیز۔ صاحب مؤید بر افزونی قانع **مولف** عرض کند کہ ما بر پالای اشارہ این کردہ ایم کہ حاصل بالمصدر پالیدن است و شامل بر ہمہ معنی پالیدن تحقیق

پالا برین نزاکت غور نکرده اند ازینجاست
که در معانی بعض را بموحّده درست دانشد
وبعض معانی را به بای فارسی وبخیال ما همه
معانی این به بای فارسی باشد (اُردو)
افزایش. تلاش. خلاصی. زیادتی. مونث
مشاهده. مذکر. یہ سب معانی بلحاظ مصدر
پالیدن ہین جو آینده آئیگا یہ اسی کا حاصل بالمصدر ہے

پالغ اصطلاح. بقول برہان بضمّ
ثالث وسکون غین معجمه (۱) پیمانهٔ شرابی
را گویند که از شاخ کرگدن وگاو واستخوان
فیل وچوب سازند. صاحب جہانگیری
ہم ذکر این کرده (حکیم اسدی ؎) بدیدش
ہمانجا می برتخت خویش ٭ یکی پالغ وکاله
می به پیش. صاحب ناصری ہمزبان برہان
صاحب رشیدی می فرماید که ہمین لغت
بموحّده گذشت ولیکن ہمین صحیح است
نیز می فرماید که تخصیص در معنی با چوب وغیره
درست نیست بلکه مطلق پیمانه باشد چنانکه از اشعار
مفهوم می شود (عماره ؎) با چنگ سغد باش
وبا پالغ شراب ٭ آمد بخان چاکر خود خواجه
باصواب ٭ صاحب مؤیّد گوید که نیمی یکسر
وبفتح است وبفتح لام (۲) نام ولایت
شمال. خان آرزو در سراج می فرماید
که ہمان بالغ است که بضمّ لام در موحّده
گذشت مؤلّف عرض کند که ما در موحّده
صراحت ماخذ کرده ایم واین را اصل و
آن را مبدّل این قرار داده ایم وتخصیص
در ساخت پیاله متّفق علیه محقّقین است
واین را با اشعار سند ہیچ تعلّق نیست که
شعرا در استعمال الفاظ ذکر حقیقت معنی
نمی کنند ومعنی دوم ہم در موحّده گذشت
(اُردو) دیکھو بالغ کی معنی اوّل ودوم۔

پالغز اصطلاح. بقول برہان بفتح ثالث وسکون
لام وغین وزای نقطه دار (۱) خطا وجرم وزلّت

باشد کہ بعربی عثرخوانند۔ صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) زمینی کہ پادران لغزد (نظامی سلہ) شد از پند آن پیر پالودہ مغز ٭ ہراسان شد از کار آن پای لغز ٭ صاحب جہانگیری در ملحقات بذکر معنی اوّل قانع۔ صاحب ناصری نسبت معنی اوّل گوید کہ بمعنی خطا وجرم وزلت ولغزش وافتادن واز معنی دوم ساکت مولّف عرض کند کہ معنی اوّل لغزش پاست کہ حقیقی است وخطا وجرم وزلت مجاز آن کہ متعلق از انست ومعنی دوم بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ استعمال این بدین معنی از نظر ما نگذشت بہار بذکر معنی اوّل گوید کہ بالفظ خوردن ودادن ورسیدن مستعمل ما می گوئیم کہ صراحتش در ملحقات می آید (اردو) (۱) پاؤن کی لغزش۔ مونث صاحب آصفیہ نے صرف (لغزش) پر فرمایا ہے (مونث) خطا۔ سہو۔ بھول چوک۔ غلطی۔ گمراہی۔ ضلالت (۲) وہ زمین جس مین پاؤن پھسلے۔ مونث

پالغز خوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مولّف عرض کند کہ لغزش واقع شدن از کسی شامل بہ معنی اوّل ودوم پالغز (طغرای مشہدی سہ) کہ ولی اگر خوردہ پالغز عقل ٭ ز بادہ پرستش وبد مغز عقل ٭ (اردو) لغزش واقع ہونا۔

پالغز دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مولّف عرض کند کہ باعث لغزش کسی شدن است ضعیف است کہ سند استعمال این پیش نہ شد وما از زبان معاصرین عجم (پالغزی دادن) شنیدہ ایم معلوم می شود کہ صاحب آصفی نظر بر صراحت بہار کہ بر (پالغز) کردہ این را قایم کرد وباقی حال مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) کسی سے لغزش کرانا۔ مبتلاے لغزش کرنا۔

پالغز رسیدن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مولف عرض کند که لغزش واقع شدن (نظامی ع) مبادا که شه را رسد پای لغز که گرد سر ملک شوریده مغز (اردو) لغزش واقع ہونا۔

پالک | اصطلاح - بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بفتح لام و سکون کاف تازی بمعنی کفش باشد مولف عرض کند که همه محققین غیر از این هر دو ساکت معاصرین عجم هم زبان ندارند ولیکن موافق قیاس است که با معنی خود است و لک بقول برهان بمعنی جامه و لته کهنه پاره پاره شده و لباسی که رؤسا پوشند خواه نو باشد خواه کهنه پس معنی لفظی این لباس پا و کنایه باشد از کفش و جا دارد که برای پاتابه و موزه هم استعمال این شود ولیکن تخصیص کفش را

محاوره دانیم بجا لی کسند استعمال این بیت آید (اردو) دیکھو پا افزار۔

پالکی | اصطلاح - بقول بهار مرکبی است مخصوص هند که امراء اغنیا بران سوار شوند و نالکی بنون در رتبه افزون تر از آنست و مخصوص بسواری پادشاهزادگان صاحب انند نقل نگارش مولف عرض کند که این مرکب را اقلاً چهار کس بر دوش خود بردارند و سیر کنند - یکی از معاصرین عجم گفت که جا دارد که هندیان فارسی دان این اسم وضع کرده باشند در فارسی زبان معنی لفظی این اہلی دو پاست یعنی از پای خود کار نگرفته بر انسانان سوار شدن خالی از حماقت نیست - پا بمعنی اوست و لک بمعنی ابله و احمق و یای آخر مصدریست دیگر هیچ - بخیال ما شک نیست که این لغت هندیست مرکب از پال و کی معنی این مرکب آنچه خیمه خورد که پال خیمه خورد را گویند مثلاً

ولایت این را بہمین نام خوانند کہ علم است
و استعمال این در فارسی زبان درست
باشد کہ ترجمۂ فارسی ندارد۔ (اُردو) پالکی۔
بقول آصفیہ۔ اسم مؤنث۔ ایک قسم کی خمدار
ڈنڈوں کی ڈولی۔ پینس۔ فنس۔ محافہ (ناسخ
ـہ) ایسے گرے ہیں ہم کہ نہ اٹّھیں گے حشر تک
تابوت ہی سنچاہیے ہم کو نہ پالکی ؏

پالگانہ اصطلاح۔ بقول برہان با کاف
فارسی بروزن آشیانہ (۱) بام بلند و (۲) دریچہ
خانہ و (۳) شروع در نظم در کردن و (۴)
پاسنگ ترازو۔ صاحب جہانگیری بمعنی دوم
قائل (کمال اسمٰعیل ـہ) تر سم ز پالگانۂ دیدہ
برون جہد ؏ این چند قطرہ خون کہ محلّ وفای
تست ؏ (خواجہ شمس الدین محمد درکانی ـہ)
مشبّکات رواق سپہر پیروزہ ؏ ز پالگانۂ
ایوان تست پنجرۂ ؏ صاحب رشیدی ہم
ذکر معنی اوّل کردہ گوید کہ غرفہ باشد نہ دریچہ

صاحب ناصری گوید ہمین لغت در موحّدہ
گذشت و بحوالۂ برہان ذکر معنی سوم کردہ
گوید کہ اصل این لغت (بالاخانہ) بودہ
تبدیل و تصحیف شدہ و ذکر معنی چہارم
ہم کند و فرماید کہ خاقانی این بمعنی
غرفہ و بالاخانہ آوردہ۔ صاحب جامع ہمز بانِ
برہان در ہر چہار معنی۔ صاحب مؤید بحوالۂ
زفانگویا تصدیق معنی اوّل کند۔ بحوالۂ
شرفنامہ تصدیق معنی دوم۔ خان آرزو
در سراج بذکر ہر چہار معنی بیان کردہ بعد
بذکر قول رشیدی گوید کہ معنی دوم غرفہ
درست است نہ دریچہ و فرماید کہ پالانہ
محقّق آنست مؤلّف عرض کند کہ ما
حقیقت این را بہ پالکانہ بیان کردہ ایم
کہ بموحّدہ و کاف عربی گذشت و این را
مبدّل آن دانیم چنانکہ اسب و اسپ
و گنند و گفت عجب آنست کہ ہمین سند کمال

راکہ بالا مذکور شد بعض محققین فارسی پرای
بالکانہ ہم آوردہ اند کہ بموحدہ گذشت و
درانجا بالکانہ را بموحدہ نقل کردہ اند و
در ینجا بہ بای فارسی بالجملہ این بمعنی اوّل مبدّل
است از (بالاخانہ) کہ الف چہارم حذف
شد و موحدہ بہ بای فارسی و خای معجمہ بہ کاف
فارسی بدل گردید چنانکہ اسب و اسپ
و فرسخ و فرسنگ و بمعنی دوم مجاز آن کہ
غرفہ ہم بالای خانہ می باشد و با رشیدی
و خان آرزو اتفاق داریم کہ بمعنی دوم
غرفہ است نہ دریچہ کہ غرفہ غیر از دریچہ
و بہ سیخ ہای آہنی پنجرہ را مانند کہ برای روشنی
و ہوا اکثر بالای دریچہ و در دیوار قائم
کنند۔ صاحب منتخب غرفہ را پروارہ فارسی
زبان گوید و ہمین را فارسیان پروار ہم نامند
و جا دارد کہ این را مبدّل بادگانہ گیریم کہ
دال مہملہ بدل شد بہ لام چنانکہ وغ و لغ

و معنی لفظی این لائق باد و کنایہ از غرفہ کہ باد
از آن داخل خانہ می آید و بادگانہ بجایش
گذشت و بمعنی سوم مرکّب است از پال کہ
بمعنی صاف و پاک گذشت و گانہ افادہ معنی
لیاقت و قابلیّت کند پس معنی لفظی این لیاقت
صاف و پاک دارندہ و کنایہ از وقتی و موسمی کہ
آغاز درو کردن غلّہ در آن شود و بمعنی سوم
مجاز معنی اوّل باشد کہ پا ہنگ نیز از وہ ہم
بلند باشد از زمین مثل بالاخانہ و برای
معنی سوم و چہارم مشتاق سند استعمال
می باشیم و باعتبار صاحب جامع کہ محقق
اہل زبان است این را جا دادہ ایم و بدون
سند ہم ہمین را تسلیم کنیم (اُردو) (۱) دیکھو
بالاخانہ (۲) دیکھو بادگانہ۔ صاحب آصفیہ
نے غرفہ پر دریچہ اور جھروکا فرمایا ہے اور
ہماری رائے میں صحیح ترجمہ جھروکا ہے
نہ دریچہ (۳) فصل کاٹنے کا آغاز۔ وقت۔

بذکر (۴) دیکھو پاسنگ ۔

پالنگ اصطلاح ۔ بقول برہان بروزن شالنگ (۱) کفش و پاافزار چرمی و (۲) دریچۂ کوچکی کہ بیک چشم از ان نگاہ کنند ۔ صاحب جہانگیری بذکر معنی اوّل گوید کہ در فرہنگ ہند وشاہ پالیک بکسر لام و بہ تحتانی عوض نون و کاف تازی بمعنی کفش آمدہ ۔ صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل ذکر فرہنگ ہند وشاہ ہم کند و فرماید کہ در سروری بفتح لام و سکون نون و کاف فارسی آوردہ و اکثری بہ تحتانی ہم گفتہ اند و نسبت معنی فرماید کہ پاافزار و (۳) پاپیتابہ سروری آگویند و جہانگیری فرماید کہ صحیح بضم لام و نون ساکن است بمعنی سوم چنانکہ در فرہنگ سامانی نوشتہ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید کہ اصل این پاہنگ است یعنی پاکش چہ ہنگ بمعنی کشیدن آمدہ و فرماید کہ از ہند وشاہ سہو شدہ کہ بہ تحتانی آوردہ و ذکر معنی دوم کردہ گوید کہ (۴) بمعنی پای لنگ نیز

(رودکی ـہ) از خر پالنگ آنجای رسیدم
کہ ہمی ز موزہ چینی می خواہم و اسپ تازی ہم

و بحوالۂ رشیدی ذکر معنی سوم ہم کردہ صاحب موید می فرماید کہ ہمان پاچنگ کہ مسطور شدہ (بمعنی اوّل و دوم) صاحب جامع بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم گوید کہ سوراخ دریچہ باشد خان آرزو در سراج گوید کہ ظاہر آنست کہ بضم لام بمعنی پاتابہ باشد و بمجاز کفش را نیز گفتہ باشند و بمعنی دریچہ پالیک بہ تحتانی عوض نون باشد کہ بیک چشم از ان نظر توان کرد **مولف** عرض کند کہ نسبت معنی اوّل و سوم با خان آرزو اتفاق داریم کہ لنگ پا ہمان پاپیتابہ باشد و بمجاز کفش پاہم لنگی را ماند و بمعنی دوم مبدل پاشنگ بمعنی ہوش کہ گذشت چنانکہ اسکوش و اسپغول و پاشنگ مبدل ۔ پاژنگ کہ اسم جا مد است بہ ہمین معنی و اشارۂ این بہ پاچنگ کردہ ایم کہ

بمعنی حقیقی است یعنی لنگ ور پا وارنده اسم فاعل ترکیبی (اُردو) (۱) دیکھو پا افزار (۲) دیکھو پالکانہ کے دوسرے معنے (۳) دیکھو پاتیابہ (۴) لنگڑا۔

پالو اصطلاح۔ بقول برہان بروزن خالو دانہای سخت مانند عدس کہ از اعضای آدمی برمی آید و بعربی ثولول می گویند صاحب جہانگیری گوید کہ این دانہ ہا درد نہ کنند و پختہ نشود و ہمین را آژخ و ژخ نیز گویند و در بعضی ولایات فارس عراق عجم گوک ہم خوانند و بترکی کوینک و بزبان تبریز سگیل و بہندی مستا (شمس فخری سہ) بہ وبیت ہر کہ روشن نیست چشمش زپالو مقلہ بخشمش درچو پالوزا صاحبان سروری و رشیدی دانند و ناصری ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بہ بای تازی ہم گذشت و بعضی گویند کہ صحیح بہ بای فارسی است **مؤلف** عرض کنند کہ ما بر بالو کہ بہ بای موحدہ گذشت اشارت ماخذ این کردہ ایم و ہمان اصل است و این مبدل آن ہمچون اسب و اسپ (اُردو) دیکھو بالو۔ آژخ۔

پالواسہ اصطلاح۔ بقول برہان بروزن کاسہ غم و اندوہ و تاسہ و تلواسہ۔ صاحب سروری بحوالہ تحفہ بذکر ہمین معنی پالاگوید کہ در اکثر نسخ بتای قرشت آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ بعض معاصرین عجم گویند کہ ہمین اصل است و انچہ بہ فوقانی اوّل می آید مبدل این چنانکہ پخم و تخم واللہ اعلم بحقیقۃ الحال و درین شک نیست کہ درین ہر دو یکی اصل است و دیگری مبدلش پس خیال معاصرین عجم درست می نماید (اُردو) غم۔ اندوہ۔ مذکر۔ دیکھو بند کے آٹھوین معنے۔

پالوانہ اصطلاح۔ بقول برہان باون بروزن کارخانہ (۱) مرغی است سیاہ و

کوچک که پیوسته در پرواز باشد و چون به نشیند نتوانست برخاست و آنرا (بادخورک) هم میگویند و بعضی گویند ابابیل همان است و (۲) ترشی پالا را هم گفته اند۔ صاحب جہانگیری می فرماید که مرادف پالوانست که مرقوم شد۔ صاحب سروری بذکر معنی اوّل گوید که در تحفه پالوایه به یای حطّی ششم آمده و گفته که اورا پیلوایه هم گویند امّا شمس فخری بازاآنه قافیه کرده و در رساله میرزا بنون و یای حطّی هردو آمده و در فرہنگ به بای تازی۔ صاحب رشیدی گوید که مرادف پلوایه و فرماید که ببای موحّده هم۔ صاحب ناصری هم ذکر این کرده و صاحب موید (مطبوعهٔ نولکشور) گوید که مرادف پالوانه و همان پالاون که گذشت و قیل (۳) شراب و بحوالهٔ ادات با بای فارسی ذکر معنی اوّل کند و در دیگر نسخ قلمی ذکر معنی سوم نیست۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی دوم گوید که این در اصل پالاوانه بود که الف آن حذف شد از جهت تخفیف و بذکر معنی اوّل گوید که این تصحیف پالوایه باشد که به تحتانی عوض نون می آید و آنکه شمس فخری بنون قافیه کرده قابل اعتنا و کلّی نیست تصحیفات بسیار دارد۔ **مولّف** عرض کند که ما حقیقت این معنی اوّل به (بالوانه) بیان کرده ایم که بموحّده گذشت و این مبدّل آنست چنانکه تبنپل و تنبول و پالوایه را که به تحتانی می آید مبدّل این دانیم چنانکه بالوایه به موحّده و تحتانی هم بیاید بالوانه بموحّده و نون است و اشاره اش بر بالوانه کرده ایم و نسبت معنی دوم صراحت کامل بر پالاوان کرده ایم و معنی سوم بیان کردهٔ موید تصرّف مطبع نولکشوری نماید که در نسخ قلمی یافته نمی شود (اُردو) (۱) دیکھو بالوانہ (۲) دیکھو پالاون۔

پالوایه اصطلاح۔ بقول برہان بایای

حظّی بروزن چارخانہ پرستوک باشد صاحب
رشیدی ذکراین کرده گوید که بنون عوض تحتانی ہم
آمده - خان آرزو در سراج ہمین را صحیح
داند و پالوانہ را تصحیف می شمارد و انچہ بہ
پالوایہ بموحّدهٔ اوّل گذشت آنرا صحیح می پندارد
مولف عرض کند که ماخذ این را بر پالوانہ
بیان کرده ایم که بموحّده و نون گذشت و
پالوایہ را که بموحّده و تحتانی گذشت مبدّل
آن قرار داده ایم در ینجا ہمین قدر کافی است
که این مبدّل پالوانہ است که نون بہ تحتانی
بدل شد چنانکہ آونج و آویج و انچہ صاحب
موید پالوایہ بہ تحتانی عوض نون را صحیح داند
حقیقتی بران ندارد و ماخذ بیان کرده ما که
بر (پالوانہ) بہ موحّدهٔ اوّل و نون ششم گذشت
تائید خیال ما و تردید خان آرزو می کند
(اردو) دیکھو پالوانہ اور بالوانہ -

(الف) پالود (الف) بقول برہان بروزن
آسود ماضی پالودن است

(ب) پالودن بمعنی صاف کرد و از غل و غش پاک ساخت صاحب
سروری از ناصر خسرو سند آورده (ب) اگر
نخواہی گاہی بحشر آلوده ﴿ ز جہل جان و زرد
بدبایدت پالود ﴿ (ب) بقول برہان
بروزن آسودن بمعنی (۱) صاف و پاک کردن
و روشن گردیدن و صاف گردیدن از کدورت تنہا
و (۲) خلاص شدن و نجات دادن و (۳)
افزون و زیاده گشتن و بزرگ شدن و بزرگ
گردانیدن - صاحبان سروری و رشیدی
بر صاف کردن قانع - صاحب ناصری بذکر
پاک و صاف کردن گوید که مصدر این پالایش
است که ضد آلایش باشد صاحب موید
گوید که صافی و روشن شدن از کدورت تنہا و
صاف کردن و خلاصہ شدن و کردن صاحب
جہانگیر که محقق مصادر است بذکر معنی اوّل و
سوم - معنی دوم را داخل معنی اوّل کند و گوید

از کدورتہا خلاص شدن و نجاست دادن باشد
و صراحت مزید کند که کاشف التصریف است
و مضارع این پالاید. صاحب موارد و منتہی
معنی متفق با برہان و پالائش و پالش را حاصل
بالمصدر گذشته. مولف عرض کند که اسم مصدریست
ایشان همان پاکی است که پالایش مذکور شد فارسیان
آخرش یا زیادت داده و بعد اسم مصدر با علامت
مصدری را مرکب کردند - دیگر هیچ درستیا
دو کار اشتقبیه را باو فی تها کنند چنانکه پرده مند
و شومند. مضارع این پالاود است به فتح
لام و ضم دال مهمله. صاحب بحر تسامح کرده که
پالاید را مضارع نوشت و خیال نکرد که آن
مضارع پالائیدن است و صاحب موارد
غلط کرد که پالائش و پالش را حاصل بالمصدر
این دانست و ما بر پالای صراحت کرده ایم
که حاصل المصدر این پالودگی است و پالایش
حاصل المصدر پالائیدن و پالش حاصل بالمصدر.

پالیدن باشد. صاحب ناصری بی‌خبر است
از قواعد فارسی که پالائش را مصدر پالودن
می داند. محقق شود که این در اصل مصدر
لازم است فارسیان در محاوره خود بمعنی
متعدی هم استعمال کردند و معنی اول این
اصل است و حقیقی و معنی دوم هم من وجه
مجاز آن که خلاص شدن از کدورت است
و نتیجه آن همان پاک و پاک شدن و لیکن
معنی سوم را هیچ تعلق قیاسی ازین مصدر
نیست بلکه با پالانیدن تعلق دارد که اسم
مصدرش پالان گیریم نمیدانیم که فارسیان
چگونه اشتقاق تصرف کرده اند اگر سند استعمال
پیش می شد تصفیه آن می کردیم بعض معاصرین
عجم گویند که (۳) بمعنی آویختن هم. مولف
عرض کند که چیزی را که پاک و صاف کنند
آنرا اکثر می آویزند و ازینجا خیال معنی
آویختن پیدا کرده باشند و ما اشاره این

بہ معنی چہارم پالا کردہ ایم وازمعنی سوم
پالودہ کہ می آید تصدیق ہمین معنی می شود۔
(اُردو) (۱) صاف وپاک ہونا۔ صاف
وپاک کرنا (۲) خلاص ہونا۔ نجات پانا۔
نجات دینا (۳) زیادہ ہونا۔ بزرگ ہونا۔
زیادہ کرنا۔ بزرگ قرار دینا (۴) لٹکانا۔

پالودہ اصطلاح۔ بقول برہان بروزن
آلودہ (۱) معروفست وآن چیزی باشد کہ
از نشاستہ پزند و با شربت قند خورند ومعرب
آن فالوذج و (۲) پاک وصاف کردہ شدہ
از غش و (۳) بمعنی کفہ ترازو ہم آمدہ وصاحب
جہانگیری ہمزبان برہان وصاحب رشیدی
بذکر معنی اوّل ودوم گوید کہ (۴) بمعنی خلاصہ
وبرگزیدہ ہم آمدہ لیکن راجع بمعنی صاف
کردن۔ صاحب سروری برای معنی اوّل
از انوری سند آوردہ (سلہ) زانکہ پالودہ
سرکوبیست ۂ امتحانش کن وفرو پالای ۂ
وبرای معنی دوم از (شمس فخری سلہ) زپردۂ
زجاجیش راوق شفق ۂ جہا بیت تو بہ نیروی
تیغ پالودہ ۂ (حکیم سنائی سلہ) زر آلودہ کم
عیار بود ۂ زرِ پالودہ پایدار بود ۂ صاحب
رشیدی برای معنی چہارم از مولوی معنوی
سند دادہ (ربع) از شہنشاہان ہمہ پالودہ ست
بہار بہ معنی اوّل ودوم قانع۔ صاحب مؤید
ذکر معنی اوّل وسوم کردہ۔ صاحب جامع ہمزبان
برہان۔ مؤلف عرض کند کہ اسم مفعول است
از مصدر پالودن وہمہ معانی بالا از معانی
مصدر پالودن تعلّق دارد مخفی مباد کہ آنچہ
صاحب رشیدی مصرع مولوی معنوی را
برای معنی چہارم سند آوردہ ما آنرا متعلّق
بمعنی دوم گنیم کہ (ہمہ پالودہ) دران بمعنی
روشن کردہ ما واست وبا معنی اوّل مصدر
پالودن تعلّق دارد واز مجرد پالودہ درین
مصرع معنی خلاصہ وبرگزیدہ پیدا نیست و

ضرورت ندارد و کہ معنی چہارم قائم کنیم (اُردو)
(۱) فالودہ (دیکھو برگ پالودہ) (۲) پاک و صاف
کیا ہوا۔ مصدر پالودن کے تمام معانی مفعولی
پر شامل (۳) پڑا۔ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔
پلہ ترازو۔ کفّہ (۴) خلاصہ۔ برگزیدہ۔

پالودہ بند اصطلاح۔ بقول انند و بہار
بفتح موحّدہ مرادف پالودہ پز و پالودہ فروش
(طاہر وحید ے) چو خون شہد پالودہ گردد
زقند ؎ در و تلخ ببیند چو پالودہ بند ؎ مولّف
عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و موافق
قیاس (اُردو) فالودہ بنانے والا۔ فالودہ
پکانے والا۔

پالودہ پز اصطلاح۔ بقول بحر زندیل۔ پالودہ بند
معروف مولّف عرض کند کہ آنکہ پالودہ می پزد
و درست کند۔ اسم فاعل ترکیبی است (ظہوری
ے) شہد را اغربال کردم در طلب ؎ ونگہی پالودہ پز
پیدا نشد ؎ (اُردو) دیکھو پالودہ بند۔

پالودہ فروش استعمال۔ بقول انند
معروف مولّف عرض کند کہ آنکہ پالودہ
را بفروش می دہد۔ اسم فاعل ترکیبی است
(اُردو) فالودہ بیچنے والا۔

پالودہ گشتن اصطلاح۔ بقول انند
و موئید یعنی از بدی گم گشتن و پاک شدن مولّف
عرض کند کہ ماضی مطلق پالودہ گشتن یعنی صاف
و پاک شدن از غش ولیکن استعمال این
مصدر مرکب از نظر ما نگذشت مشتاق سند
استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم برزبان ندارند
و دیگر محققین ساکت (اُردو) کدورتوں
سے صاف و پاک ہوا۔

پالودہ مغز اصطلاح۔ بقول بہار
و انند مرادف پاک مغز (خواجہ نظامی ے)
شہ از پند آن پیر پالودہ مغز ؎ ہراسان
شد از کار آن پای لغز ؎ مولّف عرض
کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و موافق

قیاس (اردو) دیکھو پاک مغز۔

پالودی بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بکسر دال بی نقطہ جامہ کہ از پوست گوسپند سازند مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان باشد و من وجہ موافق قیاس یعنی منسوب بصاف و پاک و کنایہ از پوستین کہ چرم را صاف و پاک کردہ درست می کنند ولیکن بدون سند استعمال این را تسلیم نہ کنیم کہ دیگر ہمہ محققین ازین ساکت و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو برفان۔

پالوزہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بضم لام و فتح زای ہوز و سکون ہا ہمان پالوست کہ بجایش گذشت مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال این بدست آید اسم جامد فارسی زبان دانیم۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت (اردو) دیکھو پالو۔

پالوس اصطلاح۔ بقول مؤید ہمان پالوس است کہ در موحدہ یعنی کافور مغشوش گذشت وقیل با شین معجمہ مؤلف عرض کند کہ مبدل (پالوس) کہ در موحدہ گذشت ہمچو اسپ و اسپہ و اسپ و صراحت [illegible] را اینجا کردہ ایم (اردو) دیکھو پالوس۔

پالوسہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بضم لام و فتح سین مہملہ گم واندہ و مرض و فرماید کہ آنرا پالواسہ ہم گویند مؤلف عرض کند کہ پالواسہ بجایش گذشت و ما پالواسہ را مبدلش قرار دادہ ایم کہ بجایش می آید ولیکن درینجا ہمین قدر کافی است کہ این مخفف آنست چنانکہ راہ و رہ (اردو) دیکھو پالواسہ۔

پالوش اصطلاح۔ بقول برہان بروزن آغوش کافور مغشوش را گویند و با سین بی نقطہ ہم۔ صاحب سروری ہم ذکر این کردہ (شمس فخری ؎)

حسود ار بنود با تو خالص اندر مہر

عجب مدار که ویژه نیاید از پالوش؛ صاحب
موید گوید که همان پالوش است که بموحدهٔ اوّل
بجایش گذشت مولف عرض کند که همین
لغت در موحده به سین مهمله عوض شین معجمه
به همین معنی گذشت درینجا همین قدر کافی است
که این مبدل آنست چنانکه تب وتپ و کشتی
و گشتی (اردو) دیکهو پالوس اور پالوش ۔

پالونه | اصطلاح - بقول برهان بروزن شا
دانه بمعنی پالوانه است که ترشی پالا باشد
صاحب جهانگیری هم ذکر این کرده (حکیم خاقانی
ـه) هری که ریخت سخت به پالونهٔ مژه؛ یاد
خیال انس رسان تو می خورم؛ (ولهـ)
گر نه جانم آهنین بودی ز آه آتشین؛ دیده چون
پالونهٔ آهن فرو پالودی؛ صاحب رشیدی این
را مرادف پالاوان و پالاون گفته صاحب
سروری هم ذکر این کرده (جمال الدین عبدالرزاق
ـه) دیده پالونهٔ سرشک ال؛ طبع پیمانهٔ عذاب

شد است؛ صاحب ناصری هم این را
مرادف پالاون گوید. مولف عرض کند
که خان آرزو در سراج آنچه نوشته بانقلش
بر پالاون کرده ایم و اشارهٔ پالوانه هم و
این مخفف پالوانه باشد که بجایش گذشت
(اردو) دیکهو پالوانه ۔

پالهنگ | اصطلاح - بقول برهان بمعنی
پالاهنگ است که بجایش گذشت صاحبان
جهانگیری و رشیدی و سروری و موید و بهار
و انند و سراج هم ذکر این کرده اند (فخر
گرگانی ـه) نه از زر ساختم استام و تنگ؛
وز ابریشم فسار و پالهنگ؛ (حکیم اسدی
ـه) بهر جای از اسپ نگذار جنگ؛ همیشه
عنان دار با پالهنگ؛ مولف عرض
کند که با حقیقت این بر پالاهنگ بیان
کرده ایم و صراحت با خدشش هم و درینجا
همین قدر کافی است که این مخفف آنست

(اردو) دیکھو پالاہنگ ۔

(الف) پالید | صاحب رشیدی بر (الف)

(ب) پالیدن | گوید کہ بر قیاس پالیدن

و صاحب موید فرماید کہ بمعنی صافی شدہ و کردہ

و افزون شدہ و کردہ (ب) بقول برہان بمعنی

(۱) جستجو و تفحص نمودن و (۲) صاف و پاک

کردن صاحب جہانگیری بذکر معنی اوّل گوید

کہ (۳) دیدن ہم صاحب رشیدی بر معنی

اوّل قانع صاحب ناصری ذکر ہر سہ معنی

کردہ و صاحب سروری و بہار بر معنی اوّل

قناعت کردہ و صاحب موید بذکر صاف کردن

گوید کہ (۴) بمعنی افزون شدن و (۵) بزرگ

شدن و کردن ہم ۔ خان آرزو در سراج

بذکر معنی اوّل گوید کہ بمعنی دوم پالودن و

پالائیدن است نہ پالیدن و صاحب

جامع ذکر معنی اوّل و دوم و سوم فرمودہ

صاحب بحر کہ محقق مصادر است ہمی فرماید

کامل التصریف باشد ۔ و پالد مضارع این

بمعنی دیدن و جستجو کردن و صاف و پاک کردن

و شدن و خلاص شدن از کدورتہا ۔ صاحب

موارد بذکر معنی اوّل و دوم پالائش و پالش

را حاصل بالمصدر این گوید صاحب نوادر

بذکر معنی اوّل می فرماید کہ صاحب برہان معنی

سوم ہم نوشتہ و (۶) بمعنی پروردن ہم مولف

عرض کند کہ اسم مصدر این ہمان پال بمعنی

سومش کہ بجای خود گذشت فارسیان بقاعدہ

خود شجتانی معروف بروز زیادہ کردہ با علامت

مصدر دن مرکب کردند و مصدری ساختند

کہ معنی حقیقی آن صاف و پاک شدن است

و معنی متعدی یعنی صاف و پاک کردن ۔ تصرف

شان کہ بعض مصادر لازم را ہم بمعنی متعدی

استعمال کردہ اند و دیگر معانی بیان کردہ

محققین را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم

و معنی دوم و سوم را باعتبار ناصری کہ صاحب

زبان است مجاز معنی اوّل توانیم گفت ولیکن ہیچ تعلّق مجازی با معنی اوّل ندارد و تسامح صاحب ناصری می نماید که اکثر نقل قول برہان می کند و نسبت معنی ششم معروض میشود که از اسم مصدر ہندی وضع شده و بدون سند استعمال مجرّد بر قول بہار مشرّس تسلیم نه کنیم و نسبت حاصل بالمصدر این عرض میشود که ما بر پالای صراحت کرده ایم که پالش است صاحب موارد سکندری خورده که فرق در حاصل بالمصدر پالیدن و پالائیدن آن نکرده (اردو) (۱) جستجو کرنا (۲) صاف و پاک ہونا۔ کرنا (۳) دیکھنا (۴) زیاده ہونا (۵) بزرگ ہونا۔ بزرگ کرنا (۶) پالنا۔

پالیده اصطلاح۔ بقول برہان (۱) صاف کرده و صاف شده و (۲) خلاصه و (۳) افزوده و (۴) جستجو کرده و تفحص نموده صاحب سروری بمعنی چہارم قانع (سراج الدین راجی سه) جہان را سراپای پالیده ام پی لطف فضل ہنر چون تو کم دیده ام پی صاحب موید ذکر معنی اوّل و دوم و سوم کرده مولف عرض کند که شک نیست که این اسم مفعول است به ہمه معانی متعدی پالیدن و نیز با وصف ہای مختفی ماضی مطلقش ہم و در شعر سراج الدین ہمین معنی مستعمل است نه بمعنی مفعولی۔ صاحب سروری سکندری خورد که این را بمعنی (تفحص کرده شده) نوشت و برای آن معنی سند بالا پیش کرد و حق آنست که بر معنی شعر غور نکرد و مخفی مباد که معنی دوم مجاز معنی اوّل است اگرچه پالیدن بمعنی خلاصه کردن نیامده (اردو) (۱) صاف و پاک اور صاف و پاک کیا ہوا (۲) خلاصه۔ دیکھو اردو نمبر (۳) زیاده کیا ہوا۔ بڑھایا ہوا (۴) ڈھونڈا ہوا۔

پالیز اصطلاح۔ بقول برہان بر وزن کاریز (۱) بمعنی باغ و بوستان و کشت زار

باشد عموماً و (۲) خربزه زار و خیار زار و هند
دانه زار را گویند خصوصاً صاحب جهانگیری
بذکر هر دو معنی برای معنی اوّل استاد ذیل
پیش می کند (فردوسی ؒ) یکی دختری دارد
آن نامدار ٭ ببالا چو سرو و برخ چون نگار ٭
شهنشاه بیند پسند آیدش ٭ بپالیز سرو بلند
آیدش ٭ (ولهٗ) بگستر و کافور بر جای مشک ٭
گل ارغوان شد بپالیز خشک ٭ صاحب
سروری بذکر هر دو معنی برای معنی دوم از حکیم
الٰهی بعد جامی سند آورده (شعر) بازار زرنگ
او چون کلبهٔ عطار ٭ پالیز بوی او چون خانهٔ
عطار ٭ (ادیب صابر ؒ) پالیز میان پای
او را ٭ پیوسته غبار کشته دیدم ٭ صاحبان
رشیدی و ناصری و مؤید و جامع هم ذکر این
کرده صاحب جامع گوید که درین روزها
شهابستان را گویند بهار بذکر این گوید که فالیز
مبدّل است و در عرف حال بر خربزه زار

وخیار زار و امثال آن اطلاق کنند. خان آرزو
در سراج بحوالهٔ قوسی می فرماید که در اصل معنی
مطلق کشت زار چنانکه بوستان است و
کشت زار خربزه وخیار خصوصاً مؤلف
عرض کند که مرکب است از پا بمعنی خودش
ولیز امر حاضر لیزیدن که بمعنی لغزیدن آمده
می آید پس این اسم مفعول ترکیبی است
بمعنی (پالغزیده) وکنایه از زمینی که از نرمی
آن پا بلغزد وکنایه باشد از بستان وکشت زار
خربزه و امثال آن که زمینش بغایت نرم
می باشد (اردو) (۱) باغ. مذکر. کھیتی
مونث (۲) خربزون یا کھیرون وغیره
کا کھیت. مذکر. صاحب آصفیه نے
فالیز پر فرمایا ہے (فارسی) اسم مونث
(۱) لغوی معنے کشت زار. باغ وبستان
(۲) خربزون کا کھیت. ککڑی. کھیرے
تربوز کا کھیت۔

(الف) پالیزبان | اصطلاح (الف) بقول
(ب) پالیزوان | برہان (۱) باغبان وبستان‌بان
ودہقان ونگاہدارندۂ فالیز (۲) نام صوتی
است از موسیقی۔ صاحب جہانگیری الف وب
رابہر دو معنی بالاگفتہ (منوچہری ؎) این زند
برچنگہای سغدیان پالیزبان ٭ وان زند بر
نایہای لوریان آزادوار ٭ صاحب رشیدی
بذکر ہر دو لغت بمعنی دوم قانع و فرماید کہ زلال ہمراہ
این نوا ساختنہ پالیزبانی بودہ۔ صاحب سروری
بذکر (الف) برای ہر دو معنی از شاعر سند
دہد (؎) رونق پالیز رفت اکنون کہ بلبل
نیم شب ٭ بر سر پالیزبان کمتر زند پالیزبان ٭
صاحب ناصری ہمزبانش۔ بہار ذکر (الف)
بہر دو معنی وبذیل آن ذکر (ب) ہم فرمودہ
خان آرزو بذکر ہر دو لغت می فرماید کہ بعضی
(۳) بمعنی بلبل ہم آوردہ اند۔ صاحب جامع
بذکر ہر دو لغت بر معنی دوم قانع **مؤلف**
عرض کند کہ از قبیل باغبان است کہ کلمۂ بان
افادۂ معنی فاعلیت ومحافظ کند ودر (ب)
موحدہ بدل شد بہ واو چنانکہ آب وآو معنی
اوّل اصل است ومعنی دوم مجاز آن۔ یکی از معاصرین
عجم گوید کہ این نوا مخصوص است برای
باغبانان کہ وقت صبح چون آب از چاہ میکشند
درآن وقت این نوا می زنند و نسبت معنی
سوم عرض می شود کہ مجاز معنی دوم باشد
(اُردو) الف وب (۱) باغبان۔ مالی۔ دہقان
فالیز کا محافظ (۲) ایک راگنی کا نام فارسی
میں پالیزبان ہے جس کو مزارع صبح میں اوس وقت
گاتے ہیں جب کہ وہ موٹ چلاتے ہیں (۳) دیکھو بلبل

پالیک | اصطلاح۔ بقول برہان بروزن
باریک (۱) پاتابہ ٭ پاپیچ راگویند ولفافہ را
نیز و (۲) پای افزار چرمین ہم۔ صاحب جہانگیری
بذکر معنی اوّل فرماید کہ پاپای تازی یعنی پاافزار
صاحب سروری بذکر معنی سوم بحوالہ تحفۃ گوید

کہ بمعنی پامی نابہ ہم کہ آنرا الفانہ نیز گویند **مولّف** عرض کند کہ ہمین لغت اصل است بمعنی دوم و انچہ بموحدہ گذشت مبدّل این چنانکہ اشارۂ این ہمدر انجا کردہ ایم و معنی اوّل مجاز این مخصوص با این (**اُردو**) (۱) پاینابہ (۲) دیکھو پالیک۔

پالیہ | اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار (۱) درخت خرما و (۲) خرما۔ صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم بردرخت خرما قانع **مولّف** عرض کند کاینکہ لغت جدید وضع کردۂ معاصرین عجم از مصدر پالودن می نماید کہ معنی چہارمش آویختن است و معنی لفظی این آویختہ شدہ و کنایہ از خوشۂ خرما و بمجاز برای درخت خرما ہم استعمال کردہ اند مخفی مباد کہ ظاہرا این مخفف پالیدہ می نماید کہ اسم مفعول پالیدن است۔ دال مہملہ حذف شدہ پالیہ باقی ماند و لیکن پالیدن بمعنی آویختن نیامدہ بلکہ معنی چہارم پالودن آویختن است معلوم می شود کہ معاصرین عجم پالیدن را ہم مثل پالودن بمعنی آویختن گرفتہ اند و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال (**اُردو**) (۱) کھجور کا درخت۔ مذکر (۲) کھجور۔ خرما۔ مذکر۔

پام | بقول برہان (۱) بروزن و معنی وام است کہ قرض باشد و (۲) بمعنی شبیہ و مانند و (۳) رنگ و لون ہم۔ صاحب ناصری صراحت مزید کند کہ بمعنی دوم و سوم فام ہم می آید **مولّف** عرض کند کہ معاصرین عجم گویند کہ بمعنی اوّل اصل است و این مبدّلش محققین فارسی ہمین را سند این تبدیل قرار دادہ اند و بمعنی سوم فام است و این مبدّل آن چنانکہ اسفہان و اسپہان و معنی دوم مجاز معنی اوّل مخفی مباد کہ فام ہم بمعنی وام آمدہ کہ آنہم مبدّل وام است و بام بموحدہ ہم بمعنی اوّل بر معنی سومش گذشت و وام و فام اسم جامد فارسی زبان باشد (**اُردو**) (۱) دیکھو بام کے تیسرے معنے (۲) شبیہ۔ بقول آصفیہ

عربی۔ اسم مونّث۔ نظیر۔ مشابہ۔ مانند۔ مثال۔ ہمشکل (۳) رنگ۔ دیکھو اوام۔

پامال اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ غیاث مرادف پائمال بمعنی خراب وخوار **مولّف** عرض کند کہ اسم مفعول ترکیبی است بمعنی مالیدۂ شدہ درپای وکنایہ از چیزی ضائع وخراب شدہ (ظہوری ﷺ) اعدا بچشم کم مبین پامال حسرت اینچنین ✲ برشاہد کام آستین افشاند دست ناز ما ✲ (اُردو) پامال۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ برباد شدہ۔ تباہ شدہ۔ خراب شدہ۔

(الف) **پامال شدن** استعمال۔ الف

(ب) **پامال کردن** خراب وضائع شدن است از ہمان پامال کہ گذشت و (ب) متعدی آن یعنی خراب وضائع کردن **مولّف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری الف) از پای مردی بخت اینچنین شدم پامال ✲ فلک اگر نشود دستیار مفت منست ✲ (ولہ ب) پامال کند عشوۂ رنگین نگہہا ترا ✲ آن سرکہ نگاہ تو بہ نہیر برآورد ✲ (اُردو) الف۔ پامال ہونا (ب) پامال کرنا۔

(الف) **پامحکم داشتن** مصدر اصطلاحی

(ب) **پامحکم کردن** ہردو بمعنی (۱) ایستادن باستقلال است و (۲) ارادہ مستقل کردن درکاری (ظہوری الف) رفت بی ہنجار باد آہ از خاطر غبار ✲ در زمین سینہ نخل صبر پامحکم نداشت ✲ (ولہ ب) کردہ پامحکم ظہوری بر سرکوی کسی ✲ کز سر میدان او ہر روز سرہا رفتہ اند ✲ **مولّف** عرض کند کہ بمعنی اوّل حقیقی است ومعنی دوم مجاز آن (اُردو) (الف وب) پاؤں جمانا۔ بقول آصفیہ (۱) استقلال اور مضبوطی کے ساتھہ قیام کرنا (۲) ثابت قدمی کے ساتھہ رہنا۔

(الف) **پامرد** استعمال۔ بقول بہار وانند

(ب) **پامردی** مرادف پای گذار وبر (پای گذار)

گوید که کنایه از مددگار است و صاحب انند
بر (ب) می فرماید که بمعنی قوت پا و دستگیری
مؤلف عرض کند که (الف) اسم فاعل ترکیبی
است بمعنی دستگیر و مدد دهنده و (ب) به یای
مصدری بمعنی اعانت باشد (ظهوری ـــه)
شاه ما پامرو شب گردیده اند ؛ هیچ صبحی دستبان
روز نیست ؛ (واله ـــه) دستگیریش بپامردی
گردون نتوان ؛ هرکه افتاده طاق دل ویران
است ؛ (**اُردو**) الف پامرد ـ بمعنی مددگار
اور (ب) پامردی ـ بمعنی اعانت اردو میں استعمال
کر سکتے ہیں ـ

پامزد | اصطلاح ـ بقول بہار مرادف پامزد
و پارنج مقابل دست مزد ـ صاحبان سراج
وانند و بحر ہم ذکر این کرده اند **مؤلف**
عرض کند که تاب اضافت مزد پاست صراحتاً
معنی بر پارنج گذشت (**اُردو**) دیکھو پارنج ـ

پامژه | اصطلاح ـ بقول انند ہمان که در
پاژند گذشت ـ صاحب ناصری گوید که مرادف
پاژند و ہمان پاچنگ و پاچه باشد **مؤلف**
عرض کند که پاژند بچہار معنی گذشت (۱) دریچه
کوچکی که ترجمهٔ آن در اردو جھروکہ باشد و (۲)
کفش و پاافزار و (۳) آتشگیر و (۴) نام تفسیر ژند
و این مرکب می نماید از پا بمعنی خود ش و مژه
بمعنی خودش که واحد مژگان است و معنی ترکیبی
این مژه پای یا مژه پر پای وارنده و ازین
معنی ترکیبی ہر چہار معنی بالا ہیچ تعلق مجازی
ندارد جز این که کفش و پاافزار را من وجه مژهٔ پا
توان گفت معاصرین عجم ازین لغت نا بلد اند
و دیگر محققین فارسی زبان و اہل زبان ہم ازین
ساکت نظر بر اعتبار صاحب ناصری که محقق
اہل زبان است این را اسم جامد دانیم (**اُردو**)
دیکھو پاژند ـ

پامس | اصطلاح ـ بقول برہان و جامع
بفتح میم بروزن ناکس بمعنی پای بند باشد یعنی

یعنی شخصی که در شهر خود یا جای دیگر بسبب امری گرفتار باشد و نتواند بطرف دیگر رفت و در انجا نیز نتواند بود۔ صاحب ناصری ذکر این بحوالۂ برهان کرده گوید که در فرهنگ ها نیافتیم و برهان نیز برهانی ندارد **مولف** عرض کند که همین لغت در موحده به همین معنی گذشت و صراحتا ماخذ همه را انجا کرده ایم و درینجا همین قدر کافی است که این اصل می نماید و آن مبدل این (اُردو) دیکھو باس۔

پان بقول برهان بروزن جان برگی باشد که در هندوستان با آهک و فوفل خورند تا لب ها را سرخ گرداند والله اعلم۔ صاحب ناصری گوید که معلوم است که این لغت هندی است۔ بهار گوید که چون آن را در برگی دیگر برسم معهود به پیچند بیره بروزن خیره خوانند و هر دو لفظ در اشعار میر خسرو و بعض متاخرین آمده (صائب)

لب پان خورده می بوسد دهان شمشیر را ؎
بهی گلزار شهادت هر کرا بیتاب کرد ؎ چون

مولف عرض کند که لغت هندی است و مستعمل در فارسی۔ مفرس توان گفت (اُردو) پان۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا خوشبودار پتّا جس کو ہندوستان میں روزمرّہ یا بیاہ شادی وغیرہ میں کھاتے ہیں۔ برگ تنبول۔ ناگربیل کا پتّا جسکے کھانے سے منہہ سرخ ہوتا ہے۔

پان رخصت اصطلاح۔ صاحب بحر گوید که در بعض بلاد هند رسم است که بوقت رخصت کردن پان به شخص رونده می دهند صاحب غیاث هم ذکر این کرده و صاحب انند هم نقلش برداشته **مولف** عرض کند که فارسیان بر زبان ندارند البته پان که لغت هندی است در فارسی زبان صورت تفریس گرفته که فارسیان استعمالش کرده اند و بدین لحاظ اگر (پان رخصت) را که مرکب

اضافی است بلکہ اضافت استعمال کنند
عینی ندارد (اُردو) رخصتی پان۔ مذکر۔

پانزدہ | اصطلاح۔ اسم عدد است کہ
صراحت ماخذ این بر (اسم عدد) کردہ ایم
(اُردو) پندرہ۔ دیکھو (اسم عدد)

پان زہر | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ
فرہنگ فرنگ ہمان پازہر است مولف
عرض کند کہ دیگر محققین ازین ساکت و مخالف این
عجم برزبان ندارند اگر سند استعمال این بدست
آید توانیم عرض کرد کہ مبدل ہمان (پازہر)
است کہ گذشت دال مہملہ بدل شد بنون
چنانکہ نمودہ و نمونہ (اُردو) دیکھو پازہر۔

پانسند | اصطلاح۔ بقول برہان و جامع
بفتح نون و سین بی نقطہ بروزن بالوند بمعنی
پرسیدہ و احوال گرفتہ۔ صاحبان موید و انند
ہم ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو در سراج
بر نقل قول محققین قانع مولف عرض کند
کہ چارہ نیست جزین کہ اسم جامد فارسی زبان
دانیم و ازینکہ صاحب جامع ہم این را نوشتہ
بدون سند استعمال تسلیم کنیم کہ او محقق اہل زبان
است (اُردو) پوچھا ہوا شخص۔

پانصد ذات | اصطلاح۔ صاحبان
انند و غیاث گویند کہ بدانکہ صاحب منصب
پانصدی ذات را ہشت لک دام مقرر باشد
چون چہل دام را یک روپیہ میشود بدین حساب
ہشت لک دام را بست ہزار روپیہ شد مولف
عرض کند کہ بیان این خالی از فضولی نباشد
و این اصطلاح محاورۂ عجم نیست بلکہ۔۔۔۔۔۔

پانصدی | کسی را نامند کہ مشاہرۂ او در
سرکار پانصد روپیہ مقرر باشد البتہ این
محاورۂ زبان است مشغولان پانصدی
را ملازم معزز دانند و ذکر پانصدیان اکثر
از زبان شان شنیدہ ایم و پان در این اصطلاح
مبدل پنج است کہ نون بالف بدل شد

چنانکہ تغل و اغل وجیم عربی بدل شد بنون چنانکہ بو تجیدر و بلنندر (اُردو) پانصدی اس معزز ملازم کو کہتے ہین جس کی تنخواہ مہینہ پانسو روپیہ ہو۔

(الف) **پانگرفتن** مصدر اصطلاحی۔ الف (ب) **پانگیرد** بقول بحر بنون نفی (۱) قوّت واستقامت نگرفتن و (۲) زود مردن (ضبا ۱) سر تنبیہ شوخ من دارد ؎ یارب استاد او نگیرد پا ؎ بہار بذکر (ب) گوید کہ نفرینی است یعنی قوّت و استقامت نگیرد و زود بمیرد (منجات ۱) ہر کرا قوّت بازوت زہم می پاشد ؎ پانگیرد بجہان گر ہمہ رستم باشد ؎ **مولف** عرض کند کہ این لغزش پای تحقیق بہار است کہ مصدری را بشکل مضارع قائم کردہ از اینکہ در سند شعرا استعمال مضارع آنست معاصرین بحکم تصدیق این می کنند کہ این مصدر نیست اصطلاحی ومعنی اوّل حقیقی است ومعنی دوم مجاز آن (اُردو) الف (۱) قوّت اور استقامت پیدا کرنا (۲) جلد مرنا (ب) الف کا مضارع

پانوراما اصطلاح۔ بقول صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار نقشۂ شہر یا عمارت در کوچکی بطریقی کہ از (ذرہ بین) ہیئت اصلیش بملاحظہ رسد صاحب بول چال صراحت مزید کند کہ در انگلیسی زبان (پینورامہ) بمعنی دور بنما نقشہ را نامند کہ در قد کوچک درست کردہ باشند **مولف** عرض کند کہ مفرّس است کہ فارسیان نخفا ی را بالف بدل کردہ اند چنانکہ پرمغان را ارمغان (اُردو) چھوٹے اسکیل کا نقشہ جس کو خوردبین مین دیکھنے سے اصلی قد نظر آئے۔ مذکر۔

پانہ اصطلاح۔ بقول برہان وجامع بروزن شانہ (۱) چوبک تنکی باشد کہ در زیر در خانہ نہند تا روی در بستہ کشودہ نگردد

و (۲) درودگران بشگاف چوبی دارند تا
دربریدنش سهولت دست دهد و (۳) کفش
دوزان در فاصله کفش و قالب گذارند۔
صاحب جهانگیری بذکر هر سه معنی بالا گوید
که (۴) در زیر ستون بگذارند تا راست
بایستد و آنرا فانه و پهانه و فهانه نیز گویند حکیم
ناصر خسرو (ع) تراخانه دین است و دانش
درون شو بدین خانه سخت کن دره پانه
صاحب رشیدی بذکر هر چهار معنی بالا میفرماید
که (۵) بمعنی انتظار باشد بلغت دری و
بصراحت معنی اوّل می فرماید که چوبکی است
بر یک طرف آن سوراخی باشد و میخی بار یک
دران کنند چنانچه آن چوب بآسانی حرکت
کند و آن طرف که سوراخ دارد در دیوار
کنند و چون خواهند که در خانه بسته شود آن
را به پشت در باز افگنند و آنرا چلمرد هم
خوانند ازانرو که قوت چهل مرد بآن وفا
نمیکند۔ صاحب سروری بر معنی اوّل و دوم
و سوم قانع۔ صاحب ناصری بذکر هر سه
معنی مذکور نقل صراحت قول رشیدی نسبت
معنی اوّل کند۔ صاحب مؤید بر معنی اوّل
قانع۔ خان آرزو در سراج بذکر هر سه معنی
بیان کرده برهان و صراحت مزید رشیدی
بترک معنی پنجم گوید که فانه آنست که صراحت
مزید رشیدی در معنی اوّل یکی است و آنچه
صاحب برهان نوشته به تحقیق نرسیده **مولف**
عرض کند که اسم مفعول ترکیبی است بمعنی نهاده
شده و بر پا و کنایه از چوب کوچکی که در آستانهٔ در
یا در دیوار قائم کنند بغرضی که بالا مذکور شد
و معنی دوم و سوم مجاز آن و از معنی چهارم
پارهٔ چوبی مراد است که در زیر ستون نهند
و در عمارات زمانهٔ حال عوض این پارهٔ
چوب سنگ مسطح و صاف قائم کنند و بمعنی پنجم
اگر سند استعمال پیش شود اسم جامد دانیم

وبدون سند تسلیمش نکنیم که دیگر ہمہ محققین اہل زبان ازان ساکت اند آنچہ کسرۂ نون را بہ فتح بدل کردہ اند تصرف محاورۂ زبان باشد دیگر ہیچ (اُردو) (۱) پلّی ۔ بقول آصفیہ ۔ مونث ۔ وہ لکڑی جو کواڑ کے اندر کنڈی کی بجاے لگاتے ہین مولف عرض کرتا ہے کہ یہی ترجمہ بسکلہ پر بھی گزرا ہے یہان وہ لکڑی کا دراز ٹکڑا مراد ہے جس کو دروازے کی نیچے کی چوکھٹ یا دیوار مین اسکرو کے ذریعہ سے قائم کرتے ہین اور دونون پٹون کے بند کرنے کے بعد اندر سے اس کو پٹون پر چڑھا دیتے ہین جس کی وجہ سے پٹ کھل نہین سکتے اس کو دکن مین پٹیان کہتے ہین اور بسکلہ کا نام دکن مین اڑ ڈنڈا ہے ۔ اڑ ڈنڈا ہمیشہ دونون پٹون کے بیچ مین قائم ہوتا ہے اور پٹیان نیچے دونون کا مقصد ایک ہے (۲) وہ لکڑی کا ٹکڑا جو نجار رندا لگانے کے وقت نیچے رکھتے ہین تاکہ آرہ چلانے مین آسانی ہو ۔ مذکر (۳) وہ لکڑی کا ٹکڑا جو موچی جوتی مین سانچے کے ساتھ رکھتے ہین تاکہ سانچے کو نکالنے مین آسانی ہو ۔ مذکر (۴) وہ لکڑی کا ٹکڑا یا صاف اور مسطح پتھر (مذکر) جو تھم کے نیچے قائم کرتے ہین جس کو دکن مین گدرائی کہتے ہین (۵) انتظار ۔ دیکھو انتظار ۔

(الف) پا نہادن بچیزی	مصادر اصطلاحی
(ب) پا نہادن بر چیزی	(ب) بقول
(ج) پا نہادن در چیزی	بحر ترک کردن

آن و (ج) بذیل (ب) بقولش درآمدن و داخل شدن دران مولف عرض کند که ہر دو موافق قیاس است و (الف) مرادف (ج) (ظہوری الله) آن بہ کہ خرابی نہ نہد پا بسراے ؎ گر رفتہ توان از گل تعمیر آورد (ولہ) دل کشائی کہ بہ بستان شہان پا ننہد ؎ دست پروردۂ سرمنزل ویرانہ است ؎ دیگر محققین ذکر این نکردہ اند تابعی

ندارد که معاصرین عجم برزبان دارند (اُردو) الف | پاؤں رکھنا۔ داخل ہونا (ب) ترک کر (ج) دیکھو الف۔

پانی صاحب رشیدی گوید که بمعنی آب اگرچه لغت ہندی است ولیکن چون سنائی درکلام خود آورده بنابران قائم کرده شد (س) نه دران مدّه خدرهٔ میده بُو نه دران دیده قطرهٔ پانی ہؤ خان آرزو در سراج گوید که صاحب جہانگیری این را بکسر نون و یای معروف بمعنی آب نوشته و ہیچ معلوم نشد که این لغت مخصوص ہندی است یا درزبان فارسی نیز آمده ولیکن حکیم سنائی استعمال این فرموده و صاحب رشیدی بجزم ہندی بودن این کرده تحقیق آنست که آوردن کلمهٔ ہندی در شعر فارسی بچند وجه بنظر آمده یکی آنکه اشعار ریختہ کنند دوم آنکه التزام آوردن الفاظ ہندی در اکثر اشعار یا اشعار معهودهٔ خود کرده باشند سوم آنکه لفظی که آرند علم باشد و سوای این آوردن لفظ ہندی در شعر صحیح و درست نباشد درین صورت شعر سنائی درست نیست ولیکن حق آنست که این لفظ مشترک است در ہر دو زبان از عالم توافق اللسانین پس صاحب رشیدی خطا کرده و صاحب جہانگیری غافل است از تحقیق (تمّ کلامه) **مؤلّف** عرض کند که ما این لغت را در جہانگیری نیافتیم نسخهٔ که پیش ماست معتبرترین نسخه ہاست پس چاره جز این خیال نباشد که یا اینکه در نسخهٔ ما ترک شد یا در نسخهٔ خان آرزو تحریف است و آنچه صاحب رشیدی این را ہندی داند درست است و آنچه خان آرزو این را مشترک درمیان لسانین می پندارد و با ستناد استعمال سنائی درست باشد و معاصرین عجم ہم تصدیق این می کنند که در کلام قدما استعمال این بگوش خورده خان آرزو فضولی می کند که رشیدی را خطا دار داند و جہانگیری را غافل از تحقیق می پندارد

وخود رائی داند کہ غیر از سخن آرائی درین لغت کاری نکردہ (اُردو) پانی - بقول آصفیہ ہندی - مذکّر - دیکھو آب کے پہلے معنے -

پانی پت | اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر نون و فتح بای فارسی و سکون فوقانی نام شہری است در ہند کہ از دہلی بفاصلۂ پنجاہ میل واقع است **مولّف** عرض کند کہ مرکّب از ہر دو لغت ہندی است (اُردو) پانی پت - ایک شہر کا نام ہے جو دلّی کے مضافات میں واقع ہے - مذکّر -

پانید | بقول جہانگیری با نون مکسور و یای معروف نوعی از حلوٰ یا نبات مانند شکر لیکن از شکر فروتر و غلیظ باشد و معرّب آن فانید و آنرا بتازی کعب الغزال خوانند - صاحب رشیدی ہم این را آوردہ گوید کہ سخت تر باشد صاحب سروری گوید کہ شکریست مثل شکر برگ و شکر قلم و فرماید کہ با ذال معجمہ عوض دال مہملہ ہم آمدہ و از روی قاعدہ نحو ذال فانیذ تعریب این است کذا فی الشرفنامہ و در قنیہ مذکور است کہ پانید شکر برگ و آن شکریست کہ در کہسار برگ شکل راست کنند و شکر قلم ہمان برگ شکر را گویند و آن حلوا از ان قند یعنی عصارہ چون منجمد شود پانید از و سازند (کذا فی زفانگویا) **مولّف** عرض کند کہ شیرینی کہ سخت می باشد روزہا و ماہہا خراب نشود و جا دارد کہ اصل این پایندہ بہ تحتانی سوم باشد ہای ہوّز آخرہ حذف شدہ پایند شدہ بہ قلب بعض پانید معاصرین عجم این را قرین قیاس دانند - صراحت کامل ماخذ این بر پانیذ بہ ذال معجمہ می آید (اُردو) ایک مٹھائی کا نام فارسی میں پانید ہے اور شکر پارے کے قریب قریب ہے جو سخت ہوتی ہے - مذکّر -

پانیذ | بقول برہان و جامع (۱) قند سفید باشد

و (۲) بقول بعض شکر برگ و فانید معرّب آن صاحب سروری ذکر معنی اوّل کرده (بیتان ـ ۵) ز بنگاه حاتم یکی پیرمرد * طلب ده درم سنگ پانید کرد * ز راوی چنین یاد دارم خبر * که پیشش فرستاد تنگ شکر * و بذکر معنی دوم فرماید که نوعی از حلوا که کعب الغزال گویند ـ صاحب ناصری بذکر هردو معنی بالا گوید که منسوب بدان را پانیذی گویند و ازینجاست علی پانیذی از شعرای آل خاقان که در چهار مقالهٔ نظامی عروضی مرقوم است خان آرزو در سراج بذکر هردو معنی بالا گوید که تحقیق آنست که همان شکر برگ است پس این را از حلوا نوع دیگر قرار دادن درست نباشد مولّف عرض کند که شکر برگ بجای خوش می آید که شکر پاره ها بصورت برگ می سازند و (پانید) بدال مهمله اصل این است که بشکل پان ساخته می شود و مرکّب از پان و یای نسبت و دال زائد همچون شفتالو و شفتالود هرگاه تعریب این فانیذ قرار یافت عجمان عربی دان پانیذ را هم بذال معجمه استعمال کردند و ما با خان آرزو اتفاق داریم که معنی حقیقی است و استعمال این بمعنی اوّل بر اعتماد محققین زباندان بر سبیل مجاز (اُردو) (۱) قند سفید ـ مونّث (۲) دیکھو پانیذ

پانیز | اصطلاح ـ بقول انند مؤید (۱) زمین پست (۲) لناب بلند و هموار را نیز گویند مولّف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است و ما این را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم که هردو محققین بالا هندنژاد اند و محققین اهل زبان خصوصاً و دیگر همه محققین عموماً ازین ساکت و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند (اُردو) (۱) پست زمین مونّث (۲) بلند اور هموار رستی ـ مونّث ـ

پاکه | بقول برهان و جهانگیری بسکون واو (۱) بمعنی شستن و پاکیزه کردن ـ صاحب شیدی

بذکر این گوید که از همین ماخوذ است پازهر که بجایش گذشت که در اصل (پاوزهر) بوده کنی آیا صاحب ناصری هم ذکر این کرده **مولف** عرض کند که با تعریف بالا را پسندیم که بهم بلکه شویدگی و پاکیزگی باشد و بایمعنی اسم جامد دانیم۔ صاحب دلیل ساطع که محقق سنسکرت است می گوید که بزبان سنسکرت ربع را گویند و (۲) بفارسی هم بهمین معنی مستعمل ما هم این را بزبان معاصر عجم یافته ایم که یک دربع را یک و (پاو بالا) گویند و ده تحتانیه فقاهیم هم استعمال این باشد کاتبین آن عجمی الاصل بودند و از زبان سنجر طهرانی هم این را شنیده ایم (اُردو) (۱) پاکیزگی شویدگی۔ مونث (۲) چوتهائی۔ مونث۔

(۱) **پاواشدن** مصدر اصطلاحی (۱) بقول بهار

(۲) **پاواکردن** (۲) یعنی نو برفتار آمدن طفل وفرماید که حالا در محاوره خصوصیتی نمانده (سعید اشرف سه) زاهد آخر بدرسیکده پایش واشد دختر آنحضرت آخر پسر دنیا شد۔ (بیانا سه) باکه بودی شب کجا رفتی حنایت را که بست بیوفا گو با بزم غیر پا واکرده دارسته هم ذکر این کرده۔ صاحب بحر گوید که مرادف (پا بازشدن) است که گذشت **مولف** عرض کند که ماصرا کاحل مصدر انجا کرده ایم (اُردو) دیکهو پا بازشدن

پا واکشیدن از چیزی مصدر اصطلاحی کناره کردن ازان **مولف** عرض کند که موافق قیاس است (ظهوری سه) پا چرا واکشید از ره جنگ ٭ پا ظهوری نه باز داند سر صلح ٭ (اُردو) پاؤن کهینچنا۔ بقول آصفیه ترک کو چه گردی کرنا۔ چلنے پهرنے سے ہاتهه اٹهانا۔ **مولف** کی رائے مین اس فارسی مصدر کا ترجمه کناره کرنا۔ باز آنا۔ دکنی (پاؤن کهینچنا) بهی عام معنون مین مستعمل ہے جیسے ہم نے اس کام سے پاؤن کهینچ لیا۔ یعنی

ہم نے کنارہ کیا۔

(الف) **پاوپر** اصطلاح۔ بقول برہان بفتح بای فارسی بروزن داور بمعنی قدرت وتوانائی وتاب وطاقت۔ صاحب ناصری ذکر این کردہ از فردوسی سند دہد (س) ستودان ہمی خواہد زال زر، کہ ندارد ہمی جنگ را پاوپر، کہ صاحب مؤید ہم ذکر این کردہ وخان آرزو در سراج

(ب) **پاوپر داشتن** را بمعنی تاب وطاقت داشتن آوردہ مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این خصوصیت دارد باپند ولیکن در محاورۂ زبان مستعمل است بطور عام وموافق قیاس (اردو) (الف) طاقت۔ قدرت۔ مؤنث

(ب) طاقت رکھنا۔ قدرت رکھنا۔

پاوچک اصطلاح۔ بقول برہان وجامع بفتح جیم فارسی بروزن چاربک سرگین گاو خشک شدہ را گویند اعم از انکہ خود خشک شدہ باشد یا بدست پہن ساختہ خشک کردہ باشند۔ صاحبان مؤید وجہانگیری گویند کہ بمعنی پاچک است کہ بجایش گذشت۔ صاحب ناصری بحوالہ برہان ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ صرف ماخذ بر (پاچک) کردہ ایم واین مزید علیہ آنست بزیادت واو میان دو کلمہ چنانکہ بردمند وبرومند (اردو) دیکھو پاچک کے دونوں معنے۔

پاورق اصطلاح۔ بقول بہار کلمۂ کہ پائین صفحۂ کتاب نویسند مطابق سر صفحۂ آیندہ وآنرا در عرف رکابک گویند (ملا طغرا س) گوشہ گیر اوراق گردون را بود چون پاورق کہ پاورق سازد درست اوراق را اگر ابتر است کہ صاحب بحر ہم ذکر این کرد وخان آرزو در چراغ ہدایت ہم این را آوردہ مؤلف عرض کند کہ مخفف (پائین ورق) کہ فارسی دانان ہند آنرا ترک گویند (اردو) ترک۔ بقول آصفیہ۔ اردو مؤنث۔ وہ کلمہ یا لفظ جو صفحہ تمام ہو جانے کے بعد جدول سے باہر صفحے کے اخیر کونے پر

صفحۂ آیندہ کے شروع کی عبارت مین سے لکہدیجے
مین یہہ ہندسہ کی جگہ کام دیتا ہے - پاورق -
خارجہ (اسیر ے) پہر تسکین دیکہتا ہون ہجر مین
عیب مین کتاب ﴿ نرگس ایک اک جزو کی دو دو پہر
ملتی نہین ﴿

پاورنجن اصطلاح - بقول برہان بفتح ثالث
ورای قرشت وسکون نون وجیم مفتوح بہ نون
دیگر زدہ - خلخال را گویند و آن حلقہ ایست از طلا
ونقرہ وامثال آن کہ زنان در پای کنند - صاحبان
جہانگیری و رشیدی و بحر و سروری و ناصری ذکر
این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ مخفف
(پاورنجن) کہ گذشت (اردو) دیکہو پاورنجن -

پاوزہر اصطلاح - این ہمان است کہ
اشارہ این بر (پادزہر) بہ دال مہملہ سوم گذشت
(اردو) دیکہو پادزہر

پاوقدم ازجا بریدن مصدر اصطلاحی -
بقول انند ترک آمد و شد کردن (سلیم ے) پایم
زکوی او چہ عجب گر بریدہ شد ﴿ تا کی بروی
شیشہ زد لہا توان گذشت ﴿ (قدسی ے)
بریدہ شد قدمش ساعتی ازان در و بام ﴿
با آفتاب گرفتن خوشم برای ہمین ﴿ **مولف**
عرض کند کہ (پا ازجای بریدن) بجایش گذشت
و (قدم ازجای بریدن) بجایش خواہد آمد
ضرورت نداشت کہ این را بموقع جا دہند
(اردو) دیکہو (پا ازجای بریدن)

پاولون اصطلاح - بقول صاحب
بول چال بحوالۂ معاصرین عجم بمعنی کلاہ عمارت
وسقف عمارت وخانہ - ہم او فرماید کہ این
مفرس (پیویلین) لغت انگلیسی است بحذف
بعض حروف مفرس - ہم او گوید کہ فارسیان
(پاویلون) ہم گویند - صاحب رہنما بحوالۂ
سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاجار (پاپویلین)
را ہم بمعنی مطلق خانہ آوردہ کہ بجایش می آید
و آن ہم ضرورت علیحدہ (قلب بعض) مفرس است

کلاه عمارت وسقف خانه را ودر معنی این داخل
کردن ضرورت ندارد و در انگلیسی زبان پیولین
خیمه یا شامیانه یا مکانی را گویند که سقف
فراخش همچون خیمه باشد) (اردو) بنگله - مذکر -

پاوند | اصطلاح - بقول برهان بروزن پایان
(۱) بندی باشد که در پای گنه گاران و مجرمان
گذارند - صاحبان جهانگیری وجامع هم ذکر این
کرده اند - صاحب رشیدی صراحت مزید کند
که پابند مغیر آنست نه معنی دران صاحب
ناصری گوید که (۲) بند ستوران هم و (۳)
کنایه از گرفتاری کسی باشد که نتواند از معشوق
بخود شکیبا شود - خان آرزو در سراج گوید که
مبدل پابند است بمعنی مطلق بند پا و تخصیص
پای گنه گاران از خصوصیت مقام ناشی شده
چنانکه ذات کلمه دلالت بران دارد - مولف عرض کند
که صراحت کامل بر پابند گذشت درینجا همین قدر کافی
است که این مبدل آنست چنانکه آب و آو و دیگر هیچ و این
را در کل معانی مرادف آن دانیم (اردو) دیکھو پابند -

پاویلون | اصطلاح - همان پاولون که اشاره
این معنی را انجا کرده ایم (اردو) دیکھو پاولون -

پاه | بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بروزن پاه در فارسی زبان بمعنی طعام و غذا باشد
مولف عرض کند که معاصرین عجم برزبان ندارند و دیگر محققین اهل زبان هم ازین ساکت
فارسی قدیم باشد (اردو) غذا - مونث -

پاهک | بقول برهان بروزن آهک بمعنی شکنجه
باشد و آن اوزاری است که دزدان را کنند
صاحبان جهانگیری و رشیدی و ناصری و جامع
و سراج ذکر این کرده اند **مولف** عرض کند
که پاهنگ بهمین معنی بجایش گذشت که مبدل
این است و صراحت ماخذ این همه انجا کرده ایم
(اردو) دیکھو پاهنگ -

پاهیدن | بقول برهان بروزن وارسیدن

بمعنی شکنجہ کردن صاحبان رشیدی و سروری ذکر این کردہ اند۔ صاحب بحر این را اسالم التصریف گوید کہ غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نمی آید **مولف** عرض کند کہ از اسم مصدر پاہک کہ گذشت این مصدر را وضع کردہ اند و انچہ بموحدہ گذشت مبدل ہمین باشد چنانکہ تپ و تب (اردو) دیکھو باہکیدن۔

پاہنگ اصطلاح۔ بقول برہان بروزن و معنی پاشنگ است و فرماید کہ پاچنگ و پاشنگ مرادف این و بمعنی خلخال ہم مرادف پااورنجن و بمعنی دریچہ کوچک ہم۔ صاحب جہانگیری بر مرادف پاچنگ و پاشنگ قانع۔ صاحب ناصری صراحت کند کہ بمعنی پاسنگ ترازو و بمعنی خلخال و بمعنی کفش و موزہ و فرماید کہ پاہنگ مرادف این کہ می آید ضمناً جامع گوید کہ مرادف پاچنگ و پاشنگ کما مرّ و بمعنی پارسنگ ترازو۔ خان آرزو در سراج گوید کہ مرادف پاشنگ و فرماید کہ بعضی گفتہ اند کہ مخفف پاو آہنگ مرکب از پاو بمعنی پائیدن و آہنگ بمعنی قصد یعنی چیزی کہ قصد پائیدن آن کردہ باشند **مولف** عرض کند کہ پاچنگ (۱) بمعنی دریچۂ کوچک و (۲) بمعنی کفش گذشت و پاشنگ بمعنی (۳) خوشۂ کوچک انگور و (۴) خیار و خربزہ و غیرہ کہ برای تخم نگاہ دارند و بلحاظ معانی بالا (۵) بمعنی خلخال و (۶) بمعنی پاسنگ ترازو و ظاہر این مبدل پاچنگ و پاسنگ و پاشنگ است۔ مخفی مباد کہ برای تبدیل جیم فارسی بہ ہای ہوز ہمین یک مثال اوّل است و تبدیل سین مہملہ بہ ہای ہوز چنانکہ خروس و خروہ و ہمچنین تبدیل شین معجمہ با ہای ہوز چنانکہ گذارش و گذارہ و برای معنی پنجم این را الغت مستقل دانیم کہ مرکب است از پا و آہنگ (اردو) ۱ و ۲ دیکھو پاچنگ (۳) و (۴) دیکھو پاشنگ (۵) دیکھو پااورنجن (۶) دیکھو پاسنگ۔

پاہنگہ اصطلاح - بقول برہان بفتح کاف فارسی بروزن آینده (۱) کفش و پای افزار را گویند و (۲) بمعنی پابرنجن و خلخال صاحب جہانگیری بر کفش قانع (نظامی لہ) برون کن پا ازین پاہنگۂ تنگ ؏ کہ کفش تنگ دارد پای را لنگ ؏ (فردوسی لہ) بدستان دستینہ در را زشد ؏ پاہنگ پاہنگہ دمساز شد ؏ صاحب جامع ہمزبانش - صاحب رشیدی بذکر ہر دو معنی گوید کہ در اکثر فرہنگہا بجای پاہنگہ پاچیلہ مرقوم است - صاحب ناصری این را مرادف پاہنگ داند بہ ہمہ معانیش و خان آرزو در سراج گوید کہ بزیادت ہا بہ پاہنگ بمعنی چیزی کہ در پا کنند پس این مخفف پاآہنگہ بود یعنی چیزی کہ پا آہنگ او کنند ازین جہت بر کفش و پابرنجن و پاچیلہ اطلاق یافتہ ہذا ہو التحقیق ؏ و لطف؏ عرض کنند کہ پاچیلہ بمعنی کفش گذشت و معنی دومش (۳) آلۂ برف کوبی کہ بر پای بندند پس بقول خان آرزو استعمال پاہنگہ بسہ معنی آمدہ نسبت ماخذ بیانکردۂ او ما را اتفاق است و لیکن برای معنی سوم طالب سند استعمال می باشیم کہ محققین زباندان ازان ساکت اند (**اُردو**) (۱) دیکھو پا افزار (۲) دیکھو پابرنجن (۳) دیکھو پاچیلہ کے دوسرے معنے -

پای بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و سروری و ناصری و جامع و سراج بسکون تحتانی بروزن جای (۱) ہمان پا کہ گذشت و بعربی آنرا رجل خوانند - بہار گوید کہ پے مخفف این است یا پای مشبع پی و فرماید کہ آبلہ پرور[۱] - آبلہ پرورد[۲] - آبلہ ریز[۳] - آبلہ فرسا[۴] - آبلہ فرسود[۵] - بخواب رفتہ[۶] - پر آبلہ[۷] - خفتہ[۸] - خواب آلود[۹] خواب گزین[۱۰] - خوابیدہ[۱۱] از صفات و قلم[۱۲] و منقراض[۱۳] از تشبیہات اوست (اسیر[۲]ھ) کی می شود شکنجہ کش دامن وطن ؏ پای طلب کہ آبلہ پرورد

غیر نصیبت ؛ (صائب سـ) بپای آبله ریز آنقدر
تراجستم ؛ که غوطه زد گهر رشته های موج سراب ؛
(وله سـ) صائب چه کنی پای طلب آبله فرسوده ؛
هر کس بمقامی که رسید است رسید است ؛ (نعمت خان
عالی ۱۲ھ) جاده خط نقطه زهر قطره نوشت مرا ؛
قلم پا قلم مشق جنون نوشت مرا ؛ (حکیم زلالی سـ)
پریدی گر نگه پیش از حنا بیش ؛ بریدی راه را
مقراض پایش ؛ **مولف** عرض کند که پا که بدون
تحتانی زائده گذشت اصل است واین مزید علیه
آن همچون جا و جای - اسم جامد فارسی زبان برای
رجل و همه مرکبات آن برین صادق می آید و همه
ملحقات این بران تسامح محققین است که هردو
را بدو جای جا داده اند (اُردو) دیکھو پا کے
پہلے معنے -

(۲) پای - بقول برہان وجہانگیری وناصری و
جامع بمعنی تاب وطاقت وقدرت (مولوی معنوی
سـ) ما درین فن صد رستم و پهلوان ؛ کس ندارد

پای ماند به جهان ؛ خان آرزو در سراج ذکر
این کرده (طاهر غنی سـ) نی جای ورون رفتن
ونی پای برون شد ؛ درمانده این دائره ام
همچو جلاجل ؛ بهار گوید که بمعنی مجاز است -
مولف عرض کند که مجاز معنی اوّل باشد
(اُردو) دیکھو پا کے دوسرے معنے -

(۳) پای - بقول برہان وناصری بمعنی صبر
کردن **مولف** عرض کند که بمعنی تحمّل باشد
ونظر بر اعتبار صاحب ناصری که اهل لسانست
بمعنی را جای داده ایم و استعمال این از نظر ما
نگذشت مشتاق سند استعمال می باشیم (اُردو)
صبر تحمّل - مذکر -

(۴) پای - بقول برہان وسروری وناصری
بمعنی مقاومت چنانکه گویند با فلان پای
نداری (نظامی سـ) بر آنم میاور که چشم زجای ؛
ندارد در پشه با پیل پای ؛ صاحب جامع گوید
که بمعنی ثبات است - خان آرزو در سراج ذکر

این گروه گوید که حق آنست که این معنی مجازی
است نه حقیقت - بهار گوید که بمعنی استعاره
باشد (وله سه) بشرطے کنم جان خود جای او
که هرگز نتابم سر از پای او ؛ مولف عرض کند
که مجاز معنی اوّل و متعلّق به معنی دوم است که از
سند دوم نظامی معنی مقابله و مقاومت پیدا ست
(اُردو) مقابله - مذکر - مقاومت - مونث -
(۵) پای - بقول برهان بمعنی پایندگی و باقی و
همیشه بودن - صاحب جامع گوید که بمعنی بقا و
دوام است - بهار گوید که بمعنی تمکّن و استقرار
باشد مولف عرض کند که مجاز معنی اوّل است
که از پا - پایندگی مراد گرفته اند و همین باشد اسم
مصدر پائیدن که بمعنی جاوید بودن می آید
(اُردو) پایندگی - دیرپائی کہہ سکتے ہیں - مونث -
(۶) پای - بقول برهان و رشیدی و سروری
امر بمعنی پایندگی و همیشه بودن یعنی پاینده باش
(مسعود سعد سه) ز ملک خویش بتاز و ز عدل

شود برخور ؛ بکام دولت پای دبعز و حشمت
مان ؛ مولف عرض کند که چرا نمی گویند که امر
حاضر پائیدن است که بجا یش می آید شامل بر
همه معانی او (اُردو) همیشه قائم ره پائیدن
کا امر حاضر اس کے تمام معنوں پر شامل (دیکھو
پائیدن -
(۷) پای - بقول برهان بمعنی فرود هر چیز چون
پای کوه و پای حصار و پای دیوار - صاحب
جامع گوید که کنایه از پائین کوه و حصار وغیره - بهار
گوید که بمعنی بیخ و بنیاد است و بمعنی تحت مجاز باشد
چون پای دیوار و پای مسند و امثال آن -
(مولانا لسانی سه) لسانی از سر کویش مکن هوای
بهشت ؛ که رشک باغ بهشت است پای دیوارش
(حکیم زلالی سه) بپای مسندش عاشق بر دوخت ؛
کند اقبال را هم خدمت بخت ؛ مولف
عرض کند که مجاز معنی اوّل و موافق قیاس
است چنانکه سر را هم مجاز برای آغاز هر چیز

استعمال می کنند (اُردو) ہر چیز کی انتہا۔ مونث
حصۂ زیرین جیسے دیوار کا پایہ۔ بیخ و بنیاد۔ مونث
(۸) پای۔ بقول رشیدی بمعنی پاینده و ہمپائی
کننده و مقاومت نماینده۔ از ینجاست کہ گویند
فلان پای ندارد یعنی برابری با او نمی تواند کرد
و برابر او قائم نیارد کرد۔ صاحب سروری ہم ذکر
این کرده (نظامی سه) کیست درین دستگه دیرپای
کو لمن الملک زند جز خدای ؎ خان آرزو در سراج
بذکر ہمعنی سند (دیرپا) دہد مولف عرض کند
کہ ہمہ محققین بالا سکندری خورده اند کہ معنی فاعلی
اصلا از پای پیدا نیست و سند بالا متعلق بہ اسم
فاعل ترکیبی است کہ بدون ترکیب بالفظی دیگر
این معنی حاصل نمی شود و ما صراحت کاملش بر (اسم
فاعل ترکیبی) کرده ایم (اردو) ناقابل ترجمہ۔
(۹) پای۔ بقول بہار در بعض مواضع استعاره
است (ظہوری سه) بہ پروانہ پای شمع و چراغ ؎
برنگینی لالہ باغ و راغ ؎ سر ہوش در پای مینا
اوست ؎ ردای ورع لای در پای اوست ؎
مولف عرض کند پای شمع شمع باشد و پای
مینا مینا کہ نظر بہ شباہت شمع و مینا بہ پای بترکیب
اضافی و تشبیہی کار گرفتند و شمع و مینا را پای قرار داده اند
چنانکہ خار مژگان و امثال آن و صراحت اینقسم
مرکبات در ملحقات می آید ضرورت نداشت کہ بذیل
معانی پای ذکرش کنیم و رینجا پای حقیقۃً بمعنی اول است
دیگر ہیچ (اردو) دیکھو پاے کے پہلے معنے۔

پای آدم بند شدن

مصدر اصطلاحی
صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاه
قاچار (پای آدم بند نمیشد) را بمعنی (پای
قائم نہ شد) آورده مولف عرض کند کہ
بمعنی پابند شدن کسی باشد۔ موافق قیاس
است ولیکن استعمال این در کلام قدما بنظر
نیاید (اردو) پاؤں جمنا۔ پابند ہونا۔

پای آمدن

استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت و سندی کہ از

صائب پیش کند متعلق به (پای برسنگ آمدن) است **مولف** عرض کند که سکندری خورد و مجرد (پا آمدن) چیزی نیست (اردو) ناقابل ترجمہ۔

پای آن پیچید مقوله۔ بقول صاحب انند یعنی (۱) قوت سر نیافت و گریخت و قبیل (۲) ترک کردن و عزلت گرفتن **مولف** عرض کند که می بایست که (پای پیچیدن) قائم کند ماضی مطلق را برنگ مقوله قائم کردن و تبدیل آن بمعنی مصدری آوردن فضولی است صراحت کامل بر (پای پیچیدن) می آید و درینجا ہیچ (اردو) دیکھو پای پیچیدن۔

پای آن ندارد مقوله۔ بقول بہار عجم و موید و انند۔ ای مقدور و امکان آن ندارد **مولف** عرض کند که پای بمعنی طاقت و قدرت گذشت و (پای داشتن) بجای خودش می آید پس ضرورت نداشت که این را بطور مقوله قائم کنند (اردو) دیکھو پای داشتن۔ یہ اس کا مضارع ہے۔

پای آور اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی قادر و توانا **مولف** عرض کند که موافق قیاس است و اسم فاعل ترکیبی (اردو) توانا۔ قادر۔ قوتمند کہہ سکتے ہیں

پای آوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار قیام و استقامت گرفتن (انوری ؎)

با کفش ابر می نیارد پای تو با دلش بحر می نگیرد نام تو

صاحب بحر (پای آوردن بر چیزی) را بہمین معنی آورده **مولف** عرض کند که نظر بر معانی پای موافق قیاس است (اردو) قیام اور استقامت اختیار کرنا۔ قائم ہونا

پایا بقول برہان با تحتانی بالف کشیده (۱) بمعنی قائم باشد ہمچنانکه گویند عرض پایا بجسم است یعنی قائم بجسم است۔ صاحب ناصری بذکر معنی بالا گوید که (۲) بمعنی ثابت قدم باشد

(منه ۵) هوس کنند بسی پویه در طریق سلوک ٭
ولی بباید دو پویه مرد ره پایا ٭ صاحب مؤید هم
ذکر این کرده۔ صاحب سفرنگ بشرح چهل وششمین
فقرهٔ (نامهٔ حی شنت افرام) ذکر این بمعنی پاینده
و برقرار کرده **مؤلف** عرض کند که از مصدر
پائیدن پای امر حاضرش و بزیادت الف در
آخرش افادهٔ معنی فاعلی کند چنانکه از گوی۔ گویا
و از جوی جویا (اُردو) (۱) قائم (۲) ثابت قدم۔

پایاب | اصطلاح۔ بقول برهان و جهانگیری
و سروری و ناصری و مؤید و جامع و بحر بر وزن
شاداب (۱) آبی را گویند که پای بر زمین آن رسد
و از انجا پیاده توان گذشت برخلاف غرقاب۔
(حکیم سنائی ۵) ای ز جودت سحاب بحر محیط ٭
دل را و تو بحری پایاب ٭ (خاقانی ۵) بحری پایاب
دارم پیش و میدانم که پاست ٭ در جزیره بازمانم
ز آتشین پل نگذرم ٭ صاحب سروری گوید که
در بیت حکیم سنائی هم پایاب بمعنی قعر آب معلوم میشود

که بر معنی ششم می آید۔ خان آرزو بذکر معنی بالا
گوید که قوسی می فرماید که آبی که عمیق نباشد و
شناور در آن نتوان کرد و در چراغ هدایت
هم این را آورده **مؤلف** عرض کند که صاحب
سفرنگ بشرح سی و ششمی فقرهٔ (نامهٔ شناحی افرام)
ذکر اینمعنی کرده۔ ظاهراً قلب اضافت آب پای کرده
باشد یعنی آبی که بوسیلهٔ پای آن را عبور توان کرد
و ما با سروری اتفاق داریم که در کلام سنائی
که بالا مذکور شد پایاب بمعنی قعر آب است
(اُردو) پایاب۔ بقول آصفیه۔ اتارو پانی۔
کم گهرا۔ دریا کی وه جگه جهان سے آدمی اپنے
پیرون سے اتر جاسے۔ گهاٹ۔

(۲) پایاب۔ بقول برهان و جهانگیری و رشیدی
و ناصری و مؤید و جامع و بحر بمعنی پایندگی و همیشگی
و باقی بودن (فردوسی ۵) امید من آنست
کاندر بهشت ٭ دل پاک من بدرود هر چه کشت
مرا سخت از انست کان باب من ٭ ز گیتی همی خواست

پاپاب من ٭ خان آرزو در سراج ذکر این بحواله
جهانگیری کرده **مولف** عرض کند که این معنی را
با لفظ هیچ تعلق نیست و چاره جز این نیست که این
را مزید علیه (پای) بمعنی پنجم او دانیم که الف و موحده
دران زائد است و جا دارد که این را بمعنی
مجاز پایاب دانیم و موحده را زائد چنانکه ناشتا و
ناشتاب (اردو) ہمیشگی۔ بقا۔ مونث۔ دیکھو
پاے کے پانچوین معنے۔
(۳) پایاب۔ بقول برهان و جهانگیری و سروری
و مؤید و جامع و بحر و بهار تاب و طاقت و توانائی
(سعدی سه) با فراغت چند سازم ترک
تنهائیم نیست ٭ دستگاه صبر و پایاب شکیبائیم
نیست ٭ (حکیم اسدی سه) ز ایران جز او نیست
هم تاب من ٭ ندارد هم او نیز پایاب من ٭ صاحب
رشیدی بذکر این گوید که این معنی نیز راجع به پایه است
(فردوسی سه) که این راه را نیست پایاب او ٭ ز آب
درنگی کند چرخ را تاب او ٭ خان آرزو در سراج

ذکر این بحواله جهانگیری کرده **مولف** عرض کند
که ما این را مجاز معنی دوم دانیم دیگر هیچ (اردو)
دیکھو پاے کے دوسرے معنے۔
(۴) پایاب۔ بقول برهان و مؤید و بحر بمعنی مفاد
بهار بذکر این گوید که از عهدهٔ حریف بر آمدن
است و حق آنست که بمعنی مزید علیه پای است
خان آرزو در سراج ذکر این کرده [illegible]
عرض کند که اینهم متعلق [illegible] دوم و مجاز معنی
سوم باشد (اردو) دیکھو پاے کے دوسرے معنی
(۵) پایاب۔ بقول برهان و جهانگیری و رشیدی
و مؤید و جامع و بحر بمعنی چاهی و آب انباری
که زینه پایها بر آن ساخته باشند تا مردم باسانی
آب از آن بردارند (حکیم نزاری قهستانی سه)
می حیات منست و ممکن نیست ٭ ز دو بیتم به هیچ
وسایلم ٭ ای دریغا گر آب زر بودی ٭ واخریدی
ز آب پایابم ٭ صاحب رشیدی صراحت مزید
کند که پایاب زیر آب باشد و آن راهی است

که ازان بچاه در توان شد بجهت آب برداشتن۔ خان آرزو در سراج ذکر این بحواله جهانگیری کرده وبقول بعض راهی که ازان بچاه توان شد بجهت برداشتن آب **مولف** عرض کند که مرکب اضافی است بمعنی پایه پای آب و از آب چاه و امثال آن مراد باشد و خود انقسم چاه را پایاب گفتن که زینه دران باشد بمجاز باشد (**اردو**) وه باولی جس مین سیڑھیان بنی هون۔ مونث۔ یا باولی مین اترنیکا راسته۔ مذکر۔

(۶) پایاب۔ بقول برهان و سروری و مؤید و بحر و بهار بمعنی ته حوض و دریا را نیز گویند که بعربی قعر خوانند (خاقانی ے) جاہل نرسد در سخن ژرف تو آری ٭ کف بر سر بحر آید و پیرایه پایاب ٭ (خفاف ے) گل کبود که بر تافت آفتاب بران ٭ ز چشم و دیده نهان گشت در بن پایاب ٭ (طغرا ے) سبک روان طریقت چو بگذرند از آب ٭ حباب وار شود ردی آب شان پایاب ٭ (علی خراسانی ے) نشود خصم او غرق دریای غیرت ٭ نه بیند درین بحر پر شور پایاب ٭ خان آرزو در سراج این را بمعنی قعر دریا و سد و گوید و حوضی که در زیر زمین او سرداب سازند و غالبًا دو جا بمعنی پایان اب است یعنی خود آب که در پایان است یا جای که پایان آب است و در چراغ هدایت هم ذکر این کرده بذکر سند طغرا گوید که درینجا باندک تکلف معنی اول هم راست می آید **مولف** عرض کند که پای بمعنی هفتمش گذشت پس اینهم مرکب اضافی است بمعنی ته آب (**اردو**) تهاه۔ بقول آصفیه دریا۔ سمندر۔ کنوے کی ته کی زمین۔ مونث۔

(۷) پایاب۔ بقول رشیدی بمعنی گذرگاه آب **مولف** عرض کند معاصرین عجم و محققین الزبان ازینمعنی ساکت۔ پای آب را گذرگاه آب گفتن من وجه موافق قیاس است بسبیل مجاز واین فک اضافت باشد به تبدیل ممدوده با مقصوره۔ بدون سند استعمال اینمعنی را

تسلیم نہ کنیم (اُردو) پانی کی راہ مونث۔ گزرگاہ آب (۸) پایاب۔ بقول رشیدی بمعنی مخلص ازمہالک و بسند این ہمان سند فردوسی آوردہ کہ بمعنی دوم گذشت۔ خان آرزو در سراج بحوالہ رشیدی ذکر این کردہ گوید کہ این محل تعجب است چراکہ بدین معنی در فرہنگ ہای معتبر نیست۔ **مولف** را با خان آرزو اتفاق است و سند محولہ متعلق بدین معنی نباشد و معنی ترکیبی ہم ہیچ تعلق ازین ندارد۔ طالب سند دیگر می باشیم و سکوت معاصرین عجم و محققین اہل زبان ہم تقاضای این می کند (اُردو) تہلکون سے بچنے کا ذریعہ۔ مذکر۔

پای ابرنجن

اصطلاح۔ بقول رشیدی و (سه) مانند مرادف پابرنجن کہ گذشت **مولف** عرض کند کہ صراحت این برا و رنجن گذشت و حقیقت ماخذ برابرنجن آن عام است برای دست و پا و این مخصوص برای پا (اُردو) دیکھو پا ادرنجن۔

پای ازپیش بدر رفتن

مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کردہ **مولف** عرض کند کہ (پا ازپیش بدر رفتن) بجایش گذشت بصراحت کامل و سند این ہم ہمدرانجا مذکور (اُردو) دیکھو پا ازپیش بدر رفتن۔

پای ازپیش رفتن

مصدر اصطلاحی۔ صاحبان آصفی و انند ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ ہمان (پا ازپیش رفتن) کہ گذشت و سند این ہم ہمدرانجا مذکور (اُردو) دیکھو پا ازپیش رفتن۔

پای ازجابردن

مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار کنایہ ازبیجا کردن پای **مولف** عرض کند کہ قائم نبودن پای برجای خودش (خواجہ شیراز، دوش دست طربم سلسلۂ عشق نوبست از پای خیل خردم لشکر غم ازجا برد) صاحب انند نقل نگار بہار (اُردو) پاؤں اس کی جگہ پر قائم نہ رہنا۔ لغزش ہونا۔

پای ازجابریدن

مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و انند ہمان (پا ازجای بریدن) کہ

گذشت **مولف** عرض کند که درینجا تحتانی زائده
بر لفظ پا زیاده کرده اند دیگر هیچ سند استعمال این
مصدر انجا نه کرد (اردو) دیکهو پا از جاے بریدن

پای از خط حکم بیرون کردن مصدر اصطلاحی

بقول بهار و انند کنایه از عدم امتثال و اطاعت
نکردن (میر معزی سه) بس خصم که پای از خط حکم تو
برون کرد ٭ کز تیغ سرتیغ تو از پای در افتاد ٭
مولف عرض کند که موافق قیاس است و
برون و بیرون هر دو یکی است (اردو)
اطاعت نکرنا۔ امتثال حکم نکرنا۔

پای از دائره بیرون نهادن مصدر

اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده **مولف**
عرض کند که همان که بدون تحتانی زائده با لفظ پا
گذشت (اردو) دیکهو (پا از دائره بیرون نهادن)

پای از دیده کردن مصدر اصطلاحی۔

مرادف (پا از سر ساختن) است که در مقام
احترام استعمال این می کنند **مولف** عرض کند
که این کنایه باشد (ظهوری سه) نیز شو تان
بره کعبه پی راحت خود ٭ پای از دیده کنند
و بمغیلان بخشند ٭ (اردو) دیکهو پا از سر ساختن

پای از شادی بزمین نرسیدن

مصدر اصطلاحی۔ صاحبان رشیدی و انند
و (جهانگیری در خاتمه) و بهار عجم و خان آرزو دل
چراغ هدایت ذکر این کرده اند و این مزید علیه
همان (پا از شادی بزمین نرسیدن) است
که گذشت (تاثیر سه) ز دیده تر من آب خورده
پنداری ٭ که پای ابر ز شادی نمیرسد بزمین ٭
مولف عرض کند که مصدر اصلی (پا بزمین
نرسیدن) است و استعمال این در محل شادی
و امثال آن میشود (از شادی) را در اصطلاح
داخل کردن ضرورت ندارد و محققین بالا لفظ
بسند تاثیر اینچنین کرده اند و غور بر موضوع نکرده اند
(صائب سه) پا ثم نمیرسد بزمین از شگفتگی ٭ تا
سوده ام بپای تو چون رکاب چشم ٭ معنی مبادیه

بعض محققین بمشورہ ہمین مصدر اصطلاحی را (پا از شادی برزمین نرسیدن) قائم کردہ اند و این تصرف ہندیان است کہ (از شادی) را داخل اصطلاح کردہ اند (اُردو) دیکھو (پا از شادی برزمین نرسیدن)۔

پای ازمیان کشیدن مصدر اصطلاحی صاحب انند ذکر این کردہ مولف عرض کند کہ ہمان (پا ازمیان کشیدن) است کہ گذشت و تحتانی بر پای درین زائد است (اُردو) دیکھو پا ازمیان کشیدن۔

پاپازی اصطلاح۔ بقول برہان و انند بروزن ناسازی بمعنی سوزش و درد باشد و آنرا بعربی وجع گویند مولف عرض کند کہ درین مرکب پا بمعنی خود است و پازی کہ بزیادت یای مصدری از پاز است و پاز بمعنی نمو بالیش می آید و پازی بمعنی بالیدگی و ہمین است اسم مصدر پازیدن کہ بمعنی بالیدن و نمو کردن بجالیش می آید پس (بالیدگی پا) علامت مرض پا و درد پا است معنی حقیقی این مخصوص با پا ولیکن فارسیان بسبیل مجاز برای مطلق سوزش و درد استعمال این کردہ اند (اُردو) درد۔ مذکر۔ سوزش۔ مونث۔

پای استدلالیان چوبین بود — پای چوبین سخت بی تمکین بود مثل۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و از معنی و محل استعمال ساکت مولف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بتعریف غیر استحکام و بی دلیلی تقریر کسی می زنند یعنی آنکہ در تقریر خود استحکام ندارد و از دیگری استدلال کند تقریر او مستند نباشد (اُردو) دکن مین کہتے ہین بے دلیل بات دلائل کی تلاش ؛؛

پای افزار اصطلاح۔ صاحبان انند و برہان و سروری ذکر این کردہ بذکر معنی (۱) کفش پای فرمایند کہ (۲) چوبی را نیز گویند کہ با دام

نعلین که چو لاهنگان را فسردگان بوقت باشدگی پای بران گذارند. و برو ارزار صاحب جهانگیری بمعنی اوّل قانع (امیر خسرو ره) طرب زانگونه برشته اشتلم کرد چو که پای افزار حسبت و پای گم کرده

مولّف عرض کند که بمعنی دوم مراد وف پا افشار بمعنی اوّلش و معنی اوّل این بر (پا افزار) گذشت و معنی دوم را باعتبار سروری تسلیم کنیم که معاصرین عجم هم بدین معنی بر زبان ندارند توانیم گفت که مجاز ز معنی اوّل باشد و تحتانی بر پا زائد است و بس (اُردو) (۱) دیکھو پا افزار (۲) پا افشار کے پہلے معنے۔

پای افزاه | اصطلاح۔ بقول مؤیّد الفضلا ای افزاینده مرتبه **مولّف** عرض کند که این لغت برای تائید فضلا می نماید که صاحب مؤیّد پیش کرد پای بمعنی مرتبه و افزا امر حاضر از افزاییدن مجرّد (پای افزا) بدون های هوّز در آخر اسم فاعل ترکیبی است بمعنی مرتبه افزاینده ولیکن

پای هوّز از کجا پیدا شد تا آنکه سند استعمال این پیش نشود ما این را مزید علیه (پا افزا) نگوییم که محققین اهل زبان و معاصرین عجم ازین ساکت اند (اُردو) مرتبہ بڑھانے والا۔

پای افشار | اصطلاح۔ بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ همان معنی اوّل که بر (پا افشار) گذشت **مولّف** عرض کند که مزید علیه آنست بزیادت تحتانی بر لفظ پا (اُردو) دیکھو پا افشار کے پہلے معنے۔

پای افشردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول آصفی همان افشردن پا که بجایش گذشت و به (پا افشردن) هم مذکور (ظهوری ره) هر ایم بر سینه افشرده پای که بده آن شراب شور افزای که **مولّف** عرض کند که موافق قیاس است و (پای فشردن) هم همین که می آید بهار ذکر (پای افشردن در چیزی) کرده۔ (اُردو) دیکھو (افشردن پا)

پاپان بقول برہان وسروری ورشیدی
وناصری وجامع بروزن مایان (۱) آخر وانتہا
ونہایت وکرانۂ ہر چیز (مسعود سعد ع) نیست
پاپان شغل من پیدا ؍ ہست یک شغل کش نہ
پاپانست ؍ (سعدی ع) بپاپان آمد این دفتر حکایت
ہمچنان باقی ؍ **مولف** عرض کند کہ مرکب
است از پای والف ونون کہ افادۂ معنی نسبت
کند وذکرش بر (ان) گذشت پس معنی لفظی
این منسوب بہ پا وکنایہ از آخر ہر چیز کہ پای ہم
آخر جسم انسانست (اُردو) پاپان۔ بقول
آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ آخر۔ انتہا۔ انجام۔
(۲) پاپان۔ بقول برہان وجامع پایین مجلس
وصاحب موید این را بمعنی آخر مجلس گفتہ مولف
عرض کند کہ مجرد پاپان بدین معنی نیست بلکہ بمعنی
حقیقی خود کہ بمعنی اول گذشت وچون این را
مضاف کنند بسوی مجلس این معنی پیدا می شود
زیباست کہ غیر از برہان وجامع دیگری از
محققین ذکر این نکردہ وظاہرا ہر دو سکندری
خوردہ اند۔ صاحب جامع از اہل زبانست
اگر باعتبارش این معنی را از مجرد لفظ پاپان تسلیم
کنیم مخفف (پاپان مجلس) دانیم بسبیل مجاز ولیکن
معاصرین عجم بدین معنی نیز پاپان را ندانند (اُردو)
مجلس کی آخری صف۔ نشست مجلس کا آخر۔ مذکر۔
(۳) پاپان۔ بقول برہان وجامع صف نعال
وکفش کن **مولف** عرض کند کہ این ہم متعلق معنی
اول است ومعنی صف نعال از پاپان مجلس
پیدا میشود اگر باعتبار جامع کہ از اہل زبان
است مجرد پاپان را بدین معنی گیریم مخفف پاپان
مجلس باشد کہ صف نعال در پاپان مجلس می باشد
(اُردو) جوتیوں کی صف۔ جوتیوں کی جگہ۔ مؤنث
(۴) پاپان۔ بقول برہان وموید۔ سرحد ملک
مولف عرض کند کہ متعلق معنی اول وبدون
سند استعمال از مجرد لفظ پاپان این معنی را تسلیم
نکنیم واگر سند استعمال پیش شود مخفف (پاپان ملک)

دائیم (اُردو) ملک کی سرحد۔ مونّث۔

(۵) پایان۔ بقول برہان و موید۔ آخر کار۔ مولّف عرض کند کہ از مجرّد پایان خصوصیت کار پیدا نیست ہمان پایان است کہ بمعنی اوّلش گذشت کہ برای انجام ہر چیزی و ہر کاری استعمال این می شود و از مجرّد پایان معنی پایان کار پیدا نیست بدون سند استعمال این را تسلیم نہ کنیم معاصرین بزبان ندارند و تا آنکہ قرینہ بیان نباشد این معنی پیدا نمی شود (اُردو) ہر کام کا آخر۔ مذکّر۔

(۶) پایان۔ بقول برہان بمعنی پائین کہ نقیض بالا باشد مولّف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است و موافق قیاس دعویٰ آنست کہ یا و نون ہم در آخر کلمات افادۂ معنی نسبت کند پس این مرکّب ہم از لفظ پای وضع شد و بمعنی تحت مستعمل گردید (اُردو) نیچے۔ تحت۔ مذکّر۔

(۷) پایان۔ بقول برہان۔ نزد واصلان پیوستن نقطۂ آخرین دائرۂ سیر است بنقطۂ اوّل در اتحاد قوسین مولّف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است دیگر ہیچ (اُردو) دائرے کے پہلے نقطہ کا نقطۂ آخر سے الحاق۔ مذکّر۔

پایان پذیرفتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مولّف گوید کہ بمعنی ختم شدن و باختتام رسیدن است (نظامی ے) چو پایان پذیرد حد کائنات ٭ نماند در اندیشہ دیگر جہات ٭ (اُردو) ختم ہونا۔

پایان خوردن | مصدر اصطلاحی۔ بر (پایان روزی بخوردن) می آید (اُردو) دیکھو (پایان روزی خوردن)

پای انداز | اصطلاح۔ ہمان پا انداز است بجایش گذشت۔ بہار ذکر این کردہ (والہ ہروی ے) شکوہ حسن و محبّت بہای مرد نیاز ٭ براہ زابلہ افگندہ اند پای انداز ٭ (صائب ے) دران محفل کہ نبود روی گرمی پای نگذارم ٭ سپندم از حریر شعلہ پای اندازمی خواہم ٭ مولّف

سعرض کند که مزید علیہ (پاانداز) است (اُردو) دیکھو پا انداز۔

پا پایان داشتن اصطلاح۔ صاحب آصفی ذکر این کرده و از معنی ساکت **مولّف** عرض کند که بمعنی انتہا داشتن است (سالک یزدی سه) رہ سپر گشتگان پایان ندارد * که باشد گرد باش میل و فرسنگ * (اُردو) انتہا رکھنا۔ انتہا ہونا جیسے "ان کے ظلم کی کوئی انتہا نہیں رہی۔ ان کی مہربانی کی کوئی انتہا نہیں ہے"۔

پا پایان دیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده و از معنی ساکت **مولّف** عرض کند که بمعنی انتہا بودن است و موافق قیاس (باقر کاشی سه) بپایان محنت راندیدم ہیچ پایانی خبر نشنیدم از مجنون بصحرائیکه من بودم * (اُردو) انتہا ہونا۔

پا پایان روزی بخوردن مصدر اصطلاحی بقول بحر انقطاع حیات و بآخر رسیدن روزی

مولّف عرض کند که و دیگر ہمه محققین از ین ساکت معاصرین عجم بر زبان ندارند مخفی مباد که (پایان خوردن) مصدر اصطلاحی است که گذشت و این بمعنی بپایان رسیدن است (اُردو) ختم ہونا

پا پایگاه پای اصطلاح۔ بقول بہار و انند (۱) کنایه از خاک و فرماید که اگر مراد از پای مجموع قدم و ساق دران باشد (۲) مراد از پایگاه پای۔ قدم خواهد بود (خواجه نظامی سه) نه بیچید کسی گردن از رای تو * سر ما و پایگه پای تو *
مولّف عرض کند که گاه وگه ہر دو یکی است و معنی دوم حقیقی است و معنی اوّل مجاز آن۔ (اُردو) (۱) خاک۔ مونث (۲) پاؤں کا مقام۔ مذکر۔

پای اورنجن اصطلاح۔ صاحب رشیدی ذکر این کرده **مولّف** عرض کند که ہمان پا اورنجن است که گذشت (اُردو) دیکھو پا اورنجن۔

پای اوژاره اصطلاح - بقول برہان بفتح ہمزہ وسکون واو وزای فارسی بالف کشیدہ ورای بی نقطہ مفتوح بمعنی دوم (پای افزار) آمدہ کہ گذشت صاحب بحر بمرادف پا افشار قانع - صاحب جہانگیری متفق با برہان **مولف** عرض کند کہ این مبدل ومزید علیہ آنست کہ فا بدل شدہ بواو چنانکہ فام وو‌ام وہای ہوز در آخر زائد یا برای نسبت (اُردو) دیکھو پای افزار کے دوسرے معنی

پای باختن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی گوید کہ پای باز کہ بمعنی رقاص می آید ازہمین مصدر **مولف** عرض کند کہ موافق نیست چرا کہ (پای باز) از مصدر پای بازیدن است کنایہ از رقص کردن کہ بازی پای کردن ہمان رقص است (اُردو) ناچنا -

پای باخود نہادن مصدر اصطلاحی - بقول بہار کنایہ از بی راہنما راہ رفتن (خواجہ شیراز سہ) پا منہ بی خود کہ مقصد گم کنی کو پا منہ بی اندرین رہ بی دلیل ؎ صاحبان بحر وانند ہمزبان بہار **مولف** عرض کند معنی لفظی این تنہا رفتن وخودسرانہ رفتن است وکنایہ از بی رہنما رفتن (اُردو) بے رہنما راستہ چلنا - بے رہنما جانا -

پای باز اصطلاح - بقول بہار وانند بحر رشیدی وسراج بمعنی رقاص **مولف** عرض کند کہ (پای بازی) کہ بمعنی رقص می آید سند مش برای این ہمہ میتوان قیاس کرد و (پاے بازیدن) بمعنی رقص کردن - این اسم فاعل ترکیبی است (اُردو) رقاص - ناچنے والا -

(۱) پای بازی اصطلاح - صاحبان **(۲) پای بازیدن** بحر وبہار عجم وانند ورشیدی ذکر (پای باز) بمعنی رقاص کردہ اند **مولف** عرض کند کہ پای بازی بمعنی رقص ہم آمدہ کہ حاصل بالمصدر (پای بازیدن) است بمعنی رقص کردن (فخر گرگانی سہ) گروہی بانشاط اسپ تازی گروہی باسماع و پای بازی ؎

(اُردو) (۱) رقص۔ ناچ۔ مذکر (۲) ناچنا۔ رقص کرنا

پای باف اصطلاح۔ بقول برہان بابای
ابجد بالف کشیدہ و بفای زدہ جولاہہ و بافندہ
را گویند و بعربی حائک خوانند۔ صاحبان جہانگیری
و رشیدی و ناصری و سروری و بحر و سراج و جامع
ہم بہمین معنی آوردہ (استاد عنصری سہ) گفتم از
جود او غنا برگیست؛ گفت بر پای باف و بر
ضرّاب؛ (حکیم آذری سہ) و راند خرد کہ پای نیارد
بروز رزم؛ با حملۂ رکاب گرانجملہ پای باف؛
(ابو شکور سہ) کشاورز و آہنگر و پای باف؛
چو بیکار باشند و سرشان بکاف؛ مؤلف
عرض کند کہ موافق قیاس است و اسم فاعل
ترکیبی بمعنی بافندہ از پای (اُردو) جلاہا۔
دیکھو آہنوخشتی۔

پای بافتن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ بسندش ہمان شعر ابو شکور بلخی
آوردہ کہ بر پای باف گذشت مؤلف عرض
کنند کہ بمعنی حقیقی است یعنی بافتن از پای و جا وارہ
کہ این را بمعنی مجرد بافتن ہم گیریم و این دراصل
مخفف از پای بافتن است کہ کلمۂ آن در محاورہ
حذف شد (اُردو) بُننا۔

پای باقی اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ
فرہنگ فرنگ فرد حساب باقی مؤلف عرض
کند کہ ہر دو محققین سکندری خوردہ اند فارسیان
پای باقی تعداد بقایا را گویند کہ در فرد حساب
بعد وضع خرچ از جمع باقی ماند کہ در اصطلاح
سیاق آنرا سالک ہم نامند (اُردو) سلک۔
وہ رقم جو فرد حساب کے آخر پر آمدنی سے خرچ
کو وضع کرنے کے بعد باقی نکلے۔ مؤنث۔

پای بداماں پیچیدن مصدر اصطلاحی
بقول آصفی ترک آمد و شد کردن (قاسم مشہدی
سہ) محبت پای صبری گر بداماں یک نفس پیچد؛
ور در پنجۂ یوسف گریبان زلیخا را؛ مؤلف
عرض کند کہ موافق قیاس است (اُردو)

ترک آمد و رفت کرنا۔ آنا جانا بند کرنا۔

(الف) پای بدامن افشردن مصادر
(ب) پای بدامن پیچیدن اصطلاحی
(ج) پای بدامن کشیدن بقول

انند ہر سہ بمعنی ترک آمد و شد کردن (طالب آملی الفتی) طالب توفیق گہیر ز وصل بتان کہ باز پای طلب بدامن حرمان فشردہ ایم و برای (ب) ہمان شعر قاسم مشہدی آوردہ کہ بر (پای بدامان پیچیدن) گذشت **مولف** عرض کند کہ ہر سہ مصادر موافق قیاس است و در سند آملی استعمال مصدر فشردن است عیبی ندارد کہ فشردن و افشردن ہر دو یکی است و ہمین است پا بدامن افشردن و پیچیدن و کشیدن کہ بجایش گذشت و این مزید علیہ آنست کہ تحتانی بر پا زیادہ کردہ اند و سندی از طالب آملی بر (پا بدامن افشردن) ہم گذشت کہ مقابل آن بالف است **(اُردو)** دیکھو پای بدامان پیچیدن۔

پای بر پای نہادن مصدر اصطلاحی

بقول بحر متابعت و پیروی کردن۔ بہار و انند ہمین را (پای بر پای کسی نہادن) نوشتہ **مولف** عرض کند عیبی ندارد کہ ہر دو یکی است **(اُردو)** پیروی کرنا۔ قدم پر قدم رکھنا۔ بقول آصفیہ کسی کی پیروی کرنا۔ کسی کے ڈھنگوں پر چلنا۔

(الف) پای بر پشت اسپ درآوردن
(ب) پای بر پشت اسپ نہادن

مصادر اصطلاحی۔ بہار بذکر (الف) گوید بمعنی سوار شدن بر اسپ (عبید اللہ بانتفی سہ) بہ پشت تنگا ور درآورد پای و برآورد واز روی آیینہ نای و صاحب بحر (ب) را آوردہ **مولف** عرض کند کہ ہر دو موافق قیاس است و برای (ب) مشتاق سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم بزبان ندارند **(اُردو)** گھوڑے پر سوار ہونا۔

(الف) پای بر پی رسیدن مصادر

(ب) **پای برپی نہادن** اصطلاحی۔ بقول بحر ہر دو بمعنی متابعت و پیروی کردن صاحب رشیدی و (صاحب جہانگیری در لغات) (ب) را آوردہ۔ خان آرزو در سراج ذکر الف کردہ **مولف** عرض کند کہ ہر دو مرادف (پا بر پای نہادن) است کہ گذشت و ہمین است (پا برپی نہادن و رسیدن) کہ بجایش مذکور شد (اُردو) الف و ب دیکھو (پای بر پای نہادن)

پای برجا اصطلاح۔ صاحبان برہان و موید گویند کہ بمعنی ثابت قدم بودن است **مولف** عرض کند کہ ہمان (پا برجا) کہ بجایش گذشت ضعیف است کہ برہان معنی اولش را برای این ترک کردہ بخیال ما اینہم بر ہر دو معنیش شامل و مزید علیہ آنست بزیادت تحتانی بر پا مخفی مباد کہ معنی این ثابت قدم است و بودن را در معنی داخل کردن درست نباشد (اُردو) دیکھو پا برجا

پای برچیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و آنند (۱) بمعنی گریختن (نور الدین ظہوری ے) با فشاندن دست پیچند گوش ٭ برچیدن پای دزدند ہوش ٭ **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است۔ صاحب بحر بذکر معنی بالا گوید کہ (۲) بمعنی شتاب رفتن ہم کہ مجاز معنی اول است (اُردو) (۱) دوڑنا (۲) جلد چلنا۔

پای برداشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول آنند آصفی مرادف (پا برداشتن) کہ گذشت **مولف** عرض کند کہ مزید علیہ آن و سند این از سالک قزوینی ہمدرانجا گذشت (ظہوری ے) در بیابان حرم رنج نگردد ضائع ٭ پای بردار کہ مزد قدمی می باشد ٭ (اُردو) دیکھو پا برداشتن۔

پای بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است (جمال اصفہانی ے) شعر فرستادنت با تو چنان است راست ٭ مور کہ

پای ملخ نزد سلیمان برد ؎ (اُردو) پاؤن لیجانا جیسے "چیونٹی سلیمان کے پاس ٹڈی کا پاؤن لے گئی"

پای بر زمین نرسیدن مصدر اصطلاحی بحر گوید که کمال شادمانی و غایت خوشی نمودن صاحب رہنما ہم بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کرده و خان آرزو در سراج ہم ذکر این فرموده مولّف عرض کند که موافق قیاس است و (پا از شادی بر زمین نرسیدن) ہم بہمین معنی گذشت (اُردو) دیکھو پا از شادی بر زمین نرسیدن۔

پای بر سر حرف کسی گذاشتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مولّف عرض کند که ہمان که بر (پا بر سر حرف کسی گذاشتن) گذشت این مزید علیہ آنست بزیادت تحتانی بر پا (اُردو) دیکھو پا بر سر حرف کسی گذاشتن۔

پای بر سر زدن مصدر اصطلاحی کنایہ باشد از ترک کردن مولّف عرض کند که موافق قیاس است (عرفی ـه) طرب را پای بر سر زن که جنّت را خجل یابی ؎ ہوس را دست بر دل نہ که دوزخ را تپان بینی ؎ (اُردو) ترک کرنا۔

پای بر سنگ آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان (۱) کنایہ از پیش آمدن مخاطره صاحبان رشیدی و بہار و (جہانگیری در ملحقات) ذکر این کرده اند (صائب ـه) اگر سیل سبک رفتار در دنبال من باشد ؎ ہمان از خواب سنگین پای من بر سنگ می آید ؎ (ظہوری رباعی) از درد نمانده در دلم جای دوا ؎ تا چند خورم غوطه بدریای فنا ؎ در کوزه زحرف بخت ناہموارم ؎ بر سنگ آید ہزار جا پای صدا ؎ صاحب بحر بذکر معنی بالا گوید که (۲) بمعنی مشہور و ہمین مرادف (پای بر سنگ خوردن)

است **مولّف** عرض کند کہ ہمین مصدر بر (زینگ آمدن پا) کہ گذشت بمعنی سکندری خوردن ہم وہمین است معنی مشہور کہ ذکرش صاحب بحر کرد وہمین است اصل معنی ومعنی اوّل مجاز این وسند ظہوری کہ بالا مذکور شد معنی دوم را می توان گرفت (اُردو) دیکھو بر سنگ آمدن پا۔

پای بر سنگ خوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف (پای بر سنگ آمدن) **مولّف** عرض کند کہ ہمان (پا بر سنگ خوردن) کہ گذشت واین مزید علیہ آنست بزیادت تحتانی برپا (اُردو) دیکھو پا بر سنگ خوردن۔

پای برکاب اصطلاح۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ **مولّف** عرض کند کہ ہمان (پا برکاب) کہ گذشت واین مزید علیہ آنست بزیادت تحتانی برپا (اُردو) دیکھو پا برکاب۔

پای برکاب است مقولہ۔ صاحب اَنند بحوالہ فرہنگ فرنگ گوید کہ آمادۂ سفر است **مولّف** عرض کند کہ اصلاً این مقولہ نیست (پا برکاب بودن) ہم توان گفت وحقیقت این پا برکاب گذشت (اُردو) پا برکاب ہے یعنی آمادۂ سفر ہے۔

پای برکاب ماندن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولّف** عرض کند کہ بمعنی آمادۂ سفر بودن است (صائب) ؎ از حیاتم نفسی پا برکابی ماند است کہ می رود وقت گر از من خبری می گیری تو مخفی مباد کہ این سند (پا برکاب ماندن) است ومحاورۂ زبان ہم ہمین اگرچہ بزیادت تحتانی برپای خلاف قواعد نیست ولیکن درین مصدر تحتانی از زبان اہل معاصرین بعجم نشنیدیم (اُردو) پا برکاب رہنا۔ یعنے آمادۂ سفر رہنا۔

پای برکندن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار وانند بمعنی پای بریدن **مولّف** عرض کند کہ ہمین بہ (برکندن پای) گذشت وسند استعمال

ہم ہمدر انجا مذکور (اُردو) دیکھو برکندن پای۔

پای برگرفتن مصدر اصطلاحی۔ بہار وانند ذکراین کردہ باین معنی ساکت **مولّف** عرض کند کہ ہمان کہ بر (پا برگرفتن) گذشتہ وکنایہ از فرار شدن ہم کہ مجازمعنی مذکور است (میر خسرو ﷫) تا شحنۂ غم ترا درین راہ ؎ سر برنگرفت پای برگیر ﴿ (اُردو) دیکھو پا برگرفتن۔

پای برلباس نوگذاشتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی گوید کہ رسم است کہ چون خواہند جامہ نو پوشند اوّل پا را بران گذارند یعنی در زیر دست و پا کہنہ شود وبحوالۂ بہار گوید کہ این مرسوم زنانست **مولّف** عرض کند کہ ہمان است کہ بدون تحتانی بر (پا بر سر لباس نوگذاشتن) گذشت (اُردو) دیکھو پا بر سر لباس نوگذاشتن۔

پای بر مصحف کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بہار وانند ذکراین کردہ **مولّف** عرض کند کہ ہمان کہ بر (پا بر مصحف کشیدن) گذشت وسند این ہم ہمدر انجا مذکور (اُردو) دیکھو پا بر مصحف کشیدن۔

پای بررنجن اصطلاح۔ صاحب رشیدی و خان آرزو در سراج ذکراین کردہ **مولّف** عرض کند کہ ہمان کہ بر (پا بررنجن) گذشت و اصل این پاورنجن (اُردو) دیکھو پاورنجن۔

پای برنہادن مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب بحر بمعنی متابعت کردن **مولّف** عرض کند کہ (برنہادن) بمعنی واپس کردن وآوارہ نمودن ودفع کردن گذشت ومعنی این مصدر مرکّب موافق قیاس نیست ومعاصرین عجم ہم برزبان ندارند ودیگر محقّقین فارسی زبان ہم ذکراین نکردہ اند سند استعمال ہم پیش نہ شد محیّر قول صاحب بحر کہ ہند نژاد است برای اینمعنی کفایت نمی کند (پای بر پای نہادن) البتّہ بہمین معنی گذشت کہ موافق قیاس است عجبی نیست کہ در کتابت تحریفی راہ یافتہ یک پای حذف شد واللّٰہ اعلم مشتاق سند استعمال می باشیم (اُردو) دیکھو پای

بر پای نہادن۔

پای برہنہ اصطلاح۔ بہار ذکر این کردہ گو بلا سر و صاحب انند بدنبالش می گوید کہ ہمچنین سر برہنہ و فرماید کہ با پیش ازو می محذوف می باشد (محمد قلی سلیم ے) پای برہنہ گرم سراغم کہ شعلہ را ؎ از خار زحمتی بکف پا نمیرسد ؎ **مولف** عرض کند کہ حذف کلمۂ با محاورۂ زبان است (اُردو) ننگے پاؤں۔

پای بریدن استعمال۔ بہار بر معروف قانع۔ صاحب انند گوید کہ بمعنی (پای کندن) آسنا کہ گذشت **مولف** عرض کند کہ تعریف این بر (کندن پای) گذشت (اُردو) دیکھو برکندن پای۔

پای بزافگندن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان و ناصری و جامع بالضم بای ابجد و سکون زای ہوّز (۱) کنایہ از بی طاقت و بی آرام شدن مانند نعل در آتش نہادن و (۲) سحر کردن باشد چہ گویند کہ قصابان افسونی خوانند و بر پای بز بدمند یا چیزی بنویسند و بہ بندند و آن بز را بصحرا سر دہند۔ تمام گلہ گوسپندان دنبالہ پیش آن بز آیند و قصابان ہر کدام را کہ خواہند بگیرند۔ صاحب رشیدی بذکر ہر دو معنی گوید کہ در نسخۂ سروری (پای بزاگندن) بمعنی سحر کردن برای تسخیر کسی آوردہ و در کلام نظامی ہم کہ می آید حسب مقصود خود افگندن را اگندن نقل کردہ (نظامی ے) مرا در کوہت ای شمع نکوئی ؎ فلک پای بزافگند است گوئی ؎ کہ گر چون گوسپندم می بری سر ؎ بپای خود دوم چون سنگ بر بین در ؎ وارستہ ذکر عادت قصابان کند و از ارادت خان واضح سند آرد کہ در تعریف کوہ نوشتہ (فقرہ) شکار جویان را در کوہ محنتش پای بزافگندہ (صاحب جہانگیری در ملحقات) این را آوردہ۔ صاحبان بحر و موید ذکر ہر دو معنی کردہ اند۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل گوید کہ بمعنی بی آرام کردن است و فوات کلمہ ہم دلالت دارد و برای معنی

دوم نقل قول برہان و رشیدی کند **مولف** عرض کند کہ (۳) سحر کردن قصابان بر پای بز و معنی دوم مجازاً صورت تعمیم گرفتہ و معنی اول مجاز مجاز است و ما در معنی اول با خان آرزو اتفاق داریم (**اردو**) (۱) پریشان کرنا (۲) جادو کرنا (۳) بکرے کے پاؤں کے ذریعہ سے بکروں پر سحر کرنا۔

پای بزمین کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بناتوانی و ضعف قدم نہادن **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس کہ قدم ناتوان در رفتار بلند نمی شود (ظہوری ۔) نالہ پای بزمین گر کشد از ضعف چہ غم ؎ نیست نوان دست فغانم کہ بجائی نرسد ؎ (**اردو**) ناتوانی سے پاؤں زمین پر گھسیٹتے چلنا۔

پای بزمین نرسیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحبان برہان و انند ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ ہمان است کہ بدون تحتانی با مجرد پا بجایش گذشت و این مزید علیہ آنست (**اردو**) دیکھو پا بزمین نرسیدن۔

پای بست اصطلاح۔ بقول برہان (۱) کنایہ از بی کارہ صاحب بحر این را بہمین معنی مرادف پای بستہ گوید **مولف** عرض کند کہ شک نیست کہ اصل این پای بستہ اسم مفعول مصدر (پای بستن) است کہ می آید و بحذف ہای ہوز آخر پا بست شد و برای معنی کہ بالا مذکور شد طالب سندی باشیم کہ معاصرین عجم بہ زبان ندارند و محققین اہل زبان ہم ذکر این نکردہ اند و با معنی حقیقی ہم نسبتی ندارد (**اردو**) بے کار۔

(۲) پای بست۔ بقول برہان و سروری و موید و بہار بمعنی گرفتار و مقید۔ صاحب بحر این را بہمین معنی مرادف پای بستہ گوید (از بہار لا ادری ۔) کہ بدخواہ را چون در آرد شکست ؎ بدچرخ را چون کند پای بست ؎ (خواجہ آصفی ۔) چہ حاجت بند آہن ہمچو من آشفتہ

حالی را ؎ کہ از دست دل خود پای بست بند
سود ایم ؎ مولّف عرض کند کہ حقیقت ماخذ
این بر معنی اوّل گذشتہ و گرفتار و مقیّد ہم پابستہ
می باشد یعنی زنجیر در پایش و فارسیان بند درو ستّا
را ہم پای بست گفتہ اند یعنی مقصود شان مجرّد
از گرفتار است بر سبیل مجاز و پابست کہ بہمین معنی
گذشت اصل این است (اُردو) گرفتار مقیّد
دیکھو پابست کے تیسرے معنے ۔

(۳) پای بست ۔ بقول برہان و موئیّد بمعنی
ایستادہ صاحب بحر این را بہمین معنی مرادف
پای بستہ گوید مولّف عرض کند کہ مجازہ معنی
دوم است کہ شخص ایستادہ ہم سیر نمی کند و
پابند قیام است ۔ معاصرین عجم بدین معنی استعمال
این نمی کنند و دیگر محقّقین اہل زبان ہم این را
ترک کردہ اند ۔ مشتاق سند استعمال می باشیم
(اُردو) کھڑا ہوا ۔ ایستادہ ۔

(۴) پای بست ۔ بقول برہان و موئیّد بمعنی گرفتار ۔ عاشق ۔
منتظر ۔ صاحب بحر این را بہمین معنی مرادف
پای بستہ گوید مولّف عرض کند کہ مجاز معنی
دوم است کہ منتظر ہم من وجہٍ مقیّد انتظار است
و موافق قیاس معاصرین عجم بزبان ندارند و
دیگر محقّقین اہل زبان ہم ذکر این نکردہ اند (اُردو)
منتظر ۔ انتظار کرتا ہوا ۔

(۵) پای بست ۔ بقول برہان و موئیّد بمعنی اسیر
محبّت ۔ صاحب بحر این را بہمین معنی مرادف پای
بستہ گوید (محمد سعید اشرف سہ) بصفاہان رسید
اشرف و باز ؎ پای بستہ بتان لاہور است ؎
مولّف عرض کند کہ مجاز معنی دوم است کہ
گرفتار محبّت ہم مجازاً مقیّد است کہ محبّت آنرا
پابند دارد اگرچہ معاصرین عجم بدین معنی بزبان ندارند
و دیگر محقّقین اہل زبان ہم این را ترک کردہ اند
ولیکن استعمال سعید اشرف اعتبار را شاید کہ
کنایہ از عاشق باشد (اُردو) اسیر محبّت ۔ محبت
کا گرفتار ۔ عاشق ۔

(۶) پای بست - بقول سروری و بہار بمعنی بن دیوار (سعدی ـہ) خواجہ در بند نقش ایوانست ؎ خانہ از پای بست ویران است ؎ صاحب بحر بمعنی بنیاد عمارت گفتہ مرادف پای بستہ مولف عرض کند کہ محققین پای بستہ را این کنایہ ایست برای پایۂ دیوار کہ ازہم مقید است مجاز بمعنی دوم وپابستہ (اردو) بمعنی اولش اصل است و این مزید علیہ آن (اردو) دیکھو پابست کے پہلے معنے -

(۷) پای بست - بقول بحر و بہار مرادف پای بستہ بمعنی دوم مولف عرض کند کہ موافق قیاس است اسم فاعل ترکیبی بمعنی گرفتار کنندہ پا - کنایہ از دام - معاصرین عجم بہ زبان ندارند (اردو) دام - بقول آصفیہ - مذکر - جال - پھندا (مومن ـہ) ہان جوش تپش پھیر چلی جاتی ہے پر تو ؎ جھڑ جائینگے فرسودہ اگر دام نہ ہوگا ؎

(۸) پای بستہ - بقول بحر و بہار مرادف پای بستہ بمعنی استوار (ظہوری ـہ) نخواہی بنای فقار را ؎ خراب ؎ بکن پای بستش ز لای شراب ؎ (ولہ ـہ) بنای طلب کردہ ام پای بست ؎ کہ دانی درین کار دستیم ہست ؎ مولف عرض کند کہ مجاز معنی ششم است کہ پایہ ہم مستحکم می باشد (اردو) استوار - مضبوط - پائدار - مذکر -

(۹) پای بست - بقول بحر مرادف پای بستہ بمعنی زنی کہ او را شوہر طلاق ندادہ بگذارد و خود برود مولف عرض کند کہ قرین قیاس است لیکن مشتاق سند استعمال این می باشیم کہ دیگر ہمہ محققین ازین ساکت و معاصرین عجم ہم استعمال این نمی کنند (اردو) وہ عورت جس کو مرد نے چھوڑ دیا ہو مگر طلاق نہ دی ہو - مونث -

(۱۰) پای بست - بقول بہار بمعنی زنجیر و مانند آن کہ بر پای بندیان نہند مولف عرض کند کہ متعلق بمعنی ہفتم است و خصوصیت زنجیر ندارد و خصوصیت دام ہم نباشد مراد از چیزی است کہ بوسیلۂ آن کسی را مقید و گرفتار کنند - اسم فاعل

تیمی است و دیگر همه محققین فارسی زبان و معاصرینا
هم از این معنی ساکت مشتاق سند استعمال می باشیم
(اُردو) گھبرانا اور کوئی چیز جس کے ذریعہ سے
ملزم کو مقید کریں -

(۱۱) پای بست - بہ تحقیق ما پابند کاری ظهوری
سه) یکی در حرم پای بست نماز و یکی در خرابات
مست نیاز ۶ مولف عرض کند که مجاز معنی
دوم است که پابندی در کاری هم قیدی است
(اُردو) دیکھو پابند -

(۱۲) پای بست - بہ تحقیق ما استحکام ظهوری
سه) پای بستی ز عقل باید کرد که چار دیوار عقل محکم
نیست ۶ مولف عرض کند که من وجه متعلق بمعنی
هشتم است و بلحاظ معنی حقیقی پای بست این کنایه
ایست که پای بستن هم استحکام چیزی کردن است
(اُردو) استحکام بقول آصفیہ - مذکر مضبوطی استواری

پای بستن
مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت - صاحب بحر نسبت
(پا بستن) بهر دو معنی محبوس شدن و منتظر شدن
قانع مولف عرض کند که معنی حقیقی این بستن پای
کسی است و بس و بهر دو معنی بالا بلکه جمله معانی پا بست
در مصدر بنا شد و آنکه از مفعولش یعنی (پای بسته و
پای بست) معانی کثیره پیدا شد نتیجه محاوره باشد
دیگر هیچ (اُردو) پاؤں باندھنا -

پای بسته
اصطلاح - بقول برهان و بحر مرادف
پای بست - صاحب جهانگیری در ملحقات بر معنی
پای کاره و گرفتار قانع مولف عرض کند که (پا بسته)
بجایش گذشت بمعنی گرفتار و اسیر محبت و حق آنست
که بر همه معانی (پای بست) شامل است و اینا
اصل آن است (اُردو) دیکھو پای بست -

پای بسته مادر
اصطلاح - بقول انند اسیر
محبت مادر مولف عرض کند که هیچ خصوصیت
با مادر ندارد - خیال مصطلحی صاحب انند است
که این را در اصطلاحات جا داد که (پای بست
و پای بسته) بمعنی اسیر محبت گذشت و این مرکب

اضافی است و میتوان اضافت (پای بست و پای بستہ) بسوی غیر یا درہم کنند (اُردو) ماں کا محبت - ماں سے زیادہ محبت رکھنے والا -

پای بسر بردن | مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ کنایہ از بی ادبی کردن (جامی ؎) پای دگر سراو ہمرای خواجہ مباد ٭ کہ ازین بی ادبی دین او بر باد رود ٭ (اُردو) بے ادبی کرنا -

پای بسنگ آمدن | مصدر اصطلاحی - بقول خان آرزو و سراج بمعنی آفت رسیدن (شاعر ؎) من کیستم از خویش بتنگ آمدہ ٭ دیوانہ با خرد بجنگ آمدہ ٭ دوشینہ بکوی دوست از دلتنگم گذشت ٭ نالیدن پای دل بسنگ آمدہ ٭ مؤلف عرض کند کہ (پا بسنگ آمدن) کہ بجایش گذشت - اصل است و این مزید علیہ آن بہمہ معانیش (اُردو) دیکھو پا بسنگ آمدن -

(الف) **پای بسنگ خوردن** | مصدر اصطلاحی (ب) **پای بسنگ در آمدن** | بقول بحر ہر دو مرادف پای بسنگ بر آمدن است کہ گذشت و مرادف (پای بسنگ آمدن) بہار ہم ذکر ہر دو کردہ (طاہر وحید ؎) پایش بسنگ تا نخورد در رہ طلب ٭ کی نقد سوی کیسۂ صراف می رود ٭ (خواجہ شہیر اربعہ) وانکو ترا بسنگ بی کرد رہنمون ٭ ای کاشکی کہ پاش بسنگی در آمدی ٭ مؤلف عرض کند کہ (پا بسنگ خوردن و در آمدن) بجایش گذشت و این مزید علیہ آنست (اُردو) دیکھو (پا بسنگ خوردن و در آمدن)

پای بکلات کردن | مصدر اصطلاحی صاحب آصفی گوید کہ فنی است از کشتی مؤلف عرض کند کہ حقیقت این بر (پا بکلات کردن) بیان کردہ ایم (اُردو) دیکھو پا بکلات کردن

پای بند | اصطلاح - بہار گوید کہ بمعانی (پای بست) است کہ گذشت - صاحب سروری می فرماید کہ بمعنی دام باشد - صاحب

رشیدی گوید که مرادف (پابند) و (پای وند) صاحب موید می فرماید که همان پابند **مولف** عرض کند که پابند و پابست و پای بست هرسه بجایش گذشت قیاس هم متقاضی همین است که این را مزید علیه پابند دانیم و مرادف پای بست (خواجه شیراز سه) دل من بدور رویت ز چمن فراغ دارد ؎ که چو سرو پای بند است و چو لاله داغ دارد ؎ (شیخ شیراز سه) ای گرفتار پای بند عیال ؎ دگر آسودگی مبند خیال ؎ (وله سه) پیچو کرکس بره دانه آمد فراز ؎ گره شد بره پای بند دراز ؎ (نظامی سه) بفرمود کنز زریکی پای بند ؎ نهادند بر پای آن پیل بند ؎ (اُردو) دیکھو پابند۔ پابست۔ پای بست۔

(الف) پای بوس | **(ب) پای بوسی** اصطلاح۔ بهار ذکر این کرده و صاحب اَنند نقلش برداشته **مولف** گوید که همان (پابوس و پابوسی) است که بجایش گذشت (بابا فغانی الله) بپای بوس تو دست از حیات شسته خود شستم ؎ نثار رخچه هر جان است ساق سیمین را ؎ (علی خراسانی الله) هرگه بر براق سعادت شوی سوار ؎ آید بپای بوس تو از خاور آفتاب ؎ (مفید بلخی سه) جز اشک خود مفید ز کس رفتگی ندید ؎ هر چند پای بوسی اهل زمانه کرد ؎ (اُردو) دیکھو پابوس و پابوسی۔

پای بوسیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده است این از زبان استاد کار می گیرد که به پای بوس گذشت **مولف** عرض کند که بوسه بر پای دادن بمعنی حقیقی است (اُردو) پاؤں کو بوسه دینا۔ پابوسی کرنا۔

پای بیرون نهادن از خود مصدر اصطلاحی۔ بی خود شدن باشد **مولف** عرض کند که موافق قیاس است (ظهوری سه) ای دل ز خود برون نه نهادی هنوز پای ؎ شرمی که سالکان به ازین جستجو کنند ؎ مخفی مباد بیرون و برون هر دو یکی است (اُردو) بے خود ہونا۔

پای پیش از گلیم کشیدن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کرده **مولف** عرض کند که همان (پا پیش از گلیم کشیدن) است که گذشت و ما بدانجا مشتاق سند بودیم و درینجا سندش بدست آمد و این مزید علیه آنست بزیادت تحتانی بر پا (حافظ شیراز ره) آن سرزنش که کرد ترا دوست حافظا * پیش از گلیم خویش مگر پا کشیدهٔ * (اردو) دیکھو (پا پیش از گلیم کشیدن)

پای بی کفش دویدن مصدر اصطلاحی - بقول آنند کنایه از بسیاری شوق و تعجیل در کار داشتن (حکیم سنائی ره) شاه کین مژده بر سریر شنید * پای بی کفش سوی خانه دوید * **مولف** عرض کند که اصل این (با پای بی کفش دویدن) است کلمهٔ با در استعمال حذف شد صاحب ناصری هم در ملحقات ذکر این کرده (اردو) کسی کام کی عجلت یا شوق مین ننگے پاؤن بهاگنا -

پای پاچان اصطلاح - صاحب آنند بحوالهٔ کشف گوید که رسمی است درویشان را که چون کسی از ایشان گناهی کند او را بصفت نعال که مقام غرامت است بیکپا می ایستاده کنند و گوش او هم بدست او بگیرانند **مولف** عرض کند که پاچان از مصدر پاچیدن اسم حال است بمعنی پاشان پس پای پاچان بمعنی پای پاشان است و کنایه از استادگی که از تعب آن عرق از جسم ریزد و همین اصطلاح به جیم عوض پای فارسی چهارم می آید (اردو) ایک پاؤن پر استادگی - مونث - جو سزا کو یا ریاضتہً معمول ہے -

پای پس آمدن مصدر اصطلاحی - بقول بحر مرادف (پای پس شدن) بمعنی گریختن و هزیمت نمودن و کم آمدن از حریف خود - صاحبان مؤید و آنند هم ذکر این کرده اند **مولف** عرض کند کنایه باشد از مغلوب شدن و همین مصدر بدون تحتانی بر (پا پس آمدن) گذشت (اردو) بهاگنا - مغلوب ہونا - پیچھے ہٹنا -

پای پس آوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول آصفی کنایه از ترک کردن و گذاشتن **مولف** عرض کند که همان که بر (پا پس آوردن) گذشت این مزید علیه آن (اردو) دیکھو پا پس آوردن۔

پای پس شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر گریختن و هزیمت نمودن مرادف پای پس آمدن صاحبان موید و انند هم ذکر این کرده اند **مولف** عرض کند که معاصرین عجم (پسپا شدن) را بر زبان دارند و معنی این هزیمت یافتن است و پس گریختن را ازین تعلق نیست (اردو) پسپا ہونا۔ بقول آصفیه پیچھے ہٹنا۔ پیٹھ دکھانا۔ شکست کھانا۔ بھاگ جانا۔

(الف) **پای پله** اصطلاح۔ صاحب رہنما
(ب) **پای پله کشتی** بحواله سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار ذکر الف کرده گوید که بمعنی زیر نردبان یا زیر زینه باشد و صاحب روزنامه هم بحوالهٔ سفرنامه مذکور (ب) را آورده گوید که زیر نردبان کشتی باشد **مولف** عرض کند که پای بمعنی زیر است و پله بمعنی نردبان بجایش می آید۔ مرکب اضافی است و کشتی در (ب) چیزی نباشد که که برای غیر کشتی هم استعمال این عنوان کرده (اردو) سیڑھی کے نیچے یا زینے کے نیچے۔

پای پوزان اصطلاح۔ بقول برہان با زای تازی بروزن پای کوبان آواز مهیب سهمناک را گویند صاحب سروری بحوالهٔ نسخهٔ وفائی ذکر این کرده گوید که این لغت جای دیگر بنظر نرسید خان آرزو در سراج به نقل قول برہان گوید که معلوم نیست که این لفظ مجاز است یا حقیقت۔ **مولف** عرض کند که پوزان به فا و زای فارسی بروزن سوزان بمعنی فریاد و صدا و بانگ عظیم می آید و پای بمعنی خود است پس معنی لفظی این آواز مهیب پای و فارسیان مجازاً برای مطلق آواز مهیب استعمال کرده اند پس ازین صراحت معلوم شد که مجاز است (اردو) ڈراونی آواز۔

سبب آواز ۔ مونّث ۔

پای پوش اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ پینگ فرہنگ کفش باشد **مولّف** عرض کند کہ زیدِ علیہ ہمان پاپوش کہ گذشت و صراحت باخذ بدرانجا کردہ ایم (اُردو) دیکھو پاپوش ۔

پای پوش بہ نیہ زدہ اصطلاح ۔ بقول ذیّد بحوالۂ رسالۂ علمی بازاری کہ در ہند آنرا پنیہی گو بند و در نسخۂ دیگر (پاپوس بنیہ زدہ) بہ سین مہملہ عوض شین معجمہ نوشتہ **مولّف** عرض کند از نسخ متعددہ مویّد صحت علیہ لفظی نشود وظاہر الحسب کتابت معلوم میشود کہ این بازاری را نام است کہ در آنجا پاپوش بفروش می دہند ۔ بنہ بہ موحدۂ مفتوح و نون مفتوح و ہای ساکن بمعنی دکان گذشت و معنی لفظی این (پاپوش بہ دکان نہادہ) باشد و کنایہ از جائی کہ در دکانہا پاپوش بغرض فروخت نہادہ باشند معاصرین عجم بر زبان ندارند (اُردو) جوتیون کا بازار ۔ وہ بازار جہان جوتیان فروخت کیجاتی ہیں ۔

(الف) پای پیچید صاحب مویّد نسبت
(ب) پای پیچیدن الف گوید کہ یعنی سرتافت
(ج) پای پیچیدن از چیزی و (ب) بقول جامع و برہان و بحر کنایہ از (۱) سرتافتن و (۲) رفتن و (۳) گریختن و (۴) جان کندن صاحبان رشیدی و (صاحب جہانگیری در ملحقات) بہ معنی دوم و سوم قانع (سعدی ۹۳) الا تا نپیچی سر از عدل و رای ٭ کہ مردم ز دستت نپیچند پای ٭ صاحب مویّد بر معنی اوّل و سوم قانع ۔ خان آرزو در سراج بر نقل قول برہان قانع بہار بذکر (ج) گوید کہ سرتافتن است و کنایہ از گریختن و جان کندن و نقل سند سعدی کند کہ بالا مذکور شد **مولّف** عرض کند کہ الف ماضی مطلق است از مصدر (ب) و (ب) بمعنی حقیقیش پیچ دادن یک پای بہ پای دیگر و کنایہ باشد بہ معنی اوّل و دوم و سوم و چہارم صاحب بحر بہ (جان کندن) می فرماید کہ سکرات الموت را گویند

پیل) ہنگام سرپنجه رو باه لنگ ۶ چگونه نهد پای
پیش پلنگ ۶ مولف عرض کند که در سنائی
استعمال پاست بدون تحتانی عیبی ندارد که پاو
پای هردو یکی است معنی حقیقی این ایستادن برای
مقابله مقابل دیگر ہیچ (اردو) کسی کے روبرو
مقابلہ کے لیے کھڑا ہونا۔

پای پیل | اصطلاح. بقول برہان بر وزن
نارجیل (۱) حربه باشد که اکثر و اغلب زنگیان
دارند و (۲) نوعی از قدح و پیاله شراب خوری
صاحبان بحر و جهانگیری و سروری و رشیدی و ناصری
ذکر هر دو معنی کرده اند. صاحب مؤید و خان آرزو
در سراج بر ذکر معنی دوم قانع (خاقانی ـه)
من صید آنکه کعبه جانہاست منظرش ۶ با من
به پای پیل کند جنگ ۶ بهرش ۶ (وله ـه) تا به پای
پیل می که کعبه عقل آمد است ۶ پیل پایان نقد
جان بر گوهرش افشانده اند ۶ مولف
عرض کند حربه که بالا مذکور شد از قسم گرز است
که از سر تا پا کلفت می باشد بشکل پای پیل و پیاله
مخصوص هم گاودم نباشد بلکه از سر تا پا یکسان
ازینجاست که استعارةً این هر دو را پای پیل
گفتند (اردو) (۱) ایک حربہ آہنی۔ مذکر (۲)
ایک گلاس یا ساغر جو مثل ہاتھی کے پاؤں کے
یکساں ہو اور گاؤدم نہ ہو۔ مذکر۔

پاپیتابه | اصطلاح. بقول بہار و آنند ہمان
پاتابه که بجایش گذشت مولف عرض کند که این
مترادف علیه آنست بزیادت تحتانی بر پا دیگر ہیچ
و صراحت ماخذ این بر پاتابه کرده ایم و ہمین را
پیتاوه ہم گویند که بجایش می آید (میرزا عبدالغنی
قبول ـه) ز بازگشت کسی آگه است چون طاؤس
که بیرون نبودش پای تابه سفری ۶ (اردو)
پاپیتابه. بقول آصفیہ. چمڑے کا موزہ اور وہ
چمڑا جو جوتے کے اندر خاک یا گرمی کے بچاؤ
کے واسطے رکھ لیتے ہیں۔ دیکھو پاتابہ۔

پای تابه کشادن | مصدر اصطلاحی۔